نین تارا
از قلم راجپوت رائٹس
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نین تارا

از قلم

راجپوت رائٹس

www.novelsclubb.com

ماضی۔۔۔۔

آج وہ پورے ہفتے بعد گھر لوٹا تھا۔۔ہاتھوں میں کئی بیگز تھے۔جو اپنے بیوی بچوں کیلئے لایا تھا۔۔

جیسے ہی دراوازے کی دہلیز پار کی اس کے کانوں میں حورب کے چلانے کی آواز آئی ۔۔۔وہ چلتا ہوا اندر گیا۔۔

"آپ بری ہیں بڑی دادی۔۔ہماری ماما کو نکال دیا۔۔ہمارا چھوٹو بے بی آنے والا تھا۔۔"وہ جو آٹھ سالہ حورب کو ڈانٹنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔اس کی بات سن کر قدم خود بخود تھم گئے۔۔۔

"ارے وہ ماں نہیں تھی تمہاری۔۔تمہاری ماں مر گئی۔۔وہ بھگوڑی تو گورنس بن کر آئی تھی اور میرے پوتے کو قابو کر لیا۔۔۔"

جہاں آرا بیگم تنفر سے بولیں۔جبکہ مصطفی کے ہاتھ سے بیگز وہیں گر گئے۔۔وہ تیز

تیز چلتا اپنی دادی تک آیا۔۔۔

"کیا بولا آپ نے۔۔؟میری بیوی کے بارے میں۔۔؟؟_" وہ دوبارہ ان کے الفاظ سننا چاہتا تھا۔۔

"اچھا ہوا تم آ گئے مصطفی۔میں کہا تھا نا وہ بھاگ جائے گی۔۔دیکھو بھاگ گئی وہ۔۔"

دادی تو مصطفی کو دیکھتے ہی بڑی چالاکی کا مظاہرہ کرتے اسے بتانے لگیں۔۔

"نہیں ڈیڈ۔بڑی دادی نے مما کو دھکے دے کر نکالا۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتا حورب نے جھٹ سے بتایا۔۔۔سلطانہ بیگم سٹپٹائیں۔۔

"ارے لڑکی کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔دیکھ رہے ہو مصطفی یہ کیسے زبان چلا رہی ہے۔۔۔"جہاں آرا بیگم نے ہمیشہ کی طرح مصطفی کو اپنی سائیڈ کرنا چاہا۔۔تبھی وہاں چھ سالہ بالاج اور تین سالہ داور بھی آ گئے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔بڑی دادو نے مما کے بال کاٹے انہیں چکس پر مارا بھی۔۔"بالاج نے آ کر شکایت لگائی۔۔۔

"یس ڈیڈ۔۔ گرینی نے بیڈ ورڈ بولے۔۔انہیں بولا وہ کریکٹر لیس ہیں۔۔"داور نے اسکی تائید کی۔۔۔

مصطفی کبھی بچوں کو تو کبھی اپنی دادی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔"کیا بگاڑا تھا نین نے آپکا___؟؟"

اسے اپنی دادی پر افسوس ہو رہا تھا۔وہ کیسے اتنا برا رویہ رکھ سکتیں تھیں کسی کے بھی ساتھ۔۔۔اور نین جو اتنی مصیبتوں کی ماری تھی۔۔اس کے ساتھ کیوں۔۔

"دیکھ مصطفی وہ بھگوڑی تھی۔۔دادی نے بولنا چاہا جب مصطفی نے ٹوک دیا۔۔

"بھگا کر بھی میں ہی لایا تھا۔۔اگر ظلم سے بھاگنا بھگوڑا پن ہے۔۔تو میں میجر مصطفی کمال بڑے فخر سے کہتا ہوں وہ بھگوڑی تھی۔۔

آج آپ نے میری عزت کو دربدر کر کے اچھا نہیں کیا۔۔اس نے بہت مشکل سے خود پر قابو پایا۔۔۔

اگر آپ میری بزرگ نا ہوتیں تو حشر کر دیتا آپکے۔۔۔"اپنے تینوں بچوں کو لیتا

وہاں سے چلا گیا۔۔

جہاں آرا بیگم نے اسے دور تک جاتے دیکھا۔۔وہ تھا ہی ایسا۔۔ان کا اکھڑ مزاج پوتا۔۔۔ان کے بڑے بیٹے کی اکلوتی اولاد۔۔جو آج جا چکا تھا کبھی نا آنے کیلئے۔۔۔

---

start

(حال)_____

"تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو نا.. تو یاد رکھنا کہ کبھی بھول کر بھی میری دہلیز پر قدم مت رکھنا۔۔"

وہ آتش فشاں بنا اس کے سامنے پھٹ پڑا_ لیکن سامنے والی کو کوئی بھی پرواہ نہیں تھی.. اپنا بیگ سنبھالتی وہ اسے اگنور کرتی آگے بڑھنے لگی___

اسے جاتے دیکھ وہ گھبرانے لگا_ دل میں دعا کر رہا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر مت

جائے_ لیکن وہ اس کی خام خیالی ہی تھی_ اس کی محبت پر پیر رکھتے وہ اس کے گھر کی دہلیس پار کر گئی_

وہیں وہ ٹوٹ کر بکھرتا چلا گیا_ اپنے کمرے کی ہر چیز بکھیر ڈالی_ بیڈ کی چادر کھینچ کر نیچے پھینکی۔۔۔

"کیوں_ کیوں_ تم اتنی بے وفا نکلی_ کچھ تو پاسداری کا بھرم لیتی۔۔۔اس عہد وفا کی جو مجھ سے کیا تھا تم نے۔۔"

وہ وہیں بیٹھتا چلا گیا_ اس کے رونے کی آواز سن کر اس کے بہن بھائی بھاگ کر آئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"رک جاؤ اندر قدم مت رکھنا_ "اس سے پہلے کہ وہ اندر داخل ہوتے_ اس نے جھٹ سے اٹھتے دروازہ لاک کر لیا_

"تم بے وفا ہو تو سزا بھی تمہیں ہی ملے گی_ اور وہ میری موت ہو گی۔۔"

اس نے دراز کھولتے پسٹل اٹھائی ایک فائر ہوا_ وہ گرتا چلا گیا_ فرش رنگین ہو گیا

___ جبکہ باہر کھڑے اس کے گھر والے چیخ رہے تھے ___ اس کے بہن بھائیوں میں دروازہ جیسے ہی توڑا تو سامنے وہ اپنی زندگی ہار گیا ___

"ہائے صامی یہ تو مر گیا۔۔۔ میری بددعا لگ گئی۔۔۔۔"

"اللہ ____ یہ کیا کیا تم نے تم کیوں چلے گئے ہمیں چھوڑ کر _____ ارے ہمارا احساس ہی کر لیتے۔۔۔ صائم نے موبائل سائیڈ پر رکھتے بلند آواز میں رونا شروع کیا ۔۔۔ وہیں اسکا جڑواں دائم بھی روتے ہوئے اس کی آواز میں اپنی آواز ملا گیا۔۔۔

"ارے اب محبت بھری باتیں کون کرے گا..؟ _ کہانی سیڈ ہو گئی ___ ارے کتنا گندا اینڈ ہوا ہے _ رائٹر اللہ کرے تمہارے بچے گنجے پیدا ہوں۔۔ تمہارا شوہر سبزی بیچتا ہو اور شام تو گلے ہوئے ٹماٹر تمہیں مارے۔۔۔ _ "رائٹر کو بددعائیں دیتے دونوں بھائی ایک دوسرے کے گلے لگے بلند آواز میں رو رہے تھے۔

رونے کی آواز باہر تک جا رہی تھی..

"صبر کر میرے بھائی ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا _ ہمارا ہیرو بہت ہی بزدل تھا

_"_دائم نے اپنے سے دو منٹ چھوٹے بھائی کو تسلی دی____"ہاں بڑے ٹھیک کہہ رہے ہو___بڑا ہی کمزور بندہ تھا___پر وہ مرا کیوں____؟_ایک دم سے اسے پھر خیال آیا___اس نے پھر رونا شروع کر دیا___

نیلم بھی رونے کی آواز سن کر دوڑتی ہوئی ان کے کمرے میں آئی."کیا ہوا میرے بچوں سب خیر تو ہے_؟_"اس نے جلدی سے دروازہ کھولتے اپنے 15 سالہ جڑواں بیٹوں سے پوچھا___

جو کہ ایک دوسرے کو گلے لگائے دھاڑی مار کر رو رہے تھے_

صائم نے اپنی ماں کو دیکھا تو دوڑ کر اس کے گلے لگا۔۔۔"ہائے مما وہ مر گیا___اس نے ہمارا خیال بھی نہیں کیا_"اپنی ماں کے گلے لگتا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا___

وہیں دائم بھی بھاگتا ہوا نیلم کے گلے لگا___"مما وہ بڑا ہی بزدل تھا_اس نے تھوڑا بھی خیال نہیں کیا۔۔"

نیلم نے دونوں کو پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا___"چلو چپ کرو_"ان کے آنسو صاف

کیے_ پھر اٹھ کر ان دونوں کو پانی دیا___ وہ سوں سوں کرتے پانی پینے لگے_

"ہاں اب بتاؤ کون مر گیا___ ؟؟اور تمہارا اتنا عزیز کہاں سے پیدا ہوا___ ؟؟

"مجھے کیوں نہیں بتایا تم لوگوں نے___ "ان کے درمیان میں بیٹھتی وہ بہت سنجیدگی سے پوچھنے لگی..

صائم پھر سے رونا شروع ہو گیا_ "بس مما ہمارے دکھ ہرے مت کیجیے_ ورنہ ہمارا صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا___ آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔"

صائم نے فلمی ڈائیلاگ مارا۔۔وہیں نیلم نے اسے گورا۔۔دائم بھی اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھے رونے کا شغل فرما رہا تھا۔۔

"ارے کمبختو مجھے بتاؤ تو صحیح کون تھا___ چلو میں تعزیت ہی کر آؤں۔۔۔پتہ نہیں اس کے گھر والوں کا کیا حال ہو رہا ہو گا_"

ان کو سائیڈ پر دھکیلتے پوچھنے لگی۔۔ نیلم کو اب سچ میں فکر ہو رہی تھی۔۔۔اور دکھ بھی ہو رہا تھا

صائم اور دائم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

نظروں میں بات چیت ہوئی۔۔ نیلم نے بھی ان دونوں کو اشاروں میں بات کرتے دیکھا۔۔

"اب تم کچھ بولو گے یا میں چپل اتاروں___ "نیلم ذرا سختی سے بولی_

"مما اپ رہنے دیں آپ اس کے گھر نہیں جا سکتیں۔۔۔"دائم نے صائم کا ہاتھ پکڑا۔۔دونوں کھڑے ہوئے۔۔

"کیوں نہیں جا سکتی_ ؟؟ کیا وہ مریخ پر رہتے ہیں_ ؟"___ان کو اگے بڑھتے دیکھ نیلم نے پوچھا___

www.novelsclubb.com

"بس کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کے گھر ہم نہیں جا سکتے_ بس ان کے دکھ میں دکھی ہو سکتے ہیں___ "وہ دونوں آہستہ آہستہ دروازے کی طرف قدم بڑھا رہے تھے___ نیلم بھی اٹھ کھڑی ہوئی_

"لیکن مجھے بتاؤ تو سہی کون ہے_ میں چلی جاؤں گی_ "وہ ضد پر اڑی تھی_ دونوں

واپس مڑے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی_ جبکہ نیلم بہت پریشان ہو رہی تھی_

"مما ہم ناول پڑھ رہے تھے۔۔تو ہیرو ہیروئن کے جانے پر خود کو شوٹ کر لیتا ہے۔۔مت پوچھیں۔۔۔ہم بڑے دکھی ہیں۔۔۔"دروازے تک پہنچتے انہوں نے پھر روتے ہوئے ایک دوسرے کو گلے لگایا...

وہیں نیلم کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔غصے سے اپنی چپل اتار کر انکی طرف پھینکی ۔۔۔اس سے پہلے چپل ان تک پہنچتی وہ دروازہ کھولتے باہر بھاگ گئے۔۔

نیلم کے ذہن میں بس ان کی ایک بات رہ گئی۔۔اس کے جانے پر ہیرو نے خود کو شوٹ کر لیا۔۔۔

اس کی انکھیں بھیگ گئیں۔۔دوپٹے کے پلو سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

"تم لوگ جہاں بھی رہو خوش رہو.."دل سے دعا کرتی اپنے ان سپوتوں کی خبر لینے گئی..جو کہ اب پوری کالونی کو یہ خبر سنانے والے تھے۔۔۔۔

"بالاج میں آخری بار کہہ رہی ہوں اٹھ جاؤ..اب اگر تم نہ اٹھے..تو پھر میں اپنے طریقے سے تمہیں اٹھاؤں گی___"

یہ کوئی دسویں بار تھا جب حورب بالاج کو اٹھانے آئی تھی۔۔

اس نے تقریبا ناشتہ تیار کر لیا تھا۔۔کھانے کی میز پر لگا کر۔۔وہ اپنے دونوں بھائیوں کو اٹھانے آئی تھی۔۔

"کیا کرتی ہیں آپی..کیوں ہٹلر بن کے ہمارے سر پر سوار رہتی ہیں___"اس نے بلینکٹ کھینچ کر اپنے منہ کے اوپر کیا..

www.novelsclubb.com

حورب اسے گھور کر رہ گئی۔۔اسے شدید غصہ آرہا تھا۔ایک تو اتنی محنت سے ناشتہ بنایا۔اوپر سے وہ نخرہ دکھا رہے تھے۔۔۔

"میں کہہ رہی ہوں اٹھ جاؤ..اگر تم نہیں اٹھے تو پھر میں ڈیڈ کو بتا دوں گی..جو کل تم نے حرکت کی تھی۔"حورب نے اسے بلیک میل کیا۔۔وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھا

۔۔

"نہیں___ نہیں___ پلیز___ پلیز ڈیڈ کو مت بتایئے گا. میں ابھی تیار ہو کے آتا ہوں_" بلینکٹ سائیڈ پر پھینکتا۔ پاؤں میں چپل پہنے بالاج واش روم میں گھسا۔۔

اب حورب کا رخ دوسرے بیڈ پر لیٹے داور کی طرف تھا۔۔۔

"داور اٹھ جاؤ میرے بچے.. ورنہ میں اوپر پانے کا جگ پھینک دوں گی.." وہ اس کے کان کے نزدیک ہوتے بولی..

داور پانی کا نام سنتے ہی ہڑ بڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"کیا کرتی ہے آپی پلیز تھوڑی دیر تو سونے دیتیں.." اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی جمائی کو روکا۔۔

"ارے میرے پیارے بھائی.. اب سونے کا وقت نہیں ہے۔ ڈیڈ آ چکے ہیں۔۔" مصطفی کا نام سنتے ہی وہ جھٹ سے کھڑا ہوا۔ اس کی نیند بھک س اڑ گئی۔۔

"میں ابھی ڈیڈ سے مل کر آتا ہوں۔۔۔ مما اور بے بی کا پتہ چل گیا ہو گا۔"

پاؤں میں چپل پہنتی اور جلدی سے مصطفی کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔

"منہ تو دھو لیتے۔۔"حورب سر پیٹ کر رہ گئی۔۔

"آپ کہاں ہیں مما۔۔پلیز لوٹ آئیں۔۔"

اس نے بلینکٹ کو تہہ لگاتے تصور میں نین پکارا۔۔۔

بالاج فریش ہو کر باہر آ گیا۔۔"چلیں آپی نیچے چلتے ہیں..اور پلیز دیڈ کو مت بتایئے گا.._"

اس نے منٹ کرتے کہا۔۔حورب نے ہاں میں گردن ہلائی۔۔پھر اس کے آگے آگے بڑھ گئی۔

بالاج نے منہ بناتے اس کی نقل اتاری۔۔پھر اس کے پیچھے باہر نکل گیا۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔

"تارا...اوتارا۔اٹھ جا کمبخت۔۔کب تک سوتی رہے گی۔؟_ارے تمہارا باپ

www.novelsclubb.com

نے کوئی خزانے نہیں چھوڑے ہیں..جو عیاشی کی زندگی گزارو گی_"

"کام نہیں کرو گی تو کچھ بھی نہیں ملے گا۔۔"

تارارات کو دیر تک کام کرتی رہی تھی.چاچی کے گھر جب بھی اس کے مائکے والے آتے تھے..چاچی ایسے ہی اسے کوہلوں کے بیل کی طرح پیستی تھی۔۔

وہ رات کے 12 بجے سب کو چائے دے کر سوئی تھی۔۔

کیونکہ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔سوائے نوکروں کے کام کرنے کے۔۔

صبح پھر چاچی اس کے سر پر سوار تھی۔۔کیونکہ اس کے مائکے والوں کو ناشتہ نہیں ملا تھا۔

www.novelsclubb.com

تارا نے بہت مشکل سے آنکھیں کھولیں۔۔سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔اپنے بال باندھ کے اس نے دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا۔۔پھر جا کر نل سے منہ دھویا من سب سے پہلے اپنی دادی کے کمرے میں گئی۔ایک وہی تھیں جو اسکی سہیلی تھیں۔۔۔

"صبح بخیر دادی جان_ السلام علیکم_!_"اس نے جا کر اپنی دادی کو سلام کیا..

ساجدہ بیگم نے بہت پیار سے اس کی پیشانی کو چوما۔م

پھر اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔"اٹھ گئی میری بچی۔۔طبیعت ٹھیک ہے نا اب۔۔_"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے پوچھنے لگیں۔تارا اپنا سر جھکا گئی۔

"میں جا کر ناشتہ بنالوں..پھر آتی ہوں."وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ گئی..ساجدہ بیگم دن رات تارا پر ہوتے ظلم کو دیکھ رہی تھیں۔۔

لیکن وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتی تھیں۔۔جب اس کے اپنے بیٹے نے کی اس کی نہیں سنی۔۔تو پرائے لوگ کیوں سنیں گے۔

www.novelsclubb.com

تارا کچن میں گئی جا کر پتیلی میں پانی ڈالا ادھر ادھر چائے ڈھونڈی خالی۔ڈبہ منہ چڑھا رہا تھا۔چینی بھی برائے نام ہی تھی۔۔اس نے گیس بند کی چاچی کے کمرے میں گئی۔۔

"وہ چاچی_"وہ اندر داخل ہوئی ہی تھی..جب اس کی چاچی کی باتیں اس کے

کانوں میں پڑیں۔۔

"دیکھ بشیر تارا ابھی 18 کی ہوئی ہے۔۔ایسے میں کیسے تمہارے حوالے کر دوں

۔۔تم 45 کے ہو رہے ہو۔۔"

تارا تو یہ سن کر ہی کانپتی دروازے کے ساتھ لگی۔۔

چاچی اپنے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں

وہیں تارا کی آواز سنتے غصے سے اس تک آئیں۔۔ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی.. کسی کے کمرے میں آنے سے پہلے دروازہ بجایا کر..

کیا کرنے آئی ہے_؟؟"چاچی غصے سے بولی..اس نے اپنی گال پر ہاتھ رکھا..

"وہ چائے اور چینی ختم ہو گئی ہے پیسے دے دیں.."اس نے ڈرتے ڈرتے کہا

چاچی نے دراز سے کچھ پیسے اٹھا کر اس کے ہاتھ پر رکھے۔۔

"جا اور جلدی واپس آنا اوارہ گردی مت کرنے لگ جانا..

جاتے ہوئے بھی چاچی اسے باتیں سنانا نہیں بھولی۔موہ الٹے پاؤں وہاں سے نکل

گئی۔۔کمرے میں بیٹھا بشیر خباثت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ مخملی گڑیا اسے بھا گئی تھی۔۔بشیر کے دل میں اسے پانے کی خواہش پیدا ہو گئی تھی ۔۔بلکہ وہ تو اپنی بہن کے گھر آتا ہی تارا کو دیکھنے تھا۔۔

تارا اچھے سے دوپٹہ سر پر لیتے محلے کی دکان پر گئی۔آج معمول سے زیادہ رش تھا۔۔ وہ پیچھے ہی کھڑی ہو گئی۔

کافی زیادہ لڑکے دکان پر بیٹھے ہنستے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔۔

ان کے قہقوں کی آواز سے تارا کا دل گھبرا رہا تھا۔۔

ان میں ایک لڑکے کی نظر تارا پر پڑی۔۔اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔۔

"او باربی گرل آجاؤ۔۔ہمیں جوائن کرو۔۔۔"اس کے چہرے پر آتے بھورے بالوں کو دیکھ لڑکے نے کمٹ پاس کیا..

تارا نے جلدی سے اپنے بال پیچھے کے اور اپنا منہ دوپٹے سکے پلو سے چھپایا۔۔

"ارے اتنے حسین چہرے کو چھپا کر ہماری توہین تو مت کرو باربی۔۔" وہ بینچ سے اٹھتا اسکی ظرف بڑھنے لگا۔۔

وہ گھبرا کر واپس پلٹنے ہی لگی تھی۔جب کسی کے کشادہ سینے سے ٹکرا کر واپس ہٹی۔۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو حاشر قہر آلود نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اسے اپنی موت آج یقینی لگی۔۔

"تو ہم یہاں پر کیا کر رہی ہو_ ؟"

اس نے تارا کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

وہ آج ہی اپنی ڈیوٹی سے واپس ایا تھا۔تارا کو یوں گھبراتے دیکھا اسے اور غصہ آیا۔۔

"وہ میں...وہ...وہ ہکلائی۔۔

اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔

"کیا وہ میں..وہ میں لگائی ہوئی ہے. تم مجھے بتاؤ کہ باقی لوگ مر گئے تھے۔جو تم باہر سودا سلف لینے آئی ہو_ ؟___ گھر میں جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا___"

آس پاس کی پرواہ کیے بغیر وہ غصے سے دھاڑا۔تارا واپس گھر میں بھاگ گئیمن حاشر چلتا ہوا ان لڑکوں تک آیا۔۔

"ہاں اب بول کیا کہہ رہے تھے سالے.."اس نے جاتے ہی اس لڑکے کا کالر پکڑا..

پھر جو اسے مارنا شروع کیا تو لوگ چھڑاتے تھک گئے۔۔لیکن حاشر نہیں تھکا۔۔ لڑکا بے حال ہو گیا۔۔حاشر نے اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔

"جو اسے آنکھ بھر دیکھے گا میں اسکی آنکھیں نوچ لوں گا۔۔"وہ غصے سے پاگل ہوتے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

دوسرے لڑکے اپنے دوست کو اٹھاتے وہاں سے نکل گئے۔۔

"اور تم_ذلیل انسان_جب دیکھ رہے تھے کہ وہ سائیڈ پر کھڑی ہے_تو آگے جا کر سودا نہیں پوچھ سکتے تھے۔۔کتنے سالوں سے لے رہی ہے وہ تم سے سودا۔۔۔

"لگتا ہے تمہاری شرم بھی ختم ہو گئی ہے.."_آگے بڑھتے دکاندار کو چار باتیں

سنائیں. دکاندار بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔

"شرم تو تم لوگوں میں ختم ہو گئی ہے. ارے اتنے سالوں سے بچی کو ملازمہ بنایا ہوا ہے۔ تمہارے گھر میں جب وہ محفوظ نہیں ہے۔۔ تو باہر کہاں محفوظ ہو گی۔۔۔

دکاندار نے اچھی عزت افزائی کی اور ساتھ چائے اور چینی دیتے کہا۔۔

پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اسے دکاندار کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔ سامان لیتا وہ گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔

جاتے ہی اپنا بیگ ایک سائیڈ پر پھینکا۔۔

تارا کچن میں کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔ پہلے آزمائشیں کم تھیں کہ اب یہ بھی آ گیا۔۔۔ وہ آج اپنی سلامتی کی دعا کر رہی تھی۔۔۔

حاشر واپس آ گیا تھا۔ مطلب اس کی زندگی پر ایک اور عذاب مسلط ہونے والا تھا۔

وہ سامان لیتا کچن میں داخل ہوا۔۔ اسے دیکھتے ہی تارا پیچھے ہوتی چلی گئی۔۔ "وہ ____ حاشر بھائی ___ میں صرف سامان ___ لینے گئی تھی _ خدا کی قسم میں نے کچھ

نہیں کیا___"اس نے روتے ہوئے حاشر کو بتانا چاہا..

اس کی اواز کانپ رہی تھی۔انکھوں سے موٹے موٹے آنسوں گر رہے تھے۔۔

حاشر نے سامان ایک سائیڈ پر رکھا_آگے بڑھتے اس کی چٹیا کو پکڑا۔۔"جب یہ بال سنبھال نہیں سکتی تو رکھے ہی کیوں ہے تم نے_؟"___وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا..جبکہ تارا اپنے کمر تک جھولتے بالوں کو دیکھ رہی تھی..جواب اس کی آہنی گرفت میں تھے۔۔

"خدارا چھوڑ دیں میں آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گی۔۔"وہ ہاتھ جوڑتی اس کے پیروں میں بیٹھتی چلی گئی۔۔حاشر ضبط کر کے رہ گیا۔۔

ڈ تم مر کیوں نہیں جاتی تارا۔۔سیک ہی دفعہ سب کی جان چھوڑ دو۔۔"اسے پیچھے دھکیلتا وہ کچن سے نکلتا چلا گیا۔۔

تارا وہیں بیٹھی اپنے نا ختم ہونے والے دکھوں کو رو رہی تھی۔۔

جانے کب اسے اس قید سے رہائی ملے گی۔۔

"اوہ تارا کہاں مر گئی کمبخت_ جلدی سے کچھ کھانے کو دے دو یا ہمیں بھوکا مارنا ہے_ "دس سالہ سلیم کی آواز اس کے کانوں میں پڑی..

اس نے جلدی سے اٹھ کر چائے کا پانی رکھا۔۔پھر آٹا گوندھنے لگی۔۔

اس کے ماں باپ زندہ ہوتے تو آج یوں بھیکاریوں کی طرح زندگی نہیں گزار رہی ہوتی۔۔

"یا خدا اب تو تارا کو تارا بنا دے_ کب تک میں یوں لوگوں کے ظلم سہتی رہوں گی ___ کب تک مجھے سیاہ دھبہ سمجھا جائے گا۔۔م

اس نے روتے ہوئے دعا کی۔۔پھر جلدی جلدی ناشتہ بنانے لگی تاکہ اس کی چاچی صبح صبح اسے مارنا نہ شروع کر دے

_ "ڈیڈ آپ آ گئے۔۔آئی مس یو سو مچ۔۔"داور جاتے ہی مصطفی کے گلے میں بازو ڈالتے بولا_ "

"بس کر دو لڑکے اب تم جوان ہو گئے ہو___ تمہیں پتہ ہے_؟"

"آئی نو اب میں 19 سال کا ہو گیا ہوں_ بٹ میں آپ کے لیے تو ابھی بھی چھوٹو بے بی ہوں نا_" وہ مصطفی کے پاس بیٹھتا بڑے لاڈ سے بولا..

مصطفی نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے الجھے ہوئے بالوں کو سیٹ کیا۔۔

"اپنا خیال رکھا کرو اب تم بڑے ہو گئے ہو_ حور ب کب تک تم لوگوں کا خیال رکھے گی۔۔اس کی بھی شادی ہو جائے گی۔۔۔" مصطفی اسے سمجھانے لگا..

"جی ڈیڈ_" وہ فقط دو لفظ ہی بول پایا. اچانک ہی وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ مصطفی نے اسکے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا اداس کیوں ہو_؟" اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھتے مصطفی پریشانی سے پوچھنے لگا.

"ڈیڈ کیا مام ہمیں کبھی نہیں ملیں گی_؟"۔اس نے بڑی امید سے مصطفی کی طرف دیکھتے پوچھا۔

مصطفی اس کے پاس اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہو گیا۔۔

"بیٹا جب ہماری قسمت میں ملنا لکھا ہو گا۔ متو ہم لوگ مل جائیں گے۔۔اس لیے صبر کرو۔۔_"

مصطفی نے نین کو کہاں کہاں نہیں تلاش کیا۔۔۔

ہسپتال سے لے کر دارالامان تک ہر جگہ دیکھ لیا۔۔ لیکن وہ تو کہیں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔ شاید وہ اپنی تذلیل برداشت نہیں کر پائی تھی۔

ایک آنسو ٹوٹ کر مصطفی کی آنکھ سے گرا۔۔دارو کی آواز پھر سے آئی

"ڈیڈ اب تو بے بی بڑا ہو گیا ہو گا۔۔ہے نا۔۔۔"اچانک یاد انے پر داور نے مصطفی سے پوچھا۔۔

مصطفی جھٹ سے اس کی طرف پلٹا نن

"ہاں بالکل ہو گیا ہو گا..اور شرارتی بھی ہو گا تمہاری طرح."مصطفی نے اس کے نرم و ملائم گال کھینچتے کہا۔۔

پھر اسے لے کر باہر چلا گیا جہاں ناشتے پر بالاج اور حورب اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔

تقریباً سولہ سالوں سے ان کی یہی زندگی تھی۔ جسے وہ گزار رہے تھے

بچوں کو ماں کی یاد آتی تھی اور مصطفی کو بیوی کی۔۔ سب پر امید تھے کہ ایک نہ ایک دن نین انہیں مل جائے گی۔۔

(حال)

"بس یار نہ پوچھو آج ہم لوگ بہت دکھی ہیں۔"۔ مصنوعی انسو بہاتے صائم اور دائم آدھی کالونی کو اکٹھا کر چکے تھے۔۔

عورتیں تو باقاعدہ منہ پر پلو دے کر رو رہی تھیں۔۔ وہیں بڑے بزرگ افسوس کر رہے تھے۔

"بس کیا کر سکتے ہیں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے.. ویسے لڑکا بڑا کمزور دل کا

تھا۔۔ارے میری بیوی جب چھوڑ کر گئی تھی تو میں نے تو جھٹ سے دوسرا بیاہ کر لیا تھا۔۔۔

اور یہ چھوڑے تو تیسرا بھی رچالوں۔۔۔

ارے جب اسے پرواہ نہیں تو میں کیوں پرواہ کروں۔"۔ایک بزرگ نے اپنی ہانکتے کہا۔جب کہ ساتھ کھڑی بیوی نے اسے ٹھوکا مارا۔م

"اپنی بک بک شروع نہ کر لیا کرو۔۔پہلے ہی بچے دکھی ہیں۔۔"

"اچھا بیٹا یہ بتاؤ کہ کوئی ختم وغیرہ کا انتظام کرنا ہے_یا نہیں_؟_"

"جنازے کا کہاں پر ہو گا اس کا.."دوسری طرف سے آواز ائی دائم نے صائم کو دیکھا۔ن جو کہ رونے میں مصروف تھا۔۔

"بس اب کچھ نہیں ہو سکتا..جنازہ تو اس کے گھر والوں نے پڑھ لیا..ختم ہم لوگ ادھر دلوالیں گے_"

انہوں نے اپنے آنسو صاف کرتے سب کو اپنی باتوں میں لگا لیا۔۔

"ایک خالہ بھیڑ کو چھیڑتی ہوئیں آئیں۔۔۔یہ کیا ہو گیا صائم بیٹا۔۔؟_

گلا پھاڑ کر روتے ہوئے دونوں کے گلے لگے۔۔نہ رو میرا بیٹا جانے والوں کو کوئی نہیں روسکتا۔۔"اس وقت اس آنٹی کی اواز سب سے اونچی تھی..

وہیں دائم اور صائم بھی اپنا حصہ ڈال گئے۔آہستہ آہستہ اور بھی آوازیں شامل ہوتی گئیں۔۔

یوں لگ رہا تھا جیسے اندھیری رات میں گیدڑ گانے کا شغل فرما رہے ہوں۔۔

شور کی آواز سن کر نیلم گھر سے نکلی۔۔

کالونی کے گراؤنڈ میں سب کالونی والے۔۔صائم اور دائم کو گھیر کر بیٹھے رونے کا شغل فرما رہے تھے۔۔

نیلم نے اندر جا کر جھاڑو اٹھایا۔۔پھر تیز تیز چلتی ان تک گئی۔۔

"ہٹ جاؤ کمبختو..تم کب تک ایسی بے ہودہ حرکتیں کرتے رہو گے..؟_". بھیڑ کو چیرتی وہ ان تک پہنچی.

صائم اور دائم نیلم کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔۔

"چھوٹے____"دائم نے پکارا

"ہاں بڑے___"

"گئیر لگا جلدی۔۔ تیز گام آ رہی ہے۔۔"اپنی ماں کو دیکھتے دائم صائم سے بولا

"ارے بیٹی کیوں مار رہی ہو_ وہ تو پہلے ہی دکھی ہے.. بیچارے لڑکے کے مرنے پر..

تم یہ بتاؤ کہ یہ تمہارا رشتہ دار رہتا کہاں پر ہے_؟"ایک عورت نے اسے پکڑ کر پوچھا.

www.novelsclubb.com

نیلم نے خونخوار نظروں سے اپنے سپوتوں کو دیکھا۔۔

جو ایک موقع نہیں ہاتھ سے جانے دیتے تھے اس کے ناک کٹوانے کا۔۔

"ارے خالہ کوئی نہیں مرا یہ کمبخت کہانیاں پڑھ پڑھ کے پاگل ہو گئے ہیں___

اور آپ لوگ بھی ان کی باتوں میں کیوں آ جاتے ہیں ہر بار___ جائیں اپنا کام

کریں___اور تم لوگ____ تمہیں تو میں ابھی دیکھتی ہوں___"وہ جھاڑو لے کر ان کے پیچھے دوڑی___دونوں بھائی دم دباتے وہاں سے بھاگ گئے____

باقی کالونی مارے ہنس ہنس کر دہرے ہو رہے تھے_

اور اونچا رونے والی خالہ تو اب دونوں بھائیوں کو لعن تان سنا رہی تھی۔جن کی وجہ سے وہ کھل کر رو بھی نہیں پائی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔

(ماضی۔۔۔۔۔)

تارا نے جلدی سے پراٹھا بنا کر پلیٹ میں ڈالا. توے پر ہی جلدی جلدی انڈا بنایا. اسے دوسری پلیٹ میں رکھا۔۔پھر اسے اٹھاتے سلیم کے کمرے میں بھاگی۔۔

سلیم یونیفارم پہنے اپنے جوتے پالش کرنے لگا تھا۔۔تارا دروازہ کھٹکھٹاتے اندر داخل ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

"لو سلیم تمہارا ناشتہ_ "اس نے لے جا کر ناشتہ میز پر رکھ دیا.. واپس مڑی ہی تھی جب سلیم کی پکار نے اس کے قدم روک دیے..

"کہاں جا رہی ہو میرے جوتے پالش کرو.. مجھے دیر ہو رہی ہے_ "سلیم نے اسے حکم دیا. تارا نے مڑ کر اس دس سالہ لڑکے کو دیکھا.. جو صرف اپنی ماں کی وجہ سے اس پر حکم چلا رہا تھا..

وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ یہ گھر ہی اس کا آخری سہارا تھا۔۔چپ چاپ جا کر اس کے جوتے اٹھائے۔۔اور ایک سائیڈ پر بیٹھتی پالش کرنے لگی۔۔ سلیم آرام سے ناشتہ کرتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت خوبصورت ہو تارا_ "ناشتہ کرتے ہوئے اس نے تارا پر جملہ کسا.. تارا نے غصے سے سلیم کو دیکھا..

جلدی جلدی اس کے جوتے پالش کرتے وہیں سائیڈ پر رکھ کر کھڑی ہوئی۔۔

"یہ بکواس کیا کر رہے ہو تم_؟ کس نے کہا تم سے یہ جملہ_؟"وہ اس تک آتی گھور

کر پوچھنے لگے۔۔

سلیم بھی شیر بنتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نہیں کہہ رہا۔۔ماما کہہ رہے تھے امی سے۔۔کہ تارا بہت خوبصورت ہے۔۔ بہت جلد وہ تمہیں اپنی بیوی بنالیں گے۔۔" وہ سائیڈ سے ہوتا اپنے بوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔۔

جبکہ تارا سکتے میں چلی گئی۔۔تو کیا اب وہ یہاں بھی محفوظ نہیں تھی۔۔؟؟

"تارا او کہاں مر گئی کمبخت۔۔" وہ سوچوں میں ڈوبی تھی کہ پھر سے نسیم کی آواز آئی ۔۔فورا دوڑتی ہوئی باہر نکلی۔۔

"جی چاچی۔۔کیا ہوا_؟؟" وہ جیسے ہی کچن میں پہنچی۔۔نسیم آگ بگولا ہوتی اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"میرا بھائی کب سے بھوکا بیٹھا ہے اور تمہیں تھوڑی بھی حیا نہیں ہے۔۔کہ جا کر اسے ناشتہ دے دوں۔۔پتہ نہیں صبح سے کہاں اوارہ گردی کر رہی ہو___" نسیم

نے آگے بڑھتے اس کے بالوں کو دبوچا..

اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تکلیف کو برداشت کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔ایک تو صبح سے سر میں شدید درد تھا۔۔اوپر سے اس کی چاچی نے صبح صبح ہی اسے کام پر لگا دیا

۔

ادھر زونی بھی جمائی لیتی جا کر صحن میں بیٹھ گئی۔۔"امی اس منحوس کج کلاس بعد میں لیجئے گا۔۔پہلے مجھے گرین ٹی دے دیں۔۔مجھے اپنی کلاس لینے جانا ہے۔۔"20 سال زونی اسے دیکھتے تنفر سے بولی..

www.novelsclubb.com

نسیم نے اسے زور سے دھکا دیا۔۔وہ جا کر سلیب میں لگی۔۔

"اب کھڑی کیا ہو جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ..پتہ نہیں اتنی سستی کی ماری ہوئی کیوں ہو..سارا گھر کھا جاتی ہے___لیکن کمبخت کام کرتے وقت ہاتھ ٹوٹتے ہیں اس کے_"اسے باتیں سناتی نسیم کچن سے نکل گئی۔۔

اس نے جلدی جلدی سے باقی پراٹھے بنائے۔۔دادی کیلئے سادہ روٹی اور پرہیزی سالن ڈال کر الگ سے چھپا دیا۔۔۔اگر چاچی دیکھ لیتی تو پھر سے کلاس شروع ہو جاتی۔۔

باقی پراٹھے اٹھاتی وہ باہر نکل آئی۔۔

"لیں زونی باجی آپکا ناشتہ۔"۔اس نے پلیٹ میں ناشتہ ڈال کر زونی کے سامنے رکھا ۔۔جسے دیکھتے ہی وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"تم پاگل ہو تارا یا جان بوجھ کر کرتی ہو۔۔؟؟"۔اس کی بات سن کر تارا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مطلب_میں سمجھی نہیں۔"۔۔وہ اس سے پوچھ بیٹھی۔۔۔

"یہ اتنے گھی والے پراٹھے. میں کھاوں گی تو موٹی ہو جاؤں گی۔"دو انگلیوں سے پراٹھا اٹھاتے وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"پر پہلے تو آپ دو چار پراٹھے کھاتی تھیں"۔۔۔تارا سر جھکاتے دھیمی آواز میں بولی

جسے زونی سن چکی تھی۔۔۔

"تیری تو میں"۔۔۔زونی اسکی طرف بڑھی۔۔اس سے ہی عقب سے حاشر کی آواز آئی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے زونیرا۔۔"۔اس سے پہلے وہ کوئی بد تمیزی کرتی, حاشر کی آواز نے اسے کچھ بھی کرنے سے باز رکھا۔۔۔

"بھائی دیکھیں نا اس نے کتنے گھی والے پراٹھے بنائے ہیں۔۔یہ کھا کر تو میں موٹی ہو جاؤں گی۔۔"۔

اسنے حاشر کی طرف مڑتے شکایت لگائی۔تارا سر جھکا گئی۔۔

اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔کیا حاشر اس کا ساتھ دے گا۔۔کبھی بھی نہیں۔۔

اور اس گھر میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس کی طرفداری کرتا۔۔

اس لیے چپ ہونا ہی اس کے لیے بہتر تھا۔۔

"کوئی موٹی نہیں ہوتی تم..اور اس سے زیادہ کتنی موٹی ہو گی..70 کلو کی ہو چکی

ہو..اب تمہیں یاد آرہا ہے وزن کم کرنا۔۔چپ چاپ بیٹھ کر ناشتہ کرو۔۔

اور تم منہ اٹھا کر کیوں کھڑی ہو۔۔جاؤ دادی کو جا کر ناشتہ دو۔۔ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔"اسے سر جھکائے دیکھ حاشر کرخت آواز میں بولا..

وہ جلدی سے سیدھا ہوئی۔۔"۔جی۔۔"فورا پلٹی..کچن سے جا کر ناشتہ اٹھایا اور دادی کے کمرے میں بھاگ گئی..

حاشر اسے منظر عام سے غائب کرنا چاہتا تھا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ صبح صبح وہ اسکی ماں یا بہن کے عتاب کا شکار ہو۔۔

"بھائی آپ نے اس کا ساتھ دیا.."اس کے سامنے بیٹھتے زونی نے اکڑتے ہوئے کہا..

حاشر نے اسے گھوری سے نوازا۔۔"دیکھو زونی میں نے کتنی بار کہا ہے۔۔وہ چھوٹی ہے تم سے۔۔تمیز سے بات کیا کرو۔۔

کوئی پڑھائی پر دھیان دو۔۔کیا ہر وقت فضول کاموں میں لگی رہتی ہو۔۔"حاشر کا

اشارہ اس کے فیشن کی طرف تھا۔۔جو آج کل وہ بڑے زور و شور سے کر رہے تھی۔۔

زونی چپ ہو کر رہ گئی۔۔لیکن بعد میں تارا کی کلاس لینے کا ارادہ اس نے کر لیا تھا۔۔

(حال)_____

بلاج اور حورب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔مصطفی اور داور بھی وہیں پر آ گئے

"السلام علیکم بابا جان!_کیا حال ہے آپ کا_؟"دونوں بہن بھائی نے یک آواز میں سلام کیا۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی اپنی کرسی کھینچتے مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا۔۔

"وعلیکم السلام..تم لوگ سناؤ کیسا چل رہا ہے سب_؟_حورب نے پلیٹ میں ناشتہ ڈال کر مصطفی کے سامنے رکھا۔۔

"جی بابا بہت اچھا چل رہا ہے_"مصطفی ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا..

حورب نے داور کو بھی ناشتہ ڈال کر دیا۔سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔

"ہاں بیٹا حورب کیسی جا رہی ہے آپ کی پڑھائی۔۔۔کہاں تک پہنچی_؟"وہ ایک مہینے بعد چھٹی پر واپس آیا تھا۔

اور آتے ہی تمام بچوں کی پروگریس پوچھ رہا تھا۔۔

"جی بابا میں نے ٹاپ کیا ہے.."ناشتہ کرتے اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

جبکہ بالاج کے ہاتھ رک گئے۔۔وہ تو دوسری پوزیشن آنے پر بھی پورا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور اس کی بہن کیسے عام سے لہجے میں ٹاپ کرنے کی بات بتا رہی تھی۔۔وہ اسے سراہے بنا نہیں رہ سکا۔۔

"ارے واہ بہت اچھی بات ہے..آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے_؟"جوس کا گلاس اٹھاتے مصطفی نے سوال کیا۔۔

"جی بابا میں آگے ایئر فورس میں جانا چاہتی ہوں..اگر اپ اجازت دیں تو___"

اس نے ہچکچاتے ہوئے باپ کی دیکھا۔۔

مصطفی مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔۔"ہاں ہاں جو دل کرے وہ کرو۔۔بس خیال رکھیں کہ اپنی حدود کو بالائے طاق رکھ کر۔۔کوئی بھی ترقی مت پایئے گا۔۔"

مصطفی نے ہمیشہ سے یہی اصول رکھا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا۔۔کہ اس کی اولاد کوئی اصول توڑے۔۔پھر وہ بالاج کی طرف متوجہ ہوا۔۔

بالاج اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخا رہا تھا۔۔

"ہاں نوجوان کیا بنا تمہارا_؟ہو گئے سلیکٹ۔؟۔بالاج آرمی میں سلیکشن کے لیے گیا تھا۔اس کا آخری ٹیسٹ رہتا تھا۔

مصطفی چاہتا تھا اپنی سورس سے استعمال کر کے آرام سے اسے کوئی اچھی پوسٹ دلوا سکتا تھا۔۔

لیکن وہ دو نمبر کام کر کے۔۔اپنی اولاد کو غلط راستہ نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔

"وہ بابا_" بالاج کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔کہ اپنا کارنامہ کیسے بتائے۔۔اس لیے سر جھکا گیا۔۔ مصطفی کے دماغ میں کچھ کھٹکا۔۔

ضرور وہ کوئی نہ کوئی کانڈ کر کے آیا ہو گا۔۔

"حورب "اپنا نام سن کر حورب کے ہاتھ تھمے۔۔وہیں بالاج کا سانس بھی اٹکا۔۔

"کیا کارنامہ کر کے آیا ہے تمہارا بھائی_ ؟"حورب ڈر گئی۔۔یعنی مصیبت اس کے سر آ گئی۔۔

بالاج میز کے نیچے سے حورب کا ہاتھ پکڑ کر اسے رکنے کو کہہ رہا تھا۔۔

جبکہ حورب اپنے باپ کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔جہاں نرمی کا کوئی تاثر نظر نہیں آرہا تھا۔۔

"وہ بابا.. بالاج نے وہاں کے آفیسر کے شولیس آپس میں باندھ دیے.. جس کی وجہ سے وہ اپنے افسران کے درمیان منہ کے بل گر پڑے..اور وہ بالاج سے سخت ناراض ہیں..

"صرف آپ کی وجہ سے انہوں نے اسے کوئی سزا نہیں دی.." مصطفی نے یہ سنتے ہی چمچ میز پر پٹخا.. بالاج تو کانپ کر رہ گیا۔۔

یعنی اس کی شامت آنے والی تھی۔۔

"بالاج تمہیں شرم نہیں آئی..اپنے سینیئرز کے ساتھ اس طرح مس بیہیو کرنا کس نے سکھایا تمہیں___؟؟کیا ہماری تربیت بھول گئے ہو تم_"مصطفی بغیر کسی نرمی کے سخت آواز میں بولا

بالاج تو کانپ کر رہ گیا۔۔"سوری بابا آئندہ نہیں ہو گا_"سر جھکاتے وہ منمنایا۔

"امید ہے کہ ائندہ نہیں ہو.. نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

بالاج بھی سر جھکاتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔اب وہاں حورب اور داور رہ گئے تھے۔۔

"آپی میرا یونیفارم پریس کر دیا..مجھے کالج جانا ہے.."داور بھی ناشتہ کرتے اٹھ کھڑا ہوا..

حورب نے جلدی سے برتن سمیٹے۔۔

"ہاں ہاں تمہارا یونیفارم میں نے پریس کر دیا تھا.. جلدی جاؤ لیٹ ہو رہی ہے._"

حورب نے اسے بتایا۔وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

زندگی کا ایک اور دن آگے بڑھنے کو تھا۔۔اور آج بھی ایک انسان کی کمی تھی ان کی زندگی میں۔۔

وہ کافی دیر سے دروازے کے سامنے مرغا بنے کھڑے تھے۔اب تو دونوں بھائیوں کی ٹانگیں شل ہو گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

پچھلے 20 منٹ سے نیلم نے ان دونوں کو ایک انچ بھی ہلنے نہیں دیا تھا۔۔

یہ ان کی سزا تھی۔۔جو کالونی والوں کو اکٹھا کر کے انہوں نے تماشہ لگایا تھا۔۔

نیلم نے گھر آتے ہی دونوں کے کان پکڑوا دیے۔۔تب سے بیچارے مرغا بن کر کھڑے تھے۔۔

"مما یار بس کر دو..اب پچھلے 20 منٹ سے ہم مرغا بن کر کھڑے ہیں۔انڈا تو ہم دینے سے رہے۔اوپر سے بھوک سے بھی برا حال ہو رہا ہے۔"دائم نے سر اوپر اٹھاتے کہا رلگائی..

وہیں صائم بھی معصوم سی شکل بناتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔

سامنے ہی کچن میں نیلم ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔۔

"بالکل بھی نہیں..تم لوگ ہر بار ایسے ہی کرتے ہو..یاد ہے پچھلی بار تم لوگوں نے کیا کیا تھا.."_ نیلم نے انہیں یاد دلایا وہ بمشکل اپنی ہنسی دبا پائے..

"یار اب نہیں کریں گے نا..دیکھیں آج ہم نے کالج دیکھنے جانا ہے اور سکول سے لیٹ ہو رہا ہے ہمیں_"انہوں نے آخر منت ترلے سے کام لینا شروع کر دیا۔۔

نیلم نے روٹیوں کا چمٹا ان کی طرف پھینکا۔۔دونوں جھٹ سے اٹھ کھڑے ہوئے

"بہت بہت شکریہ چھٹی دینے کے لیے.."وہ سمجھ گئے کہ نیلم نے اب انہیں آزاد کر دیا ہے..

جلدی سے کمرے کی طرف بھاگے۔۔دس منٹ میں سکول کا یونیفارم پہن کر تیار ہو کر نیچے آئے

اتنی دیر میں نیلم نے ناشتہ لگا دیا۔۔تینوں ماں بیٹے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔

"یار مما ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔ہم دونوں کس پر گئے ہیں_؟آپ تو بہت عجیب سی۔۔مطلب کنزرویٹو سوچ کی مالک ہیں۔۔اور ہم تو بہت ہنس مکھ ہیں۔۔ تو ہم آپ پر تھوڑی گئے ہوں گے۔۔دانا بنتے صائم نے اپنی بات شروع کی۔۔

نیلم نے اسے گھورا وہیں دائم نے اس کے گھٹنے پر مکا مارا۔۔

"سوری سوری میں یہ نہیں کہہ رہا۔۔کہ اپ بری ہیں۔۔میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ہنستی نہیں ہیں۔۔بہت سنجیدہ رہتی ہیں۔۔

تو ہم پھر اپنے بابا جیسے ہوں گے۔۔"وہ اندازہ لگانے میں مصروف ہو گیا۔۔

،"تم لوگ چپ کر کے ناشتہ کرو۔۔جتنا کام کہا جائے۔۔اتنا کیا کرو۔۔مجھے بلاوجہ کے

عقل لڑانے والے لوگ پسند نہیں ہیں.."

نیلم نے تھوڑا سختی سے ڈانٹا۔۔دونوں بھائی چپ ہو گئے۔۔ناشتہ کرتے اپنے اپنے بیگ اٹھا کر باہر کو جانے لگے۔۔

"رکو_"نیلم کی آواز پر دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"تم لوگ کچھ بھول رہے ہو.."کھانے کی میز پر بیٹھے اس نے یاد دلانا چاہا..

دونوں بھاگ کر اپنی ماں کے پاس گئے۔۔اس کی پیشانی پر پیار کیا۔۔نیلم نے پھر انہیں پاکٹ منی دی۔۔

"چلو اب جاؤ.."

"اللہ حافظ امی جان!_"پہلی بار انہوں نے نیلم کو امی جان کہا..

نیلم تو دل پر ہاتھ رکھ کے رہ گئے۔۔

جبکہ وہ اسے حیرانی میں مبتلا کرتے وہاں سے نکل گئے۔۔

"تم لوگ میری زندگی کا کل اثاثہ ہو..بہت قربانیاں دے کے یہ دو ثمر ملے ہیں

www.novelsclubb.com

مجھے۔۔

کوئی نہیں جانتا کہ زندگی کے کتنے کٹھن راستوں سے گزر کر۔۔آج نیلم یہاں پر پہنچی ہے۔۔مجھے نیلم بننے میں بہت وقت لگا ہے۔۔بہت کچھ کھونا پڑا ہے۔۔"

اس نے اٹھ کر برتن سمیٹے۔۔پھر دراز سے ایک تصویر اٹھائی۔۔ہستی کھیلتی اس کی فیملی۔۔جو آج بھی اس کے دل میں زندہ تھی۔۔

جنھیں وہ دن میں دو بار لازمی دیکھتی تھی۔۔

داور مصروف سا کالج کے گیٹ میں داخل ہوا۔وہ بہت سنجیدہ رہنے والا نوجوان تھا۔۔

زیادہ ہنسی مذاق کرنا اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔اسمبلی شروع ہو چکی تھی۔۔

وہ جلدی سے کلاس میں گیا۔۔اپنا بیگ متعلقہ بینچ پر رکھتے بھاگ کر اسمبلی میں پہنچا۔۔

"مسٹر داور مصطفی آپ اج لیٹ ہیں.. چلیے لیٹ والی لائن میں کھڑے ہو جائیں ..اور ہاتھ اوپر کر لیں.." _پی ٹی ٹیچر نے اسے اسمبلی کی لائن سے باہر نکالا اور لیٹ کھڑے ہوئے نوجوانوں میں جا کر کھڑا کر دیا..

اس نے منہ بناتے پی ٹی ٹیچر کو دیکھا۔۔ پھر ہاتھ بلند کرتے آنکھیں بند کر گیا۔۔

"ارے دیکھو دیکھو.. یہ چشمش بھی اج ہمارے ساتھ کھڑا ہے.. دیکھنا ایک وقت آئے گا کہ یہ بھی ہمارے جیسا ہو جائے گا."

ساتھ کھڑے لڑکے نے اپنے دوست کے کان میں کہا.. داور سن چکا تھا لیکن اگنور کر گیا..

www.novelsclubb.com

اس کی تربیت یہ نہیں سکھاتی تھی کہ لوگوں کے ساتھ بحث کرتا۔۔ اسمبلی ختم ہوئی ۔۔کالج کے پرنسپل سٹیج پر جا کر کھڑے ہوئے۔۔

"تو میرے نوجوانوں میں آج آپ کو یہ بتانے کے لیے آیا ہوں.. کہ سکول کے کچھ نوجوان کالج وزٹ کے لیے آرہے ہیں..

تو برائے مہربانی کوئی بھی بد تمیزی مت کریں۔۔نہ کوئی انہیں واشروم میں بند کرے۔۔

اور نہ ہی غیر اخلاقی بات کرے۔۔امید ہے کہ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے۔۔"

مائک پکڑے پرنسپل نے سب کو وارننگ دی..

پھر نیچے دیکھا۔۔

"یہ پرنسپل بھی نا اپنے عہدے کا بڑا رعب جھاڑتا ہے۔۔جب میں پرنسپل بنوں گا ناسب بچوں کو آزادی ہو گی۔۔جوان کا دل کرے گا وہی کریں گے۔۔"دونوں لڑکے ہاتھ اوپر کیے تھک چکے تھے۔

پی ٹی ٹیچر سے انکھ بچا کر دونوں نے اپنے بازو نیچے کیے۔۔

یہ کلاس کہ وہ بیک بینچر تھے۔۔جنہیں صرف حاضری کے لیے کالج آنا ہوتا تھا۔۔

پڑھائی سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔

والدین کا پیسہ عام تھا۔۔بس وہ لوگ حاضری لگوا کر گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

پرنسپل داور کے پاس سے گزرے۔۔اس سنجیدہ سے نوجوان کو دیکھا۔۔جو ابھی اپنی جوانی میں قدم رکھ رہا تھا۔۔پرنسپل نے اس سے زیادہ سنجیدہ نوجوان کوئی نہیں دیکھا۔۔

"ہاتھ نیچے کرو لڑکے_"ان کی بات مانتے داور نے اپنے ہاتھ نیچے کیے..

"یس سر_"داور نے نظر اٹھا کر پرنسپل کو نہیں دیکھا۔۔

"کلاس میں جاؤ پڑھائی میں بہت اچھے ہو..اور تربیت بھی بہت اچھی ہے..گڈ_"

پرنسپل اس کی تعریف کیے بنا نہیں رہ سکے

-

www.novelsclubb.com

پھر پی ٹی ٹیچر کی طرف مڑے

"جو اچھے لوگ ہوتے ہیں نا ان کی چھوٹی موٹی غلطی در گزر کر دینی چاہیے..امید ہے آپ سمجھ رہے ہوں گے.."پی ٹی ٹیچر کو عام لہجے میں سمجھاتے پرنسپل آگے بڑھ گئے..

داور بھی اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔۔باقی لڑکے ویسے ہی کھڑے تھے۔

۔

(ماضی_____)۔۔۔۔

صبح کا تمام کام مکمل کر کے تارہ تھک چکی تھی۔۔برتن دھو کر وہ سٹور روم میں چلی گئی۔اس کا کمرہ چاچی نے اپنے مائیکے والوں کے لیے خالی کروالیا تھا

۔

اور دادی کے کمرے میں پہلے ہی اتنا سامان رکھا ہوا تھا۔۔کہ دادی خود بہت مشکل سے رہ رہی تھیں۔وہ زمین پر بچھے میٹرس پر سو گئی۔۔

آج تو حاشر نے اسے بچا لیا تھا۔۔لیکن وہ آنے والے وقت کا سوچ رہی تھی۔۔

حاشر تو ایک ہفتے بعد واپس چلا جائے گا۔۔تو کیا کوئی اور اسے اس کی چاچی کے عتاب سے بچائے گا۔۔؟؟؟انہی سوچوں میں ڈوبی وہ نیند میں کھوتی چلی گئی

ابھی سوئے ہوئے چند پل ہی ہوئے تھے۔۔کہ اسے اپنے جسم پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھ کھولی تو بشیر اس کے اوپر جھکا۔۔اپنا ہاتھ اس پر پھیر رہا تھا۔۔

وہ جھٹ سے پیچھے ہٹی۔۔"چاچا کیا کر رہے ہیں آپ..اور میرے کمرے میں کیوں آئے ہیں_"اپنا دوپٹہ اوپر کرتی اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

بشیر اسے دیکھ کر خباثت سے مسکرایا۔۔

"چاچا کیوں کہتی ہو..جان دیتا ہوں تم پر..بس تھوڑا تعاون کرو تم بھی.._"بشیر اس کی طرف بڑھنے لگا..

وہ ڈرتے ڈرتے دیوار کے ساتھ لگ گئی۔۔"خبردار چاچا..اپنی حد میں رہو..نین تارا ظلم سہہ سکتی ہے۔۔لیکن کسی کی بدتمیزی نہیں۔۔"

خود میں حوصلہ لاتے اس نے بشیر کو جواب دیا..بشیر تو غصے سے اٹھ کھڑا ہوا..

جھٹ سے اس کے پاس پہنچا..

اس کے بالوں کو مٹھی میں دبوچا۔۔"اچھا اب تو مجھے جواب دے گی..تجھے تو میں چونٹی کی طرح مسل دوں گا لڑکی_"

بشیر اسے نزدیک کرتا اس کے چہرے پر جھکنے ہی لگا تھا۔۔جب تارا نے اس کے منہ پر تھوکا۔۔پھر دھکا دیتے اس کو دور کیا۔۔

بشیر پیچھے جا کر گرا..تارا قہر آلود نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ءابھی تارا اتنی کمزور بھی نہیں ہوئی چاچا..کہ تم جیسے دو نمبر آدمی تارا کو نوچنے کے لیے پہنچ جائیں..آئندہ اپنی حد میں رہنا..

ورنہ اپنی مردانگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔۔"

اس پر تھوکتے تارا جلدی سے سٹور روم سے باہر نکل گئی۔۔بشیر تو اپنی تذلیل پر مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔اس چھوٹی سی لڑکی نے بشیر کو اس کی اوقات یاد دلا دی۔ تھی

www.novelsclubb.com

تارا ڈرتے ڈرتے باہر نکلی۔۔دوپہر کا وقت تھا۔۔سب لوگ سو رہے تھے۔۔دادی بھی اپنے کمرے میں سو رہی تھی۔۔ان کے کمرے میں جا کر وہ انہیں بے آرام نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ وہیں برامدے میں جا کر بیٹھ گئی۔۔کولر کی ہوا سے وہ جگہ کافی ٹھنڈی تھی۔۔ کونے کے ساتھ لگی وہیں آنکھیں بند کر گئی۔۔

حاشر جو تیار ہو کر باہر جا رہا تھا۔۔اسے کونے سے لگا دیکھا تو ٹھٹک گیا۔۔

وہ موم گڑیا اسکی توجہ کھینچ لیتی رہی ہمیشہ۔۔۔"تارا_"

اس نے پکارا۔تارا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

حاشر کو تشویش ہوئی۔۔وہ اس کے پاس گیا۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔تو تارا جھٹ سے اٹھتی اسے دھکا دے گئی۔۔

"مم میرے نزدیک مت آنا تارا اتنی کمزور نہیں ہے۔کہ کوئی اسے نوچنے پہنچ جائے۔۔"اسے بنا دیکھے تارا بولی..

حاشر اسے گھور کر رہ گیا۔۔

"کیا ب***کر رہی ہو تم.." وہ غصے سے دھاڑا۔۔تارا نے آنکھیں کھولیں۔۔

سامنے حاشر تھا۔۔

"وہ سوری بھائی مجھے پتہ نہیں تھا.." وہ جھٹ سے معافی مانگ گئی۔۔حاشر ٹھنڈا ہوا۔۔

"یہاں پر کیا کر رہی ہو..اپنے کمرے میں کیوں نہیں گئی_؟" حاشر کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا اس کا یوں کھلے میں بیٹھنا۔۔

اس کا بس چلتا تو تارا کو سات پردوں میں چھپا کر رکھتا۔۔لیکن بعض جگہوں پر انسان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوتے ہیں

وہ بھی اپنے ماں باپ کی وجہ سے مجبور تھا۔۔"وہ حاشر بھائی میرے کمرے میں تو چاچا لوگ رہ رہے ہیں نا..اور سٹور روم میں بہت زیادہ گرمی تھی..اس لیے میں یہاں پر بیٹھ گئی..تھوڑی دیر میں چلی جاؤں گی.._"

اس نے اپنی صفائی دیتے کہا۔۔حاشر اپنی مٹھیاں بھیج کر رہ گیا۔۔

"تم جاؤ میرے کمرے میں جا کر تھوڑی دیر سو جاؤ۔۔اور نظر رکھنا امی کے نکلنے سے پہلے پہلے اٹھ کر واپس آ جانا"

اس بار وہ تھوڑا نرمی سے بولا۔؟تارا سر ہلاتی اس کے کمرے میں چلی گئی؟؟اور شاید یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی

(حال)_____

آج پوری کلاس کو کالج وزٹ کیلئے لے جانا تھا۔لیکن پرنسپل نے کسی میٹنگ کی وجہ سے پروگرام کینسل کر دیا۔۔۔

دسویں جماعت میں نئے نئے پہنچے وہ طالب علم ابھی تک کتابوں سے لاعلم تھے۔

صائم اور دائم نے تو ابھی تک کتابوں سے آنے والی خوشبو کو بھی سونگ کر نہیں دیکھا تھا۔۔

کلاس شروع ہوئی۔وہ دونوں پیچھے جا کر بیٹھ گئے۔استاد ریاض کلاس میں داخل ہوئے۔۔۔

چلو بچوں شروع ہو جاؤ۔۔آج انگلش کا ٹیسٹ ہے۔۔سب نے سنٹینس سنانے ہیں جو میں کل دیے تھے۔۔

یہ سنتے ہی دائم نے صائم کو دیکھا۔"یار بڈی۔کل تو ناول پڑھتے وقت گزر گیا۔۔اب سر کو کیا سنائیں گے۔"اس نے صائم کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

چپ کرو اور جب سر پوچھیں تو شروع ہو جانا۔۔میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔"۔صائم نے اسے تسلی دی۔۔ماسٹر صاحب ان کو کھسر پھسر کرتے دیکھ چکے تھے۔۔۔

او شیر جوانوں اٹھو۔۔۔ان کی آواز پر دونوں ڈرتے ڈرتے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

ہاں تو جڑواں برادران۔۔۔آپ کو یاد ہے ٹیسٹ۔۔۔ڈنڈا میز پر مارتے بڑے پیار سے پوچھا۔۔جبکہ دونوں بھائیوں کی نظر اس موٹے ڈنڈے پر تھی جو انہیں اپنی

تشریف پر لگتا محسوس ہوا۔۔۔

ججج۔۔۔جی سر۔۔آپہپپپ۔۔۔آپ سنیں۔۔صائم نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم۔۔ٹھیک ہے۔۔ماسٹر صاحب نے گرائمر گائیڈ کھولی۔۔صائم کے پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

ہاں سناؤ۔۔۔ادھر ماسٹر جی کی آواز آئی ادھر صائم ک حلق خشک ہوا۔۔۔

امید کی انگلش بتانی ہے اور اس کے جملے تینوں زمانوں میں بنانے ہیں۔۔

ماسٹر جی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔۔۔ڈنڈا پیر میز پر رکھ دیا۔۔صائم شروع ہوا۔۔۔

امید(pregnancy)

".we are happy to see your full pregnancy"

(ہم آپ کو پر امید دیکھ کر خوش ہیں)

ماسٹر کی کھاستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔یہ کیا بولے جا رہے ہو لڑکے۔۔۔وہ تو اسکا جملہ سن کر ہی سٹپٹا گئے۔۔وہیں دائم نے بھی اٹھتے اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

www.novelsclubb.com

sir we'll never break your pregnancy' "

please give us a chance to make you

"..pregnant

(سر ہم آپکی امید نہیں توڑیں گے۔پلیز ہمیں آپکو امید دینے کا موقع دیں۔۔)

ماسٹر جی کا چہرہ سرخ انگارے جیسا ہو گیا۔۔۔پوری کلاس ہنس ہنس کر پاگل ہو گئی

۔

..Sir please don't Angry .be pregnant

سر غصہ نہ ہوں امید رکھیں۔۔۔اور یہیں ماسٹر صاحب کی بس ہو گئی۔۔۔

انہیں میز کر الٹا لٹاتے تشریف پر ڈنڈوں کی برسات کر دی۔۔۔

sir please don't hit my backyard its already "

"...red

ماسٹر صاحب نے ڈنڈا ایک سائیڈ پر پھینک دیا۔۔صائم اٹھ کھڑا ہوا۔۔

sir please apologized us. we are children of "
"..poor

اور ماسٹر جی کی بس ہو گئی۔وہ سیدھا پرنسپل آفس چلے گئے

۔۔دائم نے صائم کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔

یہ نہیں تھا کہ وہ محنتی نہیں تھے۔۔ہمیشہ اچھے نمبروں سے پاس ہوتے تھے۔۔۔بس انگلش کو مطلقہ زوجہ سمجھا ہوا تھا جسے دیکھنا بھی ان کیلئے گناہ تھا۔۔

نویں کلاس میں بھی دونوں رٹے سے پاس ہوئے اور دسویں میں بھی یہی ہونے والا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور جناب کی خواہش اچھے کالج میں جانے کی تھی۔۔۔۔ماسٹر صاحب تو اب آنے کا ارادہ رکھتے نہیں تھے

۔دائم نے بیگ سے ڈائجسٹ نکالا۔۔۔ نمل کی نئی قسط آئی ہوئی تھی۔۔بیچارے پورا مہینہ انتظار کرتے پھر جا کر قسط آتی۔۔پہلے رائٹر کو دعائیں دیتے پھر قسط شروع

کرتے۔۔۔

زمر اور فارس دونوں ہی ان کے پسندیدہ کردار تھے۔۔۔ان کی ہر وقت کی بحث بہت مزا دیتی تھی۔۔۔ابھی وہ ڈائجسٹ پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دونوں کی گردنوں کو دبوچا اور وہیں ڈائجسٹ ہاتھ سے چھوٹا زمین بوس ہو گیا۔۔۔

سامان اُٹھاؤ_____اور مکان سے نِکلو۔

تم میرے دِل میں ہو اِس گمان سے نِکلو۔

ہمارے غم میں ہو، یہ فنکاری کب تک۔

ادا اُٹھاو اور اداکاری کی دُکان سے نِکلو۔

تُم اگر سچ نہیں تو یہاں کیوں ہو۔؟؟

تُم اگر سچ ہو تو میری زبان سے نِکلو.

تمہارا ہنسنا کسی کی جان لے لے گا۔

www.novelsclubb.com

تم اگر باہر نِکلو، تو دھیان سے نِکلو۔

میرا ہونے کی تُم پہ بس ایک شرط ہے۔

تُم پہلے ہر ایک کی ___ زبان سے نِکلو۔

دنیا خود تمہارے رستے سے ہٹے گی۔

تم تیز تیر بنو ___ اور کمان سے نِکلو۔

_____

حال _____

ابھی وہ ڈائجسٹ پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دونوں کی گردنوں کو دبوچا۔۔۔

وہیں ڈائجسٹ ہاتھ سے چھوٹا زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔

آج تو انہیں لگا تھا کہ ان کی شامت پکی ہے۔۔ڈرتے ڈرتے دونوں کھڑے ہوئے

۔۔۔پیچھے مڑنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی

-

جب ایک گرجدار آواز دونوں کے کانوں میں پڑی۔۔۔دونوں کے پیر تھر تھر کانپنے لگے۔

۔

"اچھا تو یہ لڑکیوں کے کام شروع کر دیا تم دونوں نے...پڑھائی میں تو ذرا بھی دھیان نہیں ہے تم نالائقوں کا...

چلو میرے آفس میں ابھی پہنچو۔۔"پرنسپل کی آواز سنتے ہی انہیں اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی...

پرنسپل غصے سے اپنے آفس کی طرف بڑھ گئے۔۔۔انہوں نے ایک نظر گھما کر پوری کلاس کو دیکھا۔۔جو دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔۔

پھر ماسٹر صاحب کو دیکھا جو اپنے کارنامے پر بڑے فخر سے گردن اکڑا کر کھڑے تھے۔۔

دونوں سر جھکاتے کلاس سے نکل گئے

وہ دونوں پرنسپل کے آفس میں موجود تھے۔۔۔

"ہاں تو بتاؤ جو ماسٹر صاحب نے کہا وہ سب ٹھیک ہے___؟"پرنسپل نے کرسی کی ٹیک چھوڑتے سیدھے ہو کر ان سے پوچھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دم سے سیدھے کھڑے ہوئے۔۔۔"سر ماسٹر صاحب نے ہمیں کچھ پڑھایا ہی نہیں تھا___تو جو یاد تھا ہمیں ہم نے بتا دیا_____"_دائم نے بڑی ہی معصومیت سے سارا الزام ماسٹر جی پر ڈال دیا...

"اچھا تو گھر میں کیا کرتے ہو تم لوگ___؟"اس کی بات کو اگنور کرتے پرنسپل نے پھر سے سوال کیا۔۔

"سر ہم لوگ بڑے ہی غریب ہیں_شام میں ہم لوگ ردی بیچتے ہیں___وہ جو ہمارے ہاتھ میں رسالہ آپ نے دیکھا تھا نا___وہ بھی اسی ردی میں سے نکلا تھا۔۔سر قسم لے لیں ہم تو بڑے ہی معصوم ہیں_____

ماسٹر جی تو ویسے ہی ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں___"اس بار صائم نے بھی دائم کا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

پرنسپل جانتے تھے دسواں سال تھا اس سکول میں دونوں بھائیوں کو۔۔۔۔

ہر بار ہی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتے اور اپنی جان چھڑوا لیتے۔۔۔

"وہ چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ ٹیسٹ یاد کر کے کیوں نہیں آئے____؟"

پرنسپل نے غصے سے پوچھا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔اشارہ کیا۔۔۔۔

پھر صائم بڑی ہی مسکین شکل بنا کر بولا۔۔

"سر میرے دادا کی وفات ہو گئی تھی____آپ جا کر ہماری کالونی سے پوچھ لیں____رات کو سبھی لوگ سوگ منا رہے تھے____"

بڑی ہی تگ و دو کے بعد دو آنسوں اس کی آنکھوں میں آئے۔۔۔

وہ پرنسپل کو رام کرنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

"اچھا بڑا ہی افسوس ہوا تمہارے دادا کی وفات کا...."وہ دل ہی دل میں خوش ہو

رہے تھے کہ پرنسپل ان کی باتوں میں آ گئے...

"لیکن یہ بتاؤ پچھلے سال بھی تمہارے دادا ہی مرے تھے....اس سے پچھلے سال تمہاری نانی مری تھی....چھ مہینے پہلے تمہارے دادا پھر سے مرے تھے۔۔۔۔اور کل پھر تمہارے دادا مر گئے۔۔۔۔

اتنے دادا لائے کہاں سے ہو تم____؟ایمازون سے تو نہیں منگواتے____"

اور بس دونوں بھائیوں نے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔

"دیکھو صائم دائم تم لوگوں کو سنجیدگی سے پڑھائی پر دھیان دینا چاہیے___اپنی ماں کے بارے میں سوچو____اس نے اکیلے تم دونوں بھائیوں کو پالا ہے____اس مقام تک لائی ہے کیا تم لوگوں کو احساس نہیں ہے___"

پرنسپل صاحب نے دونوں کو شرم دلائی۔

"سوری سر آئندہ نہیں ہوگا..."وہ شرمندگی سے سر جھکا کر بولے...

"ٹھیک ہے جاؤ____کل کالج میں وزٹ کے لیے جانا ہے تو سات بجے تم لوگ

موجود ہونا ٹھیک ہے....

اور کلاس میں کوئی ڈائجسٹ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"_

دونوں سر جھکا کر باہر نکل گئے پرنسپل نے ڈائجسٹ کھولا۔۔۔کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے پڑھنے لگے۔۔۔

انسان جتنا مرضی بڑا ہو جائے اس کے اندر ایک بچہ ضرور ہوتا ہے۔۔۔

اور اس بچے کو کبھی بھی بڑا نہیں ہونے دینا چاہیے۔۔۔

کیونکہ اگر وہ بچہ بڑا ہو گیا تو ہمارے اندر جو نرمی، جو پیار، جو احساس ہے وہ سختی میں بدل جائے گا

www.novelsclubb.com

ماضی_____

حاشر کے کمرے میں جاتے ہی تارا کو نیند آ گئی۔۔۔یہ ایک واحد کمرہ تھا جس میں اے سی لگا ہوا تھا۔۔۔

باقی کمروں میں پنکھے تھے۔۔۔حاشر چونکہ ایک پرائیویٹ ایجنسی میں نوکری کرتا تھا ۔۔پچھلے سال اس نے اے سی خرید کر اپنے کمرے میں لگوالیا۔۔

آج اتنے دنوں بعد تارا کو سکون بھری نیند آئی تھی۔۔۔ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی اسے اپنے کانوں میں اپنے نام کی پکار سنائی دی۔۔۔

وہ اسے خواب ہی سمجھ رہی تھی آنکھیں کوشش کے باوجود بھی کھل نہیں رہی تھیں۔۔۔

ایک تو سر میں اتنا درد تھا۔۔۔اوپر سے بشیر کی موجودگی اسے مزید ڈرا گئی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے سوتی رہی۔۔۔

ایک دم سے اسے اپنے ہاتھ پر کسی کی مضبوط گرفت محسوس ہوئی

۔۔اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔سامنے ہی نسیم غصے سے آگ بگولا ہوتی اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔

www.novelsclubb.com

نسیم نے آگے بڑھ کر اس کی چٹیا کو دبوچا۔۔

"چاچی___ چاچی___ میری بات تو سنیں___"اس نے صفائی دینا چاہی...

نسیم نے الٹے ہاتھ کا تھپڑ اسے مارا۔۔۔ پھر اسے گھسیٹتی ہوئی باہر لائی۔۔۔اسے لا کر صحن میں دھکا دیا۔۔۔

زنیرہ تو سائیڈ پر کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسی نے ہی تارا کو حاشر کے کمرے میں جاتے دیکھا تھا اور جا کر نسیم کو شکایت لگا دی۔۔۔

"مجھے یہ بتا میرے بیٹے کے کمرے میں کیا کر رہی تھی.... تو اپنے جلوے دکھا رہی تھی میرے بیٹے کو___؟؟؟___ پھنسانا چاہتی ہے تو___؟؟؟"۔اس کے بالوں کو جھنجوڑتے نسیم اسے مار رہی تھی۔۔۔

ایک تو سر میں پہلے ہی شدید درد ہو رہا تھا اوپر سے نسیم کا تشدد۔۔۔

"چاچی خدا کی قسم میں خود نہیں گئی... وہ تو حاشر بھائی نے بولا تھا کہ میرے کمرے

میں جا کر سو جاؤ... میں کام پر جا رہا ہوں.... خود کو بچاتے وہ اپنی صفائی دینے لگی ... لیکن نسیم کسی کی سن لے یہ کہا ممکن تھا۔۔۔

اس نے لکڑی کا وہ ڈنڈا اٹھایا اسے دیکھتے ہی تارا کی روح کانپنے لگی۔۔۔یہی تو ایک چیز تھی جو وہ آٹھ سال کی عمر سے کھاتی آ رہی تھی۔۔۔

پہلے تو اس کی دادی بچا لیتی تھی۔۔۔لیکن جب سے وہ خود دوسروں کے سہارے پر ہوئیں۔۔۔نسیم کا ہاتھ کھلتا چلا گیا۔۔۔

نسیم نے جو اسے مارنا شروع کیا تو رکی نہیں۔۔۔پورے گھر میں تارا کے چیخنے کی اوازیں گونج رہی تھی۔۔۔لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر جھانک جھانک کر دیکھنے لگے۔۔۔کچھ لوگ نسیم کے گھر کی دیواروں پر چڑھ گئے۔۔۔

"ارے کمبخت ماری کیوں مار رہی ہے بچی کو___؟؟؟تیرا ظلم کب ختم ہو گا___؟"

یہ ایک عورت اسے ڈانٹتے ہوئے بولی۔۔۔نسیم تن فن کرتی دیوار کے پاس گئی۔۔

"نہیں تمہیں کیوں اتنی آگ لگی ہوئی ہے...اپنے گھر بیٹھ اپنی بیٹیوں کو سنبھال...

ایسا نہ ہو کہ تجھے بھی ڈنڈا اٹھانے کی ضرورت پڑ جائے..." وہ بیچاری عورت جو نسیم کو سمجھانے لگی تھی...اپنا سا منہ لیتے نیچے اتر گئی...

اور تم لوگ کیا تماشہ دیکھ رہے ہو اپنے گھر کے بارے میں نہیں پتا۔۔۔۔

خبر دار جواب دوبارہ چھتوں پر چڑھے ایسا تار تار کروں گی نا کہ یاد رکھو گے۔۔۔۔

کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے تم لوگ۔۔۔۔"اور نسیم ایسی ہی منہ پھٹ عورت تھی۔۔۔

سب لوگ نیچے اتر گئے نسیم پھر سے اس کے پاس پہنچی۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے نسیم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔بشیر بھی چلتا ہوا نسیم کے پاس آیا۔۔۔

"جانتی ہو نسیم___ یہ لڑکی مجھے باتیں سنا رہی تھی...کہ میں اس گھر میں کیوں رہ رہا ہوں۔"۔بشیر نے بھی نسیم کے کان بھرے آخر اپنی بے عزتی کا بدلہ بھی تو لینا تھا۔۔۔تارا نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

"نہیں چاچی یہ جھوٹ بول رہے ہیں...بلکہ انہوں نے...."

"ب****بند کر اپنی___ تو میرے بھائی پر الزام لگائے گی____ تجھے تو میں____ "نسیم نے پھر سے ڈنڈا مارا خود کو بچانے کے لیے تارا نے ہاتھ آگے کیا ...ڈنڈا اس کے ہاتھ پر لگا...یوں محسوس ہوا جیسے ہاتھ میں آگ لگ گئی ہو...

وہ اتنا زور سے چیخی کہ ایک پل کو نسیم بھی ڈر گئی۔۔۔ڈنڈا وہیں پر پھینکتی وہ تن فن کرتی اندر چلی گئی۔۔۔زنیرہ بھی تماشہ دیکھ چکی تھی۔۔۔

وہ بھی رفو چکر ہو گئی۔۔۔بشیر اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔"دیکھا یہ ہے تیری اوقات...اگر میری بات مان لو تو رانی بنا کر رکھوں گا تمہیں____ "تارا کے ہاتھ میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے بشیر کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔

"تارا تھوکتی ہے تم جیسے انسان پر...میں ساری عمر یہ ڈنڈے کھالوں گی...لیکن تجھ جیسے غلیظ انسان کی بات ہر گز نہیں مانوں گی...تیری بیوی بننے سے اچھا ہے تارا ساری عمر اپنی چاچی کی مار کھاتی رہے۔۔۔۔"اسے دھتکارتی وہ سٹور روم کی طرف

چلی گئی

حال_____

نیلم ڈرائی کلیننگ کا کام کر رہی تھی۔۔اتنے سالوں سے وہ یہ کام کر رہی تھی۔اب تو لوگ اس کے کام کو اتنا پسند کرتے تھے۔۔۔کہ کسی اور کو اپنے کپڑے دیتے ہی نہیں تھے۔۔۔

یہ چھوٹی سی لانڈری کھولنے میں رشیدہ خالہ نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔رشیدہ خالہ اس کالونی کی بہت جہاندار خاتون تھی۔۔اچھے برے کی پہچان انہیں باخوبی تھی۔۔۔

نیلم نے دوپٹہ ایک کندھے سے گزار کر اپنی کمر میں باندھا۔۔۔

وہ کپڑے الگ کرتی اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔چٹیا میں گندھے بال کمر تک جھول رہے تھے۔۔۔۔اپنے کام سے اسے اتنا لگاؤ تھا۔۔کہ جب شروع کرتی تو اس

پاس کا ہوش ہی نہیں رہتا۔۔۔

کپڑے الگ کر کے وہ واپس مڑی تو سامنے ہی کبیر کھڑا تھا۔کبیر ان کی کالونی کا بڑا ہی نظر باز بندہ تھا۔۔۔

یہ گھر نیلم نے کبیر کے باپ سے ہی خریدا تھا

۔وہ اچھے آدمی تھے۔۔۔نیلم کو بے سہارا دیکھ کر انہوں نے کم قیمت پر یہ گھر نیلم کو بیچ دیا۔۔۔ان کے گزرنے کے بعد کبیر نیلم کو پریشان کرنے لگا۔اس گھر کی قیمت اب بہت زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔

اور کبیر چاہتا تھا کہ نیلم کسی بھی طرح وہ گھر اسے واپس بیچ دے۔

۔

"تم____تم یہاں پر کیا کر رہے ہو___؟؟میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میرے گھر میں قدم مت رکھا کرو۔۔۔"دوپٹہ کھول کر سر پر لیتی..وہ غصے سے بولی...

کبیر بے شرمی سے مسکرایا___"بہت حسین ہو تم بس شادی میں بہت زیادہ جلدی

کرلی تم نے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ باندھتے بڑے ہی ڈھیٹ پن سے بولا...

نیلم نے اسے گھورا۔۔۔دل تو کیا کہ کوئی چیز اٹھا کر اس کے سر میں دے مارے۔۔۔لیکن مجبور تھی۔۔۔ایسا کر نہیں سکتی تھی۔۔۔

"میری شادی ہوئی...میری مرضی ____ میں حسین ہوں ____ خراب ہوں ____ کالی ہوں ___ گوری ہوں ___ تمہیں اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے...

لگتا ہے پچھلی بار کی بے غزتی بھول گئے ہو تم۔۔۔۔۔"

"کچھ بھی نہیں بھولا ہوں میں...سب کچھ اچھے سے یاد ہے....تم یہ بتاؤ کہ گھر کب خالی کر رہی ہو ____ ؟؟؟ پچھلے کئی سالوں سے میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ گھر خالی کرو۔۔۔۔"

تارا نے اس کی بات سن کر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے۔۔۔وہ سخت نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"نہیں تیرے باپ کا گھر ہے___؟_میں نے خریدا ہے یہ گھر____میری محنت کی کمائی ہے___سمجھ میں آئی بات____اب نکل میرے گھر سے___"

وہ گھر میں اکیلی نہ ہوتی تو اسے دھکے بھی ضرور دیتی۔

۔۔لیکن وقت کی نزاکت کو دیکھتے تھوڑا فاصلہ بنا کر کھڑی تھی۔۔آواز قدرے بلند رکھی تاکہ ساتھ والے گھر سے رشیدہ خالہ سن سکیں۔۔۔

"مجھے تو لگتا ہے تو اپنا کوئی گناہ چھپا رہی ہے.... نہیں تو شوہر تمہارے ساتھ ہوتا تمہارا. بتا نا شوہر کہاں ہے تمہارا____؟؟۔خود تو 36 کی ہے اور 15 سال کے بیٹوں کی ماں بن گئی ہے۔۔"

۔۔کبیر اس کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔۔تبھی رشیدہ خالہ چھت پر چڑھی۔۔۔

"نہیں اس کے شوہر کو اپنی بہن کا رشتہ دینا ہے تم نے بول..___"رشیدہ خالہ کی بات سن کر اس کے قدم تھمے..

"نہیں کمبخت کہیں کے... شرم تو آتی نہیں اکیلی عورت دیکھی نہیں اور ٹپک

www.novelsclubb.com

پڑے رال ٹپکانے....

نکل یہاں سے نہ ہنجار کہیں کے۔۔۔غلام رسول،۔۔۔شوکت،۔۔۔وجاہت

ارے ادھر آؤنا۔۔۔۔دیکھو نیلم کو تنگ کر رہا ہے یہ۔۔۔"رشیدہ خالہ نے چھت پر

کھڑے بلند آواز میں ہمسائیوں کو پکارا...

کئی دروازے کھلنے کی آواز آئی

۔وہیں گھر میں داخل ہوتے صائم اور دائم نے تمام بات سنی۔۔۔بیگ سائیڈ پر

پھینکتے۔

۔۔وہ تیز تیز چلتے کبیر تک پہنچے۔۔صائم نے کبیر کا گریبان پکڑا۔۔۔

"تو تو ہے جس کی بات محلے والے کر رہے تھے____؟؟___ہماری ماں کو پریشان

کرتا ہے تو____؟؟"

"صائم____"نیلم نے اسے باز رکھنا چاہا...

"نہیں ماما اس کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں داخل ہونے کی۔۔۔۔"دونوں

بھائی اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے...

پھر جو محلے والوں نے اس کی دھلائی کی۔۔

۔۔امید تھی کہ واپس اس گھر میں قدم نہیں رکھے گا۔۔۔

۔۔لیکن وہ ہوتے ہیں نالاتوں کے بھوت باتوں سے کبھی بھی نہیں مانتے۔۔۔

دونوں بھائی یونیفارم کے کف فولڈ کرتے اندر آئے۔

۔۔دروازہ اچھے سے بند کیا۔۔۔"ماما آپ کو کتنی بار کہا ہے نا دروازہ بند رکھا کریں۔۔۔۔اب دیکھیں کوئی بھی ایرا غیرا منہ اٹھا کر آجاتا ہے۔۔۔۔"

س

www.novelsclubb.com

صائم اس وقت شدید غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔دائم کی حالت بھی اس سے الگ نہیں تھی۔۔۔کوئی ان کی ماں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لے

۔۔۔

"چلو غصہ چھوڑو کھانا لگاتی ہوں... کھالو۔"

دونوں نے کونے میں پڑے ہوئے اپنے بیگ اٹھائے...انہیں اچھے سے جھاڑا...

پھر کمرے کی طرف بڑھ گئے...

نیلم کو آج صحیح معنوں میں تحفظ کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اسے سچ میں لگا تھا کہ کوئی ہے جو اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔۔۔

اس کے بیٹے۔۔۔اس نے دل سے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔جس نے ہر موڑ پر اس کے لیے کوئی نہ کوئی سہارا کھڑا کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

"ہماری تارا تو سچ میں بڑی نصیبوں والی ہے۔۔۔دیکھ لینا شہزاد ہماری بیٹی کے نصیب جب کھلیں گے نا۔۔۔لوگ اش اش کرا اٹھیں گے۔"۔۔۔چھ سال کی تارا کو گود میں بٹھائے۔۔۔اس کی ماں نے بڑے ہی مان سے اس کے باپ کو کہا تھا۔۔

"بس ایسا ہی ہو اللہ کرے...اس کے نصیبوں پر گرہن نہ لگے...بیٹیوں سے ڈر

نہیں لگتا...بس ان کے نصیبوں سے ڈر لگتا ہے..."شہزاد نے آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔

اور دو سال بعد ہی دونوں میاں بیوی چل بسے۔۔پوسٹ مارٹم میں بتایا گیا کہ چائے میں چھپکلی گرنے کی وجہ سے دونوں کی موت ہو گئی۔۔۔

اٹھ سال کی تارا بے سہارا ہو گئی۔۔۔چھوٹا بھائی فراز جو کسی کام کا نہیں تھا۔۔بھائی کے مرتے ہی اس کی دکان کو قابو کر لیا۔۔گھر پر نسیم نے قبضہ جما لیا۔۔نسیم کے دو بچے تھے بڑا حاشر اور زنیرہ تارا سے دو سال بڑی تھی۔۔

جب تک لوگ آتے جاتے رہے نسیم تارا کو پلکوں پر بٹھا کر رکھتی۔۔۔

ادھر ماں باپ کو مرے ایک سال گزرا۔۔۔اور ادھر نسیم نے اپنے رنگ دکھانے شروع کر دیے۔۔۔

ساجدہ بیگم جب تک صحیح تھیں۔۔۔وہ نسیم کے عتاب سے تارا کو بچانے کی کوشش کرتی رہتی تھی۔۔۔تب نسیم کی بھی اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی۔۔۔بس ادھر ساجدہ

بیگم باہر نکلتی اور ادھر نسیم کی مار دھاڑ شروع ہو جاتی۔۔

نو سال کی عمر سے ہی تارا نے گھر کا کام کرنا شروع کر دیا۔۔۔

نسیم نے اس کا پرائیویٹ سکول چھڑوا دیا۔۔۔تو ساجدہ بیگم نے اسے ایک سرکاری سکول میں ڈلوا دیا۔۔آٹھویں تک تو وہ ہفتے میں دو دن سکول چلے جاتی تھی۔۔

لیکن آٹھ ہونے کے بعد نسیم نے اس کا سکول جانا بند کر دیا

اسے پڑھنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔۔ لیکن پڑھانے والا کوئی بھی نہیں تھا۔وہ سٹور روم میں بیٹھی سسک رہی تھی۔رو رو کر اپنے ماں باپ کو یاد کر رہی تھی۔۔

دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھایا۔۔

ساجدہ بیگم لاٹھی ٹیکتے اس تک پہنچیں۔۔۔تارا نے انہیں پکڑ کر میٹرس پر بٹھایا۔۔

"میری بچی دکھا۔۔۔زیادہ تو نہیں لگی تمہیں___"وہ ہاتھ پکڑتے دیکھنے لگی...

تارا کا ہاتھ بری طرح سوج چکا تھا

۔۔

"ہائے اللہ_____ کمبخت نسیم_____ اللہ کرے کیڑے پڑے تمہیں_____

ارے ظلم کی انتہا کر دی تم نے_____

نہ رو میری بیٹی_____ دیکھنا ایک دن ان کا زوال ضرور آئے گا_____ تجھے تیرے

صبر کا پھل ضرور ملے گا۔۔"

ساجدہ بیگم نے اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

"دادی کیا مجھے جینے کا کوئی حق نہیں ہے_____؟؟_____ چاچی نے مجھ سے کھیلنے کا، پڑھنے

کا، خواب دیکھنے کا ہر حق چھین لیا۔۔۔۔

خدا کی قسم میں حاشر بھائی کو پھنسانے نہیں گئی تھی۔۔۔۔وہ تو۔۔۔۔"وہ بولتے

بولتے رک گئی...

"ہاں بول"

"دادی وہ جو_____ چاچا ہے_____ وہ کمرے میں آئے تھے_____ انہوں نے مجھے

ہاتھ لگایا_____ گندی گندی باتیں کر رہے تھے وہ_____"

"مجھے اٹھا___"تارا نے اپنی دادی کو دیکھا

۔۔ سمجھی نہیں ہو۔۔۔۔مجھے اٹھا۔۔۔۔"

تارا نے انہیں کھڑا کیا۔نن باہر مت انا سمجھ میں آئی بات۔۔۔دادی نکل گئی تارا کے جسم میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔وہ وہیں میٹرس پر لیٹ گئی۔۔۔کمر اتنی دکھ رہی تھی۔۔۔کہ سیدھا لیٹا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔

اس نے کروٹ بدلی۔۔۔درد بہت زیادہ تھا۔۔پر برداشت کرنا تھا۔۔باہر سے زور زور سے دادی اور چاچی کے لڑنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی سننا لوگ بند کر دیتے ہیں۔۔۔یہی حال ساجدہ بیگم کا بھی تھا۔۔۔بہو تو پہلے ہی نہیں سنتی تھی۔۔۔اب بیٹے نے بھی بات سننا چھوڑ دی۔۔۔

باہر کیا بات ہوئی یہ تو نہیں پتا۔لیکن چاچی نے اسے سٹور روم سے نکلنے سے منع کر دیا۔۔

بشیر بھی ایک دم سے ہی وہاں سے اپنے گھر روانہ ہو گیا۔۔۔تارا کو اپنا کمرہ پھر سے مل گیا۔۔

شام کو وہ لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

"امی تارا نظر نہیں آ رہی۔۔۔؟؟ کہاں گئی وہ___"حاشر نے ادھر ادھر نگاہ دوڑا کر دیکھا۔۔۔وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی

صبح اس کی حالت دیکھ کر وہ خود ہی اسے ارام کرنے کا بول کر گیا تھا.

"وہ____اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے____اس لیے آرام کر رہی ہے۔۔تو کھانا کھا۔۔۔زیادہ اس کی سائیڈ مت لیا کر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نسیم نے جلدی سے بات بناتے اسے ڈانٹنا شروع کر دیا۔۔۔وہ چپ ہو گیا۔۔۔اپنی ماں سے بحث کرنا اس کے بس میں کہاں تھا۔۔

نسیم تو ناگن کی طرح لیٹ رہی تھی۔۔حاشر کا جھکاؤ تارا کی طرف ہو رہا تھا۔۔ہاں اس نے زبان سے نہیں کہا تھا۔۔۔

لیکن اس کی سائیڈ لینے سے نسیم کو خطرے کی علامات نظر آنے لگیں۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا صائم اور دائم چلتے چلتے چھت پر پہنچ گئے۔۔۔ کیونکہ یہ ان کا پسندیدہ وقت تھا۔۔۔

جب آپا مریم اور مراد بھائی، گانوں کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغامات دیا کرتے تھے۔۔۔ابھی بھی یہی سلسلہ شروع ہونے والا تھا

دشمن نہ کرے دوست نے جو کام کیا ہے عمر بھر کا درد ہمیں انعام دیا ہے۔۔۔

مریم باجی نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔ چھت کی منڈیر پر ٹانگیں لٹکائے مراد بھائی بیٹھے تھے۔۔۔

سو درد ہیں سو راحتیں

سب ملا دل نشیں ایک تو ہی نہیں۔۔۔

آواز تو ایسی کہ مردہ کفن پر پھاڑ کر اٹھ کھڑا ہو۔۔۔لیکن محبت سچی تھی دونوں کی۔۔۔

صائم اور دائم چھپ کر بیٹھے۔دونوں کے پیغامات سن کر سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

جا بے وفا جا ہمیں پیار نہیں کرنا

تنہا ہی او جی لیں گے جب ہے تنہا مرنا

جھاڑو سے وہ رگڑ رگڑ کر فرش صاف کرتے۔۔گانے میں مصروف تھی۔۔۔

اس بار مراد کو بالکل بھی نہیں دیکھا۔۔۔

آج کل شاید دونوں کی ناراضگی چل رہی تھی۔۔۔مراد صاحب اپنے گھر کی چھت پر گانے کا شغل فرماتے۔۔۔

محلے والوں کو اس کے گانے کے شوق کا پتہ تھا۔۔لیکن صائم اور دائم بیچ کی بات بھی جان چکے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مراد بھائی نے ادھر ادھر دیکھا۔۔صائم دائم نیچے بیٹھ گئے۔۔

"شش شش۔۔۔_ مریم نے جھٹ سے نظریں اٹھائیں۔۔

"آج وہ گلابی جوڑا پہن کر سکول کے پیچھے ملنا۔۔۔چلتا ہوں۔"۔۔نیچے سے مراد بھائی کی اماں کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں...

اس سے پہلے کہ ان کی کلاس لگتی۔۔۔جلدی سے نیچے چلے گئے۔۔۔وہ نظر بچاتے اوپر اٹھے۔۔۔

میں کتھوں سجا ترے لئ

سارے سوٹ پرانے آں۔مینوں لہنگا

مینوں لہنگا لے دے لہنگا جھاہ مرجانیا۔۔

اپنے پیسے دس توں کتھے لے کے جانے آں۔۔۔

صائم کی ہنسی چھوٹی جسے دائم نے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا۔۔وہ چھت پر چھپ کر بیٹھے تھے۔ان کی پچیس سالہ ہمسائی آپا مریم فرش دھوتے گانے کا شغل فرما رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھیں۔۔

ایک دم سے ان پر موسیقی کا اثر ہوا۔۔پائپ اوپر اٹھاتی گول گول گھومنے لگی۔پیچھے سے ٹوکری میں سبزی لاتی رشیدہ پر پانی گرا۔۔ٹوکری زمین بوس ہوئی۔آلو لڑھک کر آپا مریم کے قدموں میں پہنچے۔۔۔وہ جو گانے میں مگن گھوم رہی تھی ایک دم سے آلو پر پیر آیا۔۔پھسل کر نیچے گری۔ہاتھ رشیدہ بیگم کے پیر پر گیا۔۔چارپائی سمجھ کر کھینچا۔۔

"ہائے نی میں مر گئی۔۔کسے اوترے دی اولاد۔خراب ہوئی۔۔"نیچے گرتے ہی مریم نے آپا کو چار باتیں سنائیں۔۔آپا بھی ہوش میں آئی۔۔دونوں گٹھنے چھل گئی

۔۔

اٹھ اماں۔۔وہ رشیدہ کو اٹھانے لگی کہ پھر سے پھسل کر گری۔۔رشیدہ کی ناک پر اسکا سر لگا۔۔وہیں اوپر کھڑے صائم اور دائم کا فلک شگاف قہقہ گونجا۔۔۔پھر جو رشیدہ کو غصہ آیا۔۔جلدی سے اٹھتی جھاڑو اٹھا کر آپا کی کمر میں لگایا۔۔۔

نہیں دس مجھے کون سے خصم کو لہنگا دکھانا ہے۔۔۔؟؟؟___۔اور تم شیطان کی اولاد رکھ جاؤ ابھی آکر تمہاری ماں کو بتاتی ہوں۔۔۔"رشیدہ باہر کو بڑھی ۔۔۔پائپ میں پیر اٹکا۔۔پھر سے دھڑام نیچے گری۔۔اس بار ہنسنے میں آپا بھی ان کے ساتھ شامل تھی۔۔۔یہ تھی محلے داری۔۔

بالاج آج بہت زیادہ خوش تھا۔۔اس کا لیٹر آگیا تھا۔آرمی میں اس کا سلیکشن ہو گیا تھا۔۔

اور بس جناب پورے گھر میں اپنی خوشی کا ڈنڈورا پیٹ رہے تھے۔۔۔داور سکول سے آکر سیدھا اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔۔۔

بالاج اندر گیا ہی نہیں تو اس کی پریشانی کو دیکھ ہی نہیں سکا۔۔۔شام کے وقت حورب نے کھانا تیار کر کے میز پر لگایا۔۔۔

"بالاج،داور۔بابا۔۔آجائیں کھانا لگ گیا ہے۔۔۔"اس نے نیچے کھڑے اواز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگائی۔۔

مصطفی اور بالاج کھانے کے لیے آ گئے...

"داور نہیں آیا___ مصطفی نے اس کی غیر موجودگی کو محسوس کیا۔۔۔

"داور کہاں ہے_؟؟وہ کیوں نہیں آیا۔۔۔"اس نے حورب سے پوچھا۔حورب نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔۔

پھر ان کا رخ بالاج کی طرف ہوا۔۔۔بالاج جلدی سے اٹھتا کمرے میں گیا۔۔

داور اپنے بیڈ پر اوندے منہ لیٹا تھا۔۔

بالاج جلدی سے اس کے پاس گیا۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"داور اٹھ جاؤ ڈیڈ نیچے بلا رہے ہیں..." بالاج نے اسے سیدھا کیا...اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی...

ڈیڈ۔۔۔۔۔بالاج کی چیخ نکلی۔۔۔

حورب اور مصطفی دوڑ کر اندر آئے۔۔۔

"کیا ہوا___ چیخ کیوں رہے ہو____ ؟"اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔کانپتا ہوا ہاتھ اٹھاتے داور کی طرف اشارہ کیا۔۔

مصطفی جھٹ سے اس کے پاس پہنچا۔۔۔

"داور____ داور___ میرے بچے کیا ہوا داور۔۔؟_"

داور کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔۔۔ہونٹ نیلے ہو رہے تھے۔۔۔اسے دیکھ کر حورب کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔۔

بچپن سے تینوں بہن بھائی ایک دوسرے کا سہارا تھے۔۔۔حورب کو اپنے یہ دونوں بھائی بہت زیادہ عزیز تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جلدی سے دوسری سائیڈ پر آتے۔۔وہ اس کے گال تھپتھپانے لگی۔۔۔

"اٹھو نا داور____ دیکھو میں تمہیں اب نہیں ڈانٹوں گی____ پانی بھی نہیں پھینکوں گی_____ ایسے نہیں کرو نا____

آپ اپنی اپنی کی بات مانتے ہو نا۔۔۔۔"

"بابا___" گردن اٹھاتے مصطفی کو پکارا...

"اسے کہیں نا یہ مذاق نہ کیا کرے۔۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"مصطفی نے جلدی سے اسے اٹھایا۔۔۔

ایک جوان لڑکے کو اٹھانا اس کے لیے بہت مشکل تھا. بالاج نے مدد کی۔۔دونوں باپ بیٹا اسے لے کر باہر گئے۔۔جلدی سے اسے گاڑی میں لٹایا۔۔۔

رحورب پیچھے جا کر بیٹھ گئی۔اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔دوپٹے سے اس کا منہ صاف کیا۔۔

"بابا جلدی چلیں نا۔۔۔مصطفی سے ڈرائیونگ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔بالاج نے جگہ بدلی وہ لوگ جلدی جلدی ہسپتال پہنچے۔۔۔

"کوئی ہے ڈاکٹر جلدی آئیں....."اندر پہنچ کر انہوں نے آواز لگائی...

دو نرسیں دوڑ کر ان کے پاس آئیں۔۔

"جی سر کیا ہوا___؟؟""

"میرے بیٹے کو کچھ ہو گیا ہے..اس کے منہ سے جھاگ بہت نکل رہا ہے_____ آپ جلدی سے کسی ڈاکٹر کو بلائیں۔۔۔"

نرس دوڑتی ہوئی ایمر جنسی وارڈ میں گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ان کے ساتھ ایک ڈاکٹر بھی موجود تھے۔۔۔

انہوں نے داور کو جلدی سے روم میں لٹایا۔۔۔ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرنے لگے ۔۔۔۔

"آپ لوگ تھوڑی دیر کے لیے باہر جائیں..

حورب کا دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔ مصطفی اسے پکڑ کر باہر لے گئے۔۔۔ بالاج بھی اپنی خوشی بھول گیا۔۔۔اسے بس اپنے اس شہزادے کی فکر تھی۔۔۔

داور اس سے چھوٹا ضرور تھا۔۔ لیکن بڑے بھائی کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا ۔۔۔وہ چھوٹی سے ہی عمر میں بہت سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔ مصطفی پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔۔

"ایسی کیا چیز اسے کھلائی گئی؟؟____یا اس نے خود کھائی____؟؟؟____لیکن وہ کیوں کھائے گا____؟؟؟؟اسے کون سی پریشانی تھی____؟؟؟۔ایسی بہت سی سوچیں تھیں۔۔جو مصطفی کی ذہن میں آرہی تھی۔۔۔جو وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا حال۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر باہر آئے۔۔وہ تینوں سیدھے ہوئے۔۔۔

"جی ڈاکٹر کیا ہوا میرے بیٹے کو___؟؟؟کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے___"

وہ تیز تیز بولتا پوچھنے لگا۔۔۔

ڈاکٹر نے ان کے چپ ہونے کا انتظار کیا۔۔۔پھر بولے۔۔۔

"انہیں بہت بھاری مقدار میں نشہ آور دوائی کھلائی گئی ہے...ہم نے معدہ تو واش کر دیا ہے...امید ہے کہ کوئی ری ایکشن نہیں ہو گا....ان کے ہوش میں آنے کے بعد ہی ہم کچھ کہہ سکتے ہیں____"

"آپ لوگ حوصلہ رکھیں____"

مصطفی اپنا سر تھام کر رہ گیا۔۔

داور تو کسی انجان سے کوئی چیز بھی لے کر نہیں کھاتا تھا۔۔۔

اب یہ بات داور ہی بتا سکتا تھا۔۔۔جو کہ ابھی ہوش میں نہیں تھا۔۔۔

کیا کوئی دشمن ایسا کر رہا تھا یا کوئی اپنا دشمن بن گیا۔۔۔۔۔؟؟؟

مصطفی حورب کی طرف مڑا۔۔۔جو بے چینی سے بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا تم لوگوں کو کچھ پتہ ہے دارم کا کوئی دوست یا کسی سے اس کی لڑائی ہوئی ہو ؟؟؟؟"___

www.novelsclubb.com

ان دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں ڈیڈ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔داور تو کسی سے دوستی کرتا ہی نہیں ہے۔۔۔"

مصطفی سوچ میں پڑ گیا۔۔۔تو آخر ایسا کون تھا۔۔۔جس نے دارم کو نشہ دیا اب یہ تو

داور اٹھ کر ہی بتا سکتا تھا۔۔

"۔یہ تم نے اچھا نہیں کیا نیلم!!!_____تم نے اچھا نہیں کیا&____تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں_____تمہارے بیٹوں نے جو مجھے پورے محلے میں ذلیل کیا ہے___اس کا بدلہ میں تم سے ضرور لوں گا_____"کبیر کو ایک پل بھی چین نہیں آرہا تھا...

محلے والوں سے اتنی مار پڑی۔۔۔اوپر سے نیلم کے بیٹوں نے اس کی اچھی خاصی درگت بنا ڈالی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چارپائی پر بیٹھا اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔جب بھی اس بارے میں سوچتا اس کا غصہ اور زیادہ ابھرتا۔

"کیوں اپنا خون جلا رہے ہو_؟؟___جب ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ وہ گھر اس کا ہے_____تو کیوں جا کر پریشان کرتے ہو اسے_؟؟____"

فرح چائے لے کر آئی۔۔۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے ساتھ ہی چارپائی پر بیٹھ گئی۔۔۔

کبیر نے شدید غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

"لو چائے پی لو____"وہ خون خوار نظروں سے فرح کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زور سے ہاتھ چائے کی پیالی کو مارا۔۔۔ساری چائے فرح پر اچھل کر گر گئی۔۔۔

فرح چیختی ہوئی چارپائی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔گرم گرم چائے اس کا جسم جھلسا گئی۔۔۔۔

وہ کبھی ہاتھ تو کبھی منہ اور کبھی اپنے گلے کو سہلا رہی تھی۔۔۔۔

جلن اتنی زیادہ تھی کہ آنکھوں میں انسو آ گئے۔۔

"تجھے اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہے____؟؟"

"ذلیل بیوی میری ہے... کھاتی میرا ہے___اور ہمدردیاں دوسروں کے ساتھ کرتی ہے____"کبیر نے کیچر میں مقید اس کے بالوں کو جکڑا۔۔۔

دباؤ زیادہ پڑنے سے کیچر ٹوٹ کر زمین پر گر گیا۔۔۔

اس کے بال کھل گئے۔۔۔کبیر نے زور سے کھینچا۔۔۔فرح جو پہلے ہی جلن کی وجہ سے تکلیف میں تھی۔۔۔ایک دم سے کبیر کے کھینچنے پر وہ چلا اٹھی۔۔

"میری بیوی ہو تم۔۔۔تو میرے حکم کی پابند ہو تم۔۔۔کسی دوسرے کی ہمدردی میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

فرح کو وہیں پر دھکیلتا وہ باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

وہ مشکل اٹھی۔۔۔کبیر اس کے تایا کا بیٹا تھا۔۔۔اس کا تایا بہت ہی اچھا انسان تھا۔۔۔جب تک وہ زندہ تھا۔۔۔کبیر بھی ان سے ڈرتا رہتا تھا۔۔۔

فرح کے مشورے سے ہی اس کے تایا نے نیلم کو وہ گھر فروخت کیا تھا۔۔

تب وہاں پر بہت کم گھر تھے۔۔۔میرا آہستہ آہستہ آس پاس کالونی بننا شروع ہو گئی

۔۔۔

سڑک بنی اور آہستہ آہستہ وہ شہر میں تبدیل ہو گئی۔۔۔

آج اس گھر کی قیمت بہت زیادہ تھی اور یہی چیز کبیر کو لالچ دلا گئی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماضی۔۔۔۔۔

نسیم چاہتی تھی کہ حاشر جلد از جلد اپنی نوکری کے لیے واپس چلا جائے۔۔۔

وہ ایک منٹ بھی اسے تارا کے اس پاس نہیں دیکھنا چاہتی تھی_

حاشر کا تارا کی طرف جھکاؤ اسے بالکل بھی پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔

کہیں یہ نہ ہو کہ حاشر تارا سے پسندیدگی کا اظہار کر دے۔۔۔اور وہ ہاتھ پر ہاتھ دھری بیٹھے رہے۔۔۔

بالآخر اس نے حاشر سے بات کرنے کا سوچ لیا۔۔

حاشر جب باہر سے واپس آیا۔۔۔وہ پانی کا گلاس لیتی اس کے کمرے میں گئی۔۔۔

حاشر اپنے موزے اتار کر رکھ رہا تھا۔۔۔ سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔ نسیم دروازے پر کھڑی تھی۔۔

"ارے امی آئیں نا۔۔۔اپ کھڑی کیوں ہیں___"نسیم چلتی ہوئی اندر آئی۔۔۔

پانی سائیڈ پر رکھا۔۔۔"میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں"___

وہ ہاتھ دھونے چلا گیا۔

دو منٹ بعد واپس آیا۔۔

"لو پانی پی لو تھک گئے ہو گئے۔۔۔"نسیم نے اسے پانی کا گلاس تھمایا...اس نے تھوڑا سا پانی پیا...گلاس واپس رکھا...

نسیم چپ رہی۔۔۔"کوئی کام تھا آپ کو___؟؟""

حاشر جانتا تھا اس کی ماں بغیر وجہ کے اس کے کمرے میں نہیں آتی۔۔۔

"ہاں تم واپس کب جا رہے ہو_؟"

نسیم نے بنا لگی لپٹی کے اس سے پوچھا۔۔۔وہ اپنی ماں کا منہ دیکھتا رہ گیا۔۔

"کیوں آپ کو میرا گھر آنا اچھا نہیں لگتا_؟_"حالانکہ اس بار وہ پورے چھ مہینے بعد واپس آیا تھا...

نسیم گڑبڑائی۔۔۔"ارے نہیں نہیں____بھلا کون سے ماں باپ ہوں گے____

جنہیں اپنی اولاد کا گھر آنا اچھا نہیں لگتا ہو گا"_

--

"تو آپ پوچھ کیوں رہی ہیں پھر_؟"اس کی بات کاٹتا وہ فوراً سوال کرنے لگا۔۔۔

"وہ تو میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی.. میں چاہتی ہوں کہ تمہاری شادی کر دوں_"

نسیم سے کوئی بات بن نہیں پڑی تو اپنی طرف سے کہانی گھڑنے لگی۔

۔۔حاشر کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی۔۔۔

گال پر مسکرانے کی وجہ سے ڈمپل پڑا۔۔

"تو ٹھیک ہے نا میں شادی کے بعد چلا جاؤں گا___"

نسیم تو چپ ہو کر رہ گئی۔۔۔مطلب اس نے سوچا تھا،۔کہ ہر بار کی طرح حاشر

شادی کے نام سے دور بھاگے گا۔۔۔

لیکن اس بات اس کی سوچ پر پانی پھر گیا۔۔۔

جب حاشر شادی کے لیے رضامندی ظاہر کرنے لگا۔۔۔

"ہاں تو ٹھیک ہے میں رشتہ دیکھتی ہوں پھر_" وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ بالکل نہیں چاہتی تھی کہ حاشر تارا سے شادی کی بات کرو۔۔۔

"ارے رشتہ دیکھنے کی کیا ضرورت ہے... گھر میں رشتہ موجود ہے نا___"

نسیم جو جلدی جلدی باہر جا رہی تھی۔۔۔اس کے بات سنتے ہی قدم تھمے۔۔۔

وہ رکی۔۔۔پھر مڑتے ہوئے اس تک آئی۔۔۔

"کس کی بات کر رہا ہے تو___؟"

اس بار وہ تھوڑا تلخی سے بولی۔۔

"میں تارا کی بات کر رہا ہوں___میں تارا سے شادی کرنا چاہتا ہوں___"

اور نسیم جو پہلے بڑے شیریں لہجے میں بات کر رہی تھی۔۔۔ایک دم سے غصے میں آ گئی۔۔۔

"نہیں تو تارا سے شادی کرے گا۔۔۔۔تو کیوں کرے گا۔۔۔۔میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔وہ چالاک، چلتر لڑکی میری بہو نہیں بنے گی۔۔۔"نسیم

تیز آواز میں بولی...اس کی باتیں باہر سنائی دے رہی تھیں...

ساجدہ بیگم افسوس کر کے رہ گئیں۔۔۔اگر تارا کے ماں باپ زندہ ہوتے۔۔۔تو یہ عورت جوتے رگڑ رگڑ کر ان کے گھر چکر لگاتی۔۔۔اس کے جوتے گھس جاتے

۔۔۔

لیکن اس کے ماں باپ نہیں مانتے۔۔۔ماں باپ بہت بڑا سہارا ہوتے ہیں۔۔۔

لیکن قدر تب آتی ہے جب وہ سر پر نہ ہو۔۔

"امی میں آپ سے کہہ رہا ہوں...مجھے تارا سے ہی شادی کرنی ہے...وہ مجھے ہر لحاظ سے اچھی لگتی ہے..."

www.novelsclubb.com

نسیم کے غصے کو نظر انداز کرتے وہ اپنی بات پر ڈٹا رہا۔۔۔

"تو تو بھی سن لے...میں زہر کھالوں گی____لیکن تیری شادی تارا سے نہیں ہونے دوں گی___"

نسیم نے اسے دھمکی دی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔دونوں ہاتھ باندھتے۔۔۔

سنجیدگی سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔

"کھالیں ____ آپ کہیں تو میں خود لا کر دیتا ہوں ____ لیکن شادی تو میں تارا سے ہی کروں گا ___"

حاشر اپنی بات پر ڈٹا رہا۔۔۔ نسیم کی آواز آہستہ آہستہ بلند ہوتی گئی۔۔۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا وہ لڑکی تجھے ضرور کوئی جلوے دکھا رہی ہے... تبھی تو تو اس کی سائیڈ لیتا ہے۔۔۔۔

بتا کیا رشتہ ہے تم دونوں کا ___ ؟؟؟ ____ کہیں تنہائی کا فائدہ تو نہیں اٹھاتے تم ____ ؟؟

www.novelsclubb.com

امی!!!!!!_

حاشر بیچ میں ہی نسیم کی بات کاٹ گیا۔۔۔

"میں تارا کے بارے میں ایسی الٹی سیدھی بات نہیں سنوں گا... میں اس کی بہت عزت کرتا ہوں... اور تارا ایسا بالکل بھی نہیں سوچتی..."

نسیم طنزیہ مسکرائی۔۔

"اگر وہ ایسا نہیں سوچتی تو تمہیں اس سے شادی کا خواب آ گیا تھا۔۔۔ارے

چنگاری نہ ہو تو دھواں نہیں اٹھتا۔۔۔۔

ضرور اس نے کوئی جلوہ دکھایا ہو گا تمہیں۔۔۔۔"

"کیسے منہ پر معصوم بنتی___حاشر بھائی____حشر بھائی___کرتی ہے_$"منہ

ٹیڑھا کرتی وہ چڑھاتے ہوئے بولی..

"مجھے کچھ نہیں سننا..آپ تارا سے میری شادی کروا دیں۔۔۔نہیں تو دوبارہ مجھ

سے شادی کی بات مت کیجئے گا۔۔۔"

اس سے کہتا وہ اپنا جوتا پہن کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اور نسیم جانتی تھی کہ آج رات تو وہ گھر قدم رکھے گا نہیں۔۔۔۔

بس اب تارا کی شامت آنے والی تھی وہ بھی بلاوجہ۔۔۔

حال۔۔۔۔۔۔

نیلم نے صبح صبح صائم اور دائم کا ناشتہ بنا دیا۔۔۔آج اس کا کھانے کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔

عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ صبح سے اتنی بے چینی تھی کہ ایک پل بھی چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔

جیسے کچھ بہت بڑا ہوا ہو۔۔۔ جس سے وہ لاعلم ہو۔۔۔اس کے بیٹے اس کے پاس تھے۔۔ صحیح سلامت تھے۔۔۔

گھر میں بھی سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔پر نیلم کا دل جانے کیوں باغی ہو رہا تھا۔۔۔ جیسے ابھی اچھل کر باہر نکل ائے گا۔

"ماما اپ کھا کیوں نہیں رہی ہیں___؟؟ کیا اس کبیر نے آپ کو پھر سے پریشان کیا_؟؟"

اسے یوں سوچو میں گم دیکھا صائم پوچھنے لگا۔۔۔ نیلم ہوش میں آئی۔۔۔

"نہیں_ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے... میں بس سوچ رہی ہوں کہ بازار سے جا کر سامان لے آؤں۔۔۔کافی دن ہو گئے ہیں باہر نہیں گئی کچھ بھی لینے۔۔اب تو سارا سامان بھی ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔

تم جلدی جلدی ناشتہ کر کے نکلو۔۔۔

سات بجے تم لوگوں نے سکول بھی تو موجود ہونا ہے۔۔۔اور ہاں کوئی بد تمیزی مت کرنا۔۔۔

میں نہیں چاہتی کہ کوئی میری تربیت پر سوال اٹھائے_"

جانے کیوں نیلم کے دل میں یہ بات آئی۔۔

آج سے پہلے اس کا ایک بار بھی صائم اور دائم کو یہ بات نہیں کہی تھی۔۔

آج جانے کیوں اس کی زبان پر یہ بات آ گئی۔۔۔دونوں ہاتھ چھوڑ کے اپنی ماں کو دیکھنے لگے۔۔

"آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں___؟"نیلم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"پتہ نہیں بس دل کر رہا تھا تو کہہ دیا... میں چاہتی ہوں کہ تم بہت آگے جاؤ ....پڑھو لکھو_____ ترقی کرو____$

جو میں نہیں کر سکی وہ تم لوگ کرو_____ تم لوگ کرو گے نا___؟؟____"وہ بڑی اس سے دونوں بیٹوں کو دیکھ رہی تھی..

"بالکل ہم کریں گے اور ضرور کریں گے.."دونوں اٹھ کر اپنی ماں سے لپٹ گئے... نیلم نے دونوں کے سر پر پیار کیا..

"چلو جاؤ شاباش اپنا خیال رکھنا... انہیں ڈھیر ساری دعائیں دیتی نیلم نے سکول کے لیے روانہ کر دیا۔

www.novelsclubb.com

جلدی جلدی اٹھ کر اس نے برتن سمیٹے... انہیں دھو کر ترتیب سے ان کی جگہ پر واپس رکھا... باقی جو صفائی رہ گئی تھی وہ کی...

صائم اور دائم کا کمرہ صاف کیا۔۔۔ تمام چیزیں ترتیب سے ان کی جگہ پر واپس رکھیں۔۔۔ سارا کام مکمل کرتے اسے دس بج گئے۔۔۔

پیسے اٹھاتے ویلوٹ کے پرس میں ڈالے۔۔۔دروازے کو تالا لگاتے۔۔وہ خالہ رشیدہ کے گھر کی طرف گئی۔۔۔دروازہ بجایا تھوڑی دیر بعد مریم آپا نے دروازہ کھولا

۔

"ارے نیلم آپی____کیا ہوا___؟خیر تو ہے___؟؟"

"ہاں ہاں خیر ہے___خالہ ہیں گھر پر_؟؟""

"امی____نہیں وہ تو نہیں ہیں...ہمارے کسی رشتہ دار کی فوتگی ہو گئی تھی....تو وہ وہیں پر چلی گئی ہیں..."

www.novelsclubb.com

نیلم سوچ میں پڑ گئی۔

"چلو ٹھیک ہے پھر میں کسی کام سے بازار جا رہی ہوں۔۔۔

اگر دیر ہو جائے تو صائم اور دائم کو کھانا دے دینا۔۔۔_"مریم نے اپنا سر ہلایا

۔

"آپ فکر نہ کریں میں دے دوں گی...دونوں کو کھانا...آپ جائیں۔۔۔"

نیلم بازار کی طرف روانہ ہو گئی مریم نے دروازہ بند کر دیا۔۔

صائم۔۔۔اور دائم باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ آج کالج دیکھنے کے لیے آئے تھے۔

کالج کی رنگینیاں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔

۔

سکول میں ایسا ماحول نہیں تھا۔۔۔سارے سٹوڈنٹس کلاس میں بیٹھے رہتے تھے

۔۔ٹیچر آتے تھے کلاس لیتے اور سبق دے کر چلے جاتے۔۔۔

لیکن یہاں تو الگ ہی ماحول تھا۔۔۔سکول ذرا سخت درجے کا لیول ہوتا ہے۔۔۔

لیکن کالج میں جاتے ہی سختی کم ہو جاتی ہے۔۔۔مار نہیں پڑتی۔۔۔

بچے پیریڈ چھوڑ کر موج کر لیتے ہیں۔۔۔سکول میں ایسا کچھ نہیں ہوتا

۔۔

وہ دونوں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔۔۔ایک لڑکوں کا ایک گروہ ان تک آیا.

"اوئے ہوئے___ یہ چکنے آئے ہیں یہاں پر_____ چلو نام بتاؤ اپنا___"

ایک بڑے سے لڑکے نے گھورتے ہوئے صائم اور دائم سے کہا۔۔

"کیوں تم وزیر اعظم ہو یا پھر وزیر خزانہ ہو___ ؟؟؟_____ جو ہمیں وظیفہ دو گے_"

دائم نے منہ چڑھاتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔لڑکا اسے گھور کر دیکھنے لگا۔۔۔

اگے بڑھتے اس کا گریبان پکڑا۔۔۔

صائم نے اس کا ہاتھ دائم کے گریبان پر دیکھا تو ایک مکا اس کے منہ پر جڑا۔۔۔

وہ بڑے بڑے لڑکے ان چھوٹے سے لڑکوں کی ہمت دیکھ کر رہ گئے۔۔

"تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا مجھ پر چھوڑوں گا نہیں میں تم لوگوں کو..."

اس سے پہلے کہ وہ لڑکے صائم اور دائم کے ساتھ کچھ کرتے۔۔۔

پرنسپل اسی سائیڈ پر وزٹ کے لیے گئے۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر...؟_"پرنسپل سخت آواز میں بولے...

صائم اور دائم سیدھے ہو گئے۔۔۔"سر ہم یہاں پر وزٹ کے لیے آئے ہیں... یہ ایریا ہم لوگ دیکھ رہے تھے

۔کہ آپ کے یہ سٹوڈنٹس میرے بھائی کو پریشان کر رہے ہیں۔۔۔"

صائم نے جلدی سے ان لڑکوں کی شکایت لگائی۔۔۔پرنسپل کو غصہ آیا۔

وہ گھمبھیر آواز میں بولے۔۔

"جب میں نے تم لوگوں کو کہا تھا کہ نئے آنے والے سٹوڈنٹس کو پریشان نہیں کرنا.... تو کس کی شہہ پر یہ کر رہے ہو_؟؟؟

تمہارے باپ کا کالج ہے یہ___؟"پرنسپل کی بات سنتے ہی لڑکا چلتا ہوا۔۔ان کے سامنے آیا۔۔۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں کہ یہ کالج میرے باپ کا ہی ہے۔۔۔ایم این اے ہے میرا باپ ہے۔۔۔چاہوں تو کسی بھی کیس میں اندر کروا سکتا ہوں تمہیں

۔۔۔اس لیے آواز نیچی رکھ کر بات کیا کرو۔۔۔

سمجھے۔۔۔۔دو ٹکے کے پرنسپل۔۔۔"اس نے ایک نظر گھور کر دونوں بھائیوں کو دیکھا۔۔۔پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

پرنسپل ان دونوں تک آئے۔۔۔

"سوری بچوں کچھ لوگ ہوتے ہیں ناجن پر نہ تعلیم اثر کرتی ہے۔۔۔اور نہ ہی ان کی اچھی تربیت ہوتی ہے۔۔۔یہ بھی انہی میں سے ایک ہیں۔

۔۔خیر اپ لوگ وزٹ کریں۔۔۔

انہیں کہتے پرنسپل آگے بڑھ گئے۔۔۔لڑکوں کے سامنے پرنسپل کو شدید تذلیل محسوس ہوئی۔۔۔

کچھ ماں باپ اپنی پوسٹنگ کا ایسا رعب جماتے ہیں۔۔۔کہ اپنی اولاد کو بھی اسی نقش قدم پر چلانا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔

کوئی بڑا افیسر لگ جائے تو اس کی اولاد خود کو وزیر اعظم سمجھنے لگتی ہے۔۔۔

جب تربیت اچھی نہ ہو تو تعلیم بھی کسی کام کی نہیں رہتی

داور کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

جانے کتنا سٹرانگ نشہ اسے دیا گیا تھا

۔۔ڈاکٹر نے کچھ دوائیاں لانے کا کہا۔۔۔

مصطفی بالاج کو حورب کے پاس چھوڑتا۔۔خود قریبی میڈیکل سٹور سے دوائی لینی چلا گیا۔۔۔

اسے داور کی بہت فکر ہو رہی تھی۔۔۔بچپن سے ہی وہ بچہ محرومیوں کا شکار تھا۔۔۔پتہ نہیں مصطفی کی آزمائشیں کب ختم ہوں گیں۔۔۔۔؟؟؟

کب وہ اپنی زندگی اچھے سے جی پائے گا؟؟. وہ ادھر ادھر دیکھتا روڈ کراس کرنے لگا

۔۔۔

جب روڈ کی دوسری سائیڈ پر ایک شناسا سا چہرہ نظر آیا۔۔۔

اسے دیکھتے ہی پل بھر کو مصطفی کو اپنا وہم لگا۔۔۔ نظر جھٹک کر آگے بڑھنے لگا۔

جب دوبارہ نظر اسی طرف بھٹکنے لگی۔۔۔اس نے پھر سے دیکھا۔۔۔وہ اس کا وہم نہیں تھا۔۔وہ سچ میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

مصطفی کو بالکل نہیں لگا تھا کہ اس کی تلاش یہاں پر آکر مکمل ہو جائے گی

۔۔وہ جھٹ سے اس کے پاس پہنچنا چاہتا تھا

۔۔روڈ پر معمول سے زیادہ رش تھا۔۔

نیلم آج اکیلے ہی سامان خریدنے آگئی۔۔۔اسے بہت بے چینی ہو رہی تھی

۔۔۔پہلے وہ کبھی بھی اکیلی نہیں آتی تھی

۔۔

رشیدہ خالہ ہمیشہ ہی اس کے ساتھ آتی تھیں۔۔۔روڈ پر بہت زیادہ رش تھا۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتے وہ رش کم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔تاکہ دوسری سائیڈ پر

پہنچ کر وہ اپنا مطلوبہ سامان لے سکے۔

"مجھے ذلیل کروایا نا تم نے_____اب دیکھنا تمہارا کیا حشر کرتا ہوں میں____"

کبیر جو اس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔گاڑی روڈ پر روکتا نفرت سے نیلم کو دیکھنے لگا۔۔۔

رش تھوڑا سا کم ہوا

۔۔نیلم نے روڈ پر قدم رکھا۔۔ادھر کبیر نے گاڑی کی ریس بڑھائی۔۔۔

نیلم جیسے ہی ادھر ادھر دیکھتی روڈ کے بیچ و بیچ پہنچی۔۔۔کبیر نے تیز رفتار میں گاڑی چلاتے نیلم کو ٹکر ماری۔۔۔

وہ اچھلتی روڑ کے بیچو بیچ گری۔۔۔کبیر اسے دیکھے بغیر گاڑی بھگاتا نکل گیا۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

حاشر گھر سے لڑ کر اپنے ایک دوست کے پاس چلا گیا۔۔۔اکثر وہ اس کے ساتھ ہی وقت گزارتا تھا۔۔

حاشر کا وہ اکلوتا ہی دوست تھا۔۔۔جو ہمیشہ اس کے ساتھ مخلص رہتا۔۔۔۔

ابھی بھی وہ پریشانی سے سر تھام کر بیٹھا تھا۔۔

۔"۔لو پانی پی لو۔۔۔۔اور بتاؤ کہ ہوا کیا ہے؟؟.."_ پانی کا گلاس اسے تھماتے وہ کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا...

حاشر نے پانی پیا

۔۔"یار امی کو لگتا ہے کہ تارا مجھے پھنسا رہی ہے____ تو جانتا ہے نا وہ ایسی نہیں ہے____ اور میں تو چاہتا ہوں کہ وہ امی کے ظلم سے بچ جائے....

مجھے پتہ ہے امی تارا کی شادی کبھی بھی ہونے نہیں دیں گی۔۔۔مفت کی نوکرانی جو مل رہی ہے اسے____ "وہ دانت پیستے غصے سے بولا۔

۔شروع سے ہی وہ اپنی ماں کا رویہ دیکھتا آرہا تھا۔۔۔۔

علی کچھ دیر چپ رہا۔۔۔اس کی باتیں سنتا رہا۔۔

"تو کیا تیرے اس سے شادی کرنے سے وہ نوکرانی نہیں بنے گی___؟"حاشر میں

بے اختیار اسے دیکھا۔۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں____؟"

"یہی کہ جب تو اس سے شادی کرے گا نو کرانی تو وہ پھر بھی بنے گی____رہے گی اسی گھر میں____اور تمہاری ماں اسے ذلیل بھی روز ہی کرے گی____مجھے لگتا ہے تو جذباتی پن میں فیصلہ کر رہا ہے۔"

جانے کیوں علی کو اس کی بات کچھ اٹپٹی سی لگی۔حاشر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے میں شادی کر کے اسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا...اس کے بہت سارے خواب ہیں...میں جانتا ہوں اسے پڑھنے کا شوق ہے...وہ دنیا دیکھنا چاہتی ہے...جو شاید میری ماں کو گوارا نہیں ہے..."

وہ طنزیہ بولا۔۔۔اس کے لہجے میں اپنی ماں کے لیے ذرا بھی محبت نہیں تھی۔

تارا اس کی بہن سے دو سال چھوٹی تھی اس کی بہن تارا سے چھوٹی لگتی تھی۔۔۔جبکہ تارا اس کی ماں کے ظلم اتنے سختی کی وجہ سے 35 سالہ خاتون کی طرح سنجیدہ ہو گئی

تھی۔۔۔

جیسے اس نے اپنے خوابوں کو شرارتوں کو، بچپنے کو خیر آباد کہہ دیا ہو۔۔۔

حاشر بس اسے تحفظ دینا چاہتا تھا۔۔۔جو ابھی بغیر رشتے کے وہ دے نہیں سکتا تھا

۔۔۔

اس کی ماں تو پہلے ہی بار بار تارا کے سائیڈ لینے پر بیچاری کو مارتی پیٹتی۔۔۔اس پر شک کرتی۔۔۔

"چل یار چھوڑ اللہ سب بہتر کرے گا____تو میرے ساتھ چلے گا؟___میرے کزن کی شادی ہے____دو دن میں واپس آجائیں گے___"

اس کے دوست نے کھڑے ہوتے اس سے پوچھا۔۔۔وہ گردن اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہو میرے پاس کپڑے نہیں ہیں____کوئی سامان نہیں لایا ____گھر جاؤں گا تو پھر امی کی باتیں سننا پڑیں گی؟...

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے وہ چھوڑ____ میں ہوں نا____ ادھر سے بس نکلیں گے_____ ادھر سے ہی دو جوڑے خرید لیں گے_____

اور باقی کچھ کپڑے میں لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ تم بس نکلو۔۔۔"

اس کے بازو سے پکڑ کر علی نے اسے کھڑا کیا۔۔۔ سائیڈ پر پڑا اپنا بیگ اٹھایا دونوں بائک پر بیٹھتے نکلتے چلے گئے

حال۔۔۔۔۔۔۔

نیلم روڈ کے بیچ و بیچ پڑی تھی۔۔۔ وہ بری طرح زخمی ہو گئی تھی۔۔۔ آس پاس کئی لوگ کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔

کوئی اس حادثے کی ویڈیو بنا رہا تھا۔۔ کسی نے بھی آگے بڑھ کر نہ اسے دیکھا ۔۔۔۔نہ اس سے کچھ پوچھا۔۔۔

نیلم کی چادر اس سے الگ پڑی تھی۔۔۔ کچھ بال چٹیا سے باہر نکل آئے۔۔۔

ماتھے سے بھل بھل خون بہہ رہا تھا۔۔اسے بے اختیار اپنے بیٹوں کی یاد آئی۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو_ ؟_

اس کے معصوم بچے کہاں جائیں گے_ ؟؟؟ابھی تو انہیں زمانے کا پتہ ہی نہیں تھا_____ وہ تو اپنی شرارتوں میں ہی مگر رہتے تھے_____ نیلم نے دل سے دعا کی کہ اسے کچھ نہ ہو_____

ورنہ اس کی اولاد رل جائے گی۔۔۔ تبھی بھیڑ کو چیرتا ہوا وہ شخص اس کے سامنے آیا ۔۔

نیلم کی نظر اس کے بوٹوں پر تھی۔قدم آہستہ آہستہ نیلم کی طرف بڑھ رہے تھے۔ بہت مشکل سے سر اٹھاتے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔جو دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔۔۔

وہ اسے کیا کہہ رہا تھا۔۔اٹھا رہا تھا۔۔کیا بات کر رہا تھا۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔ آہستہ آہستہ انکھیں بند ہوتی گئیں۔۔۔بس اتنا پتہ تھا کہ وہ اب محفوظ ہے

"اٹھو____ اٹھو نا نین_____ تم ایسے تو نہیں جا سکتی____ مجھے تمہاری ضرورت ہے نین_____ اٹھ جاؤ_____ میرے بچوں کو تمہاری ضرورت ہے_____ اٹھو نین مجھے اپنے بچے کے بارے میں پوچھنا ہے تم سے_____"

اس کا سر اپنی گود میں رکھتا مصطفی بالکل دیوانہ لگ رہا تھا۔۔

"ارے بیٹا بہت زیادہ خون نکل رہا ہے____ ہسپتال لے کر جاؤ لگتا نہیں کہ یہ بچ پائے گی____"

ایک بوڑھے آدمی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے مشورہ دیا۔۔وہ جلدی سے سیدھا ہوتا کھڑا ہوا اس سے اٹھایا

مصطفی کو لگ رہا تھا جیسے اسے پاکر پھر سے کھو دیا۔۔۔

اس کے بچوں نے اپنی ماں کو کھو دیا۔۔۔ مصطفی نے اپنی نین کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ۔۔۔اب کیا وہ اپنے بچے کے بارے میں جان پائے گا۔۔۔۔

وہ کیسا ہو گا_ ؟؟؟ کس حال میں ہو گا_ ؟؟!_____".

ہسپتال بالکل سامنے تھا۔۔لوگوں نے ٹریفک روکنے میں مدد کین مصطفی تیز تیز دوڑتا اندر کو بڑھا۔

شدت غم سے انکھیں نم ہو گئیں۔حورب اور بالاج جو داور کی دوائیوں کا انتظار کر رہے تھے مصطفی کو بھاگتے ہوئے دیکھ جلدی جلدی اس کے پاس پہنچے۔۔

پہلے تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ ان کا باپ کسے اٹھا کر ایسے دیوانہ وار بھاگ رہا ہے ؟؟؟_

جیسے ہی نزدیک پہنچے دونوں کے دل رکنے کو ہو گئے۔۔۔

ان کی جنت،ان کا سکون ان کے سامنے تھی۔۔۔۔۔

"ماما_____"بے اختیار حورب کے لبوں سے نکلا۔۔

نیلم کی گردن ایک سائیڈ پر لڑھک گئی۔۔۔وہیں حورب کی چیخ پورے ہسپتال نے سنی۔۔۔

اس پاس گزرتے لوگ اس طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔کئی لوگوں نے مڑ کر

دیکھا۔۔۔

کچھ ارد گرد جمع بھی ہوئے۔۔خدا جانے کن کی دنیا اجڑنے والی تھی یا اجڑ گئی تھی۔۔،

****

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہی یعنی وعدہ نباہ کا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر

وہ کرم کہ تھا مرے حال پر

مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

www.novelsclubb.com

وہ نئے گلے وہ شکایتیں

وہ مزے مزے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو

تو اشارتوں ہی سے گفتگو

وہ بیان شوق کا بر ملا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

www.novelsclubb.com

ہوئے اتفاق سے گر بہم

تو وفا جتانے کو دم بہ دم

گلۂ ملامت اقربا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی بات ایسی اگر ہوئی

کہ تمہارے جی کو بری لگی

تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی

کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

www.novelsclubb.com

سنو ذکر ہے کئی سال کا

کہ کیا اک آپ نے وعدہ تھا

سو نباہنے کا تو ذکر کیا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کہا میں نے بات وہ کوٹھے کی

مرے دل سے صاف اتر گئی

تو کہا کہ جانے مری بلا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ بگڑنا وصل کی رات کا

وہ نہ ماننا کسی بات کا

وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا

جسے آپ کہتے تھے باوفا

میں وہی ہوں مومن مبتلا

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

www.novelsclubb.com

مصطفی کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔کہ وہ اسکے سامنے تھی۔۔اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جس سے اس کو چھوا تھا۔۔۔

اس کے کپڑے نیلم کے خون سے خراب ہو گئے۔۔۔حورب اور بالاج مصطفی کے آس پاس بیٹھ گئے۔۔۔

"ڈیڈ!!!آپ فکر نہ کریں ماما ٹھیک ہو جائیں گی۔۔"اس تسلی دیتے بالاج اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

۔۔

"مجھے تو یقین نہیں آرہا ماما ہمیں مل گئیں ہیں۔۔۔"حورب تو ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھی۔۔۔

"کتنے سال ہو گئے ہیں اس سے بچھڑے۔۔۔میرا بچہ پندرہ سال کا ہو گیا ہو گا۔۔کیا وہ ہو گا_؟؟؟؟۔۔۔یا نہیں ہو گا____؟؟""۔

مصطفی ان دونوں کو دیکھنے لگا

۔۔دونوں نفی میں سر ہلانے لگے۔۔۔

"نو ڈیڈ۔۔۔وہ ہو گا۔۔آپ دیکھنا ہم اس سے ملیں گے ضرور۔۔داور تو روز اسے یاد کر کے سوتا ہے۔۔۔" بالاج اسے سمجھانے لگا مصطفی چپ ہو گیا۔۔۔

"کیا وہ ہمیں قبول کر لے گا___؟؟؟۔ہم سوتیلے بہن بھائی ہیں اس کے۔۔۔" حورب سوچتے ہوئے بولی۔۔۔ مصطفی کا دل بھی دھڑکا۔۔اگر اس نے انہیں قبول نہ کیا تو؟؟؟

کیا وہ مصطفی کو اپنا باپ مانے گا_؟؟؟

کئی سوچیں۔۔کئی ڈر تھے جنھوں نے مصطفی کو گھیرے میں لے رکھا تھا

۔۔

اتنے میں نرس ان کے پاس آئی۔۔

"سنیں۔۔۔" وہ کھڑے ہوئے۔۔۔

"لڑکے کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔وہ آپ لوگوں سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔"

نرس انہیں بتا کر چلی گئی_ وہ جلدی جلدی کمرے میں گئے_ داور آنکھیں کھولے دروازے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا_

تینوں جلدی سے اس کے پاس پہنچے_

"داور تم ٹھیک تو ہو نا_ ؟_ کیا ہوا تمہیں_ ؟؟_ کس نے دیا تم نے وہ نشہ___ ؟" مصطفی اس کے پاس بیٹھتے ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھنے لگا۔

"ڈیڈ!!!!!!_ اس نے مصطفی کو پکارا۔

"ہاں ہاں میرے بچے____ بولو کیا ہوا ہے_ ؟؟؟" وہ بہت سنجیدہ لگ رہا تھا ۔۔۔یا شاید رو دینے کو تھا۔۔

"مجھے مما کی یاد آ رہی ہے... داور کا برتھ ڈے تھا نا آج۔۔۔۔اور مما نہیں تھیں۔۔ پہلی مما مجھے پیدا کر کے اللہ کے پاس چلی گئیں۔۔۔۔۔

اور پھر جب مجھے دوبارہ مما ملیں۔۔۔۔تو بڑی دادی نے انہیں مجھ سے چھین لیا ۔۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح روتے مصطفی کے گود میں سر رکھ گیا۔۔

مصطفی نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

"سنو_____ بات سنو___ "انگوٹھے سے اس کے آنسو صاف کرتے مصطفی نے

اسے پکارا...

"چپ___ ایک دم چپ_____ میری بات سنو پہلے_____ "وہ چپ ہوا

"تمہاری مما مل گئی ہے____ "داور جو رو رہا تھا ایک دم چپ ہوا۔

۔۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں_؟"وہ سب کچھ بھولتا مصطفی سے پوچھنے لگا۔۔۔

پھر حورب اور بالاج کو دیکھا۔۔۔دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔وہ بیڈ سے نیچے اترنے لگا۔۔

"مجھے ابھی جانا ہے... پلیز مجھے لے کے چلیں نا مجھے ہسپتال میں نہیں رہنا۔۔۔"

اس سے بہت کمزوری ہو رہی تھی... جلد بازی اٹھتے ہی وہ لڑکھڑا کر گرنے لگا کہ

بالاج نے اسے سنبھالا۔۔۔

"ابھی تم ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔اچھے سے تھوڑی دیر آرام کرو۔۔۔۔پھر مما سے مل لینا ۔۔۔"

وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ داور اس کی وہ حالت دیکھ کر کسی صدمے کا شکار ہو۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میں بیٹھ جاتا ہوں___"وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔۔

"ہمارے بھائی'بہن بھی آئے ہیں نا___؟؟_وہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے_؟؟؟_کیا نام ہے اس کا___؟؟؟___میرے جیسا پیارا ہے نا وہ___؟_"

وہ بڑے ہی اشتیاق سے پوچھ رہا تھا۔مصطفی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

اب اسے کیا بتاتا کہ وہ خود لاعلم تھا۔۔۔اس کا بیٹا تھا یا بیٹی تھی۔۔۔۔

تھا بھی یا نہیں تھا۔۔۔یہ تو اب وہی بتا سکتی تھی۔۔۔۔

"تم لوگ بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔"انہیں کہتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔

حورب اور بلاج اس کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔

"اب بتاؤ کیا کھایا تھا تم نے___؟_"اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے حورب اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

"میری کلاس کا لڑکا ایک اورنج کینڈی لایا تھا۔

۔۔اور میرا شوگر لو ہو رہا تھا۔۔۔میں نے اس سے ایک کینڈی لے لی۔۔۔وہ مجھے دینا نہیں چاہتا تھا پر اس وقت مجھے ضرورت تھی۔۔۔۔سچی آپی مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس کینڈی میں کوئی نشہ شامل ہے۔۔۔۔۔"

اپنی شہہ رگ پر ہاتھ رکھتا وہ قسم کھاتے بولا۔۔۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے... ہمیں تم پر اعتبار ہے... بس تم آرام کرو... ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں____"

وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے باہر جا کر نیلم کی خبر لینی تھی۔بہت جلدی جلدی دروازے کی طرف بڑھے___

داور نے پیچھے سے پکارا.

"مجھے ماما سے ملنا ہے... مجھے اب آرام نہیں کرنا.." حورب نے گردن موڑ کر دیکھا..

"مل لینا پہلے تھوڑی دیر آرام کر لو..." اسے جواب دیتی وہ باہر نکل گئی... اس سے پہلے کہ وہ اپنا ضبط کھو دیتی..

بالاج بھی اس کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔۔ داور واپس لیٹ گیا۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ اسے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی ماں مل گئی۔۔۔۔۔

----------😍😍😍😍----------

چھٹی کے بعد دونوں بھائی گھر پہنچے۔۔۔ دروازے پر بڑا سا تالا منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"لگتا ہے ماما گھر پر نہیں ہیں۔۔۔ بازار سے نہیں آئی ہوں گی... ابھی تم چابی نکالو.." دائم نے صائم سے کہا۔۔۔

وہ بیگ کی زپ کھولتا دوسری چابی نکالنے لگا۔۔۔کافی ڈھونڈنے کے بعد اسے چابی مل ہی گئی۔۔۔

"شکر ہے...ایک تو یہ کتابوں کے اندر چابی گم ہی ہو جاتی ہے..."اس چھوٹی سی چابی کو دیکھتے غصے سے بولا...

"تو تمہیں بھی کہا ہے نا کہ سنبھال کر رکھا کرو۔۔۔اگر گم ہو جاتی تو۔۔۔؟؟_"

دائم اسے ڈانٹنے لگا۔۔۔

"چل چھوڑو____پہلے ہی مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے___"انہوں نے جلدی سے دروازہ کھولا...

www.novelsclubb.com

بیگ جا کر اپنے کمرے میں رکھے۔۔یونیفارم بدلنے کے بعد کچن میں کھانا دیکھنے چلے گئے۔۔۔سارے برتن دیکھ لیے کھانے کا نام و نشان یہ نہیں تھا۔۔۔

"ارے کھانا تو نہیں ہے..صائم نے دائم کو بتایا۔۔۔وہ جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا کھانے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اٹھ کر اس کے پاس گیا کیا۔۔۔"مطلب آج ماما کھانا بنا کر نہیں گئیں... یار مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے.."اس نے مسکین سی شکل بناتے کہا۔۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"میں دیکھ کر آتا ہوں... ہو سکتا ہے آپا مریم ہمارے لیے کھانا لائی ہوں۔۔۔"

صائم دوڑ کر دروازے پر گیا۔۔۔اس نے جلدی سے دروازہ کھولا۔۔۔آپا مریم دوپٹہ سنبھالتے ٹرے میں کھانا لے کر کھڑی تھی۔۔۔

"ارے آپا مریم۔۔۔شکر ہے آپ کھانا لے آئیں۔۔۔بہت بھوک لگ رہی تھی ۔۔"صائم میں جلدی سے کھانے کی ٹرے پکڑ لی۔

"ہاں تمہاری ماں بازار گئی ہوئی ہے... ابھی تک واپس نہیں آئی... تو یہ کھانا کھا لو... برتن میں بعد میں لے لوں گی..."

انہیں پکڑاتے وہ واپس مڑنے لگی۔۔"ویسے ابھی تک تو نیلم آپا کو آجانا چاہیے تھا... پتہ نہیں اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے.."

واپس مڑتے انہیں کہتی۔۔۔پھر اپنا خیال جھٹکتی اپنے گھر کو چلی گئی۔۔۔

اس وقت صائم اور دائم کو بہت زیادہ بھوک لگی تھی۔۔۔وہ دروازہ بند کرتا کھانا لے کر اندر گیا۔۔ٹرے کو ڈائننگ ٹیبل پر رکھا دو پلیٹس اٹھا کر کھانا نکالنے لگے۔

"ویسے یار آپا مریم بریانی بہت زبردست بناتی ہے۔۔۔مراد بھائی تو عیش کریں گے عیش۔۔۔"بریانی کھاتے ہوئے دائم تاریخی کلمہ بولا۔۔صائم بھی مسکرا دیا۔۔۔

" صحیح کہہ رہے ہو۔۔"

اسی سے رنگ ہے دن میں

اسی سے رات میں رنگ۔

وجود زن سے ہے

تصویر کائنات میں رنگ

بے ساختہ اسے ایک شعر یاد آیا۔۔۔جو اس نے دائم کو سنا ڈالا

۔۔

"واہ واہ۔۔۔واہ واہ۔۔۔لگتا ہے اردو سے بہت ذوق ہے تمہیں۔۔۔۔"دائم نے اس کا مذاق اڑاتے کہا...

صائم اسے گھرنے لگا۔۔"ویسے یار وہ جو آصف بھائی پولیو کی ٹیم میں شامل ہونے کا کہہ رہے ہیں... ہمیں ہو جانا چاہیے...

رات کو ہم لوگ پڑھ لیا کریں گے۔۔۔اور دو سے چار بجے تک ہماری ڈیوٹی ہو گی زیادہ سے زیادہ پانچ بج جائیں گے۔"

صائم دائم کو مشورہ دینے لگا۔۔

دائم سوچنے لگا۔۔"ویسے ٹھیک کہہ رہے ہو...ماما سارا دن کام کرتی ہیں... تھک جائیں گی...

آخر کب تک وہ ہمیں چھوٹے بچوں کی طرح پالیں گی۔

ہمیں ذمہ دار ہو جانا چاہیے"

کھانے سے فارغ ہوتے صائم نے برتن جا کر اچھے سے دھوئے۔۔۔پھر انہیں

واپس ان کی جگہ پر رکھ دیا۔دونوں بہت تھک چکے تھے کمرے میں جا کر سو گئے۔۔

----------😍😍😍😍----------

دو گھنٹے مزید گزر گئے۔۔نیلم کا علاج چل رہا تھا۔۔مصطفی آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔

اسے ایک پل بھی چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔اتنے سال اس کی تلاش میں گزار دیے۔۔۔

(مصطفی میرے ماں باپ نے کہا تھا... کہ نین تارا کی قسمت بہت جگمگائے گی____ اس کی قسمت کا تارا آسمان کی بلندیوں کو چھوئے گا____ لیکن مجھے لگتا ہے کہ میری قسمت پر گرہن لگ گیا ہے____)

مصطفی کو اس کے بعد بات آئی۔۔۔تکلیف سے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔بالاج اور حورب دو بار داور سے مل کر آ چکے تھے۔۔

آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا...ڈاکٹر باہر آئے

"پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں_؟؟"وہ مصطفی سے پوچھنے لگے۔۔۔وہ سیدھا ہوا

۔۔۔'جی میں ہی ہوں۔۔"

"آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟؟_"ڈاکٹر نے ان سے پوچھا...

"جی وہ میری وائف ہے_"مصطفی نے جھٹ سے بتایا۔۔ڈاکٹر نے ایک تنقیدی

نظر مصطفی پر ڈالی۔۔۔پھر بولا۔۔

"دیکھیے آپ کی وائف(locked in syndrome)کی حالت میں چلی

گئی ہیں۔۔۔"مصطفی نے آنکھیں چھوٹی کرتے ڈاکٹر کو دیکھا..

"کیا مطلب آپ کا میں سمجھا نہیں.."وہ پریشانی سے ڈاکٹر سے پوچھنے لگا:'

وہیں حورب بالاج بھی تھوڑا نزدیک ہوئے۔۔

"یہ بھی کوما کی ہی ایک سٹیج ہے..جس میں مریض اپنی آنکھیں جھپکا سکتا ہے۔۔

وہ سن بھی سکتا ہے اور محسوس بھی کر سکتا ہے۔۔۔لیکن اس کا جسم پیرالائزر ہتا ہے

۔۔وہ اپنے مسلز کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔۔۔

ایسے مریض سوچ سکتے ہیں۔ محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن نہ تو وہ بول سکتے ہیں

۔۔۔نہ ہی اپنے جسم کو حرکت دے سکتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئے۔۔۔

"اور اس میں سے نکلنے کے چانسز کتنے ڈاکٹر_؟" بالاج نے پوچھا۔۔ڈاکٹر اس کی طرف مڑا۔۔

"آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟؟_'

"جی وہ میری ماما ہیں_"ڈاکٹر نے اپنا سر ہلایا۔۔۔

"ٹھیک ہے... عموما ایسے مریض ایک مہینہ, چھ مہینے, سال یا دو سال میں ٹھیک ہو جاتے ہیں.. لیکن اس سے اگر زیادہ عرصہ گزر جائے تو وہ انہیں وینٹیلیٹر پر رکھا جاتا ہے۔۔۔

یعنی جسم میں مصنوعی غذایات کے انجیکشن لگائے جاتے ہیں۔۔۔ عموما ایسے

مریض مستقل طور پر پیرالائز ہو جاتے ہیں۔۔کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی زندگی ہمیشہ کے لیے ہی کھو دیتے ہیں۔۔۔

لیکن کچھ خوش قسمت ہوتے ہے جو ان سٹیج سے لڑ کر واپس آجاتے ہیں۔۔۔

آپ دعا کیجئے کہ آپ کی مریضہ بھی جلد از جلد اس سے نکل آئے۔۔۔۔وہ آپ کو سن سکتی ہیں۔۔۔ محسوس کر سکتی ہیں۔۔۔دیکھ بھی سکتی ہیں۔۔۔آپ ان سے باتیں کریں۔۔۔

انہیں ایسی چیزیں یاد دلائیں جن سے ان کے دماغ کو جھٹکا لگے۔۔۔تاکہ وہ بیدار ہونے کی کوشش کرے۔۔میں چلتا ہوں تھوڑی دیر میں پیشنٹ کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔۔پھر اپ اس سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔"انہیں بتا کر ڈاکٹر نکلتا چلا گیا۔۔

مصطفی اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔یہ کیا مذاق ہو رہا تھا۔۔۔مطلب اتنی سال کا انتظار اتنے سال کی جدائی بیکار گئی۔۔

"ڈیڈ حوصلہ رکھیں___ مما ٹھیک ہو جائیں گی____ اگر آپ ایسے حوصلہ ہاریں گے.... تو ہم داور کو کیسے بتائیں گے کہ ماما کوما میں ہیں۔۔۔"

حورب جو مصطفی کو سمجھا رہی تھی۔۔۔اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔ گردن موڑ کر دیکھا اور اس کے پیچھے ہی کھڑا بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آپ نے جھوٹ بولا۔۔۔آپ نے مجھ سے چھپایا۔۔۔کیوں؟؟؟_ وہ غصے سے چیخ پڑا۔۔۔

مصطفی جھٹ سے کھڑا ہوا۔

"داور یہ ہسپتال ہے اور تم اپنی لمٹس کراس کر رہے ہو_ "مصطفی نے سختی سے اسے ڈانٹا۔۔

"نو ڈیڈ میں چپ نہیں رہوں گا۔۔آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔پہلے بڑی دادی نے مجھ سے میری ماما کو چھین لیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

انہیں گھر سے نکالا۔۔ان کے بال کاٹے۔۔انہیں بری بری باتیں بھی کیں۔۔۔

صرف بڑی دادی کی وجہ سے میں اتنے سال اپنی ماما سے دور رہا۔۔۔

مجھے کتنی خواہش تھی کہ میرا چھوٹا بھائی یا بہن آئے گا۔۔۔۔میں اس کے ساتھ کھیلوں گا۔۔۔۔اس کے لاڈ اٹھاؤں گا لیکن نہیں۔۔۔سب لوگ جھوٹے ہو۔۔۔ آئی ہیٹ یو آل۔۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ مصطفی کا ہاتھ اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

اپنے گال پر ہاتھ رکھتے وہ بے یقینی سے مصطفی کو دیکھنے لگا۔۔

"ڈیڈ آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا.."اسے یقین نہیں آیا... مصطفی نے غصے سے اپنا ہاتھ دیوار میں رکھ کر مارا..

"تم لوگ کیوں مجھے اتنا پریشان کرتے ہو... کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ میں اپنی زندگی ختم کر لوں_؟_اتنے سال میں نے تم لوگوں کو ماں باپ بن کر پالا۔۔۔

اپنے تمام رشتہ داروں کو چھوڑ دیا۔۔۔تمہاری ماں مر گئی تھی تو میں نے نہیں مارا تھا

اسے۔۔۔تم لوگ کیوں مجھے ہر چیز کا الزام دیتے ہو۔؟؟_"۔داور چپ ہو گیا...

مصطفی باہر چل دیا۔۔ڈیڈ رک جائیں پلیز۔۔۔"حورب پیچھے سے پکارتی رہ گئی۔۔۔

بالاج نے ناراضگی سے حورب کو دیکھا۔داور پیر پٹکتا واپس کمرے میں چلا گیا

----------😍😍😍😍----------

صبح سے شام ہو گئی۔۔نیلم گھر نہیں ائی دونوں بھائی پریشانی سے دروازے پر کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

محلے میں ایک ایک گھر جا کر پوچھ لیا۔

"یار دامی ماما نہیں آئی ہیں...خدا خیر کرے...چلو ہم خود انہیں ڈھونڈنے چلتے ہیں..."دروازہ بند کرتے صائم نے دائم کا ہاتھ پکڑا۔۔

دونوں بازار گئے۔۔۔وہاں پر لوگوں سے پوچھا۔۔۔ہر جگہ نیلم کو ڈھونڈا۔۔۔

لیکن نیلم نہیں ملی شام کے چھ بج گئے۔۔

تھک ہار کر وہ ناکام گھر واپس لوٹے۔۔۔رشیدہ خالہ، وجاہت اور باقی لوگ

دروازے پر کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

۔۔انہیں اکیلے دیکھا تو اس کے پاس پہنچے۔۔۔

"کیا ہوا نیلم نہیں ملی_ ؟"رشیدہ خالہ پریشانی سے پوچھنے لگیں۔۔۔

دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔بھوک سے دونوں کا برا حال ہو رہا تھا۔۔

"چلو تم لوگ کھانا کھالو ہم لوگ خود ڈھونڈنے جاتے ہیں.. مریم بچوں کو کھانا دو

پتہ نہیں کچھ کھایا بھی ہو گا کہ نہیں_"

رشیدہ خالہ نے اپنی بیٹی سے کہا۔۔۔دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں ہمیں بھوک نہیں ہے... ہمیں بس اپنی ماما سے ملنا ہے.."دونوں نے

کھانے سے انکار کر دیا..رشیدہ خالہ نے دونوں کو سمجھایا۔۔۔

بہت مشکل سے وہ کھانے کے لیے مانے

۔سارے محلے والے رات بھر اسے ڈھونڈتے رہے۔۔۔نیلم کا کچھ پتہ نہیں چلا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگلے دن صائم اور دائم نے سکول سے چھٹی لی۔۔۔

پہلے وہ خود دوبارہ نیلم کو تلاش کرتے رہے۔

۔۔11 بجے وہ لوگ پولیس اسٹیشن چلے گئے۔۔۔ سر ہمیں ایک رپورٹ لکھوانی ہے۔۔۔

وہ تھانیدار سے بولے

۔ تھانیدار نے ڈسٹ بن میں پان تھوکتے عجیب سی نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔۔

"کس چیز کی رپورٹ پہ کروانی ہے_؟" انہیں دیکھتے وہ ناگواری سے بولا جیسے اس کے آرام میں خلل پڑ گیا ہو۔۔۔

"سر ہمارے ماما کل سے غائب ہیں... ہمیں ان کی گمشدگی کی رپورٹ لکھوانی ہے."

دائم بتانے لگا۔۔۔ تھانیدار ہنسنے لگا۔۔۔ "ارے ماما غائب ہے تو بابا کے ساتھ ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئی۔۔۔

بابا کو کال کرو۔۔"ان کی بات کو مذاق میں اڑاتے تھانیدار بولا۔۔

"نہیں سر ہم صرف اپنی ماما کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ہمارے بابا نہیں ہیں۔۔"

دائم نے اس کی بات کا جواب دیا تھانے دار نے پھر سے پان ڈسٹ بن میں

تھوکا۔۔۔

اس کا منہ پان سے بھرا ہوا تھا۔۔۔بولتے ہوئے عجیب سے آواز آرہی تھی۔۔۔

"اچھا کوئی تصویر ہے تمہاری ماما کی تم لوگوں کے پاس_؟""سائم نے اپنی جیب

سے تصویر نکال کر تھانیدار کو دکھائی

www.novelsclubb.com

تھانیدار نے پہلے تصویر کو دیکھا۔۔۔پھر ان دونوں کو دیکھا۔۔وہ مشکوک نظروں

سے انہیں دیکھنے لگا۔۔

"پاگل بنا رکھا ہے مجھے۔۔۔یہ خود لڑکی ہے اور تم اتنے بڑے نوجوان یہ تم لوگوں

کی ماں ہے۔۔۔؟_"

تصویر میز پر پٹکتے وہ غصے سے بولا۔۔

"سر یہ ہماری ماما ہیں۔۔آپ کو یقین نہیں آرہا۔

۔۔آپ روبوٹ لکھیں۔۔"صائم کو غصہ تو بہت آیا پر ضبط کر گیا۔۔

"ہاں تو بھاگ گئی ہو گی اپنے کسی آشنا کے ساتھ۔۔۔شوہر ساتھ نہ ہو تو ایسی عورتیں

باہر طلب پوری کرتی ہیں۔۔"

اس کے الفاظ سن کر دونوں کا دل کیا کہ اسے زندہ زمین میں گاڑ دیں۔۔

"سر آپ ہماری ماں کے بارے میں ایسی بات نہیں کر سکتے۔۔۔رپورٹ لکھیں یہ

کام ہے آپ کا۔۔۔۔نہیں تو ہم اپ کے شکایت لگائیں گے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم کو شدید غصہ آیا۔۔۔وہ تھانیدار کو دھمکی دے گیا۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔؟"پیچھے سے کسی کی کڑکدار آواز آئی۔۔۔۔آنے والے کو

دیکھ کر تھانے دار نے جلدی سے سلیوٹ کیا۔۔۔

"سلام سر___"

"کیا ہو رہا ہے_____؟اور یہ لڑکے اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں۔۔؟"انے والے نے سخت آواز میں پوچھا۔۔

"سر ہماری ماما کل سے گمشدہ ہے... ہم رپورٹ لکھوانے آئے ہیں اور آپ کے تھانیدار ہماری ماما کے بارے میں غلط باتیں کہہ رہے ہیں۔۔۔"

صائم نے جھٹ سے شکایت لگائی۔۔۔غصے سے تھانے دار کو دیکھا۔۔۔

"کریم اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ... جلدی سے ان کی رپورٹ لکھو... ورنہ تمہاری رپورٹ اوپر بھیجنے میں مجھے وقت نہیں لگے گا۔۔۔"انسپیکٹر نے وہیں کھڑے دونوں کی رپورٹ لکھوائی..

www.novelsclubb.com

"بیٹا آپ لوگ جاؤ... جیسے ہی کچھ پتہ چلتا ہے ہم آپ کو بتادیں گے..."

"شکریہ سر_"وہ اس کا شکریہ ادا کرتے باہر نکلتے گئے...

صائم نے ایک قہر آلود نظر تھانیدار پر ڈالی۔۔"بیٹا باہر آؤ تمہیں بتاتا ہوں.."وہ منہ میں گڑبڑاتا نکلتا چلا گیا۔۔

----------😍😍😍😍----------

(ماضی)

نسیم حاشر کے جاتے ہی بہانے بنانے لگی... کسی بھی طرح اسے تارا کی درگت بنانی تھی۔۔

دوپہر میں دادی ہڈیوں کے ڈاکٹر کو تارا کا ہاتھ دکھا آئیں۔۔۔ڈنڈا لگنے کی وجہ سے ہاتھ کی ایک ہڈی ٹوٹ گئی۔۔۔

ڈاکٹر نے پٹی کر دی۔۔۔دادی نے نسیم کو بہت باتیں سنائیں۔۔۔

اور تارا کو کام کرنے سے منع کر دیا۔۔نسیم نے دادی کا کھانا بند کرنے جیسی کئی دھمکیاں دیں۔۔۔

پر دادی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔۔

ڈاکٹر نے تارا کو فروٹس کھانے کا مشورہ دیا۔۔۔دودھ تو پہلے ہی اسے نہیں دیا جاتا تھا ۔۔۔دادی نے سلیم کی منتیں کر کے اپنی جمع پونجی میں سے کچھ فروٹس

منگوائے۔۔۔

انہیں چھپا کر اپنے کمرے میں رکھ لیا۔۔۔وہ تارا کو سیب کاٹ کر دے رہی تھیں تبھی نسیم نے کمرے میں دھاوا بولا۔۔۔

اسے سیب کھاتے دے وہ چیل کی طرح اس پر جھپٹی۔۔ گھسیٹتے ہوئے اسے باہر لائی نہیں۔۔

"تو پھل کھائے گی.. ہم یہاں پر فاقے کر رہے ہیں۔۔۔اور مہارانی عیاشیاں کر رہی ہے۔۔۔

نسیم کو تو موقع چاہیے تھا۔۔۔دادی لاٹھی کا سہارا لیتی باہر آئی۔۔

"ارے نسیم چھوڑ دے بچی کو۔۔۔پہلے ہی بہت کمزور ہے_ "نسیم نے اسے فرش پر دھکا دیا.. پھر تن فن کرتی دادی کے سامنے گئی۔۔۔

"چپ کر بڑھیا... تمہیں اس گھر میں رکھا ہے تو زیادہ مہارانی مت بن۔۔۔مجھے پتہ ہے تم دونوں نے ہی حاشر کو پٹیاں پڑھائی ہیں۔۔۔

تبھی وہ اس سے شادی کی بات کر رہا تھا۔۔"اسے جواب دیتی چاچی پھر سے تارا پر جھپٹی۔۔۔

تارا تو پہلے کی چوٹی بڑی مشکل سے برداشت کر پائی تھی۔۔۔اوپر سے پھر چاچی نے دھاوا بول دیا۔۔

"بے غیرت،بے شرم،بے حیا تجھے شرم نہیں آئی... منہ پر بھائی بولتی ہے اور پیچھے سے اسے ہی اپنے قابو میں کر لیا...

نہیں بتا ایسے کون سی سرخاب کے پر دکھائے۔۔۔جو راتوں رات وہ تم سے شادی کے لیے مان گیا۔۔"

www.novelsclubb.com

اس سے پیٹتے ہوئے نسیم پوچھ رہی تھی تارا کا سر شدید درد کر رہا تھا۔

امی یہ شکل سے معصوم بنتی ہے۔۔۔میں نے خود اسے کئی بار شر بھائی کے کمرے میں جاتے دیکھا ہے۔۔

یہ جتنی حاجن بنتی ہے نا۔اتنی ہے نہیں۔۔بڑی چلتر لڑکی ہے یہ۔۔زونی جلتی میں

تیل ڈال گئی۔۔۔

اس کی وجہ سے حاشر نے اس کی ب******کی۔۔اس کا بدلہ بھی تو لینا تھا نا۔۔۔

نسیم پھر سے اس پر چھپتی۔۔۔اس کے خوبصورت بال۔۔ نسیم نے چند ہی پلوں میں بھمبھوڑ کر رکھ دیے۔۔

"ارے کیوں جھوٹ بولتی ہے لڑکی... تم نے خدا کو جان نہیں دینی... جھوٹے کا الگ حساب ہو گا... اور تو تو بہتان لگا رہی ہے بچی پر.."

دادی نے زنیرہ کے پاس پہنچتے اس کا بازو پکڑ کر سختی سے کہا۔۔۔اس نے دادی کو دھکا دیا۔۔۔

دادی نے بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔

"مجھے پتہ ہے دادی تو ہی اسے پٹیاں پڑھا رہی ہے۔۔۔تاکہ میرے بھائی کو یہ قابو کر لے۔۔۔اور اس گھر پر قبضہ کر سکے۔۔۔یہ بھائی کی نوکری دیکھ کر انہیں پھنسا

رہی ہے۔۔۔ذلیل کہیں کی۔۔"

زنیرہ نفرت سے بولی گئی تارا اپنی صفائیاں دے رہی تھی۔۔ تبھی اسکا چاچا بھی آگیا۔۔۔

"چاچی مت مارو_ خدارا رحم کرو۔۔۔خدا کی قسم میرا حاشر بھائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔_"

مسلسل پڑتے تھپڑوں سے گال لال ہو گئے جیسے ابھی لہو رسنے لگے گا۔۔۔اسکے لمبے، گھنے بھورے بال کھچاؤ کی وجہ سے بے ترتیب ہو گئے۔۔

"کم ذات ہم نے تمہیں اس گھر میں سہارا دیا اور تم میرے ہی بیٹے پر ڈورے ڈالنے لگی۔۔"۔ نسیم اس پر ڈنڈا توڑ چکی تھی۔۔۔

"میں نے انہیں شادی کیلئے نہیں بولا۔۔۔وہ۔۔۔"اس نے اپنی صفائی دینی چاہی ۔۔جو نسیم کو کہاں پسند تھا۔۔۔آگے ہوتے پھر سے اسے دھر لیا۔۔۔

زونی سائیڈ پر بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔تارا نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف

دیکھا۔۔"واہ مولا کیا انصاف ہے تیرا۔۔"دل سے شکوہ کیا۔۔

"رک تیری تو ابھی بشیر سے شادی کرواؤں گی۔۔سنو جی میرے بھائی کو بولو کل آ جائے۔۔اسکا نکاح کرواؤ گی اس کمبخت سے۔۔۔۔۔۔۔"

اسے دھکیلتے چاچی اندر چلی گئی۔۔

"چاچا آپکو بھی رحم نہیں آتا مجھ پر۔۔۔"آگے بڑھتی چاچے کے پیر پکڑ گئی۔۔پر اسکی آنکھوں میں تو لالچ کی پٹی بندھی تھی۔۔تارا کے جاتے ہی گھر اسکا ہو جاتا۔۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔۔

اسے سائیڈ پر کرتے وہ باہر نکل گیا۔۔تارا وہیں صحن میں پڑی تھی۔۔دادی بیچاری لاٹھی کے سہارے اس تک پہنچی۔۔۔اسے اٹھایا۔۔خوبصورت چہرہ زخموں سے بھر گیا۔۔

"بھاگ جا نین میری بچی۔۔ورنہ تجھے اس بڈھے کے ساتھ باندھ دیں گے۔"آج دادی نے فیصلہ کر ہی لیا۔۔ایسی زندگی سے اسکا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر تھا۔۔

پر دادی میں جاؤں گی کہاں۔۔آنسو صاف کرتے وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"بیٹا دنیا بہت بڑی۔۔اللہ کا نام لے کر نکل جا وہ تیری مدد کرے گا. میرا کیا ہے میں آج ہوں کل نہیں۔۔جا اور مڑ کر کبھی نا آنا تجھے قسم ہے میری۔۔۔"دادی نے ادھر ادھر دیکھتے اسے بھگا دیا۔۔۔

وہ اس کالی رات میں سنسان سڑک پر دوڑتی جا رہی تھی۔۔۔جسم درد سے چور ہو رہا تھا پر وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔اس حدود سے نکلتے ہی مڑ کر ایک بار اس ظلمت کدے کو دیکھا۔۔۔وہ واپس مڑی ہی تھی کہ ایک تیز روشنی اس سے ٹکرائی

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔

****

ماضی۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے مڑی ایک تیز روشنی اس کی انکھوں سے ٹکرائی۔۔

اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے بازو کر لیا۔۔ٹائروں کے چرچر کی آواز آئی۔۔۔

یک دم سے گاڑی کو بریک لگی۔۔۔وہ بے حد سہم گئی۔۔۔آہستہ آہستہ آنکھوں سے بازو ہٹاتے سامنے کا منظر دیکھنے لگی۔۔

گاڑی اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی۔۔مطلب وہ بچ گئی تھی۔۔۔گاڑی میں بیٹھا شخص سخت تیور لیے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

۔جو بہت سہمی ہوئی تھی وہ گاڑی سے اترتا اس تک پہنچا۔۔۔۔

"پاگل ہو لڑکی___؟؟مرنا ہے تو کہیں اور مرو۔۔مجھ پر کیوں اپنے قتل کس کیس ڈلوانے لگی ہو۔۔۔"وہ آرمی یونیفارم میں تھا۔۔تارا نے بیج پر اسکا نام دیکھا۔۔"مصطفی کمال"وہ زیر لب بولی۔۔

"اوہ ہیلو۔۔کہیں سے واردات کر کے آرہی ہو کیا___؟؟"اس کے حلیے کو دیکھتے ہو طنزیہ بولا۔۔تارا نے نم آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔

"ہم جیسوں کو جینے دیا جائے یہی بہت ہے کجا کہ واردات کرنا۔۔۔"وہ سائیڈ سے

ہوتے نکلنے لگی کہ مصطفی سامنے آیا۔۔۔

"یہ تمہاری حالت کیسے ہوئی۔۔؟؟_کیا کسی گروہ سے تعلق ہے تمہارا___؟؟"

وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے تفشیش کرنے لگا۔۔۔

"آپ لوگوں کو کیوں لگتا ہے کہ جس ماحلیہ خراب ہو گا وہ مجرم ہی ہو گا۔۔جس کے کپڑے پھٹے ہوں گے وہ نشئی ہو گا۔۔۔جس کے پاس چھری چاقو ہو گا وہ قاتل ہو گا۔۔خدارا آنکھیں کھولیں اور دیکھیں۔۔یہاں دو وقت کی روٹی کیلئے پورے گھر والوں کے کام کرنے پڑتے ہیں۔۔چاچی کی مار کھانی پڑتی ہے۔۔۔۔

"اس کے بھائی کی گندی نظروں سے بچنے کے باوجود آپکے ہی کردار ہو مشکوک سمجھا جائے گا۔۔خیر آپ بڑے لوگ کیا جانیں ہم مڈل کلاس لوگوں کے دکھ ۔۔ء"آج وہ بولی تھی اور پوری قوت کے ساتھ بولی تھی۔۔

مصطفی تو لاجواب ہو کر رہ گیا۔۔اسے انسان کی پہچان اچھے سے تھی۔۔بس وہ جاننا چاہتا تھا کہ اتنی رات کو گھر سے نکلنے کی وجہ کیا تھی آخر۔۔۔

"معافی چاہتا ہوں۔۔میرا مقصد ہر گز آپکو تکلیف دینا نہیں تھا۔۔"وہ فورا معذرت کر گیا۔۔لہجہ پہلے سے نرم پڑ گیا۔تارا کو وہ بندا ہی نظر آیا۔پتہ نہیں آگے کوئی اسکی مدد کرے گا یا نہیں۔۔

ہمت کرتی وہ اس سے بولی۔۔۔

"سنیں!!!!_____میری مدد کر دیں خدارا۔۔۔"

جانتی تھی کہ وہ آدمی اسے غلط سمجھے کا پر ضروری تھا۔۔ہو سکتا تھا کہ آگے اسے کئی بھیڑیوں کا سامنا کرنا پڑے۔۔تو کیوں نہ یہیں قسمت آزمائی جائے۔۔

"کہاں جانا ہے آپکو۔_؟؟"""""وہ کچھ دیر چپ رہا پھر بولا۔۔۔

"کسی دارالامان چھوڑ دیں مجھے۔"تارا نے جھٹ سے اسے جواب دیا۔۔۔مصطفی کو اسکی بات بڑی ناگوار گزری

"شریف گھروں کی لڑکیاں ایسی جگہوں پر نہیں جاتیں۔۔_"وہ جتاتے ہوئے بولا

۔۔تارا سر جھکا گئی

"تعلیم کتنی ہے تمہاری۔۔۔۔؟"

"مڈل۔۔۔"اس نے پست آواز میں جواب دیا۔۔مصطفی سوچ میں پڑ گیا۔وہ اتنی زیادہ عمر کی تو نہیں تھی۔اور دارالامان میں جو ہوتا تھا اس سے بھی وہ واقف تھا۔۔

"کام کیا کیا کر لیتی ہو۔۔۔؟؟"تارا نے اسکے سوال پر سامنے کھڑے شخص کو اکتاہٹ سے دیکھا۔۔وہ اتنے سوال کیوں کر رہا تھا۔۔؟؟۔جب مدد نہیں کرنی تو انکار کر دے۔وہ کونسا اسکا کچھ کر لے گی۔

"بولو۔۔کیا کیا کام کر لیتی ہو_؟"اسے خاموش دیکھا تو پوچھنے لگا۔۔۔

"جو کام ایک ملازمہ کر سکتی ہے۔۔۔وہ کر لیتی ہوں۔۔۔دس سال کا تجربہ ہے۔۔۔"اس نے دانت پیستے سختی سے کہا۔۔۔

"ہمم۔۔۔میرے تین بچے ہیں ان کی گورنس بنو گی۔۔_؟؟؟؟۔تارا کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا بول رہا تھا۔۔اسے سوچ میں پڑے دیکھا تو وہ سمجھانے لگا۔۔

"میرے بچوں کا خیال رکھ سکتی ہو_؟؟؟____زیادہ کام نہیں ہو گا___بس ان کو

ٹھیک کرنا ہے شرارتی بہت ہیں۔۔

ان کے کھانے پینے اور چھوٹی موٹی چیزوں کا خیال رکھنا ہے۔۔ باقی گھر کے کاموں کیلئے ملازموں کی کمی نہیں ہے۔۔۔"اسے پریشان دیکھ کر وہ سمجھانے لگا۔۔۔اور تارا اس بندے کو دیکھ رہی تھی جو لگ بھگ اکتیس سال کا تھا۔۔۔اور اس ک ء کے تین بچے تھے۔۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔"اسکی مجبوری تھی۔۔اگر دارالامان جاتی تو پتہ نہیں وہاں کیا کیا کام کروایا جاتا۔۔ یہاں تو بس بچوں کو سنبھالنا تھا۔۔آخر کار اس نے فیصلہ لے ہی لیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اوکے آجاؤ پھر۔۔وہ واپس مڑنے لگ پھر رکا۔۔تارا جو پیچھے پیچھے چل رہی تھی ۔۔ ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔

"نام کیا تھا تمہارا_؟"

"نین تارا۔۔"وہ سر جھکاتے بولی۔۔

"نین۔۔اچھا ہے۔ خیر۔۔ کھانا پینا، کپڑے سب ملے گا۔ تنخواہ بھی بیس ہزار دوں گا۔۔بس میرے بچوں کو کبھی رونے مت دینا۔۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔۔

"وہ اسے تنبیہ کرتا گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔تارا بھی اسکے اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

گاڑی اسلام آباد کی طرف روانہ ہو گئی۔۔اس نے ناظم آباد کو ہمیشہ کے لیے خیر آباد کہہ دیا۔۔ یہاں اسکا کوئی نہیں تھا۔ لیکن اسکی عزیز دادی تھی۔۔اسے یاد کرتے اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔ جلدی سے پانی صاف کرتے وہ سیٹ کی بیک پر سر ٹکاتے آنکھیں بند کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

داور، بالاج اور حورب ہسپتال کے کمرے میں گئے۔۔وہ آنکھیں کھولے لیٹی تھی۔۔

چہرے انجانے ہو گئے پر دل فورا پہچان گیا۔۔اس نے اٹھنا چاہا پر جسم تو جیسے پتھر

ہو گیا۔۔

"ارے میں اٹھ کیوں نہیں رہی؟___ سنو مجھے اٹھانا۔۔"اس نے بولنا چاہا پر نہیں بول سکی۔

وہ تینوں اسکے اس پاس بیٹھ گئے۔۔

"مما۔آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"داور نے اسکا ہاتھ تھامتے کہا۔۔نیلم پل میں پہچان گئی وہ اسکا داور تھا۔۔کتنا بڑا ہو گیا تھا وہ۔۔۔ہلکی ہلکی مونچھیں بھی اگ آئی تھیں اسکی۔نیلم اسے چھونا چاہتی تھی پر نہیں کر سکی۔۔

"مما ہم اسلام آباد جا رہے ہیں واپس۔۔وہاں آپ کا علاج ہو گا۔۔۔اور آپ فکر نا کریں ہم اپنے چھوٹو بے بی کو بھی لے جائیں گے۔۔"وہ آج بھی اس سے اتنا ہی لاڈ کر رہا تھا جیسے سولہ سال پہلے کرتا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔ارے پتہ نہیں صائم دائم نے کھانا بھی کھایا ہو گا یا نہیں۔۔؟؟_ وہ تو اسکے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔۔رات کو چار چار

بار اٹھ کر اسے دیکھتے تھے۔۔۔

"داور تم ہی بولتے رہنا ہم نے بھی بات کرنی ہے۔۔"حورب اور بالاج بھی بول اٹھے۔۔

"مما آپ نے پہچانا نہیں۔۔میں آپکی حورب۔۔یہ بالاج جس کی بچپن میں ناک بہتی رہتی تھی۔۔آپکو پتہ ہے۔۔"۔وہ پہلی بار وہ ہلکے پھلکے انداز میں بات کر رہی تھی۔ بالاج دارم نے دیکھا وہ کہیں سے بھی انکی بہن نہیں لگ رہی تھی۔۔وہ ہر وقت سنجیدہ رہتی تھی۔۔

"ہم نے آپکو بہت یاد کیا۔۔اب آپ مل گئی ہیں نا ہم سب مل کر رہیں گے۔"۔

نیلم کو جہاں انہیں سامنے دیکھ کر سکون مل رہا تھا۔۔وہیں صائم اور دائم کو ناپا کر بے سکونی ہو رہی تھی۔۔

کمرے کا دروازہ کھلا۔۔تینوں سیدھے ہوئے۔۔ مصطفی چلتا ہوا اندر آیا۔۔اس کے ساتھ نرس بھی تھی۔۔

"چلو نین گھر جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔ڈاکٹر سے پوچھ لیا ہے میں نے اب تمہارا علاج اسلام آباد ہو گا۔۔۔"اسے بتاتے۔ مصطفی نے آگے بڑھتے اسے اٹھالیا۔۔

دارم نے جلدی سے دروازہ کھولا۔۔وہ اسے لے کر باہر نکل گیا۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔مجھے اپنے صائم دائم سے ملنا ہے۔۔

مصطفی آپ سن کیوں نہیں رہے مجھے۔۔"وہ چلا رہی تھی پر لب ہل نہیں رہے تھے۔۔

اس نے اپنا ہاتھ اٹھانا چاہا پر ناکام رہی۔۔ان لوگوں کو پکارتی رہی۔۔کہنے کی کتنی کوشش کی پر ناکام رہی۔۔ مصطفی نے اسے ایمبولینس میں ڈالا۔۔وہ اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔

"چلو داور گاڑی میں بیٹھو۔۔۔"حورب اسے بلانے لگی۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا

۔۔۔

"مجھے مما کے ساتھ بیٹھنا ہے آپ لوگ جاؤ۔۔"وہ جلدی سے ایمبولنس میں بیٹھ

گیا۔ایمبولنس چل پڑی۔وہ اس شہر سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

نیلم اپنے بیٹوں سے دور ہوتی گئی۔۔آدھے رشتے ملے اور آدھے پھر سے کھو گئی۔۔۔

انشاجی اٹھو اب کوچ کرو

اس شہر میں جی کو لگانا کیا

وحشی کو سکوں سے کیا مطلب

جوگی کا نگر میں ٹھکانا کیا

اس دل کے دریدہ دامن کو

دیکھو تو سہی سوچو تو سہی

جس جھولی میں سو چھید ہوئے

اس جھولی کا پھیلانا کیا

شب بیتی چاند بھی ڈوب چلا

www.novelsclubb.com

زنجیر پڑی دروازے میں

کیوں دیر گئے گھر آئے ہو

سجنی سے کرو گے بہانا کیا

پھر ہجر کی لمبی رات میاں

سنجوگ کی تو یہی ایک گھڑی

جو دل میں ہے لب پر آنے دو

شرمانا کیا گھبرانا کیا

اس روز جوان کو دیکھا ہے

اب خواب کا عالم لگتا ہے

اس روز جوان سے بات ہوئی

وہ بات بھی تھی افسانا کیا

اس حسن کے سچے موتی کو

www.novelsclubb.com

ہم دیکھ سکیں پر چھو نہ سکیں

جسے دیکھ سکیں پر چھو نہ سکیں

وہ دولت کیا وہ خزانا کیا

اس کو بھی جلا دکھتے ہوئے من

اک شعلہ لال بھبوکا بن

یوں آنسو بن بہہ جانا کیا

یوں ماٹی میں مل جانا کیا

جب شہر کے لوگ نہ رستا دیں

کیوں بن میں نہ جا بسرام کرے

دیوانوں کی سی نہ بات کرے

تو اور کرے دیوانا کیا

www.novelsclubb.com

تیسرا دن بھی شروع ہو گیا۔۔پر نیلم کا ان کو کچھ پتہ نہیں چلا۔۔

وہ دو دن سے اسے تلاش کر رہے تھے۔۔ادھر ادھر خوار ہو رہے تھے۔۔۔لیکن اس کا کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا۔۔

رشیدہ خالہ نے اس بیچ دونوں کا خیال رکھا۔۔۔انہیں وقت پر کھانا بنا کر دیتی رہیں ۔۔۔لیکن ان کی تو بھوک ختم ہو گئی۔۔

ابھی بھی دونوں بھائی سر جوڑ کر بیٹھے تھے۔۔۔ تبھی گھر کا فون بجا۔۔

صائم نے جھٹ سے فون اٹھایا۔۔

"ہیلو ماما_____"ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ نیلم نے ہی فون کیا ہو گا...

دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔۔۔

"ہیلو میں پولیس اسٹیشن سے بول رہا ہوں..آپ لوگ جلدی سے پولیس اسٹیشن آ جائیں۔۔۔آپ کی ماں کے بارے میں کچھ بتانا ہے۔۔"

اس ادمی نے اطلاع دیتے ہی فون بند کر دیا۔۔صائم نے فون واپس رکھا۔۔

وہ چلتا ہوا دائم تک آیا۔۔۔"کیا ہوا_____کون تھا_؟"

اسے یوں مردہ قدموں سے چلتے دیکھ دائم بھی پریشان ہو گیا۔۔۔

"پولیس اسٹیشن میں بلایا ہے ہمیں۔۔۔ماما کی کوئی اطلاع ملی ہے۔۔"

دائم جلدی سے کھڑا ہوا۔۔۔چل پھر جلدی چلتے ہیں۔۔۔اللہ خیر کرے۔۔"

دونوں نے اپنی سائیکل باہر نکالی۔۔دروازے کو تالا لگایا۔۔۔

"میں چلاتا ہوں تو بیٹھ ."صائم بہت زیادہ پریشان تھا۔۔۔اس لیے دائم نے اسے پیچھے بٹھالیا۔۔

وہ تیز تیز سائیکل چلاتا جا رہا تھا۔۔ایک دو بار وہ گاڑی سے لگتے لگتے بچے

20منٹ میں وہ لوگ تھانے میں موجود تھے۔۔سائیکل وہیں باہر کھڑے کرتے

وہ دوڑ کر اندر گئے۔۔۔

ان کا رخ سیدھا اسی تھانے دار کی کمرے میں تھا۔۔

"سر!!!_ہمیں ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ہماری مما مل گئی ہے۔۔۔کہاں ہیں

وہ___؟ء

دائم نے جھٹ سے پوچھا۔۔اس بار وہ بڑا تمیز سے کھڑا ہوا۔۔

"ہاں ہاں آؤ میرے ساتھ_____"وہ آگے آگے چلنے لگا۔۔صائم اور دائم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔۔۔

وہ دل میں دعا کر رہے تھے کہ کوئی بھی ایسی خبر نہ ملے۔۔۔

وہ ایک کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے دونوں تھے۔۔۔

سامنے ہی ایک سٹریچر پڑا تھا جس پر ایک وجود سفید کپڑے میں لپٹا پڑا تھا۔۔

وہ وہیں دروازے پر کھڑے ہو گئے۔۔۔تھانیدار اندر گیا۔۔۔اس کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔۔۔

"ارے جلدی آؤ نا۔۔۔۔وہاں پر کیوں کھڑے ہو۔۔۔؟_ش وہ تھوڑا سختی سے بولا۔۔

دونوں آہستہ آہستہ اندر بڑھنے لگے۔۔۔ان کے قدم من بھر کے لگ رہے

تھے۔۔۔

دل تھا کہ اچھل کر باہر آنے کو مچل رہا تھا۔۔۔

بہت شدید گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ تھانے دار نہیں سائیڈ پر پڑا کچھ سامان اٹھا کر

ان کے حوالے کیا۔۔۔

وہ ویلوٹ کا چھوٹا سا پرس۔۔۔ وہ موبائل اور وہ آرٹیفیشل کنگن۔۔۔ جس کا ہک

ٹوٹ گیا تھا۔

صائم نے جھٹ سے سامان پکڑا۔۔

"یہ____ یہ تو ہماری ماما کا ہے.. آپ کے پاس کیسے آیا۔۔؟_"

وہ تھانے دار سے پوچھنے لگا۔۔۔

"تین دن پہلے ایک بہت بڑا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا ہے.. جس میں ایک گاڑی ایک

خاتون کو بری طرح کچل کر گزر گئی۔۔۔ حالت اتنی بری ہو گئی کہ پہچاننے میں بھی

نہیں آ رہی۔۔۔ یہ سامان ان کے پاس سے ملا ہے۔۔۔۔

تفتیش کرنے پر ہمیں یہی پتہ چلا کہ جو تصویر اپ نے ہمیں دکھائی تھی۔۔۔اسی خاتون کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔"تھانے دار نے اسے بتایا۔۔وہ دونوں بھائی دیوار کے ساتھ لگ گئے۔۔۔

"نہیں ایسے نہیں ہو سکتا____آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔اپنی ڈیوٹی سے بھاگ رہے ہیں آپ۔۔ہمیں پتہ ہے۔۔۔"

دونوں بھائی نفی میں سر ہلانے لگے۔۔

"ارے کپڑہ اٹھاؤ نا۔۔۔دیکھو مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔۔۔یہ باڈی ہم نے آج ہی ہاسپٹل سے منگوائی ہے۔۔تاکہ اپ شناخت کر سکیں۔۔۔۔اور اسے دفنایا جا سکے۔۔۔اس کی حالت پہلے ہی بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔"دونوں نے اس وجود کی طرف قدم بڑھائے۔۔

صائم نے کانپتے ہاتھوں سے اس سفید کپڑا ہٹایا۔۔۔ایک دم سے اسے دیکھتے ایک زوردار چیخ ماری۔۔۔

اسے ابکائیاں آنے لگیں۔۔۔اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔پورا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔۔

"نہیں یہ ہماری ماں نہیں ہے..."دائم نے اسے دیکھتے ہی انکار کر دیا...

"لیکن یہ سامان انہی کا ہے...اور ہمیں جو آدمی ملا ہے اس نے خود اس عورت کا ایکسیڈنٹ ہوتے دیکھا تھا...

چلو آؤ میرے پیچھے۔۔۔"تھانیدار باہر بڑھ گیا۔۔وہ بھی ایک دوسرے کو سارا دیتے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔۔

تھانے دار جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

"نذیرے او نذیرے۔۔۔اس بندے کو بلا۔۔"اس نے وہیں پر بیٹھتے آواز لگائی...

ایک آدمی اندر آیا۔۔۔جو کافی بوڑھا تھا۔۔۔

ءتو بابا جی آپ بتائیں یہ جو تصویر میں عورت نظر آ رہی ہے...اسی کا ایکسیڈنٹ ہوا

تھانا..."

باباجی نے تصویر دیکھی۔۔

"ہاں اسی کا ہوا تھا اور بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا.." تصویر کو دیکھتے باباجی جھٹ سے بولے...

وہیں صائم اور دائم کا دل بیٹھنے کو تھا۔۔۔

"ہوا ہوگا ایکسیڈنٹ. لیکن وہ ہماری ماں نہیں ہے۔۔اس کی جلد کا رنگ گندمی ہے ۔۔۔اور ہماری ماں کی جلد کا رنگ سفید تھا۔۔۔۔

ہماری ماں کے بال بھورے تھے۔۔۔جبکہ اس کے بال سیاہ ہیں۔۔" صاہم نے تھانے دار کو بتایا۔۔۔

تھانیدار چپ ہو کر رہ گیا۔۔۔باباجی وہاں سے چلے گئے۔۔

"خیر جو بھی ہو لیکن ایکسیڈنٹ تمہاری ماں کا ہی ہوا تھا... یہ بات اس باباجی نے بتا دی ہے..

.ہم بہت جلد باڈی کا پتہ کر کے آپ لوگوں کو بتا دیں گے...اب آپ لوگ جا سکتے ہیں.....اور ایک بات اگر وہ ملی بھی تو زندہ نہیں ملے گی۔۔۔۔تو ان کے لیے دعا کرنا۔۔"

تھانے دار کے جملے انہیں برچھی کی طرح لگے۔۔۔وہ چپ چاپ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔ان کے ہاتھ میں نیلم کا سامان تھا۔۔۔

باہر ائے تو سائیکل غائب تھی۔۔۔پر انہیں فکر نہیں تھی۔۔۔وہ پیدل ہی گھر کی طرف چلنے لگے۔۔۔اتنا بڑا ملک جسے بچانے کے لیے لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دیں۔۔وہاں پر ایک انسان کی زندگی محفوظ نہیں۔۔

وہ بہت مشکل سے شکستہ قدموں سے چلتے گھر پہنچے۔۔دروازہ کھولا۔۔۔

"یہ تو یقین آ گیا کہ نیلم کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا...لیکن نیلم مر گئی...اس بات پر انہیں یقین نہیں آیا۔۔"

"دیکھو میں نہیں چاہی میری تربیت پر کوئی سوال اٹھائے۔۔میں چاہتی ہوں کہ تم

پڑھو، لکھو ترقی کرو،۔۔۔۔۔جو میں نہیں کر سکی۔۔۔وہ تم کرو۔۔"

نیلم کے آخری الفاظ یاد آئے۔۔۔

دونوں میں اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

"ہاں ہم پڑھیں گے, لکھیں گے...سب کریں گے جو ہماری ماما چاہتی تھیں...

دائم دروازہ اندر سے بند کر دیا۔۔

تین دن سے گھر کی صفائی نہیں ہوئی تھی۔۔۔نیلم بہت نفاست پسند تھی۔۔۔

ان کے گھر میں تھوڑی سی گرد بھی دیکھنے کو نہیں ملتی تھی۔۔۔

اور پچھلے تین دنوں سے ان کا گھر بہت گندا ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔۔

ان کی ماں موجود نہیں تھی۔۔۔تو پیچھے سے سب تباہ تو نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ان کے پاس روزگار نہیں تھا۔۔۔یہ بھی نہیں پتہ کہ کہاں سے کھائیں گے۔۔۔

پییں گے۔۔۔

محلے دار کب تک انہیں مفت میں کھلائیں گے۔۔۔

دونوں نے گھر کو اچھے سے صاف کیا۔۔۔۔

"چھوٹے تو فکر نہ کر ہماری ماما ضرور واپس آئیں گی... لیکن تب تک ہم ہاتھ پر ہاتھ

دھرے بیٹھے نہیں رہیں گے..."

ماما کو تلاش بھی کریں گے۔۔۔اور اپنا کام بھی کریں گے۔،"

انہیں کی کالونی میں اصف بھائی رہتے تھے جو کہ پولیو کی ٹیم میں آفیسر تھے۔۔۔

انہوں نے دونوں بھائیوں کو ٹیم میں شامل ہونے کا کہا تھا۔۔

پولیو کے قطرے تو ان کی ٹیم کی خواتین پلاتی تھی۔۔۔انہیں بس ان کے ساتھ

ساتھ رہنا تھا۔۔

صائم نے فون اٹھا کر آصف بھائی کو کال کی۔انہیں بتایا کہ دونوں بھائی ان کے ساتھ

کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ یہ کام تو نے اتنے پیسے نہیں دے گا۔۔۔لیکن وہ اتنا تو کر ہی سکتے

تھے کہ اپنا خرچ چلا سکیں۔۔

ہاں وہ مہنگے کالج میں نہیں جا سکیں گے۔۔۔پر وہ کچھ نہ کچھ بنیں گے ضرور۔۔

آصف بھائی نے انہیں آج ہی آنے کا بول دیا۔۔۔کیونکہ آج سے پولیو کی مہم شروع ہونے والی تھی۔۔۔جو تقریبا ایک دو ہفتے تک چلنے والی تھی۔۔۔

اس بیچ انہوں نے مختلف اضلاع میں جا کر بچوں کو قطرے پلانے تھے۔۔۔

کچھ جگہوں پر خواتین جاتے ہوئے کتراتی تھیں۔۔۔کہ وہاں کے مردان پر حملہ کر دیتے تھے۔۔۔

ان کے ساتھ مردوں کو بھیجا جاتا تھا۔۔تاکہ ان کے ساتھ کوئی کوئی بھی بد تمیزی یا بد سلوکی نہ کی جائے۔۔

آج انھوں نے اپنی شرارتوں کو خیر آباد کہہ دیا۔وہ بڑے ہو گئے کیونکہ نیلم ان کے پاس نہیں تھی۔ماں کے بغیر ان پرندوں نے پہلی پرواز بھری۔۔

ماضی۔۔۔

مصطفی تارا کو لے کر اپنے گھر گیا۔۔۔اس کا گھر بہت زیادہ بڑا تھا۔۔۔

تارا کا گھر تو پانچ دفع ملایا جائے تم اس مصطفی کا گھر بنے گا۔۔

"آجاؤ ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔؟"اسے وہیں دروازے پر کھڑے دیکھا تو مصطفی نے پکارا۔۔۔

اس کی پکار پر وہ اندر آئی۔۔۔

ابھی اس نے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک بال اڑتی ہوئی اس کے سر پر لگی۔۔۔

وہ اتنا زور سے لگے کہ تارا وہیں پر اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔

"ارے..حورب۔بلاج۔۔۔یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔"مصطفی نے سختی سے دونوں کو ڈانٹا...وہیں پیچھے مڑا...

تارا اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے اسے زور سے دبا رہی تھی۔۔۔اس کی پیشانی سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوہ سوری یہ بچے نہ بہت شرارتی ہیں۔۔۔اسی وجہ سے تو کوئی بھی گورننس ان کے پاس رہنے کو تیار نہیں۔۔"

مصطفی نے دو قدم کا فاصلہ رکھتے اس سے معذرت کی۔

۔۔اور جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔اپنی پیشانی کو دوپٹے سے صاف کیا۔۔۔

"کوئی بات نہیں..."ایک ہاتھ پر پٹی لگی ہوئی تھی دوسرا ہاتھ اس نے اپنی پیشانی پر رکھا..

"بچے ہیں شرارت نہیں کریں گے تو کیا کریں گے___"اس کے سامنے کھڑے دو پیارے سے بچوں کو دیکھ کر کہا...

www.novelsclubb.com

حورب چلتی ہوئی اس تک آئی۔۔۔اس کے ارد گرد گھومنے لگی۔۔۔ایک تنقید جائزہ اسکا لیا۔۔۔پھر اس کے سامنے آکر کھڑی گئی یوار لائک آبار بی گرل۔۔

"یہ ہماری مما ہے ڈیڈ___"وہ مصطفی سے پوچھنے لگی۔۔۔

مصطفی گڑبڑایا۔۔۔

"نہیں یہ تمہاری مما نہیں ہے۔یہ تم لوگوں کی گورنس ہے۔۔۔آج سے یہ تم لوگوں کے ساتھ کھیلے گی۔۔۔

تم لوگوں کے ساتھ رہے گی۔۔۔"حورب بہت زیادہ خوش ہوئی۔۔۔

اس سے پہلے جو گورنس کے ساتھ رہتی تھیے۔۔۔وہ ان کو بہت مارتی تھی۔۔ تبھی تو دونوں بہن بھائیوں نے اس کی ناک میں دم کر دیا۔۔۔

"ارے آیئے نا آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔۔۔ہم آپ کو اپنا روم دکھاتے ہیں۔۔"اس سے لے کر آگے بڑھنے لگے...

"رک جاؤ وہیں پر..."تینوں کے قدم تھمے..

"مصطفی یہ کہاں سے کوڑا اٹھا کر ہمارے گھر میں لے آئے ہو...؟"جہاں آرا چلتی ہوئی اس کے سامنے آئی۔۔۔وہیں تارا سر جھکا گئی۔۔

"دادی جان یہ کوڑا نہیں ہے۔۔۔ایک جیتی جاگتی انسان ہے۔۔۔حالات سے مجبوری ضرور ہے۔۔۔لیکن اپ اس کی تذلیل نہیں کر سکتیں۔۔۔"مصطفی نے

سختی سے جہاں آرا کو جواب دیا۔۔۔

"یس بڑی دادو۔۔آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔۔آپ ان سے معافی مانگیں۔۔۔

حورب بھی باریک سی آواز میں چلائی۔۔۔

پہلی بار تارا کے حق میں کسی نے آواز اٹھائی تھی۔۔۔وہ چھ سالہ لڑکی تارا کو بہت پسند۔۔

"ماما۔۔۔۔"اسے اپنے پیچھے سے کسی بچے کی آواز آئی... جھٹ سے مڑی...

ایک سالہ داور آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آیا۔۔۔وہ اس کی ٹانگ سے لپٹ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بار بار اسے ماما ماما کہہ رہا تھا۔۔۔۔

تارا نے نیچے بیٹھتے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔

"تم تو بہت ہی پیارے ہو

۔۔۔". وہ تارا کی گردن میں بازو ڈال گیا۔۔۔زور سے لگنے کی وجہ سے تارا کے

ہاتھ میں شدید درد ہوا۔۔۔وہ برداشت کر گئی۔۔۔بچہ تھا اسے تھوڑی پتہ تھا۔۔۔

وہی جہاں ہمارا بیگم غصے سے بولی۔۔۔

"مصطفی میں اپنے گھر میں اس لڑکی کو برداشت نہیں کروں گی... ہم خاندانی لوگ ہیں اور ایسے کوڑے کرکٹ کو ہم اپنے گھر میں پسند نہیں کرتے...

جاؤ لڑکی۔۔۔نکلو میرے گھر سے۔"وہ بڑے ہی سختی سے بولیں۔۔

"نہیں____"مصطفی انہیں ٹوک گیا۔۔

"معذرت جتنا گھر یہ آپ کا ہے۔۔اتنا ہی میرا ہے۔۔۔اور یہ میری مرضی سے آئی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

میرے بچوں کی تربیت کرے گی۔۔۔آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔میرے بچوں کو بگاڑ رہی ہیں۔۔۔۔جاؤ نین آپ بچوں کے ساتھ۔۔۔

اور بیٹا آپ انہیں کمرہ دکھا دو۔۔۔"

حورب اسے اپنے ساتھ لے گئی۔۔داور نے تارا کی انگلی پکڑ رکھی تھی۔۔۔وہ تینوں

کمرے میں چلے گئے۔۔۔

جہاں آرا مصطفی تک آئی۔۔۔

"تو اب تم اتنے باغی اور خود سر ہو گئے ہو۔۔۔ کہ اپنے دادی کے فیصلوں سے انحراف کرو گے۔۔۔۔ایسے چھوٹے گھر کی لڑکیاں معصوم بن کر پہلے گھروں میں داخل ہوتی ہیں۔۔۔

اور پھر زندگیوں میں۔۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔ مصطفی اگر یہ لڑکی تمہاری زندگی میں آئی ۔۔۔تو میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"

اسے وارننگ دیتے جہاں آرا بیگم نکلتی چلی گئی۔۔۔۔ مصطفی افسوس کر کے رہ گیا وہ اپنی دادی کی سوچ بدل نہیں سکتا تھا۔۔۔

سر جھٹکتا اپنے کمرے میں بڑھ گیا۔۔

******

سجدہ کے ہر نشاں پہ ہے خوں سا جما ہوا

یارو یہ اس کے گھر کا کہیں راستہ نہ ہو

زخموں کی مشعلیں لیے گزرا ہے دل سے کون

یادوں کا کوئی بھٹکا ہوا قافلہ نہ ہو

کب سے کھڑا ہوں ایک دوراہے پہ بت بنا

سب کچھ جو دیکھتا ہو مگر بولتا نہ ہو

چومو لگاؤ آنکھوں سے سر پر رکھو اسے

یہ زندگی ورق کسی انجیل کا نہ ہو

سو بار اک گلی میں مجھے لے گیا یہ وہم

کھڑکی سے کوئی مصلحتاً جھانکتا نہ ہو

شرما گئے تھے دونوں ہی پہلی نظر کے بعد

شاید تمہیں تو یاد بھی وہ واقعہ نہ ہو

لاؤ نہ میرے سامنے عارض کے آفتاب

www.novelsclubb.com

چہرے پہ کوئی حرف تمنا لکھا نہ ہو

ماضی کے ریگ زار پہ رکھنا سنبھل کے پاؤں

بچوں کا اس میں کوئی گھروندا بنا نہ ہو

نیلم کو وہ لوگ اسلام آباد لے آئے۔۔۔کئی سالوں بعد مصطفی کمال نے پھر سے اس گھر کے دہلیز پر قدم رکھا۔۔۔

اب جہاں آرا بیگم اس دنیا میں نہیں تھیں۔۔۔بہت سالوں پہلے وہ اپنی ضد انا سب کچھ لے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

اس گھر میں اب مصطفی کا کزن رہتا تھا۔۔

دوسرا پورشن خالی رکھا ہوا تھا

۔۔اس نے اپنا پورشن کھلوایا۔۔۔

داور بلاج اور حورب اس وقت مصطفی کے کمرے میں موجود تھے۔۔۔

نیلم کی آنکھیں کھلی تھیں۔۔وہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔یہی کمرہ تھا۔۔۔جو کئی سالوں پہلے اس کی زندگی میں ایک نیا باب لے کر آیا تھا۔۔۔

جس نے تارا کو نین بنایا تھا۔۔۔اس شخص نے اسے بیوی بنا کر مان بخشا تھا۔۔

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

۔

مصطفی ملازم کو کچھ ضروری ہدایات دے رہا تھا۔۔۔جب پیچھے سے اس کا کزن چلتا ہوا آیا۔۔

"اچھا تو مل گئی تمہاری بیوی تمہیں___ویسے عمر کا اثر صرف تم پر ہوا ہے... تمہاری بیوی تو آج بھی ویسی کی ویسی ہی ہے۔۔۔۔حورب کے بڑی بہن لگتی ہے وہ۔۔۔"

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے اظہر فرید اس پر طنز کا تیر مارتے بولا...

مصطفی اس کی طرف مڑا۔۔۔اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی۔۔

پیچھے کھڑی اس کی بیوی کو دیکھا۔۔۔پھر ہنستے ہوئے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اس کی رضامندی سے شادی کی تھی..اسے ایک رشتے کی ضرورت تھی...اور مجھے اپنے بچوں کی ماں کی...

ہم دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا بن گئے۔۔"

"اور تم نے کیا کیا_____ایک بوڑھی فرنگن سے شادی کر لی۔۔۔جانتے ہو نا جب تم نے شادی کی تھی۔۔۔تب وہ 45 سال کی تھی۔۔۔اور تم صرف 25 سال کے۔۔۔

"جب یہ کینڈین تمہاری زندگی میں آئی تھی۔۔۔میں نے تو نہیں کہا دیکھ لو تم بوڑھے ہو گئے ہو۔۔۔وہ آج بھی 45 کی لگتی ہے۔۔۔"

مصطفی نے کھڑے کھڑے اس کی اچھی خاصی عزت افزائی کر ڈالی۔۔۔

اظہر تو کلس کر رہ گیا۔۔۔وہ جو اسے سنانے آیا تھا۔۔۔

اپنا منہ لے کر واپس لوٹ گیا۔۔۔اس کی بیوی واحبہ ایک شان سے چلتی ہوئی اس تک آئی۔۔

"ہیلو مسٹر مصطفی کمال۔۔مبارک ہو آپ کو آپ کی وائف مل گئی۔۔۔"اپنے گولڈن بالوں کو پیچھے کرتی وہ ایک ادا سے بولی۔۔

"تھینک یو مس واحبہ۔۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔"

"اوکے میری وائف میرا ویٹ کر رہی ہے چلتا ہوں۔۔"اسے جواب دیتا ہے وہ واپس بڑھنے لگا. جب اس کی اگلی بات نے مصطفی کے قدم جکڑ لیے...

"وہ آپ کا ویٹ کیسے کر سکتی ہے۔۔؟؟

"میں نے تو سنا ہے کہ وہ کوما میں ہے۔۔۔تو کیا کوما میں بھی لوگ انتظار کرتے ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بات سن کر مصطفی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔بہت مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ برقرار رکھتے پھر سے اس کے پاس آیا۔۔۔

"ویسے عمر کافی ہو گئی آپ کی۔۔۔لیکن دوسروں کی زندگی میں ٹانگ اڑانا ابھی تک نہیں چھوڑا آپ نے۔۔۔۔جیسی آپ کچھ سال پہلے تھیں۔۔۔بالکل ویسی ہی ہیں

۔۔۔۔

میرا مشورہ ہے کہ اب اپنی ٹانگ کو سنبھال کر رکھیں۔۔۔اس عمر غلطی سے اگر ٹوٹ گئی نا تو بڑھاپے میں ہڈیاں جڑتی نہیں ہیں۔۔"

اس کی عمر کو نشانہ بناتا وہ نکلتا چلا گیا۔۔۔دونوں میاں بیوی کی اچھی خاصی عزت افزائی ہوئی۔۔۔کہ دوبارہ ان کے پورشن میں آنے کا سوچیں بھی نہیں۔۔۔

مصطفی کمرے میں گیا۔۔۔وہ تینوں کھڑے ہوئے۔۔۔

"ڈیڈ آپ لوگ باتیں کریں.. ہم آرام کرنے جا رہے ہیں... بہت نیند آ رہی ہے ..."

www.novelsclubb.com

حورب نے داور اور بالاج کو اشارہ کیا۔۔۔دارم جانا نہیں چاہتا تھا۔۔حورب نے اسے گھورا۔۔۔وہ تینوں کمرے سے نکل گئے۔۔۔

مصطفی نے دروازہ بند کیا۔۔وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔

اس کے ہاتھ کو پکڑتے اپنی ہتھیلی پر رکھا۔۔۔پھر دوسرا ہاتھ اوپر رکھتے۔۔۔وہ اس

کی طرف دیکھنے لگا۔۔

"تم ایک بار تو مجھ سے رابطہ کر سکتی تھی نا۔۔کیا اتنا غیر ضروری نہیں سمجھا تم نے___؟؟کہ مجھے بتایا تک نہیں کہ تم کس سال میں ہو___؟____ہمارا بچہ ٹھیک ہے____تم ٹھیک ہو.____

جانتی ہو میں نے تمہیں کتنا تلاش کیا۔۔___"

نیلم کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔مصطفی کو بہت رنج پہنچا۔۔اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

"ارے میں نے یہ تھوڑی کہا ہے۔۔۔کہ تم رونے لگ جاؤ۔۔۔میں تو بس ناراض ہوں۔۔۔اور عمر ایک حصہ میں نے تمہارے اور اپنے بچے کے بغیر گزارا ہے۔۔۔یعنی میں اسے اپنے ان ہاتھوں میں اٹھا نہیں سکا۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے بولا

"جب وہ پیدا ہوا ہو گا تو میں تم لوگوں کے پاس موجود نہیں تھا...ایک بچے کو سب سے پہلے اس کے باپ کا لمس ملتا ہے۔۔۔وہ اپنے باپ کو محسوس کرتا ہے۔۔۔مجھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یوں لگتا تھا کہ میری زندگی ادھوری ہے۔۔۔اور ابھی بھی مجھے یہی لگ رہا ہے۔۔"

وہ داسی سے بولا۔۔

"میں آئی تھی مصطفی____ خدا کی قسم میں آئی تھی...اس گھر میں جب آپ کی دادی نے مجھے اور میرے بچوں کو قبول نہیں کیا..آپ اس گھر میں نہیں تھے۔۔۔ مجھے دھکے دے کر اس گھر سے نکالا گیا۔۔۔میں چاہتی تھی کہ ہمارے بیٹے اپنے باپ کا لمس محسوس کریں۔۔۔اس کی گود میں روئے۔۔آپ اسے چپ کرواؤ۔۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔"

۔وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔لیکن کہہ نہیں سکی۔۔وہ خود سے تو جواب دے سکتی تھی۔۔لیکن اس کے ہونٹ سل گئے تھے۔۔

مصطفی میں محسوس کر سکتا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے۔۔۔لیکن کیا۔۔۔یہ تو صرف وہی جانتی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر اس کے چہرے پر بے چینی دیکھتا رہا۔۔۔

"اچھا مجھے یہ بتاؤ ہمارا بیٹا ہے یا بیٹی؟؟_"وہ سوچتے ہوئے وہ اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔پھر خود ہی مسکرایا۔۔۔

"ارے تم کیسے بتاؤ گی... تم تو بول ہی نہیں سکتی.."اس نے خود ہی اپنی بات کی تردید کرتے جواب دیا...

وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"پتہ نہیں وہ کتنا پریشان ہو رہا ہو گا...جب اسے اپنی ماں نہیں ملے گی..."مصطفی کو اس کی بہت فکر ہو رہی تھی۔۔۔

اسے یاد آیا ایک دفعہ ان کا ساتھی بھی اسی طرح کی کنڈیشن میں چلا گیا تھا۔۔اس کے پاس دشمن کے کچھ سیکرٹس تھے۔۔ تبھی ان کے ایک ایکسپرٹ نے اشاروں کے ذریعے اس سے سب پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ کافی دیر سے پریشان۔۔۔ایک دم سے خوش ہوا۔۔۔نیلم سب کچھ دیکھ رہی تھی ۔۔۔اس کے چہرے کی پریشانی،اس کی خوشی اور جو کشمکش کا وہ شکار تھا۔۔۔۔وہ

سب محسوس کر رہی تھی

۔۔

پر وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔اس کا کتنا دل کیا کہ وہ اپنے بچوں کو خود میں سمو لے۔۔۔ مصطفی سے ڈھیر ساری باتیں کرے۔۔۔اسے بتائے کہ اس نے کتنی مشکلات کا سامنا کیا۔۔۔

لوگوں سے لڑی۔۔۔وہ کمزور سی نین کو بہت پیچھے چھوڑتی۔

۔وہ نیلم بن گئی۔۔۔ نیلم جسے حالات سے لڑنا آتا تھا۔۔۔جو لوگوں کے ہاتھ توڑنا جانتی تھی۔۔۔جو ہر ایک زبان کو بند کرنا اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

ایک پین اور کاپی اٹھائے وہ اس کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

"اچھا میں لکھوں گا اور تم جو ٹھیک ہو اس پر اپنی آنکھیں بند کر لو...."

اس نے ایک سائیڈ پر بیٹا اور ایک سائیڈ پر بیٹی لکھا۔۔۔

"اب بتاؤ ہمارا بیٹا ہے یا بیٹی_؟"مصطفی نے پہلے بیٹی پر پین رکھا۔۔اس نے کوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حرکت نہیں کی۔۔پھر بیٹے پر پین رکھا۔۔۔اس نے میں اپنی پلکیں ہلکی سے جھپکائیں۔۔۔

"گڈ____مطلب ہمارا بیٹا ہے_""

"مصطفی ہمارا بیٹا نہیں...ہمارے بیٹے ہیں وہ دو جڑواں بھائی ہیں.."وہ اسے بتانا چاہتی تھی۔۔۔

آج وہ خود کو بہت لاچار محسوس کر رہی تھی۔۔۔اتنا تو وہ تارا بن کر بھی لاچار نہیں تھی۔۔۔جتنا وہ آج خود کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"اچھا تو وہ وہیں پر رہتا ہے.مطلب اسی شہر میں تم لوگ رہتے تھے۔۔؟_"اس نے اپنی پلکیں جھپکائیں..

مصطفی کھڑا ہوا۔۔

"میں اسے تلاش کر لوں گا۔۔۔تم فکر نہ کرو بہت جلد وہ ہمارے ساتھ ہو گا۔۔۔"

کاپی سائیڈ پر رکھتا وہ باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

داور جو دروازے کے ساتھ چھپ کر کھڑا تھا۔۔ جلدی سے اندر آیا۔۔۔

اس کی نظر کاپی پر گئی۔۔۔ مصطفی نے کچھ نشان لگائے ہوئے تھے۔۔

"اوماما مطلب میرا چھوٹو بھائی ہے.. سسٹر نہیں..."اللہ جی میں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔وہ نیلم کے ساتھ بیٹھ گیا۔

داور کی پیدائش پر ہے بلڈ پریشر زیادہ بڑھنے کی وجہ سے اس کی ماں کی موت واقع ہو گئی۔۔۔ مصطفی اپنی محبوب بیوی کے جانے کی وجہ سے غم میں تھا۔۔۔

اس کے لیے اپنے ایک دن کے بیٹے کو سنبھالنا بہت مشکل تھا۔۔ جہاں آرا نے ایک دو دن بڑا لاڈ پیار دکھایا۔۔

لیکن پھر ہاتھ کھڑے کر دیے۔۔۔ مصطفی کبھی حورب اور بالاج کو سنبھالتا تو کبھی اس چھوٹے داور کو۔۔۔

ان کے گھر میں جو بھی عورت آتی۔۔۔وہ اس میں اپنی ماں تلاش کرتا

۔

www.novelsclubb.com

وہ نین تارا ہی تھی جو خود رشتوں کی ترسی ہوئی تھی۔۔ جس نے آکر ان تینوں بچوں کو اپنی آغوش میں لے لیا۔۔

"چلیں آپ آرام کریں. میں پھر آؤں گا۔۔اسے کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔

جانے کا دل تو نہیں کر رہا تھا۔۔ لیکن نیند سے اس کی آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں

۔۔۔

نیلم چاہتی تھی کہ وہ تھوڑی دیر رک جائے۔۔وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔۔ لیکن اپنی آنکھیں تو سیراب کر سکتی تھی۔۔۔

داور میں اسے اپنے صائم اور دائم کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔۔وہ دروازہ بند کرتا ہے کمرے سے نکل گیا۔۔

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

۔

صائم اور دائم کل سارا دن خوار ہوئے۔۔۔اوپر سے اتنا سفر کرنے پر میں شدید

تھکن ہو رہی تھی۔۔آج سے پہلے انہوں نے کبھی بھی اتنا کام نہیں کیا تھا نن وہ کئی علاقوں میں پولیو ٹیم کے ساتھ گئے۔۔دونوں بھائی الگ الگ جگہ پر نکل گئے۔۔اور یہ بھی پہلی ہی دفعہ تھا۔۔۔جب ان دونوں نے الگ الگ جگہ پر کام کیا۔۔۔

آج بھی صبح صبح ان کی ٹیم نکلی۔۔وہ ایک پرانا گاؤں تھا۔جہاں پر لوگ پولیو کے قطروں کو بچوں کے لیے زہر سمجھتے تھے۔۔۔

ان کے مطابق حکومت بچوں کو یہ قطرے پلا کر انہیں کمزور کرتی ہے۔اور آہستہ آہستہ وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔۔آج آصف بھائی نے ان دونوں کو ہی اپنی لیڈی ورکر کے ساتھ بھیجا۔

وہ کافی دیر سے چل رہے تھے۔

"اچھا صائم اور دائم تم لوگ تو ابھی سکول سے آئے ہو...اور اب کام پر لگ گئے کیا تم لوگوں نے کچھ کھایا_؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ پختہ عمر کی عورت تھی۔۔ان کا چہرہ دیکھ کر اس سمجھ گئی کہ دونوں میں کچھ نہیں کھایا۔

"ارے ہاں... ہم نے سکول سے کھایا تھا.. بس یہ کام ختم ہو جائے پھر کچھ کھالیں گے." دائم جلدی سے بات بنائی.., صائم نے بھی اس کے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔حالانکہ دونوں بھائی ہی جانتے تھے کہ انہیں کتنی بھوک لگ رہی تھی۔۔۔

وہ ایک دروازے پر پہنچے۔۔۔

"چلو سنو یہ جو بندہ ہے نا بہت ہی اکڑو والا ہے... پچھلی بار بھی ہماری ٹیم کے پیچھے ڈنڈے لے کر لگ گیا تھا... اس کے 15 بچے تب تھے... جب میں اس سائیڈ پر آتی تھی.. اب تو کافی عرصہ ہو گیا ہے..

میں نے اس سائیڈ کا رخ ہی نہیں کیا۔۔۔بلکہ شہر میں ہی کام کرنا پسند ہے مجھے۔۔"

وہ اب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کون دروازہ کھٹکھٹائے___

"آپ رکیں ہم کھٹکھٹاتے ہیں.." وہ عورت دروازہ بجانے لگی کہ دائم نے اسے روکا...

اگر وہ آدمی باہر آکر کوئی بدتمیزی کرے گا۔۔تو دونوں کم از کم سن سکیں گے۔

عورت کو سامنے کرنا اچھی بات نہیں۔۔دائم نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

"

کون کمبخت آگیا.. نہیں گھر میں سکون کیوں نہیں لینے دیتے تم لوگ۔۔اپنے گھر میں مرو۔۔دفع ہو جاؤ ذلیل انسان۔۔مجال ہے کہ ایک دن بھی سکھ کا گزارنے دیا ہو۔"

www.novelsclubb.com

اندر سے اس ادمی کے چلانے کی آواز باہر تک آرہی تھی۔۔تینوں نے دوسرے کو دیکھا۔اس عورت نے انہیں چکنا رہنے کا اشارہ کیا۔

آدمی نے دروازہ کھولا سامنے ہی تو خوبصورت نوجوان کھڑے تھے۔۔۔انہیں دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا۔۔۔پیچھے پولیو کی لیڈی ورکر بھی کھڑی تھی۔۔

اسے دیکھتے ہی ایک دم سے غصہ ہوتے چلانے لگا۔۔

"تم پھر سے آ گئی۔۔ میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میرے بچوں کو تمہارے ان قطروں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

کیوں بار بار آ جاتی ہو ہمیں پریشان کرنے۔۔۔" وہ شدید غصے سے بولا۔

صائم، دائم کو یہ بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی۔۔ وہ اس عورت کے سامنے آ گئے ۔۔۔

"دیکھیے آپ کو عورتوں سے بات کرنے کی تمیز بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ جب بچے پیدا کرتے ہیں تو ان کے تحفظ کی ذمہ داری بھی اٹھائیں۔۔۔ بچوں کو بلائیں اپنے۔۔"

اس نے خاصا سنجیدگی سے کہا۔۔ آدمی نے اس کا گریبان پکڑا۔۔

"نہیں تو ہوتا کون ہے مجھے حکم دینے والا۔۔ میری مرضی نہیں بلاتا۔۔"

میں دائم نے معاملہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"دیکھیں سر ہم لوگ دو بچپن سے ہی یہ قطرے پیتے آ رہے ہیں۔۔ اور اب تو

سعودیہ عرب میں بھی اس کو سند مل چکی ہے۔۔ باقاعدہ چھوٹے بچوں کو یہ قطرے پلائے جاتے ہیں۔۔تاکہ وہ پولیو کا شکار نہ ہو۔۔

آپ مہربانی کریں۔۔اگر اپ کا کوئی بچہ معذور ہو جائے۔۔تو تمام عمر کیا آپ اسے اٹھا پائیں گے۔۔۔ چلیں ابھی تو اپ جوان ہیں۔۔اب کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔"

دائم نے اسے مسکا لگایا حالانکہ وہ 40_42 کا لگ رہا تھا۔۔۔

اپنی تعریف سن کر اس نے کالر جھاڑا...

"تم کہہ رہے ہو اس لیے مان رہا ہوں.. لیکن ان دونوں کی بات تو میں ہر گز نہیں مانتا۔۔۔کتنے بد تمیز ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بڑی ہی لگاوٹ سے کہا پھر اپنے بچوں کو اواز لگائی۔۔

"چلیے میم آپ جلدی جلدی سے قطرے پلاتی جائیں۔۔"دائم نے اپنی ساتھی سے جلدی سے بولا۔۔۔

بچے آہستہ آہستہ آتے جا رہے تھے۔۔۔وہ انہیں قطرے پلاتی جا رہی تھی۔انہوں

نے پانچ بچوں کو قطرے پلائے۔۔۔

"ویسے کتنے بچے ہیں آپ کے ؟؟؟"___ان کی ساتھی کے مطابق کافی عرصہ پہلے اس کے 15 بچے تھے۔۔۔

تو یقیناوہ بچے تو قطرے پینے کی عمر سے گزر گئے ہوں گے۔۔۔مطلب یہ ان کے نئے بچے تھے...

"میرے ماشاءاللہ 20 بچے ہیں۔۔"آدمی نے بڑے ہی فخر سے بتایا

اس کی بات سن کر ان تینوں کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔"مطلب_"

"مطلب کیا بچے ہیں تو ہیں_____چلو جاؤ_"

"لگتا ہے کہ اس آدمی کو بچے پیدا کرنے کے علاوہ کوئی بھی کام نہیں ہے.خ وہ منہ میں بڑبڑاتے ہنسنے لگا۔۔۔ادمی نے اسے گھور کر دیکھا اس کی ہنسی کو فورا بریک لگی۔

"اللہ کے فضل و کرم سے 20 بچے ہیں. میرے اچھی خاصی زمین ہے۔۔اچھا کھاتے پیتے ہیں۔کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔۔میرا زراعت کا کاروبار ہے۔۔۔میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پال سکتا ہوں خیال رکھ سکتا ہوں۔۔۔تو مجھے یہ بوجھ نہیں لگتے۔

جو نہیں پال سکتے ان کے لیے بچے دو ہی اچھے۔"انہیں جواب دے کر آدمی نے

دروازہ بند کر لیا..

وہ بند دروازے کو دیکھتے رہ گئے۔صائم کو ایک دم سے ہنسی آئی۔۔

جس پر وہ کنٹرول نہیں کر پایا۔۔تینوں ہنستے ہوئے آگے چلے گئے۔۔۔

"واہ بھئی دائم تم نے تو کمال کر دیا۔۔یہ آدمی بڑا ہی بیبا بندہ ہے۔۔کبھی بھی کسی کی

بات نہیں مانتا۔۔پر تم نے بڑے ہی سلیقے سے اسے سمجھایا امید ہے کہ آئندہ بھی

وہ خیال رکھے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی ساتھی ورکر نے اس کی تعریف کرتے کہا۔۔۔

"میرا خیال ہے آئندہ تک یہ بچے کافی بڑے ہو جائیں گے.."صائم نہیں جیسے ان کا

مذاق اڑایا۔۔دائم کا سر چکرانے لگا۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا

۔۔۔وہ لوگ ایک گھر کے دروازے تک پہنچے۔۔۔کہ دائم لڑکھڑا کر گر گیا۔۔

"بڑے___ بڑے کیا ہوا___ ؟اٹھو نا_"

صائم نے جلدی سے اسے سنبھالا۔۔

"آنٹی آنٹی دیکھیں نا اسے کیا ہو گیا ہے۔۔۔یہ اٹھ کیوں نہیں رہا ہے۔۔۔"

صائم کو پریشانی ہونے لگی۔۔

"اٹھ نا۔۔۔مذاق نہ کر۔۔۔دیکھ نا میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔۔"وہ اس کے گال تھپتھپاتے اسے ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"کیا تم لوگوں نے کچھ کھایا تھا۔۔۔؟"

اس کی حالت دیکھ کر عورت پوچھنے لگی۔۔صائم نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ہماری ماما گھر پر نہیں ہیں نا...تو کوئی کھانا بنانے والا بھی نہیں ہے..اس لیے ہم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا"

اس نے سر جھکاتے جواب دیا۔۔عورت افسوس کر کے رہ گئی۔۔

"کتنی سفاک ماں ہے..بچوں کی پرواہ کے بغیر کہاں چلی گئی___؟"

وہ.. شدید غصے میں بولی کہ صائم کی آنکھوں میں انگارا بلنے لگے۔۔۔

"میری موم سفاک نہیں ہیں آنٹی۔۔۔وہ کہیں گم ہو گئی ہیں۔آج تک انہوں نے ہمیں اکیلا نہیں چھوڑا۔۔"صائم کو اس عورت کی بات شدید بری لگی۔

گھر کا دروازہ کھلا ایک بوڑھی عورت باہر آئی

"ارے کیا ہوا بچے کو... خدا خیر کرے. کتنا خوبصورت بچہ ہے۔۔"وہ اس کے پاس بیٹھتی پوچھنے لگی..

"اچھا ہوا اماں آپ آ گئیں۔۔۔بچہ بھوک سے بے ہوش ہو گیا ہے۔۔کچھ کھانے کو لا دیں۔۔"اس نے جلدی سے اس بوڑھی اماں کو کہا۔۔۔

"ہاں بیٹا تو لے آ دونوں بچوں کو اندر.. میں اپنی بہو سے کہتی ہوں۔۔وہ دے دے گی۔۔"

صائم اسے سہارا دے کر اندر لے گیا۔

"بیٹا ادھر لٹا دو.."اماں نے چارپائی بچھائی. صائم نے جلدی سے اسے لٹا دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اماں کی بہو کھانا ڈال کر لے آئی۔۔اسے اٹھا کر پانی پلایا۔۔جب تھوڑا ہوش آیا تو اسے کھانا دیا۔۔

صائم بس پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"صائم کھاؤ نا۔۔ تمہیں بھی تو بھوک ہو گی۔"اس لیڈی ورکر میں صائم سے بولا

۔۔۔وہ بھی سر ہلاتا کھانے لگا۔۔۔

دونوں بھائیوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔۔۔لیڈی ورکر نے اماں کا شکریہ ادا کیا

۔۔۔

اس کے پوتوں کو قطرے پلا کر وہ لوگ واپس چل پڑے۔۔

"اب سے تم لوگ بھوکے مت رہنا..میں صبح صبح تم لوگوں کے لیے کھانا بھجوا دیا کروں گی۔"

وہ دونوں کچھ نہیں بولے چپ چاپ اگے چلنے لگے۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

تارا بچوں کو کھانا کھلا رہی تھی. مصطفی نے اس کی پٹی بدلوادی تھی۔۔

ڈاکٹر سے اس کا چیک اپ بھی کروادیا تھا۔اب اس کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی۔

بچوں کے ساتھ مل کر اسے بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

مصطفی ان لوگوں کے لیے بازار سے فاسٹ فوڈ لے کر آیا تھا۔۔چھ سالہ حورب کو

برگر بہت زیادہ پسند تھا۔۔۔وہیں بالاج بھی اس سے پیچھے نہیں تھا۔۔

ایک سالہ داور بس اپنے کیلے اور سیب تاکہ محدود تھا۔۔اس نے دونوں چیزوں کو

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر پلیٹ میں ڈالا۔۔پھر چمچ سے اسے کھلانے لگی

وہ بار بار اس کے منہ پر فروٹ اچھال دیتا۔۔پھر ہنسنے لگتا۔۔

تارا بھی اس کی حرکت دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔پہلی بار وہ اتنا کھلکھلا کر ہنس گئی تھی۔۔۔

پیچھے کھڑا مصطفی ان لوگوں کا ہنسی مذاق دیکھ رہا تھا۔۔

"آپ بھی کھائیں نا۔۔آپ کیوں نہیں کھا رہی ہیں_؟حورب نے برگر تارا کی

طرف بڑھایا۔۔۔

"نہیں نہیں مجھے نہیں کھانا. تم لوگ کھاؤ۔۔"اس نے لینے سے انکار کر دیا..

مصطفی چلتا ہوا اس تک گیا۔۔

"ارے لو نین تمہارے لیے بھی میں لے کر آیا ہوں۔۔۔"سائیڈ پر پڑا ایک شاپر اٹھا کر اسے دیا..

"لیکن میں ___"اس نے انکار کرنا چاہا..

"دیکھو تم میرے بچوں کی گورننس ہو.. تو جو چیزیں میرے بچے کھائیں گے. وہ تم بھی کھانا۔اب اگر وہ کہہ رہے ہیں تو تم کھالو۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ برگر کو دیکھنے لگی ایک دفعہ حاشر نے اسے برگر لا کر دیا تھا..اس کا ذائقہ اسے بہت الگ سا لگا تھا۔۔وہ ہمیشہ گھر کے کھانے تک ہی محدود تھی۔۔

چاچی نے اسے اتنا کھلا نہیں چھوڑا تھا کہ ایسی فرمائشیں کرتی۔۔

مصطفی ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔اس نے شرمندہ ہوتے شاپر اور پکڑا اور چپ

چاپ کھانے لگی۔۔

وہ کرسی کھینچ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"لو بھئی اکیلے اکیلے کھا رہے ہو. مجھے نہیں دینا۔۔"اس بار وہ حورب اور بالاج سے مخاطب ہوا۔۔انہوں نے ایک شاپر اٹھا کر مصطفی کو تھمایا۔۔

"لیں ڈیڈ آپ کا حصہ۔"مصطفی بھی اب ان کے ساتھ کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔

"ماما.."داور برگر کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا..وہ مصطفی کے منہ کی طرف دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"دے دیں یہ اتنا سپائسی نہیں ہے_"تارا نے ایک سائیڈ سے تھوڑا سا توڑ کر اسے پکڑایا۔۔اس نے منہ میں ڈالا پھر فورا اچھالا۔۔۔

زبان نکال کر ہنسنے لگا۔۔

"شرارتی بچہ_"تارا نے اس کا گال کھینچتے کہا۔۔سیڑھیوں پر کھڑی جہاں نے

شدید نفرت سے یہ منظر دیکھا وہ تیز تیز چلتی ان تک آئی۔۔

تارا کی کلائی پکڑ کر اسے کھڑا کیا ہے۔۔

"لڑکی تم اپنی اوقات بھول رہی ہو. یہاں پر تم ایک نوکرانی بن کر آئی ہو۔۔تو ہمارے گھر کے افراد میں شامل ہونے کی کوشش مت کرو۔۔۔"تارا شرمندہ ہو کر رہ گئی..وہ عورت اسے بالکل اپنی چاچی کیسی لگی۔۔جسے اپنے غرور اپنے انا کے علاوہ کوئی بھی نظر نہیں آتا تھا۔

"نین تم یہ سارا سامان اٹھاؤ اور بچوں کو لے کر کمرے میں جاؤ." وہ مصطفی کو دیکھنے لگی...

www.novelsclubb.com

"جو میں نے کہا ہے وہ کرو." مصطفی نے سختی سے کہا وہ چپ چاپ داور کو اٹھاتی حورب اور بالاج کو لے کر ان کے کمرے میں چلی گئی۔۔

"دادی میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ میرے بچوں کے سامنے ایسی زبان استعمال مت کیا کریں..ان پر برا اثر پڑتا ہے آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا_"اس بار

مصطفی نے خاصہ سخت لہجے میں جہاں آرا کو جواب دیا۔۔۔

جہاں آرا نے شدید غصے سے اسے دیکھا۔۔

"اب تم اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے اپنی دادی کو جواب دو گے.." وہ اسے گھورتے ہوئے بولیں۔۔

مصطفی مسکرانے لگا۔"تو اور کیا کروں_؟_میرے بچوں کو سہارا مل گیا ہے وہ خوش ہیں..اور وہ لڑکی بھی بے سہارا ہے۔۔کیا کیا اس نے۔۔؟؟____کوئی چوری کی ہے___؟___نہیں نا_____تو پلیز آپ اس معاملے سے دور رہیں.."

اسے جواب دیتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"نہیں مصطفی ایسا تو بالکل نہیں ہو گا.اس لڑکی کو تو میں اس گھر سے نکال کر ہی رہوں گی۔۔ایسے چھوٹے لوگ مجھے پسند نہیں ہیں۔۔"

جہاں آرا نے تنفر سے بچوں کے کمرے کی طرف دیکھا۔پھر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

وہ لوگ کب سے ڈاکٹر کی کاروائی دیکھ رہے تھے۔۔پٹی آہستہ آہستہ اتر رہی تھی۔۔اور چہرہ اب سامنے آنے لگا تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں پٹی پوری کھل گئی۔۔اب چہرہ واضح نظر آرہا تھا۔اسے دیکھتے ہی سامنے کھڑا شخص زور زور سے ہنسنے لگا۔

"واہ ڈاکٹر واہ تم نے تو کمال کر دیا. ہو بہو ویسا ہی لڑکا بنا ڈالا تم نے۔"ڈاکٹر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے..اسے شاباشی دی۔۔

"بہت بہت شکریہ سر. یہ تو میرا کام ہے۔۔"ڈاکٹر نے بڑے ہی عاجزی سے کہا...

جب اس بندے نے پسٹل ڈاکٹر کے پیٹ پر رکھ دے زور سے دبایا۔ڈاکٹر وہیں پر ڈھیر ہو گیا۔

"اور میرا یہ کام ہے. کہ جو میرا کام کر دیتا ہے اسے میں کسی کام کا نہیں رہنے دیتا۔" اس نے فرش پر تڑپتے ڈاکٹر کو دیکھا. پھر ایک اور فائر کرتے اسے ابدی نیند سلا دیا "۔۔

"سر اب اس لڑکے کا کیا کرنا ہے۔۔؟_'پیچھے کھڑے ادمی نے اپنے باس سے پوچھا۔۔اس نے ہاتھ اوپر کرتے اسے چپ رہنے کا کہا۔۔۔

پہلے سامنے بیٹھے لڑکے کے پاس گیا۔۔۔

"المیر بغدادی اس نئ چہرے کو پا کر کیسا لگ رہا ہے تمہیں___؟"اس لڑکے نے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا جو کہ سرجری سے بدل چکا تھا پھر ایک کونے پڑے لڑکے کو دیکھا۔۔جس کی شناخت اب اسے دی گئ تھی۔۔

"ویسے خوبصورت تو بہت ہے یہ لڑکا۔لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اب یہ خوبصورت رہے گا نہیں۔۔۔جا کر ختم کر دو اسے۔۔۔"

اس نے اپنے ادمی سے بولا۔۔

وہ اس بیہوش لڑکے کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے کر چلا گیا۔۔

"استاد اب کیا کرنا ہے___؟؟میرا تو چہرہ ہی بدل ڈالا آپ نے؟؟؟"

وہ بار بار اپنے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔جو کہ اب شاید کبھی بھی واپس نہ آسکے۔۔وہ

آدمی ہنسنے لگا۔۔۔

"کیا کرنا ہے اس کرنل کے گھر میں داخل ہونا ہے_____ وہ ان لوگوں کو بالکل بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔۔

بس یہی لگنا چاہیے کہ کینیڈا سے واپس آیا۔۔۔ان کا بیٹا تم ہی ہو۔۔۔"

"اور اب تو سنا ہے کہ وہ کرنل اسی گھر میں موجود ہے۔۔۔ہمارا کام بہت جلدی ہو جائے گا ایک بات یاد رکھنا اور عورت کے چکر میں بالکل مت پڑنا.... صرف اپنے کام پر دھیان دینا۔۔"

اس کے گریبان کو پکڑتے اس آدمی نے سامنے بیٹھے لڑکے کو دھمکی دی... وہ تھوڑا سہم گیا۔۔پھر مسکرایا۔۔۔۔

"آپ بھی فکر مت کریں المیر بغدادی عورتوں کے چکر میں نہیں پڑتا۔۔ہاں لیکن ہمارے کام کے لیے عورت کی ضرورت ضرور پڑے گی۔۔اسی لیے اس سے تھوڑا راہ ورسم تو بڑھانی ہی پڑے گی۔۔

اس کی بات پر دونوں ہنسنے لگے۔۔

باہر سے ایک فائر کی آواز آئی۔۔۔پھر کوئی چیخا۔۔دونوں خاموش ہوئے پھر سے ہنسنے لگے۔۔

"لو جی یہ تو گیا اوپر۔اور تم جاؤ گے اب اس گھر ہمارا مشن پورا کرنے۔۔۔"

اس لڑکے نے کھڑے ہوتے ہی اپنا جیکٹ پہنا۔۔جلدی سے اپنے جو گرز پہنے۔۔ کلائی میں اس لڑکے کی گھڑی باندھی۔۔۔اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔۔

اب وہ اس سفر پر نکل پڑا تھا جہاں پر یا تو وہ کسی کو برباد کر دے گا۔یا خود برباد ہو کر واپس لوٹے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

******

انسان بھی کتنا خود غرض ہے نا..جب اپنا مطلب ہو تو وہ اپنے ناپسندیدہ انسان کے پاس بھی جا پہنچتا ہے۔۔۔

اس کی خوشامد کرتا ہے۔۔۔تب تک اس کے ارد گرد گند کی مکھیوں کی طرح

منڈلاتا رہتا ہے۔۔۔جب تک اس کا مقصد پورا نہ ہو جائے۔۔

جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔۔۔تو اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر باہر

پھینک دیتا ہے۔۔۔

المیر بغدادی اور اس کا ساتھی بھی وہی کرنے لگے تھے۔۔۔

اس بے گناہ نوجوان کو بغیر کسی وجہ کے قتل کر دیا۔۔۔

دونوں بڑی شان سے چلتے اس ڈاکٹر کو روندتے ہوئے باہر نکلے۔۔۔

جس نے ان کا مقصد پورا کیا تھا جیسے ہی وہ۔۔۔مطلوبہ جگہ پر پہنچے۔۔۔وہ نوجوان

خون میں لت پت پڑا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سامنے ہی وہ شخص کھڑا تھا

۔۔جس نے ایک منٹ کی دیری کیے بنا بڑی سفاکی سے اسے ختم کر ڈالا۔

اس نے جوتے کی نوک سے نوجوان کے چہرے کو ہلایا۔۔

۔۔پھر گھٹنوں کے بل اس کے چہرے کی طرف بیٹھا۔۔

"جانتے ہو تمہیں مارنا ہمارا مقصد نہیں تھا... لیکن تمہاری جگہ لینا ہمارا مقصد تھا...

اپنے ہاتھوں سے اس کے جبڑے کو زور سے دبوچتے... وہ تنفر سے بولا۔۔۔

سامنے والا زندہ ہوتا تو تکلیف سے تڑپ جاتا۔۔

"لے جاؤ اسے اور ٹھکانے لگا دو۔۔۔اس کا نام و نشان بھی نہیں بچنا چاہیے

۔۔۔"اس سے کہتا وہ اپنے استاد کی طرف مڑا..

"چلیے استاد وقت ہو گیا ہے... ابھی تو اس کے دوسرے بھائی نے بھی پہنچنا ہے...

اور مجھے اس کے ساتھ ہی اس گھر میں داخل ہونا ہے.. تاکہ کسی کو کوئی شک نہ ہو

..."

www.novelsclubb.com

"نکلتا ہوں___"اپنے استاد کے گلے لگتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اس کے استاد نے اس خوبصورت نوجوان کو دیکھا۔۔۔

جو بغیر کسی غلطی کے اپنی زندگی ہار گیا۔۔۔اس کے ماں باپ نے کہاں سوچا ہو گا

۔۔۔

کہ جس کو اپنی آغوش میں لینے لگے ہیں۔۔۔وہ ان کا بیٹا نہیں بلکہ کوئی بہروپیہ ہے

۔۔۔

اس نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا۔۔۔وہ اس کی ٹانگ سے کھینچتا ہوا اسے تہہ خانے کی طرف لے گیا۔۔۔

فرش پر خون کی ایک لکیر کھینچتی چلی گئی۔۔۔وہ آدمی اس کے خون پر پیر رکھتا شان سے چلتا دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

صائم اور دائم خالی گھر میں بہت اداس بیٹھے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

نیلم سے ان کے گھر میں بہت رونق تھی۔۔تینوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔۔۔

کہ کسی چوتھے کی ان کی زندگی میں جگہ ہی نہیں تھی۔۔۔اب تو وہ چھت پر بھی نہیں جاتے تھے۔۔۔

رشیدہ خالہ انہیں بارہا کھانے کے لیے کہنے آتیں لیکن وہ انکار کر دیتے۔۔۔

خوددار ماں کی خدار اولاد تھے۔۔کیسے کسی کے ٹکڑوں پر پل سکتے تھے

آج آصف بھائی سے انہوں نے کچھ پیسے لیے۔۔۔جس سے بریڈ جیم خرید کر رکھ لیا

۔۔

"بڑے!!!!!_ مجھ سے یہ بریڈ جیم نہیں کھایا جاتا۔۔۔اب تو اندر باہر آنے کو ہے

۔۔۔۔میرا دل بہت خراب ہو رہا ہے۔۔"صائم بریڈ کو پلیٹ میں رکھتا ناگواری اس

سے بولا۔۔

دائم افسوس کر کے رہ گیا۔۔وہ نیلم سے کتنی فرمائشیں کرتے۔۔۔اپنی پسند کا کھانا

بنواتے تھے۔۔ہاں وہ زیادہ نکھڑے نہیں کرتے تھے۔۔۔نیلم خود ہی ان کی پسند

سمجھ جاتی تھی۔

"کھالو صائم میں کھانا بنانا سیکھ لوں گا۔۔تب تک تھوڑا بہت گزارا کر لو۔۔"....یہ

کہتے ہوئے دائم کی انکھیں نم ہو گئیں..

صائم آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گیا۔۔دونوں بھائی رونے لگے۔۔۔ان کی زندگی ایک ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح ہو گئی تھی۔۔۔جس میں کسی نے پتھر مار کر اسے بے سکون کر دیا ہو۔۔۔

"چلو ہم کھاتے ہیں اب رونا نہیں۔۔۔"دونوں نے ایک دوسرے کے آنسو صاف کیے۔۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم رکو میں دیکھ کر آتا ہوں..صائم کو وہیں پر بٹھاتا۔۔۔دائم دروازے کی طرف گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی کون___؟"اس نے دروازہ کھولے بغیر پوچھا۔۔

"میں ہوں___دروازہ کھولو___"وہ کل والی لیڈی دروازے پر کھڑی تھی..

دائم نے دروازہ کھولا۔۔۔اس کے ہاتھ میں ٹفن تھا۔۔

"اندر آنے دو گے یا یہیں سے چلی جاؤں؟؟_"

اسے دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے دیکھ وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"آیئے نا۔۔۔"وہ شرمندگی سے ایک سائیڈ پر ہوا...

وہ لیڈی اندر چلی گئی۔۔۔دائم نے دروازہ بند کر دیا۔

"ارے تم لوگ یہ بریڈ کھا رہے ہو... پتہ ہے نا یہ زیادہ نہیں کھانی چاہیے.."وہ پلیٹ میں پڑے بریڈ جیم کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"جاؤ صائم شاباش منجلدی سے برتن لے آؤ۔۔۔میں تم لوگوں کے لیے بریانی بنا کر لائی ہوں۔۔"

صائم کو بہت زیادہ بھوک لگ رہی تھی۔۔۔اس نے دائم کی طرف دیکھا۔۔۔

پر اپنی جگہ سے اٹھا نہیں۔۔۔ذ"ارے جاؤ نا میں نے اس میں کچھ نہیں ملایا....لے کر آؤ..."

دائم نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ اٹھ کر کچن میں گیا۔۔۔دو پلیٹیں اٹھا کر واپس آیا۔۔

انہیں میز پر رکھا۔۔وہ ٹیفن سے کھانا نکال کر پلٹوں میں ڈالنے لگی۔

"لو بیٹھو... جلدی جلدی کھاؤ"..انہیں بریانی دے کر خود کچن میں گئی۔۔۔وہ دونوں اس عورت کی کاروائی دیکھ رہے تھے...

اس نے ایک باؤل میں رائتہ ڈالا اور لا کر ان کے پاس رکھ دیا۔۔

"چلو شاباش پیٹ بھر کر کھاؤ..مجھے پتہ ہے تم کھانے کے بہت شوقین ہو"

انہیں بہت زیادہ بھوک لگی تھی... جلدی جلدی کھانے لگے۔صفیہ ان دونوں بچوں کو دیکھ رہی تھی۔۔جو اپنی ماں کے بغیر بالکل مرجھا سے گئے تھے۔۔

صفیہ بہت سالوں سے پولیو ٹیم میں کام کر رہی تھی بے۔اولاد تھی نہیں۔۔

شوہر دبئی میں کام کرتا تھا۔۔۔وہ گھر میں اکیلی ہی رہتی تھی۔۔

کل جب ان دونوں بچوں کی باتیں سنیں تو اصف بھائی کے پاس گئی۔۔۔

ان کے بارے میں اچھے سے سب کچھ پتہ کیا۔۔۔نیلم کے بارے میں سنا تو اسے بہت افسوس ہوا۔۔۔

تبھی تو ان بچوں کے لیے کھانا بنا کر ان کے گھر پہنچ گئی۔۔۔دونوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔۔۔

اب انہیں اپنی طبیعت کچھ بہتر لگ رہی تھی۔۔۔

"بہت بہت شکریہ آنٹی..." وہ اس سے نظریں نہیں ملا رہے تھے...

بھوک خودداری پر غالب آجاتی ہے۔۔۔اور یہی حالت ان دونوں بھائیوں کی بھی ہو رہی تھی۔۔۔

"ارے تم شرمندہ کیوں ہو رہے ہو... تم مجھے اپنی ماں جیسا ہی سمجھ لو۔۔۔ اب سے تم لوگوں کا کھانا میں بنایا کروں گی۔۔۔تم لوگوں کے کپڑے اور باقی چیزیں بھی میں دیکھوں گی۔۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔؟؟"

وہ دونوں نفی میں سر ہلانے لگے۔۔۔

"نہیں ہم آپ کا احسان کیوں لیں..."

صائم نے جھٹ سے انکار کیا۔۔۔اس کی بات سن کر وہ مسکرانے لگی۔۔

"کیونکہ تم لوگوں کی ماں نہیں ہے اس وقت... میری تو اولاد ہی نہیں ہے... ہم دونوں کو ہی ایک دوسرے کی ضرورت ہے...

بس یہی سمجھ لو کہ میں اپنے فائدے کے لیے کر رہی ہوں۔۔۔ تم لوگوں کو ہنستے کھیلتے دیکھوں گی۔۔۔ تو میرے دل کو سکون پہنچے گا۔۔۔"

وہ رنجیدہ ہو کر بولی۔۔۔ دونوں چپ ہو گئے۔۔۔

ان کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔ اسے کیا جواب دیتے۔۔۔

"آج سکول کیوں نہیں گئے تم لوگ___؟" وہ بڑا فرینک ہو کر ان سے بات کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ_____" ان کے پاس جواب بھی نہیں تھا..

کیسے بتاتے کہ یونیفارم دھونے والے پڑے تھے۔۔۔ نظر اپنے کپڑوں پر پڑی۔۔۔

وہ سمجھ گئی۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے تم لوگ ایسے کرو... جلدی جلدی اپنے کپڑے لے آؤ۔۔۔ میں

دھو دیتی ہوں۔۔۔کل سے تم لوگ سکول جانا۔۔۔"

دونوں بھائیوں کا دل بالکل بھی نہیں کر رہا تھا صفیہ سے کام کروانے کا...پر وہ اتنی لگاوٹ اور محبت سے کہہ رہی تھی۔

۔کہ انکار ہی نہیں کر سکے۔۔۔دائم میں سارے کپڑے اکھٹے کر کے صفیہ کو دے دیے۔۔۔

صفیہ نے مشین لگا کر سارے کپڑے دھو دیے۔۔۔دونوں نے اس کی بہت مدد کی

۔۔۔

سارے کپڑے چھت پر لٹکائے۔۔۔پھر تینوں نے مل کر گھر کے اچھے سے صفائی کی۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔

۔۔تینوں چونک گئے۔۔

"آپ رکیے میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔"صفیہ نے چیک کرنے لگی تھی..اسے روکتا

صائم آگے بڑھا۔۔دروازہ کھولا۔۔۔سامنے ہی کبیر کھڑا تھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی

صائم کے چہرے پر ناگواری چھانے لگی۔۔۔

وہ غصے سے اس کو دیکھنے لگا۔۔۔

"تم یہاں پر کیا کر رہے ہو____؟؟؟_اس دن کی مار بھول گئے ہو کیا

تم____؟"

اوہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔کبیر ہنسنے لگا۔۔۔

"میرے ساتھ زیادہ ب****مت کرو لڑکے

۔۔جلدی سے گھر خالی کرو۔۔۔"

اس کے ساتھ چار آدمی بھی موجود تھے

"جاؤان کا سامان باہر پھینکو اور گھر خالی کرواؤں.."

وہ ہٹے کٹے ادمی اندر بڑھنے لگے۔۔صائم نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

دروازہ بند ہوتے دیکھا تو دائم چونکا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دروازہ کھولو صائم۔۔۔میں نے کہا دروازہ کھولو___"دائم چلاتے ہوئے دروازے تک آیا۔۔

"نہیں بڑے..دروازہ نہیں کھلے گا..."دئم جتنا سادہ مزاج تھا۔۔۔صائم اتنا ہی اکھڑ مزاج تھا۔۔۔

وہ کسی بھی چیز کو برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔

"اچھا تو اب یہ پدا سا ہمیں روکے گا۔۔؟"کبیر اس کا مذاق اڑانے لگا۔۔۔

ایک آدمی نے اگے بڑھتے اس کا کالر پکڑا۔۔۔

صائم میں ٹانگوں کے بیچ کک ماری۔۔۔کبیر نے غصے سے اس کے گال پر تھپڑ دینا

۔۔۔

رشیدہ خالہ جو کوڑا پھینکنے باہر جا رہی تھی۔۔۔یہ سب حال دیکھا۔۔۔وہ چلاتے ہوئے اس تک پہنچی۔۔۔

ایک ڈنڈا آدمی نے اس کے سر پر مارا۔۔۔وہ سر پکڑتی ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

دو آدمیوں نے صائم کو پکڑا۔۔۔

اسے مارنے لگے۔۔۔کبیر نے ایک ڈنڈا صائم کے سر پر مارا۔۔وہ ہوش کھوتا نیچے گر گیا۔۔

دائم جو دیوار پھلانگ رہا تھا۔۔صائم کو بے سدھ پڑے دیکھا تو چلاتا ہوا دیوار سے گر گیا۔۔۔

اس کی ٹانگ میں شدید درد ہونے لگا۔۔۔ تبھی پولیس وہاں پر پہنچ گئی۔۔۔

انہوں نے وقت پر کبیر اور اس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔۔

"چلو مسٹر... تمہاری ہی تلاش ہو رہی تھی... تم نے ہی نیلم کو ٹکر ماری ہے...

ایک ادمی نے تمہاری گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا تھا.... بہت فرار ہو لیے تم..."

دائم دیوار کے ساتھ بیٹھا۔اپنی ٹانگ پکڑے پولیس کی بات سن رہا تھا

۔۔

مطلب اس آدمی نے اپنے فائدے کے لیے اس کی ماں کو اڑا ڈالا۔۔۔دیوار کا سہارا

لیتے وہ کھڑا ہوا۔۔۔چلتا ہوا اس تک آیا۔۔

جو اس کے منہ پر مکے مارے

۔تو خود کو روک نہیں سکا۔۔۔

"تمہیں شرم نہیں آئی... کیا بگاڑا تھا میری ماں نے تمہارا..._؟ء

"چھوڑو بچے اس کو سزا ہم لوگ دیں گے... تم اپنے بھائی کو ہسپتال لے کر جاؤ..."

پولیس کبیر کو اور اس کے آدمیوں کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔دائم صائم کے

پاس پہنچا

۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔

"دائم دروازہ کھولو۔۔۔جلدی کرو۔۔۔"صفیہ اندر سے دروازہ بجا رہی تھی...

دائم نے بڑی مشکل سے دروازے تک پہنچتے دروازہ کھولا۔۔۔

باہر کا منظر دیکھتے صفیہ دل پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔۔وہ جھٹ سے دائیں کے پاس

پہنچی۔۔۔اولاد کا دکھ صفیہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

یہ نہیں تھا کہ وہ بانجھ تھی۔۔۔ہاں اس کا شوہر اولاد پیدا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

لیکن دونوں میں محبت بہت زیادہ تھی۔۔۔پسند کی شادی تھی تو کیا صرف اولاد کی

وجہ سے اسے چھوڑ دیتی۔۔۔

زمانے میں اسے رسوا ہونے دیتی۔۔اس نے اپنی ممتا کی قربانی دے کر اپنی محبت کو

بچا لیا۔۔۔اس کا شوہر آج بھی اسے بہت عزیز رکھتا تھا۔۔۔

"اٹھو بچے.."صفیہ نے سہارا دیکھ کر اسے اٹھایا..دائم بڑی مشکل سے سڑک پر پہنچا

۔۔۔

ایک رکشہ روکا

رکشے والے آدمی کو لے کر دروازے تک آیا۔۔۔صائم کو اٹھاتے انہوں نے رکشے

میں ڈالا۔۔دائم کی نظر خالہ رشیدہ پر پڑی۔۔۔جو دروازے کے ساتھ لگی بے ہوش

پڑی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

انہیں بھی سہارا دیکھ کر رکشے میں بٹھایا۔۔۔صفیہ نے ان دونوں کو پیچھے بیٹھ کر پکڑا۔۔

دائم آگے بیٹھ گیا۔۔۔رکشے والا ہسپتال کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

ماضی۔۔۔۔۔۔

نین تارا گھر کے لان میں بیٹھی داور کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔اس کے خوبصورت بال کھلے ہوئے تھے۔

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔تبھی تو زنیرہ اس سے جلتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفیٰ کسی کام کے سلسلے میں باہر جا رہا تھا لان میں ان دونوں کے کھلکھلانے کی آواز سنی۔۔

اس کے قدم تھم گئے۔

اس پر نظر پڑی تو بے ساختہ لبوں سے ماشاءاللہ نکلا اور چلتا ہوا ان دونوں کے پاس

گیا۔۔۔

تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہوتے۔۔وہ کھنکھارتے ہوئے ان کو متوجہ کرنے لگا۔

۔۔اس نے جلدی سے گلے سے دوپٹہ نکال کر اپنے سر پر لیا۔۔

۔۔ مصطفی جا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

حورب اور بالاج بھی اندر سے دوڑتے ہوئے ان تک پہنچے۔۔۔دونوں کسی بات پر لڑ رہے تھے۔۔

"ڈیڈ دیکھیے نا آپی مجھے مری ڈول نہیں دے رہیں۔۔" بالاج نے مصطفی سے شکایت لگائی۔۔حورب جا کر مین تارا کے پیچھے چھپ گئی۔۔

"مما دیکھیں نا مجھے نہیں دینی... لڑکے گڑیوں کے ساتھ نہیں کھیلتے..."

اس کی زندگی کے ساتھ تو ہر کسی نے کھیلا تھا... وہ بھی تو اپنے ماں باپ کی گڑیا تھی...

اسے یوں ہنستے دیکھ مصطفی کھو سا گیا

۔۔"ماما اسے کہیں نہ مجھے گڑیا نہیں دینی۔۔"جبکہ اسے ماں پکارنے پر مصطفی کی آنکھوں میں سختی آگئی...

"حورب____"مصطفی نے اسے ڈپٹا..

"تم اسے مما کیوں بلا رہی ہو___؟"وہ انکھیں چھوٹی کرتی مصطفی کو دیکھنے لگی

۔

"تو اور کیا بلاؤں___؟_یہ بالکل پریوں جیسی ہے نا۔۔۔یہ تو پیاری بھی بہت ہیں۔۔

۔۔داور بھی تو ان کو ماما بلاتا ہے۔۔۔تو میں کیوں نہیں،____"

وہ مصطفی سے سوال کرنے لگی۔۔۔جس کا مصطفی کے پاس کوئی بھی جواب نہیں تھا۔۔جبکہ تارا چپ ہو کر رہ گئی

"کیونکہ یہ تمہارے ڈیڈ کے وائف نہیں ہے...یہ صرف آپ لوگوں کا خیال رکھنے کے لیے آئی ہیں۔۔۔آپ اسے دوست بلا سکتے ہیں

"۔

مصطفی اس نے اپنی گود میں بٹھاتا سمجھانے لگا۔۔

"اب جاؤ...اب اندر جا کر اپنا ہوم ورک کرو_"وہ ناراضگی سے مصطفی کو دیکھتے اندر چل گئی۔۔۔

"اور بالاج لڑکوں والے کام کرو۔۔۔یہ کیا تم ہر وقت گڑیا اکٹھی کرتے رہتے ہو۔۔۔

۔۔اب میں نے تمہارے کمرے میں کوئی بھی گڑیا دیکھی نا تو دیکھنا۔۔۔"

بالاج بھی سر جھکاتا ناراضگی سے اندر دوڑ گیا۔۔۔

اس بیچ نین ان سب کو اگنور کرتے داور کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔

۔

اس نے جیسے اپنے کانوں پر پردے ڈال لیے۔۔وہ کچھ سننا ہی نہیں چاہتی تھی

۔۔۔مصطفی کافی دیر اس کی کاروائی دیکھتا رہا۔۔۔پھر اسے مخاطب کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔

"نین!!!!___"اس کے ہاتھ تھمے

"جی سر.."

"تم مجھے مصطفی بلا سکتی ہے۔۔۔سر کہنے کا تکلف رہنے دو۔۔"

"۔اوکے مصطفی____بولیں_"

"میں چاہتا ہوں کہ تم میٹرک تک تو پڑھ لو۔کل سے میں تمہاری کتابیں لے کر آؤں گا۔

تم گھر بیٹھ کر امتحان کی تیاری کرو۔۔۔تمہارے پیپر میں خود دلوادوں گا۔۔۔کم از کم تمہارے پاس میٹرک تک تعلیم تو ہونی چاہیے۔۔۔

وہ چپ ہو کر رہ گئی۔

وہ آدمی جانے اس پر اتنا مہربان کیوں ہو رہا تھا۔۔۔اسے سوچوں میں گم دیکھا تو مصطفی خود ہی بول پڑا۔۔

"میں کوئی احسان نہیں کر رہا... دیکھو تم میرے بچوں کے ساتھ رہتی ہو... ابھی کل کو بچوں کو پڑھانے کے لیے ٹیوٹر آئے گا...

اگر تمہیں تھوڑا علم ہو گا تمہیں پتہ چلے گا۔۔۔ کیا وہ انہیں ٹھیک پڑھا رہا ہے ۔۔۔ تم ان پر دھیان دے سکو گی۔۔۔

میں اس کے بدلے کوئی ڈیمانڈ نہیں کروں گا۔۔۔ اسے مطمئن کرتے ہیں۔۔

مصطفی نے داور کو اٹھا لیا۔۔۔

داور نے مصطفی کی گود میں جاتے ہی بھاں بھاں شروع کر دی۔۔۔ وہ تارا کی طرف لپکنے لگا

www.novelsclubb.com

"لو بھئی چلے جاؤ... میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے..." ناراضگی سے داور کو نین تارا کو پکڑاتے وہ باہر بڑھ گیا۔۔

۔۔ جب کہ پیچھے سے داور اور وہ دونوں زور زور سے ہنسنے لگے۔

۔ دروازے پر پہنچتے اس نے دونوں کی ہنسی کی آواز سنی۔۔۔ مصطفی کے چہرے پر

بے ساختہ مسکراہٹ ائی۔۔

اس کے بچے زندگی کی طرف لوٹ رہے تھے۔۔۔وہ خوشیوں کو قبول کرنے لگے تھے۔۔۔اور رشتوں پر اعتبار بھی۔۔یہ سب نین تارا کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔وہ اجنبی آہستہ آہستہ ان کے زندگی کا حصہ بنتی جا رہی تھی

سنتے ہیں کہ مل جاتی ہے ہر چیز دعا سے
اک روز تمہیں مانگ کہ دیکھیں گے خدا سے

تم سامنے بیٹھے ہو تو ہے کیف کی بارش
وہ دن بھی تھے جب آگ برستی تھی گھٹا سے

اے دل تو انھیں دیکھ کر کچھ ایسے تڑپنا
آجائے ہنسی ان کو جو بیٹھے ہیں خفا سے

دنیا بھی ملی ہے غم دنیا بھی ملا ہے
وہ کیوں نہیں ملتا جسے مانگا تھا خدا سے

www.novelsclubb.com

جب کچھ نہ ملا ہاتھ دعاؤں کو اٹھا کر

پر ہاتھ اٹھانے ہی پڑے ہم کو دعا سے

آئینے میں وہ اپنی ادا دیکھ رہے ہیں

مر جائے کہ جی جائے کوئی انکی بلا سے

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

واجبہ ,اظہر بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔ان کے پورشن میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔۔۔

ملازموں کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ صبح سے انہیں کام میں لگائے ہوئے تھے۔۔آج ان کے دونوں بیٹے کینیڈا سے

لوٹ کر آرہے تھے۔۔۔۔

"آپی دیکھیں نا آج دشمنوں کے قلعے میں بڑی ہلچل ہے۔۔۔لگتا ہے نئے سپاہی کی

اینٹری ہونے والی ہے۔۔۔"

بالاج جو کھانے کی میز پر بیٹھا بڑے مزے سے پراٹھوں کے ساتھ انصاف کر رہا تھا

۔

۔۔شور کی آوازیں سن کر حورب کو مخاطب کر گیا۔۔حورب چپ ہو کر رہ گئی

"ہاں جانتی ہوں۔۔۔زریز اور آریان آج واپس آ رہے ہیں۔۔۔اس لیے آنٹی اتنی زیادہ تیاریاں کر رہی ہیں۔۔"

اس کے لہجے میں اداسی تھی۔۔۔جسے بالاج نوٹ نہیں کر سکا۔۔۔اسے بس اپنے سامنے بڑے پراٹھوں کی فکر تھی۔۔۔

داور بھی فریش ہو کر نیچے آ گیا۔۔۔کرسی کھینچتا ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"السلام علیکم!!!_"اس نے دونوں کو سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام!!!_"طبیعت کیسی ہے تمہاری____؟"اپنے خیال کو جھٹکتے وہ داور سے پوچھنے لگی۔۔۔

داور مسکرانے لگا۔۔

"آج تو بہت اچھی طبیعت ہے میری۔۔۔جب سے مما واپس آئی ہیں نا۔۔۔یوں لگتا ہے جیسے داور بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"وہ بڑا ہی خوش دکھائی دے رہا تھا...

ملازمہ نے دونوں کو ناشتہ دیا۔۔بالاج کھا کر فارغ ہو گیا۔۔۔

اس کا موبائل بجنے لگا۔دونوں کو چپ رہنے کا بولتے اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔"جی _____یس سر_____اوکے ٹھیک ہے____جی____میں پہنچ جاؤں گا _____ٹھیک ہے____اوکے سر____اللہ حافظ____"وہ بڑے غور سے اس کی بات سن رہے تھے۔

موبائل واپس رکھتے وہ تھوڑا اداس ہوا کیا ہوا۔۔۔"ایک دم سے 12 کیوں بج گئے تمہارے منہ پر____؟"

اسے اداس دیکھ کر وہ رب پوچھنے لگی۔۔

"وہ آپی مجھے ٹریننگ کے لیے بلا لیا ہے۔۔۔تو مجھے نکلنا ہو گا۔۔۔چلیں میں جلدی سے ماما سے مل لوں۔۔۔آپ خیال رکھیے گا۔۔۔اب ہماری ملاقات چھ مہینے بعد ہو

گی۔۔۔"

وہ دوڑتا ہوا مصطفی کے کمرے میں گیا۔۔۔ جھٹ سے دروازہ کھولا۔۔۔

مصطفی جو ایک سائیڈ پر لیٹا تھا۔۔اٹھ بیٹھا۔۔۔

"تمہیں تمیز نہیں ہے بالاج۔۔۔یا یہاں آکر کچھ زیادہ ہی ایڈوانس ہو گئے ہو۔۔"

مصطفی اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔۔

"سوری ڈیڈ وہ مجھے جلدی سے جانا ہے... تو ماما سے اور آپ سے ملنے آیا تھا..."اس نے شرمندہ ہوتے معذرت کی۔

۔۔مصطفی تھوڑا نرم پڑا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے تم اپنی ماں سے باتیں کرو... میں فریش ہو کر آتا ہوں... وہ اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

بالاج جا کر اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔"میں جا رہا ہوں آپ دعا کیجئے گا.. آپ کی بہت یاد آئے گی... لیکن وہاں جانا بھی ضروری ہے... میں نکلتا ہوں"مصطفی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فریش ہو کر آیا

وہ باہر جا رہا تھا۔۔"اوکے ڈیڈ میں چلتا ہوں"

"بالاج ایک چیز کا خیال رکھنا... کبھی بھی ایسا کام مت کرنا جو تمہارے باپ کے لیے شرمندگی کا باعث ہو... کبھی بھی دو نمبر طریقے سے ترقی پانے کی کوشش مت کرنا..."مصطفی نے اسے نصیحت کی..

"یس ڈیڈ میں خیال رکھوں گا۔۔"وہ مصطفی سے بغلگیر ہوا۔۔ایک نظر اپنی ماں کو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

"چلیے میڈم آج آپ کا چیک اپ بھی کروانا ہے

۔۔میں تھوڑی دیر میں آپ کو لے کر ہسپتال چلتا ہوں۔۔۔"

تولیہ سائیڈ پر رکھتے۔۔وہ بڑے خوشگوار انداز میں اس سے بولا۔۔۔

"مصطفی آپ ایسے بولتے ہوئے... کتنی پیارے لگتے ہیں نا... جب میں ٹھیک ہو جاؤں گی نا... میں روز ہی آپ سے ایسے ہی بولنے کو کہوں گی... سچ میں آپ کا پہلے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

والا انداز مجھے بڑا ہی عجیب لگتا تھا۔۔ جیسے کسی نے آپ کے منہ میں کڑوا کریلا دے دیا۔۔۔"

وہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔

مصطفی اسے گھورنے لگا۔"مجھے پتہ ہے مجھے یہ برا بھلا کہہ رہی ہو... لیکن کوئی بات نہیں کچھ ہی دن... اور پھر سارے بدلے چن چن کر لوں گا۔۔"اسے وارننگ دیتا مسکراتا ہوا... وہ باہر چلا گیا۔۔

۔۔وہ کمرے کی ان دیواروں کو دیکھنے لگی۔۔۔ پھر صائم اور دائم کا خیال آیا۔۔۔ پتہ نہیں دونوں کا کیا حال ہو رہا ہو گا۔۔۔ کسی نے انہیں سنبھالا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔؟؟

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

رکشہ ہسپتال کے سامنے رکا۔۔۔ صفیہ نے وہاں کے دو کارندوں کو بلایا۔۔۔ چونکہ اس کا کام وہاں پر ہوتا تھا۔۔۔

اس لیے زیادہ تر لوگ اسے جانتے تھے۔۔۔انہوں نے رشیدہ خالہ اور صائم کو سنبھالا۔۔

دائم بھی بڑی مشکل سے چل رہا تھا۔۔اسے سہارا دیتی اندر لے گئی۔۔۔

ایمر جنسی میں رشیدہ خالہ اور صائم کا علاج ہونے لگا۔۔۔خالہ رشیدہ کا سر پھٹ گیا تھا ۔۔ڈاکٹر نے پٹی لگا دی۔۔ٹانکے وغیرہ لگانے کی ضرورت نہیں پڑی۔۔۔

چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی۔۔۔جبکہ صائم کو کافی زیادہ چوٹ لگی تھی۔۔سر میں چار ٹانگیں لگانے پڑے۔۔ڈاکٹر نے اس کی پٹی کر دی۔۔

دائم بھی لڑکھڑا رہا تھا۔"چلو تم میں تمہیں ڈاکٹر سے چیک کرواتی ہوں... کہیں کوئی مسئلہ نہ بن گیا ہو..._؟؟_"وہ اسے لے کر فیزیو تھیراپسٹ کے پاس چلی گئی ۔۔۔

ڈاکٹر صفیہ کی دوست تھی دائم کی ٹانگ چیک کی۔۔

"زیادہ کچھ نہیں ہے شاید گرنے کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔۔تھوڑا

احتیاط کریں_ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا."۔اس نے ایک دو گولیاں لکھ کر پرچی صفیہ کو تھمادی..

"چلو اور بہت بہت شکریہ...میں پھر ملوں گی"صفیہ کھڑی ہوئی..

"ہاں ٹھیک ہے میں بھی پوچھوں گی یہ ساری کاروائی...ابھی تم جاؤ"اس کی دوست میں ہنستے ہوئے کہا...صفیہ دائم کو لے کر باہر چلی گئی..

صائم کو بھی ہوش آگیا تھا۔۔اس کے جسم میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔مریم آپا اور محلے کے دو آدمی بھی ہسپتال آگئے

"میری ماں کہاں ہے_؟_"وہ دائم کو پکڑتے پوچھنے لگی۔۔۔

"آپا رشیدہ خالد ٹھیک ہیں وہ آرہی ہیں۔۔۔"نرس رشیدہ خالہ کو لے کر باہر آئی

۔۔۔ان کا سر چکرا رہا تھا۔۔۔سر پہ پٹی لگی تھی۔۔۔

مریم نے آگے بڑھ کر رشیدہ خالہ کو پکڑ لیا۔۔

"امی آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ اس کبیر سے نہ الجھا کریں۔۔۔"دیکھیں نا

اب..."مریم پہلی بار رو رہی تھی...

"چل جھلی۔۔۔دیکھ نہیں رہی اندر بچے کی کتنی بری حالت ہو گئی ہے۔۔"رشیدہ خالہ کو تو بس صائم کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔صفیہ اندر چلی گئی۔۔۔

ڈاکٹر صائم کو ہم لے جائیں_؟؟"___وہ ڈاکٹر سے پوچھنے لگی۔۔۔

ڈاکٹر جو اس کا چیک اپ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔صفیہ کو دیکھنے لگا۔۔

"دیکھیے لے جائے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے...بس ایک دو بار اس کا چیک اپ ضرور کروائیں۔۔۔

وہ لوگ گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔کبیر کی حقیقت جان کر سب لوگ ہی شدید غصہ ہوئے۔۔

🦋🦋🐼🐼🦋🦋🐼🐼🦋🦋

اظہر اور واحبہ دروازے پر کھڑے اپنے بیٹوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔آریان اور زوریز نے گاڑی سے نکلتے اندر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

زوریز جا کر واحبہ سے لپٹ گیا۔۔

"مام۔۔۔میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔۔"

"میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا_"واحبہ پیچھے ہوتے اس کے بال سیٹ کرنے لگی۔۔۔

آریان بھی چلتا ہوا ان تک گیا

۔

"السلام علیکم۔۔_اس نے سنجیدگی سے سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔کیسا رہا سفر تم دونوں کا_"؟

"بالکل ٹھیک رہا۔۔۔"

"یہ تم دونوں ایک ساتھ نہیں آئے_؟"

وہ پوچھنے لگے۔۔

"نہیں ہم دونوں آگے پیچھے آئے ہیں۔۔۔آریان نے اظہر کو بتایا۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو ٹھیک ہے اندر چلو۔وہ اندر بڑھنے لگے آریان کی نگاہ اوپر گئی۔۔حور ب اداس نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ سر جھٹکتا اندر بڑھ گیا۔۔واحبہ نے ان کے لیے بہت خاص انتظام کیے۔۔اتنے سارے کھانے دیکھ کر زوریز کی تو بھوک چمک اٹھی۔۔

پلیٹ اٹھاتا وہ جلدی جلدی کھانا ڈال کر کھانے لگا

۔

آریان بہت سنجیدگی سے کھانے کو دیکھ رہا تھا۔۔واحبہ اس کی حرکتیں نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا آریان میں دیکھ رہی ہوں جب سے تم آئے ہو کافی بدلے بدلے لگ رہے ہو___؟"واحبہ کی بات سن کر اس نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے..بس میں تھک گیا ہوں۔"

اس نے اپنی گھڑی اتار کر میز پر رکھی۔۔۔اپنا جیکٹ بھی اتار دیا۔۔

"میرا کمرہ تیار کروالیا آپ نے_"؟"وہ بہت سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

"ہاں کروادیا ہے۔۔"

"چلو تمہیں دکھاتی ہوں۔۔"واحبہ جلدی سے اٹھتی اسے کمرے تک چھوڑ آئی۔۔

زوریز نے تو جی بھر کر کھایا۔۔۔دوسرے پورشن میں نظر گئی داور اور حورب صوفوں پر بیٹھے کوئی کام کر رہے تھے

۔

"مام یہ لوگ کب ائے ہیں_؟"واحبہ جو آریان کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر ابھی آئی تھی۔۔۔زوریز اس سے پوچھنے لگا۔۔

"ہاں ایک دو دن پہلے ہی ائے ہیں.. تم کھالو پھر جا کر آرام کرو... شام میں بات ہو گی..."

،"میں تو اب فل ہو گیا ہوں.. نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا وہ کھڑا ہوا۔۔

"اب میں نیند پوری کر کے ہی اٹھوں گا تو مجھے پریشان مت کیجئے گا.."وہ جیکٹ اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھڑی اٹھاتا..اسی کمرے میں چلا گیا جہاں آریان گیا تھا

آریان لیپ ٹاپ کھولے کسی کام میں مصروف تھا۔۔اسے دیکھ کر جھٹ سے لیپ ٹاپ بند کیا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو_ ؟"اسے دیکھتے وہ تیز آواز میں پوچھنے لگا۔۔

"سونے آیا ہوں تمہارے درشن تھوڑی کرنے آیا ہوں...ویسے کیا کر رہے ہو تم_ ؟"اس نے گردن آگے کرتے دیکھنا چاہا۔۔

"آریان نے لیپ ٹاپ بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اپنے کام سے کام رکھو زوریز۔۔مجھے پریشان مت کرو جاؤ...سو جاؤ.."

زوریز اپنے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

نظر آریان کی گردن پر پڑے نشان پے گئی۔۔۔

"یہ تمہاری گردن پر کیا ہوا ہے___ ؟"اس طرف انگلی کرتے پوچھنے لگا۔۔

آریان نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا چوٹ آگئی ہے.. تم سو جاؤ۔"۔اسے جواب دیتا آریان واش روم میں بند ہو گیا۔۔زور یز کندھے اچکاتا لیٹ گیا۔۔۔

******

کوئی ایسا جادو ٹونہ کر،،،

میرے عشق میں وہ دیوانہ ہو

یوں الٹ پلٹ کر گردش کی،،،

میں شمع _____ وہ پروانہ ہو

ذرا دیکھ کے چال ستاروں کی،،

کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا

کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ،،،

جو کر دے بخت سکندر سا

کوئی چلہ ایسا کاٹ کہ پھر،،،

www.novelsclubb.com

*کوئی اس کی کاٹ نہ کر پائے ❤ *

کوئی ایسا دے تعویذ مجھے،،،

*وہ مجھ پر عاشق ہو جائے ❤ *

کوئی فال نکال کرشمہ گر،،،!!!

*میری راہ میں پھول گلاب آئیں ❤ *

کوئی پانی پھوک کے دے ایسا،،

*وہ پیئے تو میرے خواب آئیں ❤ *

کوئی ایسا کالا جادو کر،،،،

www.novelsclubb.com

*جو جگمگ کر دے میرے دن ❤ *

وہ کہے مبارک، جلدی آ،،،!!!!

*اب جیا نہ جائے تیرے بن ❤ *

کوئی ایسی رہ پہ ڈال مجھے،،،

*جس رہ سے وہ دلدار ملے *

کوئی تسبیح،دم،درود بتا،،،

*جسے پڑھوں تو میرا یار ملے *

کوئی قابو کر،بے قابو جن،،،،

*کوئی سانپ نکال پٹاری سے *

کوئی دھاگہ کھینچ پر اندے کا،،

*کوئی منکا اکشا دھاری سے *

کوئی ایسا بول سکھا دے نا،،،،

*وہ سمجھے خوش گفتار ھوں میں *

کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے،،،،

*وہ جانے،جان نثار ھوں میں *

کوئی ڈھونڈ کے وہ کستوری لا،،،،

www.novelsclubb.com

*اسے لگے، میں چاند کے جیسا ھوں ❤ *

*جو مرضی میرے یار کی ھے،،،، ❤ *

*اسے لگے میں بالکل ویسا ھوں ❤ *

کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ،،،،

*جو اشک بہا دے سجدوں میں ❤ *

اور جیسے تیرا دعوی ھے،،،!!!

*محبوب ہو میرے قدموں میں ❤ *

پر عامل رک ____ اک بات کہوں!!

*یہ قدموں والی بات ھے کیا؟؟ ❤ *

محبوب تو ھے سر آنکھوں پر،،،

*مجھ پتھر کی اوقات ھے کیا ❤ *

اور عامل سن ____ یہ کام بدل،،،

www.novelsclubb.com

*یہ کام بہت نقصان کا ھے____ *

سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں

*جو مالک کل جہان کا ھے،،،!!!! *

صفیہ انہیں لے کر گھر چلی گئی۔۔شام کو اس نے ڈیوٹی پر بھی جانا تھا۔۔صائم کو کھانا دے کر دوا دے دی۔۔جس کی وجہ سے وہ نیند میں چلا گیا۔۔

دائم کرسی پر بیٹھا کسی سوچ میں مگن تھا۔صفیہ نے اس کے آگے کھانا رکھا۔۔

"لو دائم کھانا کھالو___"اس نے بڑے ہی پیار سے اسے مخاطب کیا..

"دائم___"اسے متوجہ نہ پا کر اس نے پھر سے پکارا___

"جی___"ایک دم سے ہوش میں آتے دائم نے جواب دیا..

"کیا سوچ رہے ہو_؟_کوئی پریشانی ہے کیا___؟"وہ کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھتی پوچھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

دائم نے نفی میں سر ہلایا۔۔"نہیں____پریشانی تو کوئی نہیں ہے____لیکن ____"

وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔۔

"لیکن کیا____؟؟_بتاؤنا____کہتے ہیں پریشانیاں بانٹنے سے کم ہو جاتی ہیں ___اور خوشیاں بانٹنے سے دگنی____تو تم مجھے بتا سکتے ہو___"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے صفیہ نے اسے امادہ کرنا چاہا۔۔

"وہ دراصل مجھے اپنی ماما کی بہت یاد آرہی ہے____اتنے سالوں میں ایک بار بھی ہم لوگ ایک دوسرے سے دور نہیں رہے____ہمارا تو کوئی ننھیال ددھیال بھی نہیں ہے۔۔۔جہاں ہم لوگ چلے جاتے۔۔۔۔

ہماری پوری دنیا ہماری ماں ہی ہے۔۔۔"صفیہ بہت غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی____

دائم بولتا بولتا کسی اور جہاں میں کھو گیا۔۔۔"ہم نے آج تک اپنی ماما کو اپنے کسی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رشتہ دار کا ذکر کرتے نہیں سنا۔۔۔اور ہم نے کبھی پوچھا بھی نہیں۔۔۔"

وہ اپنے خیال کو جھٹکتے صفیہ کو دیکھنے لگا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔آپ نے میری مدد کی۔اگر آپ نہ ہوتیں تو پتہ نہیں صائم کو میں وقت پر ہسپتال لے جا پاتا بھی یا نہیں۔۔۔"اس نے بڑی ہی عاجزی سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔

صفیہ مسکرا کر رہ گئی۔۔موبائل پر الارم بجنے لگا۔۔۔"چلو جی میں چلتی ہوں___ میری ڈیوٹی کا وقت ہونے والا ہے____صرف 20 منٹ رہ گئے ہیں___"_اپنا بیگ اٹھاتی وہ کھڑی ہوئی..موبائل بیگ میں ڈالا..

"آصف بھائی سے میں نے بات کر لی تھی...تو وہ کہہ رہے تھے کہ آپ لوگوں کو اپنے ساتھ کام پر نہیں رکھ سکتے...کیونکہ آپ چھوٹے ہیں...بس اپنا خیال رکھنا..."

اسے جواب دے کر صفیہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔دائم نے دروازہ بند کیا

۔۔۔اس کے پیر میں ابھی بھی ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا۔۔۔

کمرے میں آیا تو صائم آنکھیں کھولے پتہ نہیں کیا سوچ رہا تھا۔۔۔اسے حیرت ہوئی۔۔۔جا کر اس کے پاس بیٹھا۔۔"چھوٹے تمہیں تو نیند کی گولی دی تھی نا۔۔۔ تو نشہ کیوں نہیں چڑھا تمہیں___؟"وہ حیران ہوتے اس سے پوچھنے لگا۔

"ارے بڑے تم جانتے ہی ہو کہ میں چائے بہت زیادہ پیتا ہوں...اسی لیے مجھے نیند کی گولی کا اثر نہیں ہوتا...یاد نہیں ہے ایک دفعہ جب میرے پیر پر بہت زیادہ چوٹ آئی تھی...تو ماما نے مجھے گولی دی تھی...تاکہ میں سو جاؤں...لیکن مجھے نشہ ہی نہیں چڑھا تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ یاد کرتے کرتے ہنسنے لگا۔۔دائم بھی مسکرانے لگا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے میں ذرا ہمارے ماڈل پیپر نکال لوں...بیٹھ کر تھوڑا سا پڑھتے ہیں...آصف بھائی نے تو کام سے چھٹی دے دی ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے کوئی اور کام تلاش کرنا پڑے گا۔۔۔"

اس نے بڑی ہی مایوسی سے کہا۔۔صائم خاموش ہو گیا۔۔ برا وقت آیا تھا۔۔۔ تھوڑا وقت تو لگے گا اسے ٹلنے میں۔۔۔

دائم باہر گیا۔۔۔کچن کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی کتابوں کی الماری رکھی ہوئی تھی۔۔۔اس نے نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

تھوڑا سا اوپر شیلف پر کتابوں کا ڈھیر پڑا تھا۔اس کے نیچے ہی ان کے ماڈل پیپر پڑے تھے۔۔۔اس نے سٹول کھینچتے الماری کے ساتھ لگایا۔۔

اس پر پیر رکھتے کتابوں تک پہنچا۔۔۔ جیسے ہی نیچے سے ماڈل پیپر کھینچے۔۔۔ ساری کتابیں اس کے اوپر گر گئیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

سٹول توازن برقرار نہ رکھ سکا اور نیچے گر گیا۔۔۔دائم نیچے گرا۔۔۔وہ ہلکی آواز میں چلایا۔۔

"۔کیا ہوا بڑے تم ٹھیک تو ہو_؟"صائم نے اندر بیٹھے بلند آواز میں اسے پکارا ۔۔۔"ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں... تم لیٹے رہو..."اس نے اتنی ہی آواز میں اسے

جواب دیا... پھر کتابیں سمیٹنے لگا۔

ایک سیاہ رنگ کی ڈائری اس کے ہاتھ لگی۔۔ جیسے ہی وہ اٹھائی نیچے سے کچھ تصویریں ملیں۔۔۔

"ارے یہ کون ہے..؟؟". تصویروں کے اٹھانے کے چکر میں ڈائری کے بکھرے ہوئے صفحے نیچے گر گئے۔۔۔دائم انہیں سمیٹنے لگا۔۔۔ایک صفحے پر اس کی نظر گئی۔۔۔جو تھوڑا الگ الگ رہا تھا۔

"ارے یہ کس کا ہے___؟" وہ ساری داری سمیٹتا تصویریں اٹھا کر کمرے میں چلا گیا

www.novelsclubb.com

۔۔

"کیا ہوا بڑے___کچھ پریشان لگ رہے ہو___؟" وہ تصویریں دیکھنے میں محو تھا جب صائم نے اسے بلایا۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر دائم کو دیکھا۔۔۔پھر اس کے پاس جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

"یہ دیکھو نا کیا ہاتھ لگا ہے میرے۔۔۔" صائم کے ایک ہاتھ میں درد تھا۔۔۔

دوسرے ہاتھ سے بیڈ پر پڑی تصویر اٹھائی۔۔۔

"ارے یہ تو ماما ہی ہے نا... لیکن ان کے ساتھ یہ تین بچے اور یہ کون ہے___؟" وہ تصویر دیکھ کر بڑا ہی حیران ہوا۔۔

"بڑے یہ سب سے چھوٹے والا تو بالکل ہمارے جیسا لگ رہا ہے نا..؟؟". اس چھوٹے سے بچے کو دیکھ کر صائم سے کہنے لگا۔۔دائم نے بھی اسے غور سے دیکھا۔۔

"ہاں لگ تو بالکل ہمارے جیسا ہی رہا ہے..." دائم اس کے بعد سے متفق ہوا...

صائم اس کے ہاتھ سے وہ پیپرز لیے..

"ارے یہ تو نکاح نامہ ہے۔۔"

"نین تارا شہزاد کا نکاح مصطفی کمال کے ساتھ ہوا ہے... نکاح نامے پر دونوں کے نام پڑھ کر وہ تھوڑا حیرت میں مبتلا ہوا..."

اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اندر سے ایک تصویر گری اور بس دونوں ساکت نظروں

www.novelsclubb.com

سے اس تصویر کو دیکھنے لگے۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں ان کی ماں نیلم تھی۔۔۔لیکن اس کے ساتھ وہ مرد کون تھا___؟_

"بڑے کیا جو میں سوچ رہا ہوں تم بھی وہی سوچ رہے ہو نا____؟"اس نے دائم

کو مخاطب کیا۔۔۔اور دائم تو کچھ بول ہی نہیں سکا۔

وہ شخص ان کا باپ تھا۔۔دائم نے جھٹ سے وہ تصویر اٹھائی۔۔۔

تو وہ تین بچے۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

۔پریشانی سے اپنا سر تھام کر رہ گیا۔۔

"یہ کیا ہو رہا تھا___؟_اگر وہ ان کا باپ تھا تو وہ تین بچے کون تھے

۔۔اور ان کے ساتھ ان کی ماں کیا کر رہی تھی___؟"کچھ تو تھا جو مسنگ تھا۔۔۔

اور وہی اس گتھی کو سلجھا سکتا تھا۔۔

"بڑے کون ہے یہ مصطفی کمال۔۔۔اور اگر یہ ہمارا باپ ہے تو یہ آج تک ہم سے

ملنے کیوں نہیں آیا___؟"اس نے تکیے پر سر رکھتے دائم کو بلایا۔

دائم بنا اس کی بات کا جواب دیے۔۔سب کچھ سمیٹ کر باہر نکل گیا۔۔

(ماضی)

مصطفی نے اپنے کہے مطابق نین تارا کا نویں جماعت میں داخلہ کروادیا۔اگر اس کی چاچی اسے پڑھنے دیتی۔۔تو وہ بارویں کلاس میں ہوتی۔۔وہ اپنا فارم دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔

"لو نین یہ ہیں تمہاری کتابیں... یہ آرٹس کے کورس میں میں نے تمہارا داخلہ کروایا ہے...تاکہ تم آسانی سے پڑھ سکو..."اس نے بیگ سے کچھ کتابیں نکال کر اس کے سامنے رکھیں۔۔اکنامکس،اسلامیات اختیاری۔۔وہ دونوں سبجیکٹ ہی اس کے پسندیدہ تھے

اکثر دادی کے پاس پڑی وہ پرانی اسلامک کتابیں نکال کر پڑھا کرتی تھی

۔۔اردو میں اسے اچھی خاصی مہارت حاصل تھی۔۔۔ہاں انگلش اس کے سر کے

www.novelsclubb.com

اوپر سے گزر جاتی تھی۔۔

اور میتھ تو سو تنوں جیسی لگتی تھی۔۔۔جو اسے اپنے سامنے برداشت ہی نہیں تھی۔۔۔اس نے بڑی ہی ناگواری سے ریاضی کی کتاب کو دیکھا۔

۔مصطفی اس کی تمام کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔بے ساختہ اس کے لبوں تلے مسکراہٹ آئی۔۔جسے بڑی مہارت سے وہ چھپا گیا۔۔

"سر____"سر اٹھاتے مصطفی کو بلایا۔۔۔مصطفی نے اسے گھوری سے نوازا۔

"میرا مطلب ہے مصطفی____مجھے تو انگلش اور ریاضی بالکل نہیں آتی...اور سائنس بھی مجھے کوئی خاص نہیں آتی۔۔۔"

اس نے کتابوں کے ورق پلٹتے مصطفی سے کہا۔وہ تھوڑا نرم پڑا۔۔

حورب بھی وہاں پر آگئی۔اس نے اردو کی کتاب اٹھائی۔۔

مصطفی کے خاندان میں اردو کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔۔۔انگلش میں کم ہی کسی کا رجحان تھا۔۔۔

لیکن مصطفی کو شروع سے ہی انگلش میڈیم سکولز میں پڑھنے کا شوق تھا۔۔۔اس نے شروع سے ہی انگلش میڈیم پڑھائی کی تھی۔

اس کے بچے بھی انگلش میڈیم ہی پڑھ رہے تھے۔۔۔لیکن ساتھ ساتھ اس نے اردو سے ناطہ نہیں توڑا تھا۔

حورب چھ سال کی عمر میں ہی اچھی خاصی اردو پڑھ لیتی تھی۔۔۔وہ ابھی بھی کسی لائن میں اٹکی تھی۔۔۔اس پر انگلی رکھتی کتاب لے کر مصطفی کے سامنے آئی۔۔

"یہ لائن میں کیا لکھا ہے..اور یہ سٹوری تو نہیں ہے___"وہ کنفیوز ہوتے مصطفی سے بولی پھر پڑھنے لگی...

www.novelsclubb.com

"نازکی___اس___کے___لب___کی___کیا___کہیے

پ_ن___ک_ھ_ڑ_ی۔لڑکی___اک___گ_لاب_گلاب_کی سی ہے"

جبکہ شعر کا ستیاناس ہوتے دیکھ مصطفی اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔۔

"نہیں حور ب ایسے نہیں... لڑکی نہیں پنکھڑی...

پنکھڑی مطلب گلاب کی پتی۔۔۔جسے تم روز گارڈن سے جا کر توڑ کر کھاتی ہو۔۔"

مصطفی نے اسے مثال دیتے کہا

۔۔وہ اپنی پیشانی پہ انگلی رکھ کسی دانشور کی طرح سوچنے لگی۔۔

"لیکن ڈیڈ اس میں تو لب کا بھی ذکر ہے نا

۔۔تو اس کا مطلب کیا ہے____؟"وہ سیدھے ہوتے اس دفعہ کی انگلی پکڑ کر

پوچھنے لگی۔۔

مصطفی پہلو بدل کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

۔"کچھ نہیں مطلب ہے۔تم جاؤ اور اپنی سٹڈی پر دھیان دو۔۔کل سے تم لوگوں کا

ٹیوٹر آ رہا ہے۔

"اور نین____"اس نے نین کو بلایا

"جی____"

نین نے مدھم آواز میں جواب دیا۔۔۔

"وہ ساتھ تمہیں بھی پڑھائے گا... تو تم بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ جانا ٹھیک ہے ..."وہ کتابیں سمیٹتے کمرے میں چلی گئی۔

"ڈیڈ بتائیں نا یہ کون سی سٹوری ہے... اور اس میں گلاب اور لب ان کا کیا ریلیشن ہے... پلیز ڈیڈ____ پلیز_"

وہ مصطفی کا بازو زور زور سے ہلاتے بڑے ہی لاڈ سے پوچھنے لگی..

"کچھ چیزیں جو ہوتی ہیں وہ بچوں کو نہیں بتائی جاتیں... ٹھیک ہے آپ ابھی جاؤ ... جا کر پڑھائی کرو... جب آپ اس کلاس میں پہنچوں گی نا.. آپ پڑھ لینا۔۔۔"

مصطفی نے جان چھڑانے والی بات کی۔۔۔"لیکن ڈیڈ جب میں اس کلاس میں پہنچوں گی۔۔۔تب تک تو سلیبس بدل جائے گا۔۔"۔

اس نے مصطفی کے سامنے دلیل رکھی۔۔۔ مصطفی لاجواب ہو کر رہ گیا۔۔

"تم بے فکر رہو... یہ سلیبس نہیں بدلے گا کئی سالوں سے یہی چلتا آرہا ہے... اور

یہ غزل تو لگتا ہے مستقل پر مٹ لے کر آئی ہے... تو تم جاؤ پڑھائی پر دھیان دو.."

مصطفی جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کہیں حورب پھر سے اپنے تیز دماغ سے کوئی اور سوال شروع کر دے۔۔۔وہ جان چھڑاتا باہر نکل گیا۔۔

لڑکی ____ ایک ____ گلاب ____ کی ___ سی ہے۔۔۔وہ پھر سے اس لائن کو یاد کرتے کمرے کی طرف بڑھ گئی

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

(حال)

www.novelsclubb.com

حورب بہت زیادہ پریشان تھی۔۔وہ سوئمنگ پول کے پاس کھڑی کسی سوچ میں محو تھی۔۔۔جب کسی نے پیچھے سے اسے زور سے دھکا دیا۔۔۔

وہ اس افتادہ کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ایک دم سے پول کے اندر جا گری۔۔۔

جبکہ پیچھے کھڑا زوریز زور زور سے ہنسنے لگا۔حورب ہوئے کنارے تک گئی۔۔۔پھر

شدید غصے سے زوریز کو دیکھا۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی... کیا تمہارے ماں باپ نے اتنے بھی مینرز نہیں سکھائے تمہیں... کہ کون سے موقع پر کون سی حرکت کی جاتی ہے..."

وہ شدید غصے سے زوریز سے مخاطب ہوئی۔۔۔زوریر کے تیور سرد ہوئے۔۔

"تم تو جیسے ملکہ مینرز ہو نا۔۔۔اپنے لہجے پر غور کرو۔۔۔کس قدر واحیات انداز میں تم میرے ماں باپ کے بارے میں بات کر رہی ہو

۔۔لگتا ہے بغیر ماں کے تمہاری بھی تربیت اچھی نہیں ہوئی۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر حورب سلگ کر رہ گئی۔۔۔پول کا پانی انتہائی ٹھنڈا تھا۔۔اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔۔

""""میری ماں کے بارے میں زیادہ ب**** کرنے کی ضرورت نہیں ہے... یہ جو تم نے حرکت کی ہے نا کم از کم اسے اخلاق کے دائرے میں شامل نہیں کر سکتے... انتہائی واحیات حرکت کی ہے تم نے۔۔"۔وہ شدید غصے سے بولی۔۔

ادھر آریان بھی چلتا ہوا اس سائیڈ پر آ گیا...

ان دونوں کو لڑتے دیکھا۔

۔وہ تیز تیز چلتا ان تک پہنچا۔۔پہلے زوریز کو ایک گھوری سے نوازا۔۔۔پھر نظر حورب پر گئی۔آنکھوں میں سرد مہری سی آ گئی۔۔۔

وہ زوریز کی طرف مڑا۔۔"یہ کیا حرکت ہے زوریز...؟_تم میں ذرا بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔وہ اگر پول میں گری ہیں۔۔۔تم بجائے ان کی مدد کرنے کے ان کا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔۔۔۔شیم آن یو_"

اس کا گریبان پکڑتے آریان نے شدید غصے سے کہا۔۔زوریز کا بس نہیں چل رہا تھا کہ آریان کا منہ توڑ دیتا۔۔۔

"سوری برو لیکن یہ بہت زیادہ اکڑ رہی تھی...اس لیے میں نے اس کو ٹھنڈا کر دیا ..."

اسے جواب دیتے اس نے گردن موڑ کر حورب کو دیکھا۔۔۔پھر دندناتا ہوا وہاں

سے نکل گیا۔۔۔

حورب سیڑھیوں سے باہر آئی۔۔آریان نے اسے گاؤن اٹھا کر پکڑایا۔

"یہ لیں اور احتیاط کیا کریں۔۔آپ لوگ گھر میں اکیلے نہیں ہیں۔۔۔ہم لوگ بھی موجود ہیں۔۔۔"

اور اسے تنبیہ کرتا گاؤن اس کے ہاتھ میں تھما گیا۔۔

اس کی آنکھوں میں ذرا بھی کوئی جذبہ نہیں تھا۔ایک سرد میری سی تھی جیسے وہ اس گھر میں آکر کسی خول میں بند ہو گیا ہو۔۔۔

وہ وہاں سے نکل گیا حورب بس اسے جاتے دیکھتے رہ گئی

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

(ماضی)

نین کتابیں لے کر باہر لان میں جا رہی تھی۔۔۔داور ابھی ابھی سویا تھا۔۔۔اور اگلے دو گھنٹوں تک وہ اٹھنے والا نہیں تھا۔۔۔

تب تک وہ کچھ تو پڑھ ہی لے گی۔۔

اردو اسلامیات جیسی کتابیں ہیں تو وہ آرام سے پڑھ سکتی تھی۔۔۔باقی کے لیے کل ٹیوٹر آنے والا تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں پہنچی۔۔۔

ابھی باہر بڑھ ہی رہی تھی۔۔۔جب جہاں آرا بیگم کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔۔۔وہ وہیں پر ممجمند ہو کر رہ گئی۔۔۔جہاں آرا بیگم چلتے ہوئے اس تک آئی۔

"اس گھر میں آ کر تم کچھ زیادہ ہی مہارانی نہیں بن گئی___؟"اس کے سامنے کھڑے ہوتے جہاں ارا بیگم نے اس کے حلیے کو دیکھتے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں___؟"وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی جہاں آرا بیگم کی بات کا مطلب کیا تھا۔۔۔

جہاں آرا بیگم طنزیہ مسکرائی۔۔

"اپنے ٹھاٹ باٹھ دیکھو۔۔۔پہناوا دیکھو۔۔۔۔جب تم اس گھر میں آئی تھی تو انتہائی گندا لباس تھا تمہارا۔۔

۔۔ویسا لباس تو وہ ہمارے گھر کے ملازم بھی پہننا پسند نہیں کرتے۔۔۔اور اب دیکھو یوں لگتا ہے جیسے تم ازلی امیر ہو۔۔۔ تمہارے تو ٹشن ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔"

اس کے طنز سن کر وہ خاموش ہو کر رہ گئی۔

یہ اس کا واحد سہارا تھا وہ کچھ بھی بول نہیں سکتی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اب پڑھو گی۔۔۔ چلو کتابیں رکھو واپس۔۔۔ ہم لوگوں نے کوئی چیرٹی ہاؤس نہیں کھول رکھا۔۔۔جو تم جیسے بھوکے ننگوں کو پڑھائیں گے ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھوں سے کتابیں چھینتے جہاں آرا بیگم نے اسے پیچھے دھکا دیا

۔۔

تبھی کسی نے اسے پیچھے سے تھام لیا

۔۔اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔ مصطفی انتہائی سخت تیور لیے اپنی دادی کو گھور رہا

تھا۔۔۔

اس نے نین کو سیدھا کھڑا کیا

۔۔کتابیں لے کر اس کے حوالے کیں۔

۔۔

"جاؤ داوت اٹھ گیا ہے۔۔۔اس کے پاس جا کر بیٹھو اور ادھر ہی پڑھو.. باہر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

اس نے سختی سے کہا۔۔۔وہ سر جھکا کر اندر چلی گئی۔۔۔وہ اپنی دادی کی طرف مڑا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

جہاں آرا بیگم کے چہرے پر ذرا بے شرمندگی نہیں تھی۔۔۔وہ بڑے ہی فخر سے کھڑی تھیں۔۔۔"دادی میں آپ کو کہہ کہہ کر تھک گیا ہوں کہ اپنے غرور سے تھوڑا نیچے آئیں۔۔۔دنیا میں اور بھی انسان ہیں۔آپ سے بڑے بڑے امیر بھی موجود ہیں۔۔آپ میں کس چیز کا غرور ہے۔___"

اسے تو سمجھ نہیں آتی تھی کہ جہاں آرا بیگم اتنی مغرور کیوں تھی۔۔کہ وہ اپنے سے نیچے لوگوں کو انسان کیوں نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر جہاں آرا ہنسنے لگی

۔

"میں نیچے دیکھوں... پاگل ہو گئے ہو تم

۔۔شروع سے امیر دادا، پر دادا۔۔۔باپ تھا میرا۔۔

۔۔ہمارا تو کوئی بھی غریب نہیں تھا۔۔۔ہم شروع سے ہی امیر ہیں۔۔۔اور ایسے بھوکے ننگے لوگ تو ہماری خدمت کے لیے لائنوں میں کھڑے رہتے تھے۔۔۔۔

"پتہ نہیں تم اور تمہارے باپ میں یہ ہمدردی کا جذبہ کہاں سے آ گیا. اسے مصطفی کی یہ عادتیں شدید زہر لگتی تھیں۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ مصطفی بھی اپنے باقی کزنوں کی طرح ملازموں پر رعب جمائے۔۔ انہیں مارے پیٹے۔۔

"آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ خیر میں کمال آفریدی کا بیٹا ہوں۔۔۔جب انہوں نے ساری عمر عاجزی سے اسے گزار دی۔۔۔

تو میں کیوں مغرور ہوں۔۔آپ کو آپ کی انا۔۔آپ کا غرور۔۔۔آپ کی ضد مبارک ہو۔۔۔میں تو کم از کم آپ کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا۔۔۔اور برائے مہربانی میرے بچوں کے سامنے ایسا لب و لہجہ اختیار مت کیا کریں۔۔۔۔

وہ جتنا چاہتا تھا کہ جہاں آرا سے تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرے۔۔۔جہاں آرا اسے اتنا ہی مجبور کرتی تھی بد تمیزی کرنے پر۔۔۔اسے جواب دیتا وہ بچوں کے کمرے میں چلا گیا۔۔

"یہ سب کچھ اس لڑکی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔جب سے وہ آئی ہے مصطفی میری مٹھی سے نکلتا جا رہا ہے۔۔۔"جہاں آرا نین سے شدید جلن ہو رہی تھی۔۔۔اس کا بس نے چلا تھا اس چھوٹی لڑکی کا نام و نشان اپنی زندگیوں سے مٹا دیتی۔۔

www.novelsclubb.com

صائم تو سکول جا نہیں سکا۔۔۔دائم صبح سکول گیا جا کر پرنسپل سے بات کی۔۔۔

انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔۔۔ساتھ ہی اجازت لی کہ وہ گھر بیٹھ کر امتحان کی تیاری کرنے کی اجازت دے دیں۔۔بہت مشکل سے پرنسپل مان گئے

ساتھ ہی صائم کو ایک ہفتے کی چھٹی بھی مل گئی۔ایک ہفتے بعد اسے سکول واپس آنا تھا۔۔۔جبکہ دائم گھر بیٹھ کر امتحان کی تیاری کرنے والا تھا۔۔۔تاکہ وہ کوئی کام کر سکے اور گھر کا خرچ چلا سکے۔

وہ سائیکل پر گھر گھر جا رہا تھا۔۔۔کہ اس کی سائیکل ایک بائک سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔

www.novelsclubb.com

"سوری___سوری میری غلطی ہے...میرا دھیان نہیں تھا۔۔۔"

اس نے فورا معذرت کی بائک پر کوئی 20 سالہ نوجوان تھا۔۔

اس نے پہلے سپیکر بند کیا۔۔پھر مسکراتے ہوئے دائم کو دیکھنے لگا۔۔

"ارے کوئی بات نہیں...ایسا تو ہوتا رہتا ہے..."دائم نے اس کے بائیک پہ رکھے

سامان کو دیکھا ہے... جس میں کپڑے دھونے، برتن اور نہانے والا صابن تھا ۔۔اس کے علاوہ کچھ ڈیٹر جن پاؤڈر بلیچ اور تیزاب وغیرہ رکھا ہوا تھا۔۔

"ارے کیا اپ ایسے بیچتے ہو... مطلب شاپ پر رکھنے کی بجائے بائک پر..."

اس نے پہلی بار اس نوجوان کو دیکھا تھا۔۔۔نوجوان بڑا ہی خوش مزاج تھا۔۔

"ہاں یہ کمپنی جو ہے ہم لوگوں کو مال دیتی ہے۔۔۔ویسے تو یہ اعلی کوالٹی کا مال نہیں ہوتا لیکن سستا ہوتا ہے۔۔۔اور جو مڈل کلاس فیملیز ہوتی ہیں وہ یہ مال آرام سے خرید لیتی ہیں۔۔۔

"ہم لوگ پسماندہ جگہوں پر جاتے ہیں۔۔۔جہاں پر بڑی تعداد میں لوگ خریدتے ہیں۔۔۔"وہ اس کو بتانے لگا دائم سوچ میں پڑ گیا۔۔

"کیا مجھے بھی یہ کام مل سکتا ہے... کچھ سوچتے ہوئے اس نے سامنے کھڑے لڑکے سے پوچھا... وہ کچھ دیر چپ رہا...

"مل سکتا ہے تمہیں بائک چلانی آتی ہے.___؟". وہ اس سے پوچھنے لگا..

"ہاں آتی تو ہے لیکن میرے پاس بائک ہے نہیں. اس نے اصل وجہ بتائی۔۔

"چلو کوئی بات نہیں میں بات کروں گا... تم کل مجھے اس سامنے والی جگہ پر ملنا ...اگر تمہارا کام بن گیا تو میں تمہیں اپنے ساتھ فیکٹری میں لے جاؤں گا... جہاں سے تمہیں کچھ مال دلواؤں گا.. پھر تم وہ بیچنا۔۔ کمپنی مجھے ایک کپڑے دھونے والے صابن کی قیمت 50 روپے دیتی ہے۔۔۔ میں اسے 55 میں فروخت کرتا ہوں۔۔۔ پانچ روپے وہاں سے منافع۔۔۔۔

پھر اس کے بعد سامان بیچنے پر مجھے جو کمیشن ملتا ہے وہ الگ۔۔۔ مطلب اچھی خاصی بکری ہو جاتی ہے میری۔۔۔"

اس نے دائم کو تفصیل بتائی۔۔۔ پھر گھڑی پر ٹائم دیکھتا اس سے اجازت لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

ویسے تو دائم کو یہ کام کچھ دلچسپ نہیں لگا۔۔ لیکن پھر بھی گھر چلانے کے لیے سلور وہ مان گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کاش اسے ڈرائی کلیننگ کا کام آتا ہوتا۔۔۔تو آج وہ آرام سے گھر کا خرچ چلا سکتا تھا۔۔۔لیکن انہیں کیا پتہ تھا کہ براوقت یوں نظر لگا کر بیٹھا ہو گا۔۔۔۔اب انہیں زندگی کے ہر موڑ پر نیلم کی یاد آرہی تھی۔۔

المیر کو آفریدی ہاؤس میں گئے دوسرا دن ہونے کو تھا۔۔

اس نے ابھی تک کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔وہ شخص غصے سے آگ بگولا ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کبھی کمرے کے اس کونے میں۔۔تو کبھی اس کونے میں جا کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"سر آپ کی چائے۔۔"ایک آدمی چائے لے کر اندر آیا۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

اس شخص نے شدید حقارت سے سامنے کھڑے اس آدمی کو دیکھا۔۔۔چائے کا کپ اٹھاتے اس کے منہ پر پھینک دیا۔۔۔

وہ فرش پر بیٹھتا چیخنے لگا۔۔۔اس کی چیخیں اس شخص کو سکون دینے لگے۔۔۔

وہی سکون جو دوسرے لوگوں کی چیخوں میں محسوس ہوتا تھا۔۔۔

"المیر میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے فون کرنا... شاید وہاں جا کر تم وہاں کی رنگینیوں میں کھو گئے ہو۔۔۔

"اٹھو اور اس کمرے سے دفع ہو جاؤ.. "اس نے پاؤں کی ٹھوکر مارتے اس شخص سے کہا... تو جلدی سے اٹھتا کمرے سے بھاگ گیا...

وہ دوبارہ جا کر کرسی پر بیٹھا اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔اور اسے کال ملائی۔۔

کافی دیر سے کال جا رہی تھی۔۔۔لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ آفریدی ہاؤس میں پہنچ کر المیر کا حشر نشر کر دیتا۔۔۔اس کی ہمت کیسے ہوئی اس کی کال نہ اٹھانے کی۔۔

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

آریان کا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔۔آفریدی ہاؤس کی لائٹ خراب ہو گئی تھی۔۔

کب سے الیکٹریشن کو بلایا ہوا تھا۔۔اظہر اور مصطفی دونوں ہی لائٹ ٹھیک کروا رہے تھے۔۔۔

آریان نے اگے بڑھتے اپنا موبائل دیکھا۔۔۔نمبر دیکھ کر اس کے ماتھے پر پسینہ آیا ۔۔

جلدی سے ہتھیلی سے اپنا پسینہ خشک کیا۔۔۔پھر موبائل لیتا ایک کمرے میں چلا گیا۔۔۔

"جی میں اپنا کام ہی کر رہا ہوں۔۔۔"

"ہاں ہاں بہت ہے ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔"اس نے رازداری سے کہا۔۔

دوسری طرف جو کوئی بھی تھا وہ شدید غصہ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اسے یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔کہ وہ اپنی طرف سے کام پورے طریقے سے کر رہا ہے۔۔۔لیکن شاید دوسری طرف کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔۔

"لیکن سر میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ میں بہت جلد کام کر لوں گا۔۔آپ کو یقین کیوں نہیں آ رہا۔۔۔"اس بار تیز آواز میں بولا

"جی جی میں نے سب پر نظر رکھی ہوئی ہے

۔۔۔جیسے ہی کام پورا ہو گا میں واپس آنے کی کوشش کروں گا۔۔"جی آپ بے فکر رہیں۔۔۔مجھے امید ہے کہ ایک مہینے تک ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔۔"

آخر کار وہ میں یقین دلانے میں کامیاب ہو ہی گیا..

"اوکے سر تھینک یو...جی....میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں....

بائے۔۔۔"

کمرے میں لائٹ نہیں تھی وہ کال کر کے واپس مڑا ہی تھا کہ لائٹ آ گئی۔۔پورا کمرہ روشنی سے نہا گیا۔۔بیڈ پر لیٹی نین کو دیکھ کر اسکا حلق خشک ہو گیا۔وہ اسے ہی گھور رہی تھی۔خود کو کمپوز کرتے وہ اس تک گیا۔۔

"دیکھیں آنٹی جو بھی آپ نے سنا وہ کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے ورنہ آپ مجھے جانتی نہیں۔۔"ابھی وہ اسے کہہ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا۔۔اصل جان تو اب نکلی۔۔۔ دروازے پر حورب کھڑی تھی۔۔وہ تیز تیز چلتی اس تک پہنچی۔۔اسے دور دھکیلا ۔۔

"تم یہاں پر کیا کر رہے ہو آریان_ ؟؟؟؟۔میری ماں کو کیوں ڈرا رہے تھے؟؟؟___"

"وہ۔۔۔ ممم۔۔۔میں۔۔۔اس نے حورب کو طیش میں دیکھ کر تھوک نگلا۔۔کیا اسکی حقیقت کھل گئی۔۔۔؟؟

****

حال۔۔۔۔۔

"بولو جواب کیوں نہیں دے رہے تم۔میری ماما کو ڈرا رہے تھے نا____؟"اسے یوں خاموش دیکھ حورب چلانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ اور ڈر گیا۔۔آگے بڑھتے ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔اس کی چیخ اس کے منہ میں ہی دب گئی۔۔

آریان نے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

"چپ کرو کتنا چلاتی ہو تم...ایسا کچھ نہیں ہے..میں صرف ان کا حال پتہ کرنے آیا تھا...اور کچھ نہیں..."اس نے جلدی سے بات بنائی حورب بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

اس کے کلون کی خوشبو حورب کو اپنے قریب محسوس ہوئی۔۔۔اس کی قربت پر دل زور زور سے مچلنے لگا۔۔۔

فوراً اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا۔۔"تمہیں تمیز نہیں ہے دور رہ کر بات کیا کرو...آئی بات سمجھ میں۔۔۔"

انگلی اٹھاتے اسے وارننگ دینے لگی۔۔۔"اب جاؤ یہاں سے...خبردار جو میری ماں کے کمرے میں قدم بھی رکھا تو۔۔۔"آریان پیر پٹختا کمرے سے نکل گیا۔۔

حورب جا کر نین کے پاس بیٹھ گئی۔

"ماما یہ بڑا ہی عجیب ہے.. سیلی بوائے...مجھے اچھا نہیں لگتا.."اس کے جاتے ہی وہ نین سے کہنے لگی۔۔

"میری بچی۔۔میں اب تمہیں کیسے بتاؤں کہ وہ کیسا لڑکا ہے۔۔کاش کہ تم مجھے سن سکتی۔۔۔تو میں تمہیں حقیقت بتا دیتی۔۔۔"

حورب کو ایک دم سے چھینکیں آنے لگیں۔۔

"اللہ_____اب پتہ نہیں یہ فلو کب جائے گا۔۔"وہ نین سے تھوڑا فاصلہ بنا کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا تمہیں تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟_اتنی زیادہ چھینکیں کیوں آ رہی ہے تمہیں۔۔"وہ بہت پریشان ہو رہی تھی...

اس کی اتنی بری حالت دیکھ کر وہ تڑپ کر رہ گئی۔۔۔اتنی کوشش کی کہ وہ اٹھ سکے۔۔۔لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔۔۔

اس نے دو چار ٹشو باکس سے کھینچتے اپنا ناک صاف کیا۔۔

"آپ کو کیا بتاؤں۔۔۔اس کے اس چھوٹے بھائی نے مجھے پول میں دھکا دے دیا ۔۔۔اسی وجہ سے مجھے فلو ہو گیا ہے۔۔۔ذلیل انسان سامنے آجائے نا۔۔۔تو اس کا منہ توڑ ڈالوں میں۔۔"وہ اپنا ناک صاف کرتے بولی۔۔

"پتہ نہیں جب سے وہ دونوں بھائی آئے تھے... حورب کی زندگی میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔۔

ایک جتنا سرد مزاج تھا۔دوسرا اٹھنا ہی لڑاکا تھا۔ایک بات کرنا بھی گناہ سمجھتا تھا۔۔ تو دوسرا لڑائی کے بہانے ڈھونڈتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ حورب کا دل کرتا تھا کہ دونوں کو ہی اس گھر سے اٹھا کر باہر پھینک دے۔۔۔

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

دائم گھر واپس جا رہا تھا کہ راستے میں ہی اسے ایک سٹور پر نوٹ لگا دکھائی دیا۔۔ آگے بڑھ کر اس نے پڑھا۔۔۔وہاں پر ایک لڑکے کی ضرورت تھی۔۔وہ اندر گیا

۔۔۔سٹور کا مالک ادھیڑ عمر کا آدمی تھا وہ کرسی پر بیٹھا کوئی حساب کتاب کر رہا تھا۔

"السلام علیکم سر!!!_"اس نے سلام کرتے بات کا آغاز کیا۔۔

"وعلیکم السلام!!!___ہاں بولو لڑکے___"رجسٹر بند کرتے وہ آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"سر آپ کو یہاں پر ایک لڑکے کی ضرورت ہے... کیا آپ مجھے یہ کام دے سکتے ہیں___؟"اس نے بڑا ہچکچا کر پوچھا۔۔

"آدمی نے بڑے غور سے اس دبلے پتلے سے لڑکے کو دیکھا.. تم یہ کام کر لو گے___؟"

www.novelsclubb.com

جیسے اس کی صلاحیت پر شک ہو۔۔

"جی سر میں بڑی ہی محنت سے کام کروں گا۔۔۔آپ بس مجھے یہ کام دے دیں ۔۔۔"وہ آدمی سر ہلا کر رہ گیا..

"ٹھیک ہے مہینے کے نو ہزار دوں گا... دو وقت کا کھانا بھی ملے گا.. لیکن صبح سات

سے شام سات تک کام کرنا ہو گا۔۔۔"

کام کے حساب سے تنخواہ بہت کم تھی۔۔۔ لیکن اس وقت اسے پیسوں کی بہت ضرورت تھی۔۔۔

"مجھے منظور ہے..."اس نے جھٹ سے حامی بھر لی۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے... عمر کیا ہے تمہاری___؟"وہ ایک صفحہ نکالتے اس سے پوچھنے لگا ۔۔

"میری عمر 15 سال ہے...اس سال میں 16 کا ہو جاؤں گا...مجھے حساب کا کام بہت اچھے سے آتا ہے.."وہ میتھ میں کافی زیادہ اچھا تھا..

"چلو ٹھیک ہے اپنا پتہ وغیرہ بتاؤ..."آدمی نے تمام ڈیٹیل لکھ لیں۔۔

"ارے یہ تو نیلم ڈرائی کلیننگ ہاؤس کا پتہ ہے... تم وہاں پر کیا کرتے ہو..؟"کچھ یاد آتے وہ آدمی اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

"جی وہ میری ماما ہیں۔۔بس اج کل کام کی ضرورت ہے مجھے۔۔اسی لیے۔۔۔"وہ

بڑا ہی ہچکچا کر بات کر رہا تھا...

اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا گھر کی عورت کا باہر ذکر کرنا۔۔جبکہ اس کی بات سن کر وہ آدمی بہت زیادہ خوش ہوا۔۔

نیلم ڈرائی کلیننگ کا کام وہاں بہت زیادہ مشہور تھا۔

"اچھا تو تمہاری مما کہاں ہے آج کل___؟۔ہم لوگوں نے پتہ کروایا تھا تو آگے سے پتہ چلا کہ وہ کام بند ہو گیا ہے____ء۔وہ بالکل ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس کو اچھے سے جانتا ہو۔۔

جبکہ دائم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہاں سے بھاگ جائے۔۔

"جی وہ کسی حادثے کا شکار ہو گئی ہیں۔۔۔اس لیے کام بند کر دیا ہے۔"۔انہیں جتنا پتا تھا اس نے اتنا ہی جواب دیا..

جبکہ سامنے والا شاید تفصیل سے جاننا چاہتا تھا۔

"اچھا کیا ہوا ہے انہیں... ٹھیک تو ہے وہ۔۔۔؟؟_بہت ہی اچھی خاتون ہیں۔۔

جتنا نفاست ہے وہ کام کرتی ہیں۔۔ایسے تو کوئی بھی نہیں کرتا۔۔۔"انہوں نے کھلے دل سے نیلم کی تعریف کی..

"معذرت سر جو اچھے مرد ہوتے ہیں وہ اپنی عورتوں کا ذکر باہر نہیں کرتے...بس یہ سمجھ لیں کہ میری مجبوری ہے کام کرنا...

اگر میری ماں کے ساتھ حادثہ پیش نہ آتا۔۔۔تو شاید مجھے یوں کام کی تلاش میں بھٹکنا نہ پڑتا۔۔۔"

بس اس کے صبر کی انتہا ہو گئی۔۔۔وہ ادمی چھپ ہو کر رہ گیا۔۔

"تو ٹھیک ہے یہ پہلے مہینے کی سیلری تم ایڈوانس میں لے جاؤ....جا کر اپنی ضروریات پوری کرو..چونکہ ہم تمہاری ماں کے پکے کسٹمر تھے۔۔۔تو ہمیں تم پر اعتبار ہے۔۔کم از کم اس ماں کی اولاد بے ایمان نہیں ہو گی۔۔۔"

وہ پیسے لینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اس ادمی نے زبردستی کی اسے پیسے دیا دیے۔۔۔

وہ اس کا شکریہ ادا کرتا گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔چلو ابھی کچھ خرچ تو مل گیا تھا۔۔

بے شک ان پہ برا وقت چل رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہتے تھے۔۔ یہ کام اسے بہتر لگا تھا۔۔۔ وہ بیٹھ کر پڑھ بھی سکتا تھا۔۔۔ یوں در بدر خوار بھی نہیں ہونا پڑے گا اسے۔۔۔ اور عزت سے وہ روزی بھی کما سکے گا۔

گھر سے دس منٹ کا فاصلہ ہی رہ گیا تھا۔۔۔ کہ سائیکل پنچر ہو گئی۔۔۔

"وہ نیچے اترا جب قسمت خراب ہونا. تو چیزیں خود بخود ہی ساتھ چھوڑ دیتی ہیں۔۔۔"

وہ ٹائر کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ پھر ادھر ادھر نظر دوڑائی پنچر کی دکان سامنے ہی تھی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹائر میں لگا کیل دیکھ وہ سمجھ گیا۔۔۔ کہ یہ ان لوگوں کا ہی کام ہے۔۔۔ یہ لوگ اپنا کام چلانے کے لیے کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔۔۔

سڑک پر بکھرے کیل دیکھ وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔ کہ اپنا کام چلانے کے لیے ان لوگوں نے جگہ جگہ پر کھیل پھینکے ہوئے تھے۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتا وہ دور دور پڑے کیل اٹھانے لگا۔۔۔انہیں اٹھا کر سڑک کے دوسرے کنارے پر پھینک دیا۔۔۔

پھر اپنی سائیکل لیتا پیدل چلنے لگا۔۔۔چاہتا تو ان سے کام کرواتا۔۔۔پر ان پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔

صرف چند پیسوں کے لیے وہ لوگوں کی زندگی کو خطرے میں ڈال رہے تھے۔۔۔ایسے لوگوں کو قانون بھی کچھ نہیں کہتا۔۔۔جو کھلے عام لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔۔

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

ماضی۔۔۔۔

نین تارا بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔اسے اپنی دادی کی بہت یاد آرہی تھی۔۔۔نمبر تو اس کے پاس تھا۔۔۔پر فون کہاں سے کرتی_____

اگر لینڈ لائن سے فون کرتی تو یقیناً جہاں آرا نے پھر سے اسے الٹی سیدھی سنانی

تھیں۔۔

مصطفی صوفے پر بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا۔۔نئن دوپٹہ اچھے طریقے سے لیتی اس تک گئی۔۔۔

"سر_____"مصطفی نے گردن ٹیڑھی کرتے اسے دیکھا..

"ہاں بولو____"اسے دیکھ کر وہ پھر سے اپنی فائل پر جھک گیا...

"وہ مجھے ایک کال کرنی ہے..."وہ اپنی ہتھیلیاں مسلتے اس سے پوچھنے لگی۔۔

"ہاں تو کر لو میں نے کون سا روکا ہے.."مصطفی نے مصروف سا جواب دیا..

"آپ مجھے ایک کال کروا دیں نا۔۔"اس نے دھیمی آواز میں کہا۔۔مصطفی فائل بند کے اس کی طرف مڑا۔

"اچھا کس کو کال کرنی ہے___؟"وہ جیسے تفشیش کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

"مجھے اپنی دادی کو کال کرنی ہے___"مصطفی نے اپنا سر ہلایا...

"تمہاری دادی کے پاس موبائل ہے____؟"اس نے اگلا سوال داغا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔نین نفی میں سر ہلایا۔۔

"تو پھر_____؟"

"ہمارے گھر میں لینڈ لائن ہے وہاں پر کال کر دیں....مجھے یقین ہے سلیم ہی اٹھائے گا...وہ دادی سے بات کروادے گا میری...."

اس نے جھٹ سے مصطفی کو دلیل دی۔۔۔وہ چپ ہو گیا۔۔۔اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔

ان لاک کرتے اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔

"اب نمبر بتاؤ.مجھے کون سا الہام ہو جانا ہے کہ کون سا نمبر ہے تمہارے گھر کا۔۔"

نین نے اسے نمبر لکھوایا۔۔۔کال جا رہی تھی۔۔۔تھوڑی دیر بعد پک کر لی گئی

۔۔۔۔

مصطفی نے اس کی طرف موبائل بڑھایا۔۔۔اس نے جھڑ سے موبائل پکڑا۔۔

اپنے کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہیلو___"دوسری طرف سے سلیم کی آواز آئی۔۔۔

"سلیم دادی سے بات کراد و میری....بھائی نہیں ہو..."جبکہ اس کی آواز سن کر سلیم چپ ہو گیا..

"ارے تارا آپی۔۔آپ نے فون کیوں کیا۔۔؟آپ کو پتہ نہیں ہے کہ امی کتنا زیادہ غصے میں ہے۔۔۔"۔وہ کم آواز میں بولتا اس کو بتانے لگا..

"تم میری بات کرواد و نادادی سے...چاچی کو باتوں میں لگادو۔۔۔۔میرا بڑا دل کر رہا ہے۔۔۔صبح سے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے۔۔۔"

وہ اس کی مت کرنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ءان سے تو بات نہیں ہو سکتی.."سلیم نے فورا منع کیا..

"لیکن کیوں...؟_دیکھو سلیم میں نے تمہارے کتنے کام کیے ہیں نا۔۔۔تم بس میرا ایک کام کر دو۔۔۔میری دادی سے بات کرواد و نا۔۔۔۔"

وہ اس کی منت کرنے لگی۔۔

"دیکھو تارا...."اس بار باجی کا اضافہ نہیں کیا..

"دادی تو دو دن پہلے ہی گزر گئی ہیں... تمہارے جانے کے بعد امی نے بہت زیادہ لڑائی کی ان سے... پھر انہیں دھکا دیا... پتہ نہیں دادی دل پر ہاتھ رکھتے نیچے گریں۔۔۔اور اٹھ نہیں سکیں۔۔۔

ہسپتال جاتے جاتے وہ دم توڑ گئیں۔۔۔۔

تم واپس مت آنا تارا۔۔۔امی بہت زیادہ غصے میں ہے۔۔۔اور حاشر بھائی نے بھی شادی کر لی ہے۔۔۔ابھی سے میں فون رکھتا ہوں۔۔۔امی آ رہی ہے۔۔۔"

اس نے فون بند کر دیا۔۔ جبکہ نین تارا تو فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ فون اس کے ہاتھ سے گر گیا۔۔۔

اس نے بغیر فون پر نظر ڈالے باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔ جبکہ مصطفی اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

"اسے کیا ہوا...؟"جلدی سے اپنا موبائل اٹھایا۔۔اسے بند کر کے جیب میں

ڈالا۔۔۔پھر اس کے پیچھے چلا گیا۔۔

وہ باہر بینچ پر بیٹھی رو رو رہی تھی۔۔۔مصطفی کو اس کی ہچکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس تک آیا۔۔۔اسے دیکھتے ہی نین نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

مصطفی بینچ کے دوسرے کونے پر بیٹھ گیا۔۔

"کیا ہوا... تمہاری دادی نے بات کرنے سے منع کر دیا....؟_"اس نے کوئی جواب نہیں دیا

۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری دادی تو تم سے بہت پیار کرتی تھی نا۔۔۔"مصطفی پوچھنے لگا لیکن جواب ندارد۔۔۔

"بولو نین کیا ہوا.. تم اتنا رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟"وہ اصرار کرنے لگا۔۔

"کیونکہ میری دادی مر گئی ہے.. میری چاچی کی وجہ سے۔۔۔اتنے سال چاچی کے

ظلم ختم نہیں ہوئے۔۔۔جو مجھ سے میرے دادی بھی چھین لی۔۔"وہ تو جیسے پھٹ پڑی...

"مجھ سے میرا گھر چھین لیا...میرے خواب چھین لیے...اور اب میری دادی بھی..."اس نے مصطفی کو شروع سے لے کر اب تک تمام باتیں سناڈالی...

مصطفی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔۔اسے سامنے بیٹھی لڑکی بہت بے وقوف لگی۔۔۔

اس پر جی بھر کر غصہ پہ آیا۔۔۔

"تم بے وقوف ہو نین....تم چاہتی تو قانون سے مدد لے سکتی تھی۔۔۔۔اپنے چچا چچی پر کیس کرتی۔۔۔ان سے اپنا گھر واپس لیتی۔۔۔"وہ اسے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگا

..نین نے ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا۔۔کیا میں اتنی کند ذہن ہوں۔۔۔۔؟؟"

"آیا تھا...بہت بار آیا تھا...دادی کو بھی کہا میں نے کہ پولیس میں رپورٹ کرتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں... لیکن آپ بتائیں کیا کرتی.... پچھلے ہفتے میں 18 کی ہوئی ہوں.... میرے پاس کوئی روزگار نہیں ہے.... نہ ہی اتنی رقم ہے کہ میں وکیلوں کے پیسے دے پاتی.... عدالتوں کے چکر لگا پاتی....

میں نے تو آج تک پولیس سٹیشن دیکھا تک نہیں ہے۔۔۔۔

یہ جو آپ بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں نا۔۔۔ یہ صرف کتابوں میں اچھی لگتی ہیں۔۔۔ حقیقت میں نہیں۔۔۔ ہم پولیس میں جاتے تو کیا ہوتا۔۔۔؟؟؟_ میرا چچا پیسے کھلا کر ان کا منہ بند کر دیتا۔۔۔۔

کیا آپ ہمارے قانون کو نہیں جانتے_____؟" یہاں پر پیسہ پھینک کر لوگ تماشہ دیکھتے ہیں۔۔۔ میں اتنی بے وقوف نہیں ہوں مصطفی۔۔۔۔۔ بس حالات کے ہاتھوں مجبور ہوں۔۔۔۔ اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

مصطفی لاجواب ہو کر رہ گیا۔۔۔ اس نے جتنی کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔۔۔ ان پر تارا کی وہ چند باتیں بھاری پڑ گئیں۔۔۔

اسے اپنا علم ناکافی لگا۔۔۔

"تم پہلے مجبور تھی نین....اب نہیں...اب سے تمہیں تمہارا گھر بھی ملے گا۔۔۔ تمہارا جو بھی حصہ ہے وہ بھی۔۔۔۔اور تمہارے چچا چچی کو سزا بھی ملے گی۔۔" مصطفی اسے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔"آپ میرا ساتھ دیں گے____؟ء جیسے اسے یقین ہی نہیں آیا سامنے کھڑے شخص پر۔۔۔

"بالکل مصطفی کمال ہمیشہ حق کا ساتھ دیتا ہے...میں کل ہی تمہارے چچا کے گھر نوٹس بجوا رہا ہوں۔۔۔تم بس خود کو مضبوط بناؤ۔۔۔اور تارا کو اپنی زندگی سے نکال باہر پھینکو۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تم صرف نین ہو نین۔۔۔۔جس کی زندگی میں ڈر، خوف کسی چیز کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔چلو شاباش جاؤ داور اٹھ گیا ہو گا۔۔۔

ایک تو اسے تمہاری اتنی عادت ہو گئی ہے کہ دو منٹ نہ دیکھے تو رونا شروع کر دیتا ہے۔۔۔۔"وہ جیسے اسے جتا رہا تھا...وہ سر ہلاتی اندر بڑھ گئی۔۔دوپٹہ اس کے سر

سے سرک گیا۔۔۔

اس کے ریشمی بال مصطفی کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے۔۔۔

اس نے سر جھٹکتے دوسری سائیڈ پر منہ کر لیا۔۔۔وہ بالکل نہیں چاہتا تھا۔۔۔اس کے ذہن میں ایسی کوئی بھی بات آئے۔۔

حال۔۔۔۔۔۔

دائم گھر گیا۔۔دروازہ کھلا ہوا تھا اسے حیرانی ہوئی۔۔۔اندر جا کر دیکھا صفیہ صائم کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے سامنے کھانا بھی پڑا تھا۔۔۔جو شاید وہ اپنے گھر سے بنا کر لائی تھی۔۔۔۔

اس نے سرسری سا ان چیزوں کو دیکھا۔۔۔پھر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

صفیہ کو جانے کیوں وہ کچھ بجھا بجھا سا لگا۔۔۔وہ فریش ہو کر آیا۔

"ارے آجاؤ دائم میں تم دونوں کے لیے کھانا بنا کر لائی ہوں۔۔۔کھالو۔۔"اس

نے بڑی ہی لگاوٹ سے کہا...

ان دونوں میں صفیہ اپنا سکون تلاش کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے"۔وہ انکار کرتا ہے باہر جانے لگا...

"کیوں بھوک نہیں ہے.. جبکہ میں جانتی ہوں کہ صبح سے یہ دو بریڈ کھا کر نکلے ہوئے۔۔۔۔"

اس نے سائیڈ پر بڑے ٹرے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔جہاں ابھی بھی بریڈ کے کچھ ٹکرے موجود تھے۔۔۔

دائم رکا پھر پلٹا۔آپ ہم پر اتنے احسان کیوں کر رہی ہیں۔۔؟؟؟تاکہ ہم آپ کے احسانوں تلے دب جائیں۔۔۔۔خدارا اتنے احسان نہ کریں۔۔۔۔ہم پر کہ ان کے بوجھ تلے ہمیں اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو۔۔۔"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا۔۔۔صفیہ جو بھوکا رہ گئی اب میں بیگ اٹھاتی کھڑی ہوئی

"غلطی ہو گئی اب نہیں آؤں گی اپنا خیال رکھنا۔۔۔دونوں صفیہ کی انکھیں نم ہو گئی وہ جلدی جلدی ان کے کمرے سے نکلی۔۔۔

صائم نے افسوس سے دائم کو دیکھا۔۔

"بڑے یہ کیا طریقہ ہے... وہ آنٹی تو ہمارا خیال رکھ رہی ہے نا... تو پھر تم نے اتنی بد تمیزی کیوں کی...؟"صائم کو بھی دائم کا رویہ بالکل اچھا نہیں لگا۔۔۔

"تو اور کیا کرتا ہے۔۔۔تم چاہتے ہو کہ انہیں ہماری عادت ہو جائے۔۔۔یار ہم کب تک لوگوں پر بوجھ بنیں گے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ ان کے گھر میں ہماری وجہ سے کوئی مسئلہ ہو۔۔۔ہمیں اپنا بوجھ کو تو اٹھانا ہے صائم

۔۔دوسروں کے کندھے دیکھنا چھوڑ دو۔۔۔اگر ہم دوسروں پر بوجھ بنیں گے تو ایک دن وہ ہمیں اتار کر پھینک دیں گے۔۔۔۔تم یہ بتاؤ بوٹس بنائے تم نے۔۔"

وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔فورا بات پلٹ گیا۔۔۔ہاں کچھ نو میریکل بنا لیے ہیں میں نے۔۔۔۔اور انگلش کے بھی تھوڑے بہت نوٹس بنا لیے

ہیں۔۔۔

اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے نوٹس اٹھا کر اسے دیے۔۔۔دائم اس کے ساتھ بیٹھتا نوٹس چیک کرنے لگا۔

کمرے کے باہر کھڑی صفیہ اس کی بات سن چکی تھی۔۔۔اسے سچ میں لگا کے وہ لڑکا بڑا ہو گیا ہے۔۔۔

اسے لوگوں کے احسانوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس کی بات پر اس کا دل ضرور دکھا تھا۔۔۔لیکن اس کی سوچ صفیہ یہ کو اچھی لگی۔وہ دبے پاؤں ان کے گھر سے نکل گئی۔۔

www.novelsclubb.com

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

حورب پھر سے پول کے کنارے بیٹھی تھی۔۔۔وہ جگہ اسے بہت زیادہ پر سکون لگتی تھی۔۔۔

ساکت پانی اسے بالکل اپنی زندگی جیسا لگ رہا تھا۔۔جب سے مصطفی نے اسے بتایا

کہ زوریز سے اس کا رشتہ طے ہو گیا ہے۔۔۔اسے اپنی زندگی خالی خالی سے محسوس ہوئی۔۔۔

مصطفی کے سامنے وہ کچھ نہیں کہہ پائی۔۔چپ چاپ اپنی رضامندی دے دی۔۔۔

جانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ اسلام آباد آ کر اس نے بہت بڑی غلطی کی۔۔۔

زندگی رک سی گئی تھی۔۔۔سارے رنگ جیسے کسی نے اس کی زندگی سے نچوڑ لیے ہوں۔۔۔

"مبارک ہو شادی ہو رہی ہے تمہاری۔۔۔"اپنی پشت سے کسی کی آواز آئی۔

جانتی تھی کون ہو سکتا ہے۔۔۔اسی لیے اگنور کرتی وہ پول کے پانی کو دیکھتی رہی

۔۔۔

آریان چلتا ہوا اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔

حورب نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔۔۔"تم اس شادی سے خوش ہو___؟"۔۔پتہ نہیں کیوں وہ اس کا ری ایکشن جاننا چاہتا تھا۔۔۔

حورب نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

"ویسے مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ تم میرے چھوٹے بھائی کی بیوی بن رہی ہو۔۔۔ لیکن یہ بتاؤ اتنا ایٹیٹیوڈ لائک کہاں سے ہو تم۔. کسی بات کا بھی جواب نہیں دے رہی..."آریان جان بوجھ کر روزے تنگ کر رہا تھا...اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔ جیسے تم ہو تمہارا بھائی بھی ویسا ہی بد تمیز ہے۔اور ایسے بد تمیزوں کو سیدھا کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔"

آریان چپ ہو کر رہ گیا...اسے حورب سے ایسے رد عمل کی امید نہیں تھی۔۔ جتنا وہ زوریز کو ناپسند کرتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے امید تھی کہ اب تک حورب چلا چلا کر پورے گھر کو اکٹھا کر لے گی۔۔۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ حورب نے اس کی سوچ کو غلط ثابت کر دیا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے رات ہونے لگی ہے...میں چلتا ہوں...میری ایک ضروری کال آ رہی ہے۔۔۔"موبائل پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر آریان وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

کیا ہے پیار جسے ہم نے زندگی کی طرح

وہ آشنا بھی ملا ہم سے اجنبی کی طرح

ستم تو یہ ہے کہ وہ بھی نہ بن سکا اپنا

قبول ہم نے کیے جس کے غم خوشی کی طرح

کبھی نہ سوچا تھا ہم نے قتیلؔ اس کے لیے

کرے گا ہم پہ ستم وہ بھی ہر کسی کی طرح

قتیل شفائی

حورب کو بھی وہاں پر گھٹن سی محسوس ہونے لگی۔۔وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

ماضی۔۔۔

تارا کو بھگانے کے بعد دادی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔ نسیم نے بشیر کو فون کر

کے آنے کے لیے کہہ دیا۔۔

ایک تو اس کے بھائی کی خواہش پوری ہو جائے گی۔۔۔دوسرا نسیم کی بھی اس بلا سے جان چھوٹے گی۔۔۔

رات سب نے بڑے ہی سکون سے گزاری

۔۔

صبح ہی بشیر چند آدمی اور نکاح خواں کے ساتھ ان کے گھر پہنچ گیا۔۔۔تب تارا کو تلاش کیا گیا۔۔۔نہ صبح ناشتہ ملا۔۔۔۔نہ ہی گھر کے صفائی ہوئی۔۔۔

چاچی کو تشویش ہونے لگی۔۔۔غصے سے دادی کے کمرے میں گئی۔۔۔"بول بڑھیا کہاں ہے تیری پوتی۔۔۔؟؟؟ نظر نہیں آرہی ___ ؟"پورا گھر تلاش کرنے کے بعد وہ شدید غصے میں دادی سے پوچھنے لگی۔۔

"جہاں جانا چاہیے تھا چلی گئی.... کب تک تمہارے تلوے چاڑتی رہتی..."دادی نے نخوت سے اسے دیکھتے جواب دیا۔۔۔

پھر لاٹھی کا سہارا لیتے کھڑی ہوئی۔۔

"میری تارا تمہارے اس بڈھے بھائی کے لیے نہیں پیدا ہوئی... میرے شہزادے بیٹے کی بیٹی ہے وہ... جہاں بھی ہو گی کم از کم اس حال میں نہیں ہو گی..." دادی کو اپنے کیے پر ذرا بھی پچھتاوا نہیں تھا۔۔

اگر وہ تارا کو نہ بھگاتی۔۔۔تو شاید وہ بشیر اس کا حشر کر ڈالتا۔۔۔

"ایسے کیسے بھگا دیا اسے۔۔ارے میرے بھائی کے ساتھ اتنے لوگ آئے ہوئے ہیں نکاح میں شامل ہونے کے لیے۔۔۔۔اور تو کہہ رہی ہے کہ بھگا دیا اسے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

چاچی چلانے لگی۔۔آواز باہر تک جانے لگی۔۔۔

"چپ کر جو میں نے کہنا تھا کہہ دیا ۔اب نکل اور میرا دماغ مت کھا۔۔۔"

دادی بھی تلخ ہوئی۔۔۔پہلے صرف تارا کی وجہ سے چپ تھی۔۔۔اب اسے کوئی

مجبوری نہیں تھی۔۔۔چاچی نے غصے میں دادی کو زور سے دھکا دیا۔۔۔۔

جانے کیا ہوا کہ دادی فرش پر گرتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

"پتہ نہیں کب جان چھوڑوں گی میری...اچھا ہوا چلی گئی...ورنہ اس کا جو میں حشر کرتی یاد رکھتی وہ۔۔۔"

دادی کے جسم میں ذرا بے حرکت نہیں ہوئی

۔۔چاچی نے آگے بڑھ کر چیک کیا۔۔۔دادی کی مدھم مدھم سانس چل رہی تھی۔۔۔

"ارے فراز_____سلیم_____ارے دیکھو نا یہ بڑھیا_____اماں کو کچھ ہو گیا ہے..."وہ پہلے بد تمیزی سے بولنے لگی پھر باہر بیٹھے لوگوں کا خیال آیا۔۔فوراہی نیک پروین بنتے ان کو پکارا۔۔۔

وہ دوڑتے ہوئے اندر آئے۔۔۔فراز نے آگے بڑھ کر اپنی ماں کو اٹھایا۔۔۔اسے سہارا دیتے باہر لے گئے۔۔۔

حاشر کی وہ مہران کی چھوٹی گاڑی ابھی بھی باہر ہی کھڑی تھی۔۔۔دادی کو اس میں ڈالا۔۔۔فراز ڈرائیونگ کرتا ہسپتال کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

راستے میں ہی دادی نے اپنا دم توڑ دیا۔۔چاچی نے تو خاص کم جہاں پاک کرتے اپنے ہاتھ جھاڑے۔۔۔

فراز کو تھوڑا دکھ ہوا پر لالچ کی پٹی اس کی آنکھوں پر بندی تھی۔۔۔۔

اسے وہ سبز باغ نظر آرہے تھے جو نسیم نے اسے دکھائے تھے۔۔

وہ وہیں سے واپس گھر کو پلٹ گئے۔۔۔

ساجدہ بیگم بہت اچھی خاتون تھی۔۔۔محلے داری اچھے سے جانتی تھی۔۔۔محلے کے لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔۔۔ان کی وفات پر سب عورتوں نے منہ جوڑے تارا پر ہونے والے ظلم کی داستان ہر ایک عورت کی زبان پر تھی۔۔۔نسیم کو تو جیسے فرق ہی نہیں پڑھتا تھا

۔۔

وہ چپ چاپ کونے میں بیٹھی رہی۔۔۔پہلے تھوڑے بہت آنسو بہائے۔۔۔پھر آرام سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔۔

ساجدہ بیگم کا جنازہ اٹھایا گیا۔۔۔حاشر جو اپنے کے ساتھ آج ہی واپس لوٹا تھا ۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ اسے اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔جلدی سے دوڑتا ان تک پہنچا۔۔

"یہ یہ کون مر گیا ہے۔۔۔"وہ محلے کے ایک بزرگ سے پوچھنے لگا

"ارے بڑے ہی عجیب لوگ ہیں۔۔۔ماں نے ظلم کر کے ساس کو مار ڈالا۔۔۔اور بیٹا پوچھ رہا ہے کون مرا"دوسرے آدمی نے تلخی سے کہا...

حاشر گھر کو بھاگا۔۔وہ لوگ قبرستان کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔

حاشر نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھے۔۔۔عورتوں کی آوازیں اسے سنائی دیں ۔۔"۔ارے غضب خدا کا اس عورت کو ذرا بھی رحم نہیں آیا...معصوم سی بچی کا اپنے بوڑھے بھائی کے ساتھ نکاح کروا رہی تھی...دادی نے بچانے کے لیے بچی کو

بھگا دیا۔۔۔تو اپنی ساس کو ہی ختم کر ڈالا اس ظالم عورت نے____"

وہ عورت اپنی ساتھ والی سے بڑی ہی رازداری سے کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ حاشر پر آج یہ انکشاف ہوا۔۔تارا کے گھر سے جانے کی خبر سن کر اسے یوں لگا۔۔۔جیسے کسی نے اس کا دل نوچ کر پھینک ڈالا ہو۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ خود کو ہی اس چیز کا ذمہ دار سمجھ رہا تھا۔۔۔اس کی ماں نے ضرور اسی کی وجہ سے یہ سب کیا ہو گا

۔۔

وہ الٹے پاؤں واپس لوٹ گیا۔۔ابھی اپنی دادی کے جنازے میں شرکت کرنا ضروری تھی۔۔۔نسیم کے ساتھ وہ بعد میں نپٹنے والا تھا

🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼🦋🐼

"یار استاد میں آپ سے کتنی بار کہہ چکا ہوں۔۔۔کہ اس مصطفی سے میں فائل لینے کی کوشش کر رہا ہوں اب اور کیا کروں۔؟؟؟"

"آپ نے بولا عورت سے دور رہو...اور میں وہی کر رہا ہوں... لیکن ابھی تک پتہ نہیں چل سکا کہ مصطفی نے وہ فائل کہاں پر رکھی ہے...."

"فکر رہیں۔۔۔بہت جلد وہ فائل ڈھونڈ لوں گا۔"۔وہ گھر کے بیرونی حصے میں کھڑا تھا

۔

۔۔اس کے ہاتھ میں ایک چمکتی چیز تھی جو چاند کی روشنی پڑنے کی وجہ سے چمک رہی تھی۔

جیسے ہی وہ پلٹا سامنے گھر کا ملازم حواس باختہ اسے دیکھ رہا تھا

۔۔"تو تم غدار ہو۔۔۔میں ابھی جا کر سر کو بتاتا ہوں۔۔تمہاری پول میں ابھی کھولوں گا۔۔۔"

اسے کہتا وہ پیچھے مڑنے لگا کہ اس نے آگے بڑھ کر اس کی ٹانگ پر وار کیا۔۔۔وہ نیچے گرا۔۔۔

جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتا

۔اسے گھسیٹ کر اندھیری جگہ پر لے گیا۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں بے وقوف ہوں...جو تمہیں ہاتھ سے جانے دوں گا

..."ارے بڑی محنت کی ہے میں نے...اپنی شناخت کھوئی ہے...صرف وہ ایک

فائل حاصل کرنے کے لیے اور تم جا کر بتا دو گے نا ممکن۔۔۔""

اس نے اس اندھیرے کونے میں وہ چمکتی چیز زور سے اس کے گلے پر پھیری۔۔۔

ایک دم سے اسے اپنے منہ پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا۔۔تھوڑی دیر میں وہ شخص

زمین پر تڑپنے لگا۔۔اسے دیکھ کر سامنے کھڑی اس نوجوان کے چہرے پر گہری

مسکراہٹ آئی۔۔۔

"میری باتیں سن کر تم نے بہت بڑی غلطی کی..تو سزا تو ملنی تھی نا...اگلے جہان

میں ملاقات ہو گی پیارے" نیچے بیٹھتے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ زور سے دبا گیا

..وہ جو پہلے ہی تڑپ رہا تھا اپنا دم توڑ گیا۔۔اس نے ادھر ادھر دیکھا آس پاس کوئی

بھی نہیں تھا... پھر سائیڈ پر پڑے پلاسٹک کے کور میں اس شخص کو ڈالتا ٹھکانے لگانے چلا گیا۔۔۔

*****

مصطفی نین کو چیک کروانے کے لیے ہسپتال لے گیا۔۔ڈاکٹر اس کی رپورٹس چیک کر رہا تھا۔۔وہ کرسی پر بیٹھا اپنی انگلیاں چٹخاتا ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو کافی دیر سے فائل کو دیکھنے میں محو تھا۔۔۔انہوں نے فائل کو بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھا۔۔۔ مصطفی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"جی تو کرنل صاحب آپ کی وائف کافی پروگریس کر رہی ہے... بہت جلدی یہ ریکور ہو جائیں گی۔۔"

مصطفی نے دل سے خدا کا شکر ادا کیا... وہیں پیچھے چھوٹے سے بیڈ پر لیٹی نین نے یہ سنا تو خوشی سے نہال ہو گئی۔۔۔۔یعنی بہت جلد وہ ٹھیک ہونے والی تھی۔۔۔۔ اور اپنے صائم اور دائم سے مل سکتی تھی۔۔۔۔اسے سب سے زیادہ فکر ہی ان

دونوں کی تھی۔۔۔کیونکہ مصطفی تو ان لوگوں کے ساتھ تھا۔۔۔اور وہ بڑے بھی تھے۔۔۔

لیکن صائم اور دائم ابھی چھوٹے تھے۔۔۔۔انہیں زمانے کا پتہ نہیں تھا۔۔۔انکا لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا بھی نہیں تھا۔۔نیلم نے تو ہمیشہ انہیں بچوں کی طرح ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔

ان کی شرارتوں سے پوری کالونی والے ہنس ہنس کر دوہرے ہو جاتے تھے۔۔۔

وہ تو ایسے تھے کہ رونے والے کو بھی ایک پل میں ہنسا دیتے تھے۔۔۔۔اب پتہ نہیں کتنی بار وہ دونوں روئے ہوں گے۔۔۔؟؟؟

"بہت بہت شکریہ ڈاکٹر آپ کا..آپ نہیں جانتے کہ اس وقت میری وائف کا ٹھیک ہونا کہ اتنا ضروری ہے۔۔۔"

مصطفی خود جاتا تھا کہ جلد از جلد نین ٹھیک ہو اور وہ اپنے بچے کے بارے میں پوچھ سکے۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے طور پر اس نے حیدر آباد میں کافی چیک کیا۔۔۔لیکن اسے پتہ نہیں چل سکا۔۔

"ویسے کرنل صاحب کون سی چکی کا آٹا کھاتے ہیں آپ..کہ 47 سال کی عمر میں بھی آپ 36 کے لگتے ہیں۔۔۔ایک ہم ہیں کہ 36 میں بھی 56 کے لگتے ہیں ۔۔۔۔"

ڈاکٹر پتہ نہیں تعریف کر رہے تھے یا مذاق اڑا رہے تھے۔۔۔لیکن مصطفی ہنسا ضرور تھا اور ڈاکٹر بھی۔۔۔

"چلیں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں.."مصطفی کھڑا ہوا

"ارے میری بات کا جواب تو دیں..."وہ شاید اس بات کو لے کر سنجیدہ تھے...

مصطفی ان کی ٹیبل پر جھکا۔۔۔تھوڑا ان کے قریب ہوا۔"۔کیونکہ میں خود کو فٹ رکھتا ہوں اور میری بیوی 36 کی ہے....مجھے اس کے برابر دیکھنے کے لیے بڑی کثرت کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔"

وہ شرارت سے کہتا ہے نین کی طرح بڑھا۔۔۔اسے اٹھا کر ویل چیئر پر بٹھایا۔۔۔یہ

ویل چیئر کو دھکیلتا باہر نکل گیا۔۔۔

ڈاکٹر اس کے جانے کے بعد کافی دیر ہنستا رہا۔۔۔ مصطفی تھا ہی ایسا۔۔۔۔ وہ ڈیوٹی اور اپنی زندگی کو الگ الگ رکھتا تھا۔۔۔ جہاں پر مذاق ضروری ہوتا تھا وہاں پر ضرور کرتا تھا۔۔۔۔

اور جو لوگ زیادہ جلتے کڑتے ہیں شاید ان پر بڑھاپا بھی جلدی ہی جاتا ہے

❤️❤️❤️🦋🦋❤️🦋🦋❤️❤️❤️

ماضی۔۔۔۔

ساجدہ کو گزرے ایک ہی دن ہوا کہ اگلے دن حاشر ایک لڑکی کے ساتھ گھر میں داخل ہوا۔۔۔

نسیم جو گھر کے صحن میں پلیٹ میں سیب کاٹ کر کھا رہی تھی۔۔

حاشر کے ساتھ لڑکی دیکھ کر اس کا ہاتھ تھما۔ "ارے یہ کس لے آئے ہو تم _____؟" لڑکی خاصی خوبصورت دبلی دبلی پتلی سی تھی۔۔۔ بال ڈائی کیے ہوئے

۔۔۔۔ڈریسنگ کے لحاظ سے وہ کافی ماڈرن لگ رہی تھی۔۔۔۔

زنیرہ تو اسے دیکھتی رہ گئی۔۔وہ بالکل اس کی آئیڈیل لگ رہی تھی۔۔۔زنیرہ کو بھی فیشن کا بہت زیادہ شوق تھا۔۔

"یہ میری بیوی ہے...آپ کو تارا پسند نہیں تھی نا...تو میں اپ کی پسند کے مطابق لڑکی لے آیا ہوں۔۔۔"

نسیم جو سیب کھا رہی تھی۔۔۔ایک دم سے اس کے گلے میں سیب کا ٹکڑا اٹکا ۔۔۔۔وہ زور زور سے کھانسنے لگی۔۔۔زنیرہ نے آگے بڑھ کر نسیم کی پیٹھ پر مکے برسائے۔سیب کا ٹکڑا اچھل کر اس کے گلے سے باہر نکلا۔۔۔

"ارے کمبخت ماری...جان لے گی کیا میری....اور تو_____ایسے کیسے شادی کر کے آ گیا_____ارے ہم لوگ مر گئے تھے کہ ایسے کسی کو بھی منہ اٹھا کے لے آئے ہو_____یہ ہے کون___؟_؟اس کا خاندان کیسا ہے___؟_؟_؟پتہ نہیں کہاں سے لے آئے ہو____"

وہ ساتھ کھڑی لڑکی کو نخوت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔جسے سن کر اس نے خود پر بہت مشکل سے قابو پایا۔۔

حاشر نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔۔

"امی آج سے کرن آپ کی بہو ہے۔۔۔بالکل ویسی جیسی آپ ڈیزرو کرتی ہیں۔۔۔۔میں نے بڑی ڈھونڈ کر آپ کی پسند کے مطابق شادی کی ہے۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں کرن اس گھر کو ویسا بنا دے گی جیسا آپ چاہتی ہیں۔۔۔۔۔" اسے کہتا وہ کرن کا ہاتھ پکڑتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔نسیم کمر پر ہاتھ رکھے دونوں کو جاتے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اللہ کیسا زمانہ آگیا ہے.....اتنا بے حیا ہے ماں بہن گھر میں ہیں اور یہ دن دہاڑے بیگم کو لے کر کمرے میں چلا گیا.....ارے شرم تو مر گئی ہے ان نوجوانوں میں۔۔۔۔"

نسیم کافی کچھ کہتی رہی حاشر نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔تاکہ نسیم کی آواز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ آئے۔۔

"اماں لڑکی تو بہت خوبصورت ہے...مجھے تو بڑی پسند آئی ہے..."اس کا گھٹنا تھامتے زنیرہ نے خوشامد کر کے کہا.... نسیم نے اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔

"پرے مر کمبخت یہ کام تھوڑی کرے گی۔۔۔یہ تو مجھے نچائے گی مجھے ۔۔۔۔ارے وہ تارا کمبخت تو سارا دن مار بھی کھاتی تھی۔۔اور کام بھی کرتی تھی ۔۔۔۔پتہ نہیں یہ کیا کرے گی۔۔۔"

نسیم خاصی چالاک عورت تھی۔۔۔کرن کو دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ سامنے والی اس کی ٹکر کی ہی ہو گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گھر کا کوئی کام نہیں ہوا۔۔۔۔چند عورتیں ساجدہ کی تعزیت کے لیے آئیں ۔۔۔نسیم نے دوپٹہ اپنے سر پر باندھا۔۔پھر جو بین کرنے شروع کیے کہ الامان ۔۔۔آنے والی عورتیں بھی دل پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔۔

"ارے بہن کیا بتاؤں میری ماں جیسی تھیں وہ۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں مجھے چھوڑ کر

چلی گئیں۔۔۔ارے مجھے تو کبھی اپنی ماں کی کمی محسوس ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔ان کے جانے کے بعد لگتا ہے میں یتیم ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔ہائے اللہ یہ کیوں ہو گیا۔۔؟؟؟؟"_

۔وہ دونوں ہاتھ سینے پر مارتے زور زور سے رونے لگی۔۔۔ان تینوں عورتوں نے نسیم کو حوصلہ دیا۔

"چپ کر بہن جو خدا کی مرضی ہے____ء نسیم نے اپنے جھوٹے موٹے آنسوں صاف کیے۔۔۔پھر ان کے ساتھ ادھر ادھر کی باتوں میں لگ گئی۔۔۔

ہمارا المیہ ہی یہی ہے۔۔۔اکثر عورتیں جاتی تو تعزیت کے لیے ہیں۔۔۔دو چار منٹ روتی ہیں مرنے والے کی تعریف بھی دو چار منٹ کی جاتی ہے۔۔۔اور پھر اصل پیریڈ سٹارٹ ہوتا ہے

فلاں کی بیٹی کا فلاں کے ساتھ چکر ہے۔۔۔۔فلاں نے اپنی بہن کو رشتہ نہیں دیا ۔۔۔۔تو فلاں زمین کے لیے اپنی بہنوں سے لڑ رہا ہے۔۔۔۔غرض کے ایک ایک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قصہ ایسے موقعوں پر گوش گزار کیا جاتا ہے۔۔۔

سمجھ میں یہ نہیں اتا کہ ہم مرنے والوں سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے۔۔۔۔

ان کی تعزیت پر جا کر ایسی چغل خوریاں کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟_

"حاشر تمہاری ماں بہت زیادہ شور کر رہی ہے۔۔۔مجھے اتنا شور پسند نہیں

ہے۔۔۔۔بہت اریٹیٹنگ ہے تمہاری ماں۔۔"۔وہ جو انکھیں بند کر کے لیٹا تھا..

اسے تارا کی بہت فکر ہو رہی ہو تھی۔۔۔اسے پتہ نہیں بیچاری کہاں ہو گی_؟؟؟_

کس سال میں ہو گی___؟_؟_؟

یہ سب اس کی ماں کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔تبھی تو اپنی کولیگ سے شادی کر کے آ گیا

۔۔کرن کا ایک بھائی تھا جو کہ کام کے سلسلے میں کبھی اس شہر تو کبھی اس شہر میں ہی

رہتا تھا۔۔۔کرن اسے کافی عرصے سے پسند کرتی تھی۔۔

لیکن حاشر تارا کو پسند کرتا تھا۔۔۔اس لیے اسے کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔۔

اب جب ان عورتوں کی باتیں سنیں۔۔اپنی ماں کی حقیقت پوری طرح کھل کر

سامنے آئی۔۔۔۔

اس نے جا کر کرن سے شادی کر لی۔۔

"بولو کیا مرا قبے نو چلے گئے ہو_؟___؟_مجھے یہاں پر نہیں رہنا..تم مجھے اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔۔"لوشن کی بوتل بند کر کے اس کی طرف مڑتے کہنے لگی....

حاشر گہرا ہے سانس لے کر رہ گیا۔۔۔وہ اٹھا چلتا ہوا اس تک آیا۔۔کرسی کھینچ کر آئینے کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

"میں صرف ایک بات کہوں گا...میں تمہیں ہر جگہ پر لے کر گھوم نہیں سکتا..یہ تمہارا گھر ہے جب تمہارا حق مارا جائے۔۔آواز ضرور اٹھاؤ۔۔۔خاموش رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

جہاں تم حق پر ہو وہاں ڈٹ جاؤ۔۔۔۔اگر میری ماں تمہارے ساتھ غلط کرے۔۔تو اس کا جواب بھی دو لیکن ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔کبھی اپنی حد بار مت کرنا۔۔۔جتنا تمہارے ساتھ کیا جائے اٹھنا ہی جواب دینا۔۔۔۔سمجھ رہی ہو نا۔۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ پکڑتے حاشر نے اس انتہائی نرمی سے سمجھایا۔۔۔وہ اپنا سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔

"مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے..." صبح سے شام ہونے کو تھی اس نے کچھ کھایا نہیں تھا... حاشر اٹھا۔۔۔

"تم بیٹھو میں کچھ لے کر آتا ہوں..." وہ چابی لیتا باہر چلا گیا... جانتا تھا کہ اس کی ماں نے کھانے کے لیے کچھ نہیں بنایا ہو گا۔۔۔

اس لیے باہر سے کھانا لینے چلا گیا۔۔۔

کرن دوپٹہ گلے میں ڈالتی کمرے سے نکلی۔۔۔نسیم زنیرہ کے ساتھ ہی چارپائی پر بیٹھی تھی۔۔۔

"ارے نکل آئی مہارانی۔۔۔۔اتنی بھی کیا بے حیائی۔۔۔گھر میں جوان نند موجود ہے۔۔۔۔کچھ تو حیا کر لیتی۔۔۔۔"

نسیم تو اسے دیکھتے ہی شروع ہو گئی۔۔۔کرن کو اس کے بات سن کر بہت غصہ آیا

وہ تیز تیز چلتی نسیم تک گئی۔۔۔

"کیوں میں نے کون سی بے حیائی کر دی...اور اگر یہ اتنی ہی جوان ہے تو اس کی شادی کریں نا۔۔۔یہاں پر کیوں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟؟____اب یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ میں اپنے کمرے میں آرام نہیں کر سکتی..... عجیب ہی ہیں آپ ...."

کرن نے باتوں باتوں میں ہی نسیم کی اچھی خاصی کر ڈالی۔۔زنیرہ تو پتلی گلی سے نکل گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے تو میرے سامنے زبان چلائے گی....ابھی بتاتی ہوں تمہیں..."نسیم نہیں اٹھتے ہی سائیڈ پر پڑا ڈنڈا اٹھایا....وہ کرن کو مارنے ہی لگی تھی۔۔جب کرن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑتے ہوئے کمر کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

"دیکھ کے محترمہ!!!!!!مجھے تارامت سمجھیے گا۔۔۔۔میرا نام کرن ہے

کرن۔۔۔زیادہ ٹیں ٹیں کی نا تو گردن مروڑ کر رکھ دوں گی۔۔۔"

اس نے زور لگا کر نسیم کا بازو مروڑا۔۔ نسیم تو چیخنے لگی۔۔۔ پھر اسے آگے دھکا دیا۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل گئی۔۔۔

"کیا سمجھتی ہو تم.... خدا ہو___ ؟_ ؟_ ؟_ ؟_ ارے یتیموں کا حق کھاتی ہو۔۔۔ اس بیچاری کے حق پر قبضہ کیا تم میاں بیوی نے۔۔۔۔ تمہارے بچے یتیم کے مال پر پل رہے ہیں۔۔۔۔۔ بڑی آئی۔۔۔"

حاشر نے شادی سے پہلے اسے تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ بعد میں کرن کو کوئی ایسی ویسی بات پتہ چلے۔۔۔اور ان کے رشتے میں بد گمانی پیدا ہو۔۔۔ کرن کو نسیم انتہائی بری لگی۔

"لوگو!!!_____ دیکھو ارے ایک دن ہوا نہیں ہوا آئے اور ساس پر ظلم شروع کر دیے۔۔۔۔ہائے اللہ کیسا زمانہ آگیا ہے...."نسیم نے واویلا کرنا شروع کر دیا۔۔۔

کرن نے آگے بڑھ کر اس کا منہ دبا دیا۔۔۔

"اپنی زبان جو ہے نا وہ منہ کے اندر رکھیں۔۔۔جو حیا والی عورتیں ہوتی ہیں۔۔۔وہ چار محلوں کو باتیں سناتیں۔۔۔اور مجھے زیادہ شور پسند نہیں ہے۔۔ سمجھ میں آئی بات۔۔۔۔اب اٹھیں۔۔۔۔

یہ جو جسم پر اتنا ماس چڑھایا ہوا ہے نا اس سے کم کریں۔۔۔۔کوئی کام کریں جا کر۔۔۔۔"اس نے کھینچ کر نسیم کو اٹھایا۔

نسیم اپنا بازو سہلانے لگی۔"۔جائیں چائے بنائیں... بڑی عیاشیاں کی ہیں آپ نے .... تھوڑا سا کام بھی کر لیں.... جاتی ہیں یا کچھ کروں میں____"کرن تیز آواز میں بولی۔۔۔۔نسیم نفرت سے اسے دیکھتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

کتنے سالوں سے اس نے کچن کا رخ تک نہیں کیا تھا۔۔۔آج اس کی بہو نے اسے اس کی جگہ یاد دلا دی۔۔۔

شام کا وقت ہو رہا تھا دائم کام کر کے واپس آیا۔۔اس نے اپنی سائیکل برآمدے میں کھڑی کی۔۔۔دروازہ اچھے سے بند کیا۔۔

تبھی اندر سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔۔۔۔

"ارے صائم تم ٹھیک تو ہو____؟" وہ دوڑتا ہوا کچن میں گیا۔۔۔جب سامنے صائم آٹے میں لت پت کھڑا تھا۔۔

اسے دیکھتے ہی دائم نے بہت کوشش کی اپنی ہنسی پر قابو کرنے کی۔۔

"بڑے دیکھو نا یہ کیا ہو گیا..." جیسے ہی صائم بولا۔۔اس کے منہ سے آٹا اچھلا۔۔۔

تبھی دائم کی ہنسی نکل گئی۔۔۔اور وہ جو ہنسنا شروع ہوا تو خود پر قابو کی نہیں رکھ پایا

۔۔

"چھوٹے قسم خدا کی... میں اتنا تھکا ہوا تھا.. لیکن تمہاری یہ جوکر جیسی شکل دیکھ کر ساری تھکاوٹ اتر گئی۔۔" وہ ہنستے ہوئے اس کے پاس کھڑا اس کے بالوں سے آٹا جھاڑنے لگا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صائم تو روہانسی شکل بنا کر کھڑا رہا۔۔

"بڑے میں تو تمہارے لیے کھانا بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔"۔صائم نے اپنی صفائی دی تاکہ دائم اس سے ناراض نہ ہو۔۔

"ہاں اور اسی چکر میں اپنا کباڑا کر لیا..دیکھو یہ ڈبہ سر سے لگنے کی وجہ سے زخم سے لہو نکل رہا ہے۔۔صائم تم کب بڑے ہو گے۔۔۔۔؟؟؟

چلو جلدی سے جا کر نہا لو"۔اسے سائیڈ پر کرتا وہ اس کا پھیلایا ہوا کباڑ سمیٹنے لگا..

"لیکن بڑے تم تو ابھی تھک کر آئے ہو نا... تمہیں بھوک بھی لگی ہو گی۔۔۔"

صائم کو اس کی فکر ہونے لگی۔۔۔

دائم ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہوا۔۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔اور انہوں نے مجھے کھانا دیا تھا۔۔۔جو کہ میں ساتھ ہی لے کر آیا ہوں۔۔۔اب میرا بھائی بھوکا ہو تو میں کیسے کھا سکتا ہوں۔۔"

وہ اس کا گال کھینچتے بڑے ہی پیار سے بولا۔۔۔

"چلو اب جلدی سے جاؤ کپڑے بدل کر آؤ۔۔۔اور یہ بھوتوں والی شکل بدلو۔۔میں تب تک جلدی سے یہ صاف کر لیتا ہوں۔۔۔"

صائم کمرے میں بھاگ گیا۔۔اسے بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔۔دائم نے جلدی جلدی آتا یہ اکٹھا کر کے ایک شاپر میں ڈال دیا۔۔پھر کچن کو اچھے سے صاف کیا۔۔

"چھوٹے احتیاط سے۔۔میں چھت پر جا رہا ہوں۔۔۔تم تب تک فریش ہو جاؤ۔۔"

اسے کہتا وہ چھت پر چلا گیا۔

چھت پر آ کر اسے کافی اچھا محسوس ہو رہا تھا۔کافی دنوں بعد وہ کھلی فضا کو محسوس کر رہا تھا۔۔اپنی تمام پریشانیوں کو اس نے سائیڈ پر پھینک دیا۔۔وہ اس وقت بس اس ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی کسی کی سسکیوں کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔۔۔

سردیوں کی آمد آمد تھی۔۔۔دن چھوٹے ہو رہے تھے۔اس وقت بھی ہلکا ہلکا اندھیرا ہو چکا تھا۔ادھر ادھر گھوم کر اس نے دیکھا۔۔خالہ رشیدہ کی چھت سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رونے کی آواز آرہی تھی۔۔۔وہ چلتا ہوا اس سائیڈ پر گیا۔۔۔

مریم آپا ایک کونے میں بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

"ارے مریم آپا۔۔۔"اس میں بلایا تو مریم نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔وہ کھڑی ہوئی۔۔

"ارے کیسے وہ دائم___؟؟؟____کافی دن ہو گئے تمہیں دیکھا ہی نہیں۔۔۔"

اسے دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی...

"وہ بعد میں بتاؤں گا آپ ذرا ہمارے گھر میں آجائیں...."

"لیکن اس وقت____"وہ تھوڑا جھجکی۔۔۔

"ارے آپا ہماری بڑی بہن ہیں آپ۔۔ماں کی جگہ پر ہیں۔میں خالہ سے پوچھتا ہوں۔۔۔۔

"خالہ۔۔۔۔خالہ۔۔۔"خالہ رشیدہ ویسے تو اس کی دادی کی عمر کی تھیں منن لیکن تمام محلے والے انہیں خالہ رشیدہ ہی کہتی تھی۔۔۔اور مریم کو وہ لوگ خود آپا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہتے تھے۔

"ہاں بولو دائم کیا ہوا میرے بچے..؟؟"کمرے سے باہر آتی خالہ رشیدہ نے چھت کی طرف دیکھتے اس سے پوچھا۔۔۔

"وہ دراصل اس ٹائم بہت بھوک لگ رہی ہے۔تو آپ تھوڑا سا کھانا آپا کے ہاتھ ہمارے گھر بھجوا دیں۔۔"

اس نے بہانہ بنایا۔۔"ارے کیوں نہیں.....مریم نیچے آنا..بچے کو بھوک لگی ہے۔جلدی سے کھانا دو۔۔۔"

دائم نے اسے اشارہ کیا۔۔مریم نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔وہ نیچے چلی گئی۔۔"کیا ہوا تجھے یہ آنکھیں اتنی سوجی ہوئی کیوں ہیں۔۔۔؟'

اسے دیکھتے ہی خالہ رشیدہ پوچھنے لگی۔۔۔

"ارے امی آپ کو تو پتہ ہے سردیاں آرہی ہیں.اور یہ تو اب ساری سردیاں ہی چلے گا انکھیں بھی ایسے ہی دکھیں گی۔۔۔اور ناک بھی لال۔۔۔"

رشیدہ سے کہتی وہ کچن میں چلی گئی۔۔ٹرے میں کھانا ڈالا۔۔۔۔پھر لیتی ہوئی دائم کے گھر کی طرف آگئی۔۔۔دائم نے جلدی سے چھت سے اترتے جا کر دروازہ کھولا۔۔

مریم اندر آئی۔تو اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔

"چلے آئیں مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔"

"لیکن یہ کھانا___'وہ ٹرے اسے دکھاتے پوچھنے لگی...

"آپ ایسا کریں یہ کھانا میں صائم کو دیتا ہوں وہ کھالے گا۔۔آپ چل کر چھت پر میرا انتظار کریں۔۔"

www.novelsclubb.com

مریم سر ہلاتی چھت پر چلی گئی۔۔۔

"چھوٹے تمہارا کھانا میں رکھ کے جا رہا ہوں... کھا کر آرام سے سو جانا.. کل سے سکول بھی جانا ہے تم نے۔۔۔"اسے کہتا دائم چھت پر چلا گیا.

"اب بتائیں کیا ہوا ہے_؟___؟کیوں رو رہی تھی اتنا_؟_؟_؟_؟_"وہ کسی بڑے

کی طرح ان سے پوچھ رہا تھا۔

"کہیں مراد بھائی سے لڑائی تو نہیں ہو گئی۔۔۔"مراد کا نام سن کر اس نے جھٹ سے سر اٹھایا...اس کی آنکھیں بھیگ گئیں....

دائم سمجھ گیا مراد کو لے کر ہی کوئی مسئلہ تھا۔۔"ارے بتائیں تو سہی۔۔۔جب تک آپ بتائیں گی نہیں مجھے پتہ کیسے چلے گا۔۔۔"

وہ دیوار کے ساتھ لگتا نیچے بیٹھ گیا۔۔۔مریم کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔

"تم لوگوں کو پتہ ہی ہے میں مراد کو بہت زیادہ پسند کرتی تھی....اور شاید وہ بھی..

"اس کے لہجے میں ویرانی تھی...

"اچھا پھر_____"

"کل اماں جب ان کے گھر گئی تھیں تو پتہ چلا۔۔۔مراد کسی لڑکی سے ملنے گیا تھا اور پکڑا گیا۔۔۔ان لوگوں نے مراد کی شادی اس لڑکی سے کروادی۔۔۔۔۔اور اب وہ اس کی بیوی بن کر اس کے گھر میں موجود ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہتے ہی وہ رونے لگی۔۔۔دائم نے اسے رونے دیا۔۔۔اسے مراد سے زیادہ مریم پر افسوس ہو رہا تھا۔۔

"تو کیا آپ کو پتہ تھا کہ مراد بھائی کا کسی اور کے ساتھ بھی کوئی تعلق ہے۔۔؟؟؟؟"۔۔مریم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔وہ چپ ہو گیا۔۔

"ویسے اپا ایسے رشتے پائیدار نہیں ہوتے۔۔کہنے کو تو یہ رشتے سالوں تک چلتے ہیں۔۔۔لیکن بے نام ہوتے ہیں۔۔کہیں مرد ڈبل کراس کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔تو کہیں عورتیں۔۔"اسے کہتے وہ کھو سا گیا۔۔۔

اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔بغیر نام کا یہ رشتہ۔۔۔آخر وہ کس نام ایسے رشتوں کے لیے اپنے ماں باپ کی عزت کو روند دیتے ہیں۔۔

"مراد ایسا نہیں تھا یا شاید ایسا ہی تھا. تم نہیں چاہتے وہ میری زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا۔۔۔جس سے میں نے بے انتہا محبت کی۔۔۔لیکن جب سے مجھے پتہ چلا وہ کسی اور کے ساتھ پکڑا گیا ہے۔۔۔میں ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گئی۔۔وہ مان، وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محبت سب کچھ ٹوٹ کر بکھر گیا۔۔۔۔میں خود سے نظریں نہیں ملا رہی۔۔۔۔"

اسے کہتے ہیں وہ رونے لگی دائم نے اسے چپ نہیں کروایا۔۔۔وہ سے اسے روتے دیکھتا رہا۔۔وہ چاہتا تھا کہ مریم روئے۔

اپنے دل کا سارا غبار نکال باہر پھینکے۔۔یہ ایک ایسا فیز ہوتا ہے۔۔۔جہاں پر اگر کوئی پھنس جائے۔۔۔تو پاگل ہو جاتا ہے۔۔۔اور نکل جائے تو دنیا فتح کر سکتا ہے۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اپنے کپڑے جھاڑے دیوار کے ساتھ لگا پھر سے بولا۔

"عورت مردوں کے معاملے میں زیادہ ذہین ہوتی ہے۔لیکن پتہ نہیں کیوں ۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا کہ وہ اتنی جلدی مرد پر اعتبار کر لیتی ہے۔۔"

"تم چھوٹے ہو نہیں سمجھو گے۔محبت ہو جائے تو اپنے تن من کا ہوش بھی نہیں رہتا۔۔"اس نے نم آنکھوں کو صاف کرتے کہا۔۔۔

"ہاہاہا۔۔پھر وہ محبت نہیں ہوتی۔پاگل پن ہوتا ہے۔۔پاگل خانے کے مریضوں اور اس بندے میں فرق یہ ہوتا ہے۔۔کہ پاگل خانے میں وہ پاگل کہلاتا ہے۔اور

ہماری دنیا میں اسے عاشق کہتے ہیں۔___""وہ ہنستا چلا گیا کہ اسکی آنکھوں سے خود ہی آنسو بہنے لگے

مریم بس اس ننھے لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اس کے محلے کا سب سے شرارتی لڑکا تھا۔۔۔جسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔وہ اتنا سنجیدہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔وہ چلتا ہوا مریم تک آیا۔۔۔

پھر اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے ہم دونوں بھائیوں کی کوئی بہن نہیں ہے۔اور ہم آپ کو شروع سے اپنی بہن مانتے ہیں۔اگر آپ کی مراد بھائی سے شادی ہو جاتی یقین کریں ہم سے زیادہ خوش کوئی بھی نہیں ہوتا۔۔۔"

وہ بنا کسی لگاوٹ کے بولا۔۔۔مریم اسے سن رہی تھی۔۔۔

"یہ جو دنیا ہے نا یہاں پر مرد سفید کپڑے پہن کر.... کالا دامن لے کر بھی پاک رہتا ہے۔۔۔اور اگر عورت کے دامن پر کیچڑ کا ایک قطرہ بھی گر جائے نا۔۔۔یہ

زمانہ اسے قبول نہیں کرتا۔۔۔آپ واجد بھائی سے شادی کے لیے ہاں کر دیں۔۔۔۔وہ بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔عورتوں کی عزت کرنا جانتے ہیں ۔۔۔۔"

مریم چپ رہی۔۔مطلب وہ اس بات سے واقف تھا کہ واجد کا رشتہ اس کے لیے آیا ہوا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔مجھے واجد کو ہاں کر دینی چاہیے۔۔میں اسے سب کچھ بتا دوں گی۔"

مریم نے فیصلہ کیا۔۔۔دائم نے فوراً ہی اسے ٹوکا۔۔

"بالکل بھی نہیں.... کہنے کو میں چھوٹا ہوں لیکن ایک ہتے کی بات کہہ رہا ہوں۔ جس عورت کا ماضی ہوتا ہے۔۔اس عورت کا مرد اسے دل سے قبول نہیں کرتا۔۔ یہ بس عورتوں کی مجبوری ہوتی ہے کہ اپنے مرد کے ماضی کو کھلے دل سے قبول کر لیتی ہیں۔۔۔بس اس کہانی کو یہیں پر دفن کر دیں۔۔۔"

"جانتی ہیں۔۔۔ہمیں آج تک پتہ نہیں چلا ہماری ماں کہاں سے تھی___؟؟_

ہمارا کوئی اگے پیچھے بھی تھا یا نہیں۔۔۔۔اور اتنے سالوں سے ہماری ماں یہاں پر رہ رہی تھی۔۔۔۔پورے محلے میں سب سے زیادہ ان کی عزت کی جاتی تھی۔

اور ابھی بھی کی جاتی ہے۔۔۔میں یہ نہیں کہتا کہ باقی عورتوں کی کوئی عزت نہیں ہے۔۔

لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ خود کو نیلم جیسا بنائیں۔۔کہ لوگ عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔۔۔۔"

"رات بہت ہو رہی ہے اور عزت دار لڑکیاں زیادہ دیر گھروں سے باہر نہیں نکلتی ... سمجھ لیں اب کے اس کہانی کو آپ کے اس چھوٹے سے بھائی نے سیاہی سے کالا کر دیا۔۔۔۔"

اس نے آگے بڑھتے اپنا چھوٹا سا ہاتھ نیلم کے سر پر رکھا۔۔۔

"بھائی چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں... بہنوں کے محافظ ہوتے ہیں.. یہ بات یاد

رکھیے گا۔۔جب کبھی بھی ہماری ضرورت ہو۔۔۔ایک بار ضرور بلایئے گا۔۔"

مریم اٹھ کھڑی ہوئی۔ن۔

"تم بہت بڑے ہو گئے ہو.... چلتی ہوں میری شادی پر ضرور آنا۔۔"

وہ بنا اسے دیکھے سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔دائم نے چھت پر کھڑے اسے گھر سے نکلتے دیکھا۔۔۔پھر وہ اپنے گھر میں گئی۔نن

وہ اس کی اور خالہ رشیدہ کی بات تو نہیں سن سکا۔۔۔لیکن خالہ رشیدہ خوش ہو کر اسے گلے لگا رہی تھیں۔۔مطلب مریم نے واجد بھائی سے شادی کے لیے ہاں کر دی ہو گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤️❤️❤️🦋🦋❤️🦋🦋❤️❤️❤️

مصطفی لان میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔۔۔اظہر چلتا ہوا اس تک آیا۔۔۔وہ کافی پریشان لگ رہا تھا۔۔۔۔

"مصطفی!!!!!_

"ہاں بولو____"اس نے مصروف سا تھ جواب دیا..

"ہمارا ایک ملازم کریم نہیں مل رہا....کل رات تو یہیں پر تھا....پتہ نہیں صبح سے تلاش کر رہا ہوں مل ہی نہیں رہا ہے..."

"مصطفی نے اخبار لپیٹ دے اظہر کو دیکھا۔۔۔پھر کھڑا ہوا۔۔۔

"ایسے کیسے نہیں معلوم....اس کے گھر کا پتہ ہو گا۔۔۔کال کر کے دیکھو ۔۔۔۔گھر چلا گیا ہو گا۔"

"۔لیکن اسے بتا کر کے جانا چاہیے تھا..."اظہر پریشان سا بولا۔۔

"تو ہو سکتا ہے اسے کوئی کام ہو۔___"اتنے میں آریان بھی باہر سے آیا...

"کیا ہوا___؟___؟آپ دونوں اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں____؟"ان دونوں کو پریشان دیکھ وہ پوچھنے لگا۔۔

"جو ہمارا ملازم ہے کریم وہ نہیں مل رہا....اس لیے پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

"وہ بغیر اطلاع دے کے تو وہ گھر نہیں جاتا...."اصل وجہ تو اس کا بغیر اطلاع کے

غائب ہونا تھا.... جو اظہر کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"ارے اس کا کوئی رشتہ دار مجھے ابھی دروازے پر ملا.... وہ کہہ رہا تھا کہ ان کے گاؤں میں سیلاب آگیا ہے؟؟.. اس لیے کریم رات کو ہی نکل گیا تھا...."

مصطفی کو یہ سن کر تھوڑی راحت محسوس ہوئی۔۔۔ وہ پھر سے اخبار اٹھاتا کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

جب کہ اظہر ابھی بھی پریشان تھا۔

"پر وہ ایسے تو غائب نہیں ہوتا.... وہ ایک ہی بات پر اٹکا تھا؟؟؟"""

"ارے اظہر تمہیں اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو... ہمارے اتنے پرانے اور وفادار ملازم ہیں... اگر اس بار وہ بغیر بتائے چلا بھی گیا ہے تو پریشان مت ہو۔۔۔ بلکہ ایسا کرو اس کے گاؤں میں کچھ رقم بھجوا دو۔۔۔"

مصطفی نے مشورہ دیا۔۔۔ تب ہی اریان بولا۔۔۔

"ارے نہیں نہیں.... اس کی ضرورت نہیں ہے... میں نے اس بندے کو اچھی

خاصی رقم دے دی ہے...تاکہ وہ اپنی ضروریات کی چیزیں لے سکیں۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر اظہر تھوڑا مطمئن ہوا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے..."وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا...

"مصطفی میں سوچ رہا ہوں کہ کل بچوں کی منگنی کی چھوٹی سی رسم رکھ لیں۔۔۔تم کیا کہتے ہو۔۔؟؟_"

اظہر نے مصطفی کو مشورہ لینا چاہا۔۔۔۔

اس نے اخبار بند کیا۔۔۔

"دیکھو اظہر تم جانتے ہو کہ تمہاری بھابھی ابھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ایسے میں میں یہ شادی نہیں کر سکتا۔۔"

۔مصطفی انکار کر گیا۔۔۔

"لیکن میں نے شادی کا تھوڑی بولا ہے....بس بچوں کی منگنی کر دیتے ہیں...چھوٹی سی رسم ہو گی۔۔۔۔اس کے بعد امید ہے کہ بھابھی جلدی ٹھیک ہو جائیں گی

۔۔۔تو پھر شادی کا سوچیں گے۔۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے کل پھر چھوٹی سی رسم کر دیتے ہیں۔۔۔۔میں جا رہا ہوں تمہاری بھابھی کی دوا کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔"

اسے کہتا ہے مصطفی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔اظہر بھی اندر چلا گیا۔۔۔۔

جب کہ آریان کی نظر پول کے پاس بیٹھی حورب پر پڑی۔۔

جانے کیوں اسے کسی اور کا ہوتے دیکھ آریان کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔

ہم نے کب چاہا وہ شخص ہمارا ہو جائے۔

اتنا دکھ جائے کہ آنکھوں کا گزارا ہو جائے۔۔

ہم جسے پاس بٹھا لیں وہ بچھڑ جاتا ہے

تم جسے ہاتھ لگا لو وہ تمہارا ہو جائے

تمہیں لگتا ہے کہ تم جیت گئے ہو۔۔

ہے یہی بات تو پھر کھیل دوبارہ ہو جائے

www.novelsclubb.com

"نہیں آریان۔۔۔تم اپنے مقصد سے بھٹک نہیں سکتے۔۔۔ایک عورت کے لیے تم اپنا مقصد نہیں بھول سکتے۔۔"

اپنے خیال کو جھٹکتے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔اس سے بے خبر کہ دو آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا۔۔

*****

ماضی۔۔_____

مصطفی نے اپنے دوستوں کی مدد سے نین تارا کی طرف سے اس کے چچا پر کیس کروا دیا۔۔۔یہ سب اتنا جلدی میں ہوا کہ فراز کچھ کر ہی نہیں سکا۔۔۔

پولیس نے جاتے ہی اسے اور نسیم کو دھر لیا۔۔دونوں نے رات حوالات میں گزاری۔۔۔نسیم کی حوالدارنیوں سے اچھی خاصی دھلائی کروائی گئی۔۔۔

تاکہ اسے پتہ چلے کہ کسی پر ظلم کیا جاتا ہے تو اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

حاشر۔۔۔فراز اور نسیم کی ضمانت کے لیے بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔۔۔لیکن مصطفی

نے ایسا ممکن نہیں ہونے دیا۔۔۔

عدالت میں نین کے حق میں فیصلہ ہو گیا

۔۔۔اس کا گھر اور دکان اس کے حوالے کر دی گئی۔۔۔عدالت کے باہر کھڑے

نین نے نم آنکھوں سے ان کاغذات کو دیکھا۔۔۔

وہ گھر۔۔۔جس میں اسے نوکروں کی طرح رکھا جاتا تھا۔۔۔۔حالانکہ وہ اس کے

باپ کا گھر تھا۔۔۔۔جو اس کے نام کیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ دکانیں بھی اس کی تھیں۔۔۔۔جس پر سال ہا سال فراز عیاشی کر رہا تھا

۔۔۔۔نسیم نے بہت آرام دہ زندگی گزاری تھی اس کے باپ کی کمائی پر۔۔۔۔

"اب کیا کرنا ہے اس کا____؟"عدالت کے باہر کھڑے مصطفی نے اس سے

پوچھا۔۔۔

اس نے کاغذات کو لپیٹا۔۔۔

"اس گھر میں میری بہت بری یادیں ہیں...اور میں لوٹ کر اس میں واپس نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جاناچاہتی...

آپ اسے بھیج دیں۔۔۔ان پیسوں سے میں اپنی پڑھائی کرناچاہتی ہوں۔۔۔"اس نے کاغذات مصطفی کے حوالے کر دیے۔۔

عدالت سے نکلتے حاشر کی نظر نین پر گئی...وہ تیز تیز چلتااس تک گیا۔۔۔نین کو اسے دیکھ کر بہت خوف محسوس ہوا۔۔۔

وہ مصطفی کی پیچھے چھپی۔۔۔۔مصطفی نے گھور کر اس نوجوان کو دیکھا۔۔۔

حاشر اس تک آیا۔۔

"ارے تارا کہاں چلی گئی تھی تم۔۔؟؟_ایسے بھی کوئی گھر چھوڑ کر جاتا ہے۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح آج اس کا لہجہ سخت نہیں تھا۔۔۔

وہ کافی بدلہ ہوا لگ رہا تھا چہرے پر وہ ناگواری،وہ سختی بھی نہیں تھی۔۔۔

"بتاؤ کہاں تھی تم____؟"وہ ڈرتے ڈرتے مصطفی کے ساتھ آکر کھڑی ہوئی۔۔۔

"میرا آپ لوگوں سے اب کوئی رشتہ نہیں ہے حاشر بھائی۔۔۔جس نے جتنا

چاہا۔۔۔اتنا مجھے استعمال کیا۔لیکن اب نہیں۔میرا گھر آج کے آج خالی کریں۔۔۔

جہاں آپ کا اور آپ کی ماں کا دل کرے وہاں پر رہیں۔۔۔۔اور شادی مبارک

ہو۔۔۔"وہ طنزیہ کہتی جا کر مصطفی کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

مصطفی نے ایک نظر بھر کر اسے دیکھا۔۔پھر آگے بڑھنے لگا۔۔۔"سر_____"

مصطفی رکا۔۔۔

"تارا بہت معصوم ہے...زمانے کو نہیں جانتی۔اگر اس کا تھاہا تھمیے گا تو چھوڑیے گا

مت۔۔۔ورنہ وہ اس زمانے میں رل جائے گی۔"

مصطفی نے اپنا سر ہلایا۔۔بغیر اسے جواب دیے آگے بڑھ گیا

نین تارا گاڑی میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔اس نے ڈرائیونگ سیٹ

سنبھالی۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

حاشر کافی دیر تک گاڑی کی دھول کو دیکھتا رہا۔۔تارا تو اس کے پاس سے بہت دور جا

چکی تھی۔

حال۔۔۔۔۔

مصطفی بیڈ پر بیٹھا نین سے باتیں کر رہا تھا۔۔اس کا ہاتھ یوں تھام رکھا تھا۔۔ جیسے چھوڑتے ہی وہ کہہ گم ہو جائے گی۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے پہلے میں صرف تمہاری عزت کرتا تھا.... پھر تم سے رشتہ بنا ...مجھے تم سے محبت ہو گئی....

تم نے میری اولاد کو ماں بن کر جو اپنی آغوش میں سمیٹا۔۔۔تو تم میری نظروں میں اور معتبر ہو گئی۔۔

"جانتی ہو جب تم نے فون کر کے مجھے بتایا کہ میں باپ بننے والا ہوں.... وہ دن میری زندگی کا سب سے اچھا دن تھا. مجھے یوں لگا کہ مصطفی کمال پھر سے جی اٹھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں بس تمہارے پاس پہنچنا چاہتا تھا... جلدی جلدی چھٹی لے کر میں گھر پہنچا۔۔ لیکن مجھے نہیں پتہ تھا وہ دن ہمارے بچھڑنے کا دن تھا۔"

"تم نہیں ملی تو میں نے بھی یہ گھر چھوڑ دیا۔۔۔" اسے کہتے ہوئے مصطفی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

وہ کوئی 25 سالہ نوجوان نہیں تھا۔ایک ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔۔ جس نے زمانے کی نرمی، سختی، گرمی، سردی برداشت کی تھی۔۔

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھینکنے لگا

"تمہیں پتہ ہے جب میں تھک جاتا تھا... تو میرا دل کرتا تھا کہ تم میرے پاس ہوتی۔۔ میں تمہاری گود میں سر رکھ کے آنکھیں بند کر کے سکون سے لیٹ جاتا ۔۔۔اور تم میرے بالوں میں انگلیاں پھیرتی۔۔۔ میرا سر دباتی۔۔۔ مجھے کچھ پل سکون سکون کے میسر ہو جاتے۔۔۔۔"

"خدا کی قسم!!!!!____ مصطفی کمال نے تو اس سے زیادہ چاہا ہی نہیں تھا۔۔۔ تم

کیوں چلی گئی نین___؟؟؟؟۔۔سولہ سال کم نہیں ہوتے۔۔۔لوگوں کی زندگی 15 منٹ میں بدل جاتی ہیں۔۔اور میں نے تمہارا سولہ سال انتظار کیا ہے۔۔"

آنسو ٹوٹ کر نین کے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔۔۔اس نے تو آج تک مصطفی کمال کو غمگیں نہیں ہونے دیا۔۔تو کیا وہ اس کے ہجر میں اتنا ٹوٹ گیا کہ اس کے سامنے کمزور پڑ گیا۔۔۔۔

وہ آج رو رہا تھا۔۔۔جس نے کبھی اپنے آنسو کسی پر ضائع نہیں کیے۔وہ اس کے لیے رو رہا تھا جس سے وہ بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔۔

"مصطفی مت روئیے۔۔خدارا۔۔آپ کے آنسو مجھے اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔۔۔آپ نہیں جانتے مجھے اس وقت کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ارے نین تارا ایسی ہزار تکلیفیں برداشت کر سکتی ہے۔۔لیکن اپ کے آنسو بالکل بھی نہیں۔۔۔"

وہ پلکیں جھپکاتے اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔مصطفی نے ہتھیلی سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنی گال پر لڑکتے آنسو صاف کے۔۔۔پھر اس کا ہاتھ تھاما۔۔

"تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گی... پھر ہم لوگ حورب کی شادی کریں گے۔۔۔اور میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے پہلے ان کا بھائی ان کے ساتھ ہو۔۔۔۔تم ٹھیک ہو گی نا_____؟"نین نے اپنی پلکیں جھکائیں۔۔۔۔مصطفی مسکرایا۔۔۔

"چلو مجھے بہت نیند آ رہی ہے... تم بھی سو جاؤ۔۔"

وہ اس کے پہلو میں لیٹتا اس کا ہاتھ تھام گیا.. جیسے وہ پھر سے بچھڑ جائے گی۔۔۔نین کئی لمحے اسے سوتے دیکھتی رہی۔۔۔پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہو گئیں

www.novelsclubb.com

اگلی صبح آفریدی ہاؤس میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔۔۔واجبہ اور اظہر پھر سے ملازموں کی کلاس لے رہے تھے۔۔۔

آج ان کے چھوٹے بیٹے زوریز اظہر افریدی کی منگنی۔۔۔حورب مصطفی کمال سے ہونی تھی۔۔۔

ان لوگوں کے بیچ کوئی نفرتیں یا رنجشیں نہیں تھیں۔۔۔بس مصطفی اور ان کی سوچ میں فرق تھا۔۔

وہ لوگ آزاد خیال تھے۔۔۔جبکہ مصطفی موقع محل کے حساب سے کام کرتا تھا۔۔

نہ وہ جلد باز تھا۔۔۔اور نہ ہی دقیانوسی سوچ کا مالک تھا۔۔۔

حورب کو جب پتہ چلا اس کی زوریز کے ساتھ منگنی ہونے والی ہے۔۔۔دل میں ایک ٹیس اٹھی۔۔۔ایک درد سے اٹھا۔۔۔۔

مطلب یہاں بھی اس نے آواز نہیں اٹھائی۔۔۔ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی اپنی پسندیدہ جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

آنکھیں بند کیے وہ جانے کیا سوچنے میں مگن تھی۔۔۔کہ اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔اس کی خوشبو تو وہ دور سے ہی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

"کیا ہوا آج تمہاری منگنی ہے... لیکن تمہارے چہرے پر ذرا بھی خوشی نظر نہیں

آرہی۔۔۔"

آج اس کے بعد میں جانے کیا ہونا تھا۔۔۔حورب نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں

۔۔۔

اس کی آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

ابھی بھی ان میں نمی باقی تھی۔۔آریان کو یہ دیکھ کر شدید تکلیف ہوئی۔۔۔

لیکن اس نے وہ نمی صاف کرنے کو نہیں کہا۔۔۔اس کے پاس ایسا کوئی حق ہی نہیں

تھا۔

"میں بہت زیادہ خوش ہوں جانتے ہو اتنا خوش تو میں اپنی زندگی میں کبھی نہیں

ہوئی۔۔۔"دیکھو میرے دل سے دھک دھک کی آواز سنائی دے رہی ہے

تمہیں۔۔۔۔؟؟

یہ وہ خوشی ہے جو میں اپنی زبان سے بیان نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس کے جواب پر کلس کر رہ گیا۔۔ان دھڑکنوں پر اس کا نام ہوتا کاش۔۔اس کے

دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی۔۔

"مبارک ہو___ نئی زندگی میں قدم رکھنے والی ہو... پھر شاید پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھو۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا... حورب نے اسے بیچ میں ٹوکا

۔۔۔

"پیچھے مڑ کر کس کے لیے دیکھو ہاں_؟؟؟___ تمہیں تم اس قابل ہو کہ تمہیں دیکھا جائے..."اس کا گریبان پکڑتی وہ جھنجوڑتے ہوئے اس پر چلا اٹھی۔۔۔

آریان نے اس کے منہ پر اپنی ہتھیلی رکھتے اس کی چیخ کو روکا۔۔۔

"چپ کرو۔۔۔اگر کسی نے سن لیا تو بلاوجہ بات بنے گی۔۔۔جاؤ تمہاری منگنی ہے آج۔۔"اس نے پھر سے سرد مہری کا خول اوڑھ لیا۔۔۔حورب اپنے آنسوں صاف کرتی کھڑے ہوتے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔آریان تکلیف سے آنکھیں بند کر کے رہ گیا۔۔۔

دوپہر کے وقت گھر کے ملازمین اور گھر والوں کی موجودگی میں منگنی کی رسم شروع

ہوئی۔۔

زوریز جو اس کے پہلو میں بیٹھا تھا وہ بہت سنجیدہ تھا۔یہ چیز دو لوگوں کے لیے تکلیف دہ تھی۔۔اور دونوں ہی اپنی اپنی انا کے بت کو سنبھال کر بیٹھے تھے۔۔۔

"چلو بیٹا انگوٹھی پہناؤ۔۔۔"واحبہ نے انگوٹھی زوریز کو تھمائی۔۔۔

حورب کو بے چینی سی ہو رہی تھی پتہ نہیں کیوں۔۔۔اس وقت وہ بہت سنجیدہ بیٹھا تھا۔۔

جان چھڑانے والے انداز میں حورب کو انگوٹھی پہنائی۔۔۔

"چلو حورب بیٹا تم بھی پہناؤ۔۔"ایک انگوٹھی حورب کو دی۔۔۔

اسے سامنے آریان نظر آرہا تھا۔۔جو اپنا رخ پھیر کر رہ گیا۔۔وہ تلخی سے مسکرائی۔

پھر اس کو انگوٹھی پہنائی۔۔۔

سب بہت خوش ہوئے۔۔۔۔باری باری دونوں کو مٹھائی کھلائی۔۔۔

زوریز اٹھ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

"یہ لڑکا بھی نا۔۔پتہ نہیں کب سدھرے گا۔۔۔۔"اس کے جانے کے بعد واحبہ اظہر سے کہنے لگی۔۔۔

آریان کو اس کا رویہ سمجھ نہیں آیا۔۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے اندر چلا گیا۔۔۔

زوریز نے کمرے کا حشر نشر کر ڈالا۔۔

آریان نے دروازہ بند کیا۔۔۔

"کیا ہوا اتنا بھڑک کیوں رہے ہو_؟؟_آریان اس کا رخ اپنی طرف کرتے زوریز سے پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے شدید غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

"تم کیوں چاہتے ہو میں اس بد تمیز لڑکی سے شادی کروں۔۔۔۔جانتے ہو نا مجھے وہ پسند نہیں۔۔۔۔پھر بھی مجھ سے پوچھے بغیر یہ سب کر دیا گیا۔۔۔"

آریان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی...وہ یہ جان کر خوش ہو یا دکھی۔۔۔ایک طرف وہ حورب کا دل توڑ چکا تھا۔۔۔

تو دوسری طرف اس کا بھائی بھی یہی کرنے والا تھا۔۔۔

"دیکھو زوریز_!!!! یہ ڈیڈ کا فیصلہ ہے۔۔۔ تمہیں اسے قبول کرنا ہی ہو گا

۔۔۔۔ حورب بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔اس کی گارنٹی میں دیتا ہوں۔۔۔۔۔"

"اوہیلو.... اگر اتنی ہی اچھی ہے تو تم اس سے شادی کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔"

زوریز اس کی بات کاٹتے بولا۔۔آریان بغیر اسے جواب دیے کمرے سے نکل گیا

۔۔۔

"حورب حورب حورب۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔۔ کم از کم ایک بار تو مجھ

سے پوچھنا چاہیے تھا۔۔۔۔ پھر کیوں ڈیڈ کیوں۔۔۔؟؟"

اس نے واز اٹھا کے دیوار میں مارا۔نازک واز چکنا چور ہو گیا۔۔۔ کبھی اس کا موبائل

بجا۔۔۔

موبائل اٹھاتے وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا

جیسے ہی مریم نے شادی کے لیے ہاں کی۔۔

اس کی شادی کی تاریخ طے ہو گئی۔۔۔

واجد سعودیہ میں کسی کمپنی میں کام کرتا تھا۔۔۔

وہ ایک مہینے کے لیے پاکستان آیا ہوا تھا۔۔۔

واجد کی ماں نے جلدی جلدی شادی کی تاریخ لے لی۔۔۔

آج مریم کی مہندی تھی۔۔۔مریم خود جا کر صائم اور دائم کو شرکت کی دعوت دے کر آئی تھی۔۔۔

مراد تو جل بھن کر رہ گیا۔۔۔اسے لگا تھا کہ مریم اب بھی اس کی بے وفائی پر آنسوں ہار رہی ہو گی۔۔۔

لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔وہ اس کی خام خیالی تھی۔۔

واجد کے گھر والے مہندی لے کر آئے۔۔۔چھوٹی چھوٹی پلیٹوں میں مہندی کے بیچ لگی چھوٹی چھوٹی موم بتیاں رات کے وقت بہت ہی سہانا منظر لگ رہا تھا۔۔۔اوپر

سے ڈھول کی تھاپ اور اس کے آگے ناچتی دولہے کی پھوپھیاں اور چاچیاں،

مامیاں۔۔۔

وہ کوئی لوک گیت گا رہیں تھیں۔۔دلہن والے دروازے پر کھڑے ان کا استقبال

کر رہے تھے۔۔۔

وہ کافی دیر مریم کے دروازے پر کھڑی ناچتی رہیں۔۔۔جب تھک گئیں۔۔تو

ڈھول کو بند کرنے کا اشارہ دیا۔۔۔ڈول والا خود بھی بہت زیادہ تھک گیا تھا۔۔

اپنے گلے سے ڈھول اتار کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھا۔۔

مرد حضرات کو کالونی کے گراؤنڈ میں بٹھا دیا گیا۔۔

جبکہ عورتوں کو گھر میں بلا لیا گیا۔۔مریم کرسی پر بیٹھی تھی۔۔پیچھے جالی والی ونڈو

کے ساتھ چھوٹی موٹی سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔۔

سامنے چارپائیاں رکھی گئی تھیں۔۔۔جس پر آتے ہی خواتین بیٹھ گئیں۔۔۔

بچوں نے ان پلیٹوں میں سے موتیاں کھینچ لیں۔۔۔

پل بھر میں اندھیرا چھا گیا۔۔۔خالہ رشیدہ نے لائٹ آن کرنے کا کہا۔۔۔

وجاہت نے لائٹ آن کی۔۔۔۔پورا گھر رنگ برنگی جب بتیوں سے جگمگا اٹھا۔۔۔

"ارے ارے چلو جلدی جلدی مہندی لگاؤ.... ہم نے بہت دور جانا ہے

..."دولہے کی ماں کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی...

رشیدہ نے اپنی کالونی کی عورتوں کو اشارہ کیا۔۔۔وہ کھڑی ہوئیں۔۔۔

"ارے آئیں آپ لوگ مہندی لگائیں..."سب لوگ رشیدہ خالہ کی مدد کرنے لگیں...

کوئی عورتوں کو کھانا دے رہا تھا۔۔۔کوئی انہیں کولڈ ڈرنک سرو کر رہا تھا۔۔۔

مہندی کا وقت ہوا۔۔۔

"میں سب سے پہلے دائم سے مہندی لگوانا چاہتی ہوں۔۔۔"جب واجد کی ماں مہندی لگانے لگی..تو اس نے دھیمی آواز میں کہا...

واجد کی ماں کے ہاتھ رک گئے۔۔۔

"کون ہے یہ دائم____؟"اس نے خشمگیں نگاہوں سے گھورتے مریم سے پوچھا

رشیدہ خالہ ہنسنے لگیں۔۔۔

"ارے بھول گئی ہو...اپنی جو نیلم ہے اس کے وہ چھوٹے چھوٹے بچے

ہیں۔۔۔بہن مانتے ہیں نا اس کو۔۔۔اس لیے کہہ رہی ہے۔۔۔"

رشیدہ خالہ نے فورا بعد سنبھالی۔۔۔

بیٹیوں کی شادی میں ایسی چھوٹی موٹی چیزوں کو بڑی باریک بینی سے دیکھا جاتا

ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چپ ہو کر رہ گئی۔۔

"ارے صائم دائم کہاں رہ گئے۔۔۔جلدی آؤ۔۔۔_

خالہ رشیدہ نے آواز لگائی۔۔۔

دونوں سامنے آئے۔۔۔صائم کے سر پر نئی نئی پٹی لگی ہوئی تھی۔۔۔ڈبہ لگنے کی

وجہ سے اس کا زخم پھر سے ادھڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

دونوں نے سفید کرتوں پر سیاہ نکاشی والی باسکٹ پہنی ہوئی تھی۔۔دونوں ہی کسی ریاست کے شہزادوں سے کم نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

بڑی شان سے چلتے وہ اس کے آس پاس بیٹھ گئے۔۔۔

پہلے صائم نے مریم کو مہندی لگائی۔پھر دائم نے مہندی لگائی۔۔۔

"ارے چلو چلو جلدی سے مٹھائی کھلاؤ۔۔باقی لوگوں نے بھی مہندی لگانی ہے۔۔

"

اس کی ساس تیز آواز میں بولی۔۔

"جی جی کر رہے ہیں جلدی..آپ کے کون سا گیگے کا کے رو رہے ہیں۔۔گھر میں۔۔۔"

کافی دنوں بعد صائم نے بڑا ہی دلچسپ جواب دیا۔۔۔جس پر کالونی کی عورتیں دبی دبی ہنسی ہنسنے لگیں۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ واجد کی ماں جل بھن کر رہ گئی۔

"کتنا تیز ہے یہ لڑکا.. نیلم تو ایسی بالکل نہیں تھی۔۔۔"

"ہاں تو نیلم کی ماں اور تھی. میری ماں نیلم ہے۔۔ ہم ایک جیسے تھوڑی ہوں گے۔

"

صائم نے جھٹ سے جواب دیا۔۔۔

دائم نے اس کے گھٹنے پر مارتے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"بڑے دیکھو نا آنٹی کے ساتھ بات کرنے کا کتنا مزہ آرہا ہے..

ارے آیئے نا آنٹی۔۔ ہم مٹھائی کھاتے ہیں۔ مریم آپا تو ویسے بھی مٹھائی تھوڑی کھاتی ہے۔۔۔"

وہ مٹھائی اٹھاتا واجد کی ماں کے سامنے چلا گیا۔۔۔ باقی سب لوگ دیکھتے رہ گئے۔۔۔

جدو دا تیرا پیار چکھیا

سانوں پھیکیاں لگن مٹھیاں

"اپنے بیٹے کی شادی کی خوشی میں ایک لڈو کھالیں۔۔۔لڈو پکڑ کر اس نے واجد کی ماں کے سامنے کیا۔۔۔

"ارے دفع ہو کتنا بے شرم لڑکا ہے.. تمہاری ماں کی عمر کی ہوں۔۔۔اسے یوں گا تے دیکھ واجد کی ماں نے اس کے کندھے پر تھپڑ مارتے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی جی... آپ میری ماں کی.... نہیں نہیں..

اب اتنی زیادتی تو مت کریں۔۔میری ماں سے تو آپ کافی بڑی ہیں۔۔ہاں آپ یہ کہہ سکتی ہیں۔کہ واجد بھائی میری ماں کی عمر کی ہیں۔۔۔"

وہ جو خوش ہو رہی تھی۔۔صائم کی اگلی بات انہیں سلگا گئی۔۔۔

"بتاؤں تجھے۔۔"اس سے پہلے کے دونوں کی بحث شروع ہوتی.. رشیدہ بیچ میں آئی

۔۔

"ارے بس بس زیادہ لڑائی مت کرو.. چلو جلدی سے مہندی لگاؤ۔۔۔"

"بہت شکریہ دائم تمہارا.اگر تم نہ ہوتے تو مریم آج بھٹک رہی ہوتی۔۔کوئی اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی بات نہیں سن سکا۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا پھر مریم کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"دائم نے آپ کو دل سے بہن مانا ہے۔۔اور اس کے لیے دور شریک ہونا۔۔یا خون شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔۔۔یہ دل کا رشتہ ہے جو دائم کے جیتے جیت زندہ رہے گا۔۔"

وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔اب وہ چلا گیا۔تو بھی جا۔۔کہ میرے گھٹنے دبائے گا۔۔

صائم ابھی بھی واجد کی ماں کے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔

"ارے کیا کروں خالہ۔۔۔میرا تو دل آگیا ہے آپ پر۔۔۔کاش آپ میری عمر کی ہوتیں۔۔تو میں آپ سے شادی کر لیتا۔۔"

بس اتنا سننا تھا کہ گھر میں موجود تمام خواتین کے قہقہے گھر میں گونجنے لگے۔۔۔

اور وہیں واجد کی ماں نے اپنی چپل اتاری۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ نشانہ لگاتی۔۔۔ہمیشہ کی طرح دائم دروازے سے غائب ہو گیا

"برا نہ ماننا بہن.. نیلم کے جانے کے بعد آج پہلی بار شرارت کر رہا ہے۔۔۔ورنہ اتنے دنوں سے ہم نے تو ان بچوں کی ہنسی دیکھی ہی نہیں تھی۔۔۔"

ایک خاتون صائم کی طرف سے واجد کی ماں سے معافی مانگنے لگی۔۔۔

آہستہ آہستہ تمام خواتین اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگیں۔۔

"ہاں بہن ہماری کالونی کی رونق ہیں یہ دو بچے...اس کی طرف سے ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں..."

واجد کی ماں ہنسنے لگی

-

www.novelsclubb.com

"ارے مجھے کون سا غصہ آیا ہے... یہ تو اللہ بخشے میرے مرحوم بھائی کی طرح تھا.. وہ بھی ایسے ہی مجھے تنگ کرتا تھا۔۔۔خدا لمبی عمر کرے۔۔۔لیکن بارات پر اس کے کان نہ کھینچے تو میرا نام بھی حسنہ نہیں ہے۔۔۔"

اس نے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔تو دوسری طرف چھت سے آواز آئی۔۔

"تو چلیں اپ اپنا نام بدل لیں... کیونکہ یہ صائم کے کان ہیں جو کسی کے ہاتھ نہیں آتے۔۔۔"

وہ چھت سے کہتا فورا غائب ہو گیا۔۔۔

ایسے ہی خوشی مہندی کی رسم ختم ہوئی۔۔۔ مریم مطمئن تھی۔۔۔ دائم کا دکھایا راستہ اسے ٹھیک لگا اور اسی پر وہ چل پڑی۔۔۔

🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋

ماضی۔۔۔۔۔۔

مصطفی نین کو واپس اپنے گھر لے گیا۔۔ آج وہ مطمئن تھی۔۔۔ مصطفی کے ذریعے اس انصاف مل گیا تھا۔۔

۔۔کاش ایسے ہی ان تمام لوگوں کو انصاف ملے۔۔۔ جو کئی برسوں سے اس انصاف کی تلاش میں عدالت کے چکر کاٹتے اپنی جوتیاں گھسا چکے ہیں۔۔

وہ کھانے کی میز پر بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔ایک دم سے وہ ڈری۔۔

"ارے ارے کیا ہوا نین____ اتنا ڈر کیوں رہی ہو_ ؟"الحمدللہ بڑا شریف آدمی ہوں میں

۔۔کوئی لچا لفنگا نہیں ہوں۔۔۔"

اس کی بات سن کر نین شرمندہ ہو کے رہ گئی۔۔۔

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے...بس وہ اچانک سے۔۔آپ آئے بس اس لیے میں ڈر گئی۔۔۔

آج وہ مسکرا کر بات کر رہی تھی۔۔۔اسکے دائیں گال کا ڈمپل بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

مصطفی مطمئن ہو گیا۔۔۔چلو اس پیاری لڑکی کو تھوڑی سی خوشیاں تو ملیں۔۔۔

"ڈیڈو۔۔۔"داور جہاں آرا کی لپسٹک میں لت پت ان کے پاس آیا۔۔۔

"ڈیڈو____"مصطفی نے جیسے ہی اسے دیکھا پل بھر کو وہ ڈر گیا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

"ارے شیطان... یہ کیا کیا تم نے؟؟_"۔۔اس کے گال کو بڑے ہی پیار سے پکڑتے وہ پوچھنے لگا..

داور ہنسنے لگا۔۔۔وہیں جہاں آرا بیگم طوفان کی طرح وہاں پر پہنچی۔۔۔

اس کی ہیل کی ٹھک ٹھک کانوں میں گونجنے لگی۔۔اس نے داور کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگایا۔

"تمہیں شرم نہیں آئی کتنا پدا سا ہے۔۔۔

۔۔اور بد تمیز ہو گیا ہے۔۔۔ضرور اس لڑکی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔"

تھپڑ لگنے کی وجہ سے داور بے تحاشہ رونے لگا۔۔۔

نین نے اسے اٹھاتے خود میں بھینچ لیا۔۔

"دادی آپ کو تھوڑا تو خیال رکھنا چاہیے... وہ چھوٹا بچہ ہے.. آپ کیسے مار سکتی ہو اسے۔۔۔۔؟؟"$

اسے چپ کرواتے نین نے جہاں آرا سے کہا۔۔۔

"واہ مطلب اب تم۔۔ جہاں آرا پوچھو گی۔۔ مطلب اب تم گھر کے فیصلوں میں مداخلت کروں گی۔۔۔"

دادی نے نین تو بالوں کو پکڑنا چاہا۔۔۔

تبھی مصطفی بیچ میں آ گیا۔۔

"بس دادی۔ میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ آپ کو تھوڑا سا خیال تو کرنا چاہیے تھا۔۔۔ وہ ایک سال کا بچہ ہے۔۔۔ اور آپ نے۔۔۔ اس 200 کی لپسٹک کے لیے میرے معصوم۔۔۔ پھول جیسے بچے پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔

مصطفی بولا۔۔ جہاں آرا نے ہاتھ کھڑا کرتے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔۔

"بس لڑکے بس میرے سامنے آفیسر بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مت بھولو اس گھر کی مالکن میں ہوں۔۔۔ اور ہمیشہ میں ہی رہوں گی۔۔۔

جو غلطی کرے گا اس کو سزا بھی ضرور ملے گی۔۔" جہاں آرا کے لہجے میں ذرا بھی

نرمی نہیں تھی۔۔

"اگر ایسا ہی رہا تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔۔کیونکہ اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی برداشت نہیں کر سکتا۔"

مصطفی نے جہاں آرا کو دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

ہنہہ۔۔وہ ہنکارتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

ان کی ٹھک ٹھک کی آواز دور تک سٹائی دے رہی تھی۔۔

داور ابھی بھی رو رہا تھا۔۔

"ارے میرا بی بی ایسے نہیں روتے... تمہیں پتہ ہے جو پرنس ہوتے ہیں نا وہ لوگوں کو ہنساتے ہیں...ایسے۔۔۔۔"

وہ اس کی گدگدی کرنے لگی۔۔۔داور ہنسنے لگا۔۔۔اس کے چھوٹے چھوٹے دانت نظر انے لگے۔۔۔

مصطفی ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

داور کو ہنستے دیکھ اس کا غصہ تھوڑا سا کم ہوا۔۔۔

نین کے آنے سے اس کے بچوں کی مسکراہٹ لوٹ آئی تھی۔۔ لیکن نین ایک دن تو یہاں سے جانا ہی تھا۔۔اور یہی سوچ مصطفی کو پریشان کر رہی تھی

🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋

ماضی۔۔۔۔

حاشر نے بہت کوشش کے بعد کافی ساری رقم بھر کے نسیم اور فراز کی ضمانت کروائی۔۔

وہ گھر وہ دکان سب نین کو مل گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر اس وقت کرن کے گھر میں شفٹ ہو گیا۔۔۔

وہ ہونا نہیں چاہتا تھا۔۔ لیکن کرن نے اصرار کیا۔۔۔

"ارے یہ تم ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہو___؟؟گھر کیوں نہیں جا رہے تھے تم۔۔؟؟؟"۔گاڑی انجان راستوں پر جاتے دیکھ نسیم اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

"کون سا گھر___ ؟_ ؟جو تارا کا تھا____ وہ تو اسے مل گیا... ہم لوگوں کا سامان بھی نکال کر باہر پھینک دیا گیا ہے.... مبارک ہو جیسا آپ لوگ چاہتے تھے۔۔ بالکل ویسا ہی ہو رہا ہے۔۔"

حاشر کا لہجہ بدل گیا۔۔ گاڑی ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکی۔۔۔

"آجایئے باہر۔۔" وہ گاڑی سے نکلتا گیٹ کھولتا اندر چلا گیا...

فراز اور نسیم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔ پھر گاڑی سے نکلتے گھر کے اندر داخل ہوئے۔۔۔

سامنے ہی زنیرہ تپڑی لگا رہی تھی۔۔ کرن نے ڈنڈا اٹھایا ہوا۔۔۔ جیسے ہی وہ کوئی غلطی کرتی کرن اس کی پیٹھ میں زور سے ڈنڈا مارتی۔۔۔

نسیم دوڑ کر زنیرہ تک گئی۔۔۔ اسے پکڑ کر اٹھایا۔۔۔

"ارے کمبخت مارہ۔۔ میری پھول سی بچی کو کیوں ماری ہے تو۔۔۔؟_ شرم نہیں آتی تمہیں۔۔۔ اتنا ظلم کرتے ہوئے۔۔۔"

۔۔زنیرہ کو اپنے ساتھ لگاتے وہ چلاتے ہوئے بولی۔۔۔کرن ہنسنے لگی۔۔پھر آنکھیں چھوٹی کرتے نسیم کو دیکھا۔۔۔

ڈنڈا ایک سائیڈ پر پھینکا۔۔

"کیوں محترمہ۔۔ساس صاحبہ۔۔یہ اصول اپ کی بیٹی پر کیوں لاگو ہوتا ہے۔۔۔کیا وہ کسی کی بیٹی نہیں تھی۔۔۔جسے نو سال کی عمر سے لے کر 18 سال کی عمر تک اپنے اپنے ظلم کا نشانہ بنایا۔۔۔"

اس کی آواز خود بخود اونچی ہوتی گئی۔۔۔

حاشر کمرے میں بڑھ گیا۔۔۔

اس گھر میں اگر آپ لوگوں نے رہنا ہے۔۔تو کام کرنا ہو گا۔۔۔کیونکہ میں آفس جاتی ہوں۔۔۔گھر کا کام نہیں کر سکتی۔۔۔

وہ انہیں کہتی مغرور انداز میں اندر چلی گئی۔۔۔اس کا تو کچھ کرنا ہو گا۔۔

"ابھی میں بشیر کو فون کرتی ہوں....دیکھنا اپنی بہن کو لینے آجائے گا..."

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے بڑے ہی مان سے بشیر کو کال ملائی۔۔۔

"ارے بشیر کہاں ہے میرے بھائی..." دوسری طرف جیسے ہی کال اٹینڈ ہوئی۔۔۔۔

نسیم کو کسی عورت کی آواز سنائی دی۔۔

"ارے جان چھوڑ دو۔۔ تمہارے اس بشیر کو کام پر لگایا ہوا ہے میں نے۔۔۔ بہت عیاش پسند ہو گیا تھا۔۔۔"

"تم کون ہو___؟" وہ غصے سے پوچھنے لگی۔۔

"بیوی ہوں اس کی تمہاری.. بھابھی تو عزت سے مخاطب کرو۔۔ آئندہ فون مت کرنا۔۔"

اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔۔۔ نسیم کافی دیر فون کو دیکھتے رہی۔۔

"ارے کیا یہی پر کھڑے کھڑے رات گزارنی ہے... کھانا بناؤ جلدی... سبزی کچن میں پڑی ہے۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمر پر ہاتھ رکھتے دروازے پر کھڑی انہیں حکم دے کر پھر سے کمرے میں بند ہو گئی۔۔

"تمہیں تو میں ایسا کھانا کھلاؤں گی... کہ یاد رکھو گی۔۔۔وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔۔

زونیرہ جلدی سے کچن میں گئی۔۔۔اور سبزی اٹھالائی۔۔۔ صبح سے اس کی اچھی خاصی دلائی ہو چکی تھی۔۔اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ دوبارہ کرن اس کی دھلائی کرے۔۔

****

www.novelsclubb.com

ماضی_____

چند ہی دنوں میں نین تارا کے مکان اور دکان کا سودا ہو گیا۔۔۔رقم بھی اچھی خاصی مل گئی۔۔۔ مصطفی نے اس کا اکاؤنٹ کھلوا کر ساری رقم اس میں ٹرانسفر کروا

دی۔۔۔

نین تارا ابھی بہت زیادہ خوش تھی۔۔ چلو اب وہ مصطفی کے احسان تلے دبے گی نہیں۔۔ آج اسے پڑھانے کے لیے ٹیوٹر آیا تھا۔۔۔

بچے بھی لاؤنج میں ایک صوبے پر بیٹھے تھے۔۔۔ دوسرے صوفے پر وہ بیٹھی تھی

۔۔۔

ایک سنگل صوفے پر وہ 25 سالہ نوجوان بیٹھا تھا۔۔ کالر کا اوپری بٹن کھلا ہوا تھا۔۔ بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے۔۔

اس کے حلیے کو دیکھ کر بالکل بھی نہیں لگتا تھا۔۔۔ کہ اسے اسے کام کرنے کی ضرورت ہو گی۔۔۔

"چلو تو آج ہم شروع کرتے ہیں پہلا سبق... نام کیا ہے آپ کا____؟"

بات کرتے کرتے جیسے ہی نین پر نظر گئی۔۔ وہ۔ اسکے مخمور سراپے میں کھو سا گیا

۔۔۔

"جی میرا نام نین تارا ہے۔۔۔"اس نے بغیر ڈرے اپنا نام بتایا۔۔یہ مصطفی کی بدولت تھا۔۔۔کہ اب اس میں کانفیڈنس آ رہا تھا

۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"نوجوان نے اپنا سر ہلایا۔۔۔پھر انہیں پڑھانا شروع کر دیا۔۔۔

بالاج بار بار اپنی نوٹ بک پر گڑیوں کی تصویریں بنانے لگا۔۔

وہ نوجوان بالاج کو کاپی پر جھکے دیکھ بہت خوش ہوا۔۔۔

حورب نے اے بی سی لکھ کر کھڑے ہوتے۔۔نوٹ بک اس نوجوان کے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ لیں انکل میں نے کام کر دیا ہے۔۔۔"

وہ اس کا کام چیک کرنے لگا۔

۔

دو چار لفظ غلط تھے۔۔۔جن کے اوپر گول دائرہ لگایا۔۔حورب نوٹ بک پر گردن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جھکا کر اپنی غلطیاں دیکھنے لگی۔۔

"انکل بری بات ہے۔۔ڈیڈ کہتے ہیں ہوم ورک پر سرکل نہیں لگانے چاہئیں۔۔۔

اور آپ دیکھیں سارا عمر خراب کر دیا آپ نے۔۔۔"

وہ منہ بناتے اس نوجوان کو بتانے لگی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔جو بھی صرف چھ سال کی تھی۔۔۔

لیکن باتیں کوئی 25 سالہ عورت کی طرح کر رہی تھی۔۔

"میں آپ کا انکل نہیں ہوں... آپ مجھے سر حماد کہیں گی..اوکے۔۔۔؟؟"

حورب نے اپنا سر ہلایا۔۔۔

"اوکے۔۔۔سر حماد اب آپ بتائیں گے کہ آپ نے میرا ہوم ورک خراب کیوں

کیا ہے_؟؟؟"

وہ آنکھیں چھوٹی کرتی اس سے پوچھنے لگی۔۔حماد ہلکا ہلکا ہنسنے لگا۔۔

"کیونکہ یہ آپ کی غلطیاں ہیں اس لیے..."حماد نے اس کی غلطیوں پر مار کر رکھتے

www.novelsclubb.com

نشان دہی کروائی۔۔۔

"تو آپ مجھے بتا سکتے تھے نا۔۔۔آپ نے تو چھوٹو بے بی کی طرح سارا پیج خراب کر دیا۔۔۔ایسے تو داور پیجز خراب کرتا ہے۔۔۔"

اس نے نوٹ بک حماد کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے اپنے پچھلے صفحے دکھائے۔۔۔

جس پر ایسے ہی گول گول نشان لگائے ہوئے تھے۔۔

"اوکے جی میری غلطی ہے..آئندہ نہیں ہوگا۔۔"

اس نے بڑے ہی پیار سے حورب کو سمجھایا۔۔حورب مطمئن ہو گئی۔۔۔

"اوکے ٹھیک ہے اب میں اردو کی کتاب لاتی ہوں۔۔"وہ جلدی سے بھاگ کر اپنے بیگ سے اردو کی کتاب لے آئی۔

"چلو بیٹا پڑھو۔۔الف انار۔۔۔الف انگور۔۔۔"

حماد نے اسے پڑھانا چاہا۔۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح کھڑی ہو گئی۔۔

"کیوں۔۔؟؟؟۔الف انار اور الف انگور کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟

"الف سے تو املی بھی بنتی ہے_____ الف سے امرود بھی بنتا ہے_____ الف سے امی بھی بنتی ہے_____ الف سے ابو بھی بنتے ہیں_____

تو الف انار اور الف انگور کیوں_ ؟؟؟؟"

حماد چپ ہو گیا اب اسے کیا بتاتا۔۔شاید اس کا دماغ اس کی عمر سے زیادہ ہی تیز تھا۔۔

جبکہ نین تارا حورب کو ان کے ٹیوٹر کا سر کھاتے دیکھ بہت مشکل سے اپنی ہنسی دبا کر بیٹھی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تھوڑا ریلیکس ہوا۔۔۔گلا کھنکارتے بولا۔۔۔

"الف انار_____ اور الف انگور اس لیے.... کیونکہ اس دکھ پر الف انار اور الف انگور ہی لکھا ہوا ہے۔۔۔"

اس نے سمجھانے والے انداز میں بک اس کے سامنے رکھتے بتایا۔۔۔

"لیکن سر یہ انار ریڈ کیوں نہیں ہے____؟؟؟اتنا گندا سا کلر ہے اس کا۔۔۔اور یہ انگور_____یہ بھی کچا کچا لگ رہا ہے____کیوں___؟؟؟؟____

"بیٹا آپ جاؤ____جا کر یاد کرو ہم بعد میں باتیں کریں گے____"حماد تنگ آتا کتاب اس کے ہاتھ میں تھما گیا___&وہ کتاب لے کر جا کر واپس صوفے پر بیٹھ گئی ۔۔

"آجاؤ پرنس___دکھاؤ کیا لکھا ہے آپ نے۔۔؟؟_"اس نے بالاج کو بلایا۔۔وہ صوفے سے اترا اپنی نوٹ بک لیتا حماد کے پاس گیا۔۔

"دکھاؤ کیا لکھا ہے____؟"بالاج نے نوٹ بک اسے تھمائی۔۔۔

جس پر ٹیڑھی میڑھی لائنیں لگائی ہوئی تھیں۔۔

ان کے اوپر گول سا سرکل بنا کر شاید گڑیا بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہے____؟؟_"پہلا دن تھا وہ غصہ نہیں کر سکتا تھا۔۔اسی لیے بڑے ہی تحمل سے بات کر رہا تھا۔۔

"یہ____؟؟___یہ دارم بے بی ہے_____یہ پورا حورب آپو ہے____یہ میں ہوں_____یہ ڈیڈی ہیں____اور_____اور یہ_____"وہ آخری گڑیا پر رک گیا۔۔

"یہ کون ہے حماد کو بھی تجسس ہوا۔۔۔

"یہ نینو ہے_____اب یہ بھی ہماری فیملی ہیں نا۔۔۔تو نینو کی پک بھی بنائی ہے_____"اس نے نین کی طرف اشارہ کرتے وضاحت دی۔۔

حماد نے سب سے آخر میں عجیب و غریب لائنوں سے بنی ایک اور گڑیا دیکھی۔۔۔

"یہ کون ہے____؟"اس نے بڑے ہی غور سے دیکھتے بالاج سے پوچھا۔۔

"یہ بڑی دادو ہے. شی از لائک وچ۔۔"

جہاں آرا کے بارے میں بتاتے ہیں اسے بہت غصہ آیا۔۔۔کہتے ہیں نا بچے من کے سچے ہوتے ہیں۔۔۔

جہاں آرا نے بچوں پر اپنی ایسی امیج چھوڑی۔۔۔کہ وہ اسے برا ہی سمجھتے تھے۔۔

جہاں آرا کے لیے اس کی دولت ____ اس کا غرور ____ اس کا مال ____ اس کے علاوہ اسے کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ____

"یہ کیا ہو رہا ہے بالاج _ ؟؟ ____ "پیچھے سے آتے مصطفی نے نوٹ بک پر وہ ٹیڑھی لائنوں کی بنی گڑیا دیکھیں۔۔

مصطفی غصہ ہو گیا۔۔نوٹ بک حماد کے ہاتھ سے پکڑی۔۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے بالاج۔۔۔میں نے کتنی بار کہا ہے کہ گڑیا مت بنایا کرو ۔۔۔۔۔ سمجھ نہیں آتا تمہیں ____ ؟؟ _ "مصطفی سختی سے اسے ڈانٹے گا۔۔ بالاج نے رونے والی شکل بنائی۔۔

www.novelsclubb.com

"بٹ ڈیڈو ____ "

"چپ کرو ____ وہ تمہیں پڑھانے آئے ہیں اور تم انہیں کہانیاں سنا رہے ہو ____ خبردار آئندہ ایسی کوئی بات کی تو ____ جاؤ واپس اور جو تمہیں بتایا گیا ہے ____ وہ لکھو ____ "

اس نے نوٹ بک اسے تھمائی۔۔۔وہ واپس جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ مصطفی حماد کی طرف مڑا۔۔

حماد کھڑا ہوا۔۔۔"دیکھو لڑکے بچوں کے ساتھ درمیانہ رویہ رکھو_____ جہاں سختی کی ضرورت ہو____ وہاں پر سختی کرو____ جہاں نرمی کی ضرورت ہو ____ وہاں پر نرمی کرو____ اور ہاں نین پر توجہ دو____ دو مہینے بعد نویں کلاس کے پیپر ہونے والے ہیں____ اسے امپورٹنٹ کوسچن اور ہیڈ نگز وغیرہ یاد کروا دو_____ تاکہ یہ امتحان میں پاس ہو جائے____"

حماد نے اپنا سر ہلایا____

"اوکے سر____ آپ فکر نہ کریں____ میں نین۔۔۔ مصطفی نے اسے گھورا۔۔ "میرا مطلب ہے میم کو یاد کروا دوں گا___"مصطفی ایک نظر نین کو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

حماد اب نین تارا کو پڑھانے لگا۔۔وہ بڑی محنت سے ایک ایک چیز کو لکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

کرن نے چند ہی دنوں میں نسیم اور اس کے گھر والوں کو تیر کی طرح سیدھا کر دیا۔۔

حاشر کی پوسٹنگ دوسرے شہر وں ہو گئی۔

نسیم نے سمجھا کہ وہ پیچھے سے شیر ہو جائے گی۔۔ تبھی تو جب کرن اپنے کمرے میں سو رہی تھی۔۔۔وہ دبے پاؤں اس کے کمرے میں گئی۔۔

اس کے اوپر چڑھتے گردن پر ہاتھ رکھ کے زور سے دبایا۔۔

کرن کا دم گھٹنے لگا۔۔اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ نسیم کو خود پر چڑھے دیکھا۔۔

نسیم اچھی خاصی وزنی عورت تھی۔۔اس نے نسیم کے ہاتھ کھولنے کی بڑی کوشش کی۔۔۔جو کہ ممکن نہیں ہو سکا۔۔

پھر اس کی آنکھوں میں انگلیاں ماریں۔

نسیم درد سے بلبلاتی پیچھے بیڈ پر گری۔

کرن سیدھی ہوتی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

جب تھوڑی طبیعت بحال ہوئی۔

تب نسیم کا بازو پکڑا۔۔نسیم نے ابھی بھی دونوں ہاتھ اپنی انکھوں پر رکھے ہوئے تھی۔۔

"کیا ہوا انکھوں میں جلن ہو رہی ہے____؟؟؟؟بے فکر رہیں آپ اندھی نہیں ہوں گی____"

اس کے بازو سے پکڑ کر اسے باہر لائی۔۔

موٹر آن کرتے اس نے پائپ پکڑ کر نسیم کی طرف کیا۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے نسیم بھیگتی چلی گئی۔۔۔آنکھوں کی جلن تھوڑی کم ہوئی۔۔۔

وہ تھوڑا تھوڑا دیکھنے لگی۔۔۔لیکن اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ دوبارہ کرن کو پکڑ سکے

۔۔

"اب بتا بڑھیا___کیا سمجھ رکھا تھا تم نے____کہ تو مجھے مار ڈالے گی_&&اور پھر حاشر کے سامنے بے چاری بنے گی____کہ میں نے خود کشی کر لی_____

پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے_____"

پائپ بیک سائیڈ پر پھینکتے کرن چلانے لگی۔۔

زونیرہ بھی دوڑ کر باہر آئی۔۔۔سارا دن کام کرنے کی وجہ سے وہ تھکن سے چور ہو رہی تھی۔۔

کرن نے اس کا کالج چھڑوا دیا۔۔

جب اس نے فیشن نہیں کرنا تھا۔۔۔تو کرن کیوں بلاوجہ اپنے پیسے برباد کرتی۔۔

"کیا ہوا بھابھی_؟؟؟_آپ غصہ کیوں ہو رہی ہیں_؟؟؟___& کرن کی مار اور سختی کی وجہ سے زونیرہ تیر کی طرح سیدھی ہو گئی تھی____

اب نہ صرف تمیز سے مخاطب کرتی تھی____بلکہ لہجے میں بھی پہلے والا غرور نہیں تھا___

"اپنی ماں کو سنبھالو___اچھلنے کودنے کا بہت شوق ہو گیا انہیں____کہیں کسی گٹر میں گر گئی نا____تو کوئی مدد کے لیے ہاتھ بھی نہیں بڑھائے گا_____"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ نخوت سے نسیم کو دیکھتی اپنے کمرے میں چلی گئی____ نسیم کی آنکھوں میں ابھی بھی تھوڑی تھوڑی جلن ہو رہی تھی____ اسے کرن پر شدید غصہ آرہا تھا

___اسے تو لگا تھا کرن کا کام آج تمام کر دے گی___ پھر اس کے گھر پر قبضہ کر لے گی___

آرام سے مہارانیوں کی طرح رہے گی۔۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہو سکا۔۔

"اماں اپ کیوں چاہتی ہیں کہ ہمیں اس گھر سے نکال دیا جائے۔ مجھے لوگوں کے گھروں میں برتن نہیں دھونے____"

زونیرہ نے مسکین سی شکل بناتے دہائی دی۔۔۔ جبکہ نسیم اس کی بات کو ان سنا کرتی کمرے میں چلی گئی۔۔

دو مہینے بعد_____

حماد پچھلے دو مہینے سے ان لوگوں کو پڑھانے آرہا تھا۔ پچھلے دو مہینوں میں تارا کی اتنی

تیاری کروادی تھی کہ وہ پاس ہو سکے۔۔

دو دن بعد تارا کا پیپر تھا۔۔۔ابھی بھی وہ لاؤنج میں بیٹھا۔۔۔تارا کو بڑھانے میں مصروف تھا۔

"ارے یہ سوال کرو نا___"۔وہ سے ریاضی کے وراثت والے سوال کروا رہا تھا۔۔۔بہت کوشش کے بعد بھی اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آرہا تھا

"یہ کیا طریقہ ہے نین____میں کب سے آپ کو سمجھا رہا ہوں___& کیا میں گدھا ہوں___جو پچھلے دو مہینے سے اپنا سر کھپا رہا ہوں_؟؟؟____اور آپ یوں بونگوں کی طرح میرے سامنے بیٹھی ہیں____"

ایک بار پھر جب نین نے سوال غلط کر کے اسے دکھایا___تو حماد اس پر بھڑک اٹھا____

نین کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔پچھلے دو مہینے میں وہ پیار محبت کی اتنی عادی ہو گئی تھی۔۔۔کہ اب سخت لہجے اسے تکلیف دیتے تھے۔۔

"سوری سر میں بھی کرتی ہوں____"جلدی جلدی اپنے آنسو صاف کرتی___

اس نے پھر سے نوٹ بک اٹھائی____ایک بار پھر سے وہ ناکام کوشش کرنے

لگے____

حماد کافی دیر اسے نوٹ بک پر نقطے لگاتے دیکھتا رہا۔۔۔پھر اس کے ہاتھ سے نوٹ

بک جھپٹی۔۔۔وہ سہم کر پیچھے ہوئی۔۔

"پتہ ہے کیا____میں ہی پاگل تھا جو آپ کو پڑھانے آگیا___آپ اس قابل ہی

نہیں ہیں____گھر کے کار کریں____جو آپ اچھے سے کر سکتی ہیں___"حماد

اس کا مذاق اڑاتے بولا۔

جبکہ اتنی تذلیل پر نین رونے لگی____مصطفی لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تک پہنچا

___

"مسٹر حماد_!!!!_آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ سٹوڈنٹ کو کس طریقے سے پڑھایا

جاتا ہے۔۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے_؟؟؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگر انہیں سمجھ نہیں آرہی تو آپ کوئی اور میتھڈ یوز کریں۔۔۔ناکہ ان پر بھڑ کیں۔۔۔"

مصطفی اسے ڈانٹنے لگا۔۔جانتا تھا کہ دو مہینے میں تیاری کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہوتا۔۔طالب علم دو دو سال بعد بھی ایک ہی چیز پر اٹکے رہتے ہیں۔۔

اس نے تو پھر بھی دو مہینے میں بہت کچھ کر لیا تھا۔

"سوری سر بس مجھے غصہ آگیا تھا____ایم سوری مس نین___'حماد نے اس سے معذرت کی___

اس نے سوں سوں کرتے حماد کو دیکھا۔۔

"کوئی بات نہیں سر___& میں دوبارہ کرتی ہوں_"مصطفی نے اپنی جیب سے رومال نکالتے نین کی طرف بڑھایا___

"اپنے انسو صاف کرو___ہر جگہ رونے مت لگ جایا کرو_"

نین نے مصطفی سے رومال تھامتے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔مصطفی جا کر سامنے

صوفے پر بیٹھ گیا۔

حماد اسے پھر سے سوال کروانے لگا۔

اس بار اس نے اپنا طریقہ بدلا اور وہ کام بھی آیام۔جو سوال وہ پچھلے ایک گھنٹے سے نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔حماد کے طریقہ بدلتے ہی اس نے دس منٹ میں کر کے دکھا دیا۔۔

"چلیں مس نین میں چلتا ہوں۔۔۔کل ہماری آخری کلاس ہو گی۔۔۔اور پرسوں آپ کا پیپر ہو گا۔۔۔امید ہے کہ آپ اچھے نمبروں سے پاس ہوں گی"۔۔حماد نے مصطفی سے مصافحہ کیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"آج کے لیے معذرت سر___میں ائندہ کوشش کروں گا کہ ایسی تلخ کلامی نہ ہو___

"ٹھیک ہے____"

"اوکے سر میں چلتا ہوں___"اپنا بیگ اٹھاتا حماد وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

مصطفی اسے ان تین لوگوں کو پڑھانے کے لیے اچھی خاصی رقم دے رہا تھا۔۔

جو شاید اسے پانچ سے دس ٹیوشن سے بھی نہیں ملتی۔

وہ گھر سے باہر نکلا۔ جہاں آرا بیگم گاڑی کے پاس کھڑی اس کا انتظار کر رہی

تھی۔۔۔انہیں دیکھ کر وہ سیدھی ہوئی۔۔۔حماد کے قدم تھمے۔۔

جہاں ارا بیگم چلتی ہوئی اس تک آئی۔۔

"السلام علیکم میم_!!!_"اس نے سر جھکاتے سلام کیا۔۔

جہاں آرا بیگم نے اپنے سر کو ہلاتے۔۔اسے جواب دیا۔۔

جب غرور آجائے تو زبان بھی اپنے سے نیچے والے لوگوں کے سامنے نہیں چلتی

یا شاید انہیں اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ انہیں جواب دیا جائے۔۔

جہاں آرا اپنے غرور کی بلندیوں پر اڑ رہی تھی۔۔

"حماد کلیم سنا ہے کہ نوکری کی تلاش میں جگہ جگہ گھوم رہے ہو____ٹیوشن بھی

مجبوری میں پڑھا رہے ہو____گھر کے حالات اچھے نہیں ہیں_____بڑی بہن

عمر کا آدھا حصہ گزار چکی ہے۔۔۔لیکن جہیز نہ ہونے کی وجہ سے اس کی شادی رکی ہوئی ہے۔۔کیوں صحیح کہہ رہی ہو نا میں_؟؟؟؟_"سینے پر ہاتھ باندھے وہ اس کا پورا بائیو ڈیٹا بتا رہی تھی۔

حماد آنکھیں پھاڑے سامنے کھڑی عورت کو دیکھ رہا تھا۔۔"آپ کیا چاہتی ہیں مجھ سے؟؟؟_"جانتا تھا ایسی بڑی عورتیں تبھی سب کچھ پتہ کرواتی ہیں۔۔جب انہیں کوئی مطلب ہو۔۔۔جہاں آرا نے اپنے ہاتھ چھوڑے۔۔۔

"زیادہ کچھ نہیں کرنا____جو لڑکی اندر بیٹھی ہے____اس سے شادی کرنی ہے____اتنے پیسے دوں گی کہ یاد رکھو گے____اپنی ساری زندگی عیش سے گزارو گے_لیکن اس لڑکی کو ہماری زندگی سے دور لے کر جانا ہو گا____بولو منظور ہے___؟"حماد سوچ میں پڑ گیا۔۔جہاں آرا اسے دیکھتی رہی۔۔۔لیکن اتنا اسے یقین تھا حماد مان جائے گا۔۔۔

اس وقت اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی۔۔اور جہاں آرا اسی چیز کا فائدہ اٹھا

رہی تھی۔۔مجھے منظور ہے۔۔وہ کچھ توقف کے بعد بولا۔

"ہاں نین تارا اسے پہلی نگاہ میں ہی بھا گئی تھی۔۔۔اور اگر اس کے ساتھ ساتھ اسے رقم بھی مل رہی تھی۔۔۔تو یہ سونے پر سہاگہ تھا اس کے دل میں لالچ پیدا ہوا

۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے اپنی ماں کو کل بھیجو رشتے کے لیے۔۔۔باقی میں سنبھال لوں گی

"____

"اوکے میم____"حماد وہاں سے نکلتا چلا گیا___جہاں آرا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔۔

www.novelsclubb.com

"بے وقوف____یہ مڈل کلاس لوگ نا زہر لگتے ہیں مجھے_بھوکے ننگے___جیسے ہی چند پیسوں کی آفر کی انہیں۔۔اسکی ساری خودداری پر پانی پھر گیا_____رال ٹپکاتے کتے کی طرح دم ہلانے لگا____"وہ نخوت سے کہتی اندر بڑھ گئی

کرن نے زنیرہ کی اچھی خاصی ٹیوننگ کر ڈالی تھی۔۔۔جو شاید ضروری ہو گئی تھی۔۔۔اب وہ اس کی ٹریننگ کر رہی تھی۔۔

اسے گھر کے کام سکھا رہی تھی۔۔

آج گھر کا بھائی اس کے گھر آیا ہوا تھا۔۔

بلال سوفٹ ویئر انجینیئر تھا۔۔اور وہ اپنے کام کے سلسلے میں مختلف کمپنیوں میں وزٹ کرتا رہتا تھا۔۔۔

وہ اس وقت کرن کے کمرے میں بیٹھا تھا۔۔

"ہاں تو بھائی جان زنیرہ سے شادی کرو گے___؟"وہ جو کافی دیر سے چپ بیٹھا تھا____کرن کی بات پر نظر اٹھاتے اسے دیکھنے لگا____

کرن ہلکا سا مسکرائی___اٹھ کر اس کے سامنے جا کر بیٹھ گئی___

"لڑکی اتنی بری نہیں ہے بس تربیت اچھی نہیں ہوئی____تھوڑا ہاتھ سخت رکھو گے تو تیر کی طرح سیدھی ہو جائے گی____'بلال کچھ نہیں بولا___

"جواب تو دو___"اسے خاموش دیکھ وہ پوچھنے لگی___بلال چپ رہا

"دیکھو بھائی!!!!!____زنیرہ اب پہلے سے پتلی بھی ہو گئی ہے____میں نے اس کو گھر کا کام بھی سکھا دیا ہے___ہاں کالج چھڑوا دیا____وجہ وہ بے راہ روی کا شکار ہو رہی تھی۔۔وہ فیشن اور فینسٹی ورلڈ میں اس قدر کھو چکی تھی کہ شہزادوں کے خواب دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

میں بس اسے حقیقت دکھانا چاہتی تھی۔اگر تم چاہو تو اس کی تعلیم دوبارہ شروع کروا دینا_____"

"لیکن اس کی زبان سنی ہے تم نے۔۔؟؟؟____اور جو تم نے مجھے اس کے بارے میں بتایا تھا____اس کے بعد بھی میں یہ سب کچھ کیسے مان لوں____"

بلال نے اس کے سامنے جواز رکھا۔۔۔وہ چپ ہو گئی۔۔

"دیکھو بھائی میں یہ نہیں کہتی کہ وہ اچھی ہے____لیکن یہ کہوں گی کہ اسے گائیڈ کرنے والا کوئی نہیں تھا___تم کوشش کرو گے تو وہ سب کچھ سیکھ جائے گی

____ چلو ٹھیک ہے اب مان جاؤ____ "وہ بلال کو پوری طرح قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

بلال کھڑا ہوا____ چلو ٹھیک ہے مجھے منظور ہے____ لیکن میں اسے اپنی مرضی کی جگہ پر رکھوں گا____ جب تک میں نہیں چاہوں گا وہ کسی سے رابطہ نہیں کرے گی____ بولو منظور ہے____ "

کرن جھٹ سے بولی۔۔"منظور ہے____ "

وہ خوش تھی۔۔۔اس کا بھائی شادی کے لیے مان گیا۔۔ محاشر نے جو ذمہ داری اسے دی تھی وہ اس نے پوری طرح نبھا دی۔

اب بس اسے حاشر کو کال کر کے بلال کی رضامندی کے بارے میں بتانا تھا۔۔۔

امید تھی کہ حاشر اس سے خائف نہیں ہو گا۔۔۔

بلال میں بظاہر کوئی بھی برائی نہیں تھی۔۔۔بس وہ تھوڑا غصے والا تھا۔۔اصول پسند تھا

اب پتہ نہیں وہ زنیرہ کو دل سے اپنا پائے گا یا نہیں۔۔

رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔ نین کب سے مصطفی کے کمرے میں بیٹھی سوال کرنے میں مصروف تھی۔۔

ریاضی کے ابھی بھی کچھ سوالات ایسے تھے۔۔جو اس کے سر کے اوپر سے گزر رہے تھے۔۔۔

اگر وہ پورا سال پڑھتی تو اب تک اسے ہر ایک چیز کا پتہ چل جاتا۔۔۔ لیکن دو مہینے میں کی گئی تیاری اسے کچھ ادھوری سی لگ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے سوال حل کر کے شیشے کی میز پر نوٹ بک رکھی۔۔

مصطفی نے سیدھے ہوتے نوٹ بک اٹھائی۔۔وہ بیڈ کے کونے پر بیٹھا سوال کو دیکھنے لگا۔۔

سامنے ہی صوفے پر بیٹھی نین اپنی ہتھیلیاں مسل رہی تھی۔۔۔ پتہ نہیں اب سوار

تھی ہو گا یا نہیں_؟؟؟"

مصطفی نے نیچے والے سوال پر کراس لگایا۔۔پھر نوٹ بک اس کے سر پر ماری۔۔۔

"تم سچ میں جھلی ہو نین۔۔۔آدھا سوال پھر بھی غلط ہے۔۔"

وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی۔ن

نیند کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔بس مجبوری تھی جب تک مصطفی اسے اجازت نہیں دیتا۔ من وہ اپنے کمرے میں نہیں جا سکتی تھی۔۔

"مصطفی میں کل صبح کر دوں گی..ابھی مجھے بہت نیند آ رہی ہے____"نیند کی وجہ سے اس کی آواز باری ہو رہی تھی____

www.novelsclubb.com

مصطفی نے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھا تو اس پر رحم کھایا۔۔

نوٹ بک بند کر کے اس کی طرف بڑھائی۔۔۔کتابیں بھی اٹھا کر اسے پکڑائیں۔۔

"جاؤ اور چار بجے اٹھ جانا ہم پھر سے سوال کریں گے"

"ابھی تم سو جاؤ____"اپنی جان خلاصی ہونے پر وہ جلدی جلدی اپنی کتابیں اٹھا کر

باہر جانے لگی.

شیشے کی میز سے اس کا پیر اٹکا۔۔وہ دھڑام سے قالین پر الٹی گری۔۔۔کتابیں بھی گرتی چلی گئیں۔۔۔

مصطفی نے گردن گھما کر دیکھا۔۔وہ قالین پر گری ہوئی تھی۔۔۔جیسے کوئی گلہری درخت سے نیچے گر جاتی ہو۔۔۔اس کی حالت مصطفی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔وہ لگاتار ہنستا رہا.

جہاں آرا پانی پینے کے لیے کچن میں جا رہی تھی۔۔۔مصطفی کے کمرے سے ہنسی کی آواز سنتے اس طرف گئی۔۔تھوڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔اس نے جھانک کر دیکھا۔۔

نین مصطفی کے کمرے میں تھی۔۔یہ بات جہاں آرا کو شدید طیش دلا گئی۔۔

"یہ لڑکی تو اس گھر پر قبضہ جمانے کی پوری تیاری کر رہی ہے۔۔۔کیسے میرے پوتے کے کمرے میں بے شرموں کی طرح رات کے اس پیر میں موجود ہے۔۔۔

کر لو نین بیگم جتنی مرضی پلاننگ کر لو۔۔۔لیکن کل کا سورج تمہیں اس گھر سے نکلنے کا عندیہ سنائے گا۔۔۔تمہارے سارے خواب چکنا چور ہو جائیں گے۔۔۔جو تم نے اس گھر پر راج کرنے کے لیے دیکھے ہیں۔۔"

وہ دبے پاؤں واپس پلٹ گئی۔۔

مصطفی نے آگے بڑھتے نین کو کھڑا کیا...اس نے روہانسی شکل بنائی۔۔۔مصطفی کو ناراضگی سے دیکھا۔۔۔

مصطفی نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔۔جو کہ مشکل تھا۔۔۔

"سوری سوری..."وہ پھر سے ہنسنے لگا...وہ کیا ہے نا تم اتنی فنی لگ رہی تھی..کہ میری ہنسی ہی نہیں کنٹرول ہو رہی تھی۔۔خیر سوری اب کمرے میں جاؤ۔"اس نے سنجیدہ ہوتے نین کو وہاں سے جانے کا بول دیا...

وہ ناراضگی سے اسے دیکھتی کمرے کی طرح بڑھ گئی۔۔درزک بند کیا اس جگہ کو دیکھتے وہ پھر سے ہنسنے لگا تم بالکل جھلی اور جھلی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اسے تصور میں لاتے بولا۔

پھر بیڈ پر لیٹتے دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ گیا۔۔

اس کی ڈیوٹی اسلام آباد میں ہی ہوتی تھی۔آج کل اس کے سینیئرز نے یہ خبر بتائی کہ کچھ آفیسرز کو وزیرستان بھیجا جارہا ہے۔۔۔اس میں مصطفی کا نام بھی موجود تھا ۔۔

پر اس وقت اسے بہت نیند آرہی تھی۔۔ان چیزوں کے بارے میں اس نے سوچنے کا ارادہ ترک کرتے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️🦋❤️

صبح چار بجے وہ پھر سے نین کے دروازے پر موجود تھا۔۔۔نین نے اندر سے کنڈی لگائی ہوئی تھی۔۔۔مصطفی نے بار بار دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

چونکہ وہ جلدی اٹھنے کا عادی تھا۔۔۔صبح صبح اٹھ کر جوگنگ کرنے کی اسے عادت تھی۔۔

اس لیے پورے وقت پر اس کے کمرے کے سامنے موجود تھا۔۔۔

"چلو منہ دھوؤ اور میرے کمرے میں آؤ۔۔۔

"نین نے جیسے ہی دروازہ کھولا___ مصطفی نے سنجیدہ ہوتے اسے حکم سنایا___ اس نے مسکین سے ہی شکل بنائی___ پھر کھٹاک سے دروازہ اس کے منہ پر بند کرتی اندر چلی گئی___

مصطفی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔وہ ادھر ادھر ٹہلتا اس کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

15 منٹ گزر گئے۔۔وہ ابھی تک نہیں آئی مصطفی بار بار جھانک کر باہر دیکھ رہا تھا شاید وہ آ رہی ہو۔۔

www.novelsclubb.com

ان دو مہینوں میں مصطفی کو اس کی اچھی خاصی عادت ہو گئی تھی۔۔ہاں اس نے نین کے بارے میں کوئی غلط سوچ نہیں رکھی تھی۔۔۔پر وہ پیاری سی لڑکی،اس کی عادتیں، مصطفی کو بہت اچھی لگتی تھیں۔۔۔وہ اکثر اسے تنگ بھی کرتا تھا۔۔

ٹھیک بیس منٹ گزرنے کے بعد نین کتابیں لے کر اس کے دروازے پر موجود

تھی۔۔اسے دیکھتے ہی مصطفی سنجیدہ ہوا۔۔۔جا کر بیڈ کے کونے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"آجایئے محترمہ۔۔۔ملکہ نیندستان۔۔۔_"۔وہ سر جھکاتی جا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔کتابیں کھولیں۔۔۔سوال نکال کر کتاب مصطفی کو تھمائی۔۔۔۔پھر نوٹ بک نکال کر شیشے کی میز پر رکھی۔۔۔۔وہ میز پر جھکا اسے سوالات کروانے لگا۔۔۔

نین کو بہت زیادہ نیند آرہی تھی۔۔وہ بار بار آنکھیں بند کر رہی تھی۔۔مصطفی نے سوال سمجھاتے جیسے ہی اس سے پوچھنا چاہا۔۔

وہ آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔مصطفی نے ایک کاپی اس کے سر پر ماری۔۔۔وہ ہڑبڑا کر فورا ہوش میں آئی۔۔

"سوری سوری___مجھے بہت نیند آرہی ہے مصطفی___"اس نے بڑے ہی بہانے بنائے___لیکن مصطفی نے اس کی ایک نہیں سنی____اسے تمام سوالات اچھے سے کروائے___

سات بجے تک وہ کافی سوالات کو اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔۔مصطفی کے ناشتے کا

www.novelsclubb.com

وقت ہو گیا۔۔۔

"چلو جاؤ اچھے سے منہ ہاتھ دھو_____ اپنا حلیہ بدلو اور مجھے ناشتے کی ٹیبل پر ملو _____ اور ہاں حورب، بالاج اور داور کو بھی چینج کروا دینا۔۔۔وہ اٹھ گئے ہیں۔۔۔"

دوسرے کمرے سے ان کے بولنے کی اوازیں ارہی تھیں۔۔۔ نین اٹھ کھڑی ہوئی۔۔م اسے اتنی زیادہ نیند آرہی تھی۔۔۔ لیکن مصطفی کا نیا حکم۔۔۔چار و ناچار اسے ماننا ہی پڑا۔۔

پہلے جا کر حورب بالاج اور داور کو چینج کروایا۔۔انہیں نیچے بھیجا۔۔

پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔اس نے ہلکے گرابی رنگ کی لانگ شرٹ اور کیپری پہنی دوپٹے کو اچھے سے سر پر جمایا۔

نیچے گئی تو مصطفی کھانے کی میز پر اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔اسے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

صبح صبح ناشتے میں مکھن کے پراٹھے دیکھ کر اسے اکائیاں آنے لگیں۔۔

"کیا ہوا تم پراٹھے نہیں کھاتی_ ؟؟؟_"اسے یوں عجیب و غریب شکلیں بناتے دیکھ مصطفی پوچھنے لگا۔۔

"نہیں مجھے مکھن کی بدبو سے الٹی آتی ہے____ پلیز مجھے نہیں کھانا____ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں____"اس کا جی متلانے لگا___ فورا اٹھ کر اپنے کمرے میں بھاگی..

"سفینہ میم کے لیے ناشتہ بنا کر انکے کمرے میں پہنچا دیں۔۔۔"مصطفی اپنی ملازمہ سے کہتا بچوں کے ساتھ ناشتہ کرنے لگا..

ناشتے سے فارغ ہوتے وہ اپنے کام پر چلا گیا۔۔بچے بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔

سفینہ جو نین کے لیے ناشتہ لے کر جا رہی تھی۔۔

جہاں آرا اسے دروازے پر مل گئی۔۔

"کہاں جا رہی ہو یہ ناشتہ لے کر___؟"اس کے ہاتھ میں ٹرے دیکھ کر جہاں آرا غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔

"وہ___وہ میم_____مس نین کے لیے ناشتہ لے کر جا رہی ہوں_____انہیں مکھن کے پراٹھوں سے الرجی ہے_____"سفینہ نے جہاں آرا کو بتایا۔۔

اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔

"جاؤ پراٹھا اٹھا کر لاؤ___"

"لیکن میم_____"سفینہ نے بولنا چاہا_____

جہاں آرا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔وہ وہیں سے واپس لوٹ گئی۔۔مکھن کا پراٹھا ڈال کر جہاں آرا کے سامنے آئی۔۔۔

"یہ مجھے دو اور تم اپنا کام کرو___"جہاں پراٹھا لے کر اس کے کمرے میں چلی گئی..

نین کا برا حال ہو رہا تھا۔

دودھ,دہی,مکھن کو دیکھ کر اس کی حالت عجیب ہی ہونے لگتی تھی۔۔۔اور اگر وہ

مکھن کی خوشبو سونگھ لیتی تو دو دن اس کا کھانے کو دل نہیں کرتا تھا۔۔۔جہاں آرا نے دروازہ بند کیا۔۔ٹرے لے جا کر بیڈ پر رکھا۔۔

"کھاؤ لڑکی پراٹھا کھاؤ_____"جہاں آرا نے اسے حکم دیا_____وہ نفی میں سر ہلانے لگی_____

"کھاؤ میں نے کہا___پراٹھا کھاؤ_____"جہاں آرا نے اسے بات نہ مانتے دیکھا ۔۔توپراٹھا توڑ کر اس کے منہ میں ٹھوسنے لگی۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی رہی۔۔

"نہیں دادی پلیز میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے_____لیکن جہاں رانے اس کی ایک بات نہیں سنی ادھا پراٹھا زبردستی اسے کھلایا۔۔پھر اسے قالین پر دھکا دیتی کمرے سے نکل گئے۔۔

نین تارا رونے لگی۔۔

کیسی آزمائش تھی۔۔ایک سے نکلی اور دوسری میں پھنس گئی۔۔۔اس کا دل خراب ہونے لگا۔۔۔فورا دوڑ کر واش روم میں بند ہوئی۔۔۔پھر کافی دیر اس کی ابکائیوں

کی آواز سنائی دیتی رہی۔۔جو جہاں آرا کے لیے تسکین کا باعث بنی۔۔

******

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

مصطفی کو کچھ ضروری فائلز دی گئی تھیں۔اس نے تمام ڈیٹا اکٹھا کر کے ایک لسٹ بنانی تھی۔۔۔اسی کام کے لیے وہ گھر آ گیا۔۔۔

دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔

آج حماد انہیں پڑھانے کے لیے نہیں آیا۔۔بلکہ وہ اپنے کمرے سے ہی نکلی نہیں

۔۔۔

بچے بھی سکول سے واپس آ کر اپنے کمرے میں سو رہے تھے۔۔۔

"سفینہ ایک گلاس پانی کا دے دو۔۔"صوفے پر بیٹھتے اس نے ملازمہ کو آواز لگائی...

ساری فائلز سامنے پڑی میز پر رکھ دیں۔۔۔

وہ صوفے پر ٹیک لگاتا اپنی آنکھیں بند کر گیا

۔۔

"سر پانی____"سفینہ پانی لے آئی..اس نے سیدھے ہوتے پانی کا گلاس پکڑا...دو گھونٹ پیتے گلاس میز پر رکھا۔۔

سفینہ ابھی تک کھڑی تھی...

"نین کہاں ہے نظر نہیں آرہی____؟؟_اور آج وہ لڑکا پڑھانے نہیں آیا اسے____؟"وہ سفینہ سے پوچھنے لگا۔۔۔

سفینہ چپ رہی۔۔"بولو سفینہ جواب کیوں نہیں دے رہی تم____؟"

"وہ سر____"سفینہ نے بولنا چاہا تبھی جہاں آرا وہاں پر آگئی۔۔

"تمہاری نین کی طبیعت خراب ہے۔۔۔اس لیے میں نے اس لڑکے کو آج آنے سے منع کر دیا۔۔۔"

جہاں آرا اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔اشارے سے سفینہ کو وہاں سے جانے کا کہا۔۔۔

سفینہ حکم ملتے ہی فوراً کچن میں غائب ہو گئی۔۔ مصطفی کچھ دیر اپنی دادی کو دیکھتا رہا۔۔۔اسے جہاں آرا کی بات پر یقین نہیں آیا۔۔۔کچھ تو تھا جو جہاں آرا چھپا رہی تھی۔۔

اس نے تمام فائلز اٹھائیں۔۔۔کھڑے ہوتے اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

جہاں آرا بھی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"کہاں جا رہے ہو تم___؟"اس نے پیچھے سے پکارا۔۔۔مصطفی مڑے بغیر رکا۔

"اپنے کمرے میں جا رہا ہوں...مجھے تھوڑا کام کرنا ہے..."اس نے جہاں آرا کو دیکھے بغیر جواب دیا...

"ٹھیک ہے____"جہاں آرا بس چاہتی تھی کہ حماد کی ماں کے آنے تک مصطفی گھر پر رہے۔

مصطفی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جہاں آرا باہر لان کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کمرے میں آ کر اس نے ساری فائلز لاکر میں رکھ کر لاک کر دیا۔۔ پھر فریش ہونے چلا گیا۔۔

پانچ منٹ بعد وہ تولیے سے منہ صاف کرتا باہر نکلا۔۔۔ تولیے کو ایک سائیڈ پر رکھا ۔۔۔

بیڈ کے کونے پر بیٹھتا وہ سوچنے لگا۔۔۔

نین تو اپنی پڑھائی کو لے کر بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔ پھر کیا وہ پڑھ رہی ہو گی ___؟ کل تو اس کا پیپر ہے۔۔ کہیں صبح کی وجہ سے تو اس کی طبیعت خراب نہیں گئی ___؟"

کئی وسوسے اس کے دماغ میں پیدا ہوئے تھے۔۔۔ وہ نین کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔

دروازہ نوک کیا۔۔۔اندر سے آواز نہیں آئی۔۔۔اس نے ہینڈل گھمایا۔۔۔دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔۔ نین فرش پر پڑی تھی۔۔۔

اس نے اپنا سر صوفے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ مصطفی کو تشویش لاحق ہوئی۔۔۔وہ تیز تیز چلتا اس تک گیا۔۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا پر رکھا نہیں۔۔۔

وہ تھوڑا فاصلہ بناتا بیٹھا۔۔۔

"نین____"وہ اسے آواز دینے لگانے لگا۔۔۔ نین کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

کسی خدشے کے تحت اس نے نین کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔کوئی اور موقع ہوتا تو وہ بالکل بھی ایسی حرکت نہیں کرتا۔۔۔پر ابھی مجبوری تھی۔۔۔وہ ایک سائیڈ پر لڑھک گئی۔۔

"کیا ہوا تمہیں____؟"مصطفی نے جلدی سے اٹھتے پانی والا جگ اٹھایا۔۔۔ تھوڑا سا پانی اس کے منہ پر پھینکا۔۔۔

وہ تھوڑا ہوش میں آئی۔۔"نین ہوش میں آؤ۔۔۔کیا ہوا تمہیں____؟"اس نے

مندی مندی آنکھیں کھولیں۔۔ مصطفی کا چہرہ نظر آیا۔۔

وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔۔ سائیڈ پر بڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا۔۔

"کیا ہوا ایسے کیوں پڑی تھی تم___؟" ہمیشہ کی طرح وہ تفشیش کرنے لگا۔۔

"کچھ نہیں بس مجھے چکر آ گیا اور پتہ ہی نہیں چلا..." وہ ساری بات چھپا گئی۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ مصطفی اور جہاں آرا کے بیچ اس کی وجہ سے کوئی دراڑ پیدا ہو۔۔۔

اس کی اپنی دادی نہیں تھی۔۔۔ ساجدہ بیگم تو اس کی ماں جیسی تھی۔۔۔ ہمیشہ اسے اپنی بیٹی کی طرح پیار دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے ساجدہ کو کبھی اپنے دادی سمجھا ہی نہیں تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ اسے اپنی ماں ہی سمجھتہ تھی۔۔۔ ساجدہ کے جانے کا غم وہ بھلا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسی وجہ سے تو وہ نہیں چاہتی تھی کہ مصطفی اپنی دادی سے دور ہو۔۔۔۔ وہ بھی اس پرائی لڑکی کی وجہ سے۔۔۔

"تم کچھ چھپا تو نہیں رہی ہو۔۔۔؟؟" نین نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں میں کیا چھپاؤں گی... ایسی کوئی بات بھی نہیں ہے..."

وہ نظریں چراتے اس سے بولی۔۔

"چلو ٹھیک ہے تم تھوڑا آرام کر لو... پھر ہم بیٹھ کر تھوڑا سا پڑھ لیتے ہیں... کل پیپر ہے نا تمہارا..."

وہ صوفے کا سہارا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بھوک کی وجہ سے اسے چکر آ رہے تھے مم

"تم نے صبح کھانا نہیں کھایا تھا ؟" اسے یوں چکراتے دیکھ پوچھنے لگا۔۔

نین نے نفی نے سر ہلایا۔۔۔اس کی ٹرے کی طرف گئی جو بیڈ پر پڑا تھا۔۔آگے بڑھ کے اس نے ٹرے میں پڑے پراٹھے کو اٹھایا۔۔۔

خوشبو محسوس کرتے ہی اسے پتہ چل گیا کہ حالت کی اصل وجہ اس کی دادی تھی

اسے جہاں آرا پر شدید افسوس ہوا۔۔ لیکن وہ چاہ کر بھی جہاں آرا کی سوچ نہیں بدل سکتا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو دادی کی وجہ سے تمہیں پریشانی اٹھانی پڑی۔۔۔۔"

وہ اس سے نظریں نہیں ہلا پا رہا تھا۔۔

"ارے کوئی بات نہیں وہ دادی ہیں۔۔۔ وہ کچھ بھی کر سکتی ہیں۔۔۔ میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔ پھر ہم کچھ پڑھتے ہیں۔۔۔

اسے جواب دیتی وہ واش روم میں بند ہو گئی۔۔

مصطفی اس کے کمرے سے نکل گیا

نسیم کو جب زنیرہ کے رشتے کی بابت پتہ چلا۔۔۔ اس نے بہت واویلا کیا۔۔۔ چلا چلا کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا۔۔

آس پاس والے لوگ چھتوں پر چڑھے ان کے گھر کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔

کرن اور اس کا بھائی اتنے سالوں سے اس جگہ پر رہ رہے تھے۔لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے

۔۔نسیم نے تو ان کا جینا محال کر دیا تھا۔۔۔وہ شور شرابہ کرتی ہی رہتی۔۔۔

'میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے بھائی سے نہیں ہونے دوں گی...آئی سمجھ تمہیں..

اس نے سر پر دوپٹہ باندھتے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔کرن نے ناگواری سے نسیم کو دیکھا۔۔

کتنی عجیب عورت تھی۔۔۔اس کا پڑھا لکھا بھائی۔۔جسے رشتوں کی کمی نہیں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف حاشر کی وجہ سے اس لڑکی کی شادی اپنے بھائی سے کروا رہی تھی۔۔۔

اور نسیم کو لگتا تھا کہ اس کا بھائی زونیزہ سے شادی کے لیے مر رہا ہے۔

"دیکھو آنٹی اگر آپ نے اس گھر میں رہنا ہے۔۔۔تو زونیرہ کی شادی میرے بھائی سے کروانی ہو گی

۔اگر نہیں تو وہ دروازہ ہے آپ جا سکتی ہیں۔۔۔"

حاشر تو ایک ہفتے بعد آنے والا تھا۔۔۔

زونیرہ چپ چاپ ایک کونے میں کھڑی تھی۔۔۔

جب کرن نے نسیم کو سناتے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔۔۔ نسیم تن فن کرتی زنیرہ کے پاس گئی۔۔

اس کے ہاتھ کو اپنی مٹھی میں جکڑ کے باہر کی طرف لے جانے لگی۔۔۔

زونیرہ نے نسیم کا ہاتھ جھٹکا۔۔

"نہیں امی مجھے نہیں جانا۔۔"

اس نے نسیم کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔۔۔

"کیوں نہیں جانا تمہیں۔۔۔" نسیم اس کا بازو دبوچتے بولی۔۔۔

"کیونکہ میں نے بھابی کو اس رشتے کے لیے ہاں کر دی ہے۔۔۔ میں بھابھی کے بھائی سے شادی کروں گی۔۔۔

اس نے سر جھکاتے ہو نسیم کو اپنے فیصلہ سنایا۔۔۔ نسیم تو اس پر جھپٹ پڑی۔۔

اس کے بال دبوچتے تھپڑ اس کے گال پر لگایا۔۔

"نہیں کمبخت کب سے نین مٹکا کر رہی تھی تو اس کے ساتھ۔۔۔ تبھی تو وہ تیسرے دن سے اس گھر میں موجود ہے۔۔۔ مجال ہے کہ وہ پانچ منٹ بھی گھر سے باہر گیا ہو۔۔

نسیم نے جو اسے مارنا شروع کیا تو اس کے ہاتھ تھامے نہیں۔۔

زونیرہ فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ نسیم اسے بہت بری طرح مار رہی تھی۔۔

ایک بار پھر اس نے زنیرا کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔۔

اس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔۔

گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔ بلال نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔

نسیم نے جھٹکا دے کر اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔

"خبردار لڑکے ___ جو آئندہ ایسی بدتمیزی کی تو_ "اس نے بلال کو پیچھے دھکا

www.novelsclubb.com

دیا_____

کافی صحت مند ہونے کی وجہ سے بلال اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔۔۔

وہ کافی دیر سے اس کی اول فول باتیں سنتا رہا۔۔۔پھر گرجدار آواز میں بولا۔۔

"خبردار آنٹی... میں نے بہت برداشت کرلی آپ کی بدتمیزی... اس محلے میں ہماری بہت عزت ہے م

۔

۔۔اگر میری بہن آپ کے بیٹے کو پسند نہیں کرتی۔

۔تو آپ جیسی عورت کو میں اپنی گلی کی نکر میں بھی کھڑا نہ ہونے دیتا۔۔۔"وہ دو قدم کا فاصلہ رکھتے تنفر سے بولا۔۔۔پھر آگے بڑھ کر زنیرہ کو اٹھایا۔۔۔

فرش پر پڑا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس نے سر پر کروایا۔

"۔میں کل کے کل زنیرہ سے نکاح کر رہا ہوں. آپ نے ہمت ہو تو روک دیجیے گا۔۔۔زونیرہ بالغ ہے۔۔۔اور دوسری بات۔۔۔"وہ بڑی رازداری سے بولا۔۔۔

"فراز انکل نے شادی کے لیے رضامندی دے دی ہے اور اگر ولی راضی ہو تو۔۔۔ کسی اور کی رضامندی کی ضرورت نہیں۔۔۔"

اس نے زنیرہ کو کمرے لگانے کا اشارہ کیا

۔۔وہ سر جھکاتے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔بلال گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔کرن کب تک اسکا چہرہ دیکھتی۔۔وہ بھی اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔۔

"ارے میں بھی دیکھتی ہوں۔۔کیسے کرتے ہو یہ شادی۔۔

۔۔ایسا تو تماشہ لگاؤں گی کہ محلے میں سر اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے_"

۔۔نسیم پھر سے چلانے لگی۔۔پر کسی نے اس کی بات پر کان نہیں دھرے۔۔۔ہونا وہی تھا جو انہوں نے سوچ لیا تھا

نین اپنی انگلش کی کتاب اور نوٹس اٹھا کر مصطفی کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔۔۔

اس نے دروازہ ناک کیا۔۔

"آجاؤ۔۔"اندر سے آواز آئی...ہینڈل گھماتے وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

"دروازہ بند کردو..."مصطفی نے نیا حکم جاری کیا۔

۔۔اس نے دروازہ بند کیا۔۔۔

وہ جھجکتے ہوئے جا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔کتابیں اور نوٹس میز پر رکھے۔

"کھانا کھاؤ..."وہ جو پڑھنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔مصطفی کا حکم سنتے نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

"مطلب۔۔۔"اس نے نہ سمجھی سے مصطفی سے پوچھا۔۔۔

"کھانا کھاؤ۔۔۔"مصطفی نے میز پر بڑے کھانے کی طرف اشارہ کیا...

نین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"میرا دل نہیں کر رہا..."بھوک تو اسے بہت لگی تھی...پر پھر بھی وہ انکار کر گئی۔۔۔

مصطفی کے تیور سنجیدہ ہوئے۔۔پیشانی پر بل ڈالتے وہ سختی سے بولا۔۔۔

"تم جانتی ہو میرا نام میجر مصطفی کمال ہے۔۔مجھے بڑے بڑے مجرم سونپے گئے ہیں۔۔۔ان کی ہڈیاں توڑنا میرے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔۔۔"

وہ پریشانی سے مصطفی کو دیکھنے لگی۔۔۔یہ سب بتانے کا اگر اس کا مقصد کیا تھا۔۔۔؟؟

کیا وہ اسے مجرم سمجھ رہا تھا؟؟؟_پریشانی سے اس کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا۔۔

"ارے تم کیوں گھبرا رہی ہو... تم مجرم تھوڑی ہو۔۔۔میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے انکار پسند نہیں ہے۔۔۔میں انکار سن کر بہت غصہ ہو جاتا ہوں۔۔۔اور پھر میں دیکھتا نہیں میرے سامنے کون ہے۔۔۔۔اس لیے اچھی بچی کی طرح کھانا شروع کرو۔۔"اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

پھر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

جیسے ریاضی کا استاد ڈنڈا لے کر بچے کے سر پر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے کھانے کی ٹرے اٹھا کر سامنے رکھتے جلدی جلدی کھانا کھانے لگی۔۔۔

اتنی تیزی میں کہ اس کے گلے میں کھانا پھنس گیا۔۔۔وہ زور سے کھانسی لگی۔۔۔ مصطفی نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔۔۔

جھٹ سے گلاس اٹھا کر اسے تھمایا۔۔۔اس نے جلدی جلدی پانی پیا۔۔

"آرام سے کھاؤ... میں نے یہ نہیں کہا کہ کھانا نگلو۔۔۔۔ کھانے کا مطلب ہوتا ہے کھاؤ۔۔۔ سمجھ آئی بات۔۔"

۔۔۔اس بار تھوڑا نرمی سے بولا. نیں ان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔۔وہ آرام آرام سے کھانا کھانے لگی۔۔

کھانے کا تیسرا حصہ ختم کرتے۔۔۔اس نے ٹرے واپس رکھ دی۔۔۔

مصطفی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"مجھے اور بھوک نہیں ہے۔۔"اس کا سوال سمجھتے اسے بتانے لگی۔

۔۔مصطفی نے اپنا سر ہلایا۔۔ٹرے اٹھا کر باہر لے گیا۔۔

"سفینہ۔۔"۔سفینہ۔۔۔سیڑھیوں پر کھڑے اس نے ملازمہ کو آواز لگائی۔۔

سفینہ دوڑتے ہوئے اوپر گئی۔۔۔

ٹرے سفینہ کو تھماتے واپس کمرے میں گیا۔۔۔

نین کتاب کھول کر گرامر کرنے میں مصروف تھی۔۔

وہ اسے گرائمر کی چیدہ چیدہ چیزیں سمجھانے لگا۔۔۔

کچھ اہم سوالوں پر نشان لگوائے۔۔۔تاکہ انہیں سرسری سا دیکھ لے۔۔۔

"ویسے تو حماد نے اس کی اچھی خاصی تیاری کروادی تھی۔۔۔لیکن پھر بھی مصطفی نے اپنی تسلی کے لیے خاص خاص چیزوں پر اسے نشان لگوا دیے۔۔۔

وہ بڑی توجہ سے اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔

مصطفی اپنا موبائل نکال کر کینڈی کرش کھیلنے لگا۔۔۔نین نے چپکے سے نظر اٹھا کر مصطفی کو دیکھا۔۔وہ کتنی فکر کرتا تھا اس کی۔۔

اس نے کام سے آنے کے بعد خود کھانا نہیں کھایا ہو گا۔۔۔پھر بھی اس کے لیے کھانا منگوایا۔۔۔اپنی دادی سے اس کیلئے لڑا۔۔۔

ایسے انسان کو ہی ہمسفر ہونا چاہیے۔۔۔کتاب پر نظر جھکاتے وہ مسکرانے لگی۔۔

تبھی مصطفی کی نگاہ اٹھی۔۔اسے مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

بالکل کیسی موم کی گڑیا کی جیسی۔۔۔لیکن وہ مصطفی کمال پر حرام تھی۔۔

شرمندہ ہوتے تو پیچھے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

دروازہ کھٹکا۔۔۔اس نے موبائل سائیڈ پر رکھتے جا کر دروازہ کھولا۔۔

"سر باہر حماد سر اور ان کی امی آئے ہیں۔۔۔اپ سے کوئی کام ہے۔۔"سفینہ نے آ کر اسے بتایا۔۔

"ٹھیک ہے تم انہیں چائے پانی کا پوچھو۔۔میں آ رہا ہوں۔۔۔"سفینہ کو بھیج کر وہ نین کے پاس آیا۔۔۔

"اپنا کام کرو میں بات سن کر آتا ہوں..." اسے کہتا ہے وہ نیچے چلا گیا.. حماد اور اس کی ماں مصطفی کو دیکھتے کھڑے ہوئے۔۔

جہاں آرا ابھی اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔وہ مصطفی کے بعد وہاں پر جانا چاہتی تھی۔۔۔

تاکہ مصطفی کو اس پر شک نہ ہو۔۔

"السلام علیکم سر!!!؟؟_ حماد نے سلام کیا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔"

"سلام آنٹی"۔۔اس نے حماد کی ماں کو سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام!!! بیٹا کیسے ہو آپ____؟" حماد کی ماں حال احوال پوچھنے لگی۔۔۔

"جی الحمد للہ۔۔۔ بیٹھیں آپ لوگ۔۔۔" وہ دونوں بیٹھ گئے... سفینہ۔۔اس نے ملازمہ کو اواز لگائی

سفینہ نے دونوں کو جوس لا کر سرو کیا۔۔

"ارے بیٹا اس کی کیا ضرورت تھی..." حماد کی ماں نے جوس تھامتے سفینہ سے کہا

..

"کوئی بات نہیں آنٹی ہمارا فرض بنتا ہے..آپ مہمان ہیں ہمارے۔۔۔" مصطفی نے سفینہ کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا ہے۔۔۔

انہوں نے تھوڑا جوس پیا پھر گلاس واپس رکھے۔۔

"جی آنٹی کیا خدمت کر سکتا ہوں میں آپ کی ___ء؟ وہ بڑے ہی خوشگوار انداز میں سفینہ کی ماں سے بات کر رہا تھا...

"زیادہ کچھ نہیں...آپ کے گھر میں ایک ہیرا ہے...بس اسی کی تلاش میں آپ کی دہلیز تک آنا پڑا..." حماد کی ماں ذو معنی بولی

۔ مصطفی سوچنے لگا۔۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ کون سے ہیرے کی بات کر رہی تھی۔۔؟؟؟

"آپ کھل کر بتائیں۔۔پہیلیاں کیوں بجھوا رہی ہے۔۔" وہ سیدھا ہوتے سے

پوچھنے لگا..

"میرا بیٹا نین تارا کو پسند کرتا ہے... میں اسی کا رشتہ لے کر آئی ہوں.. امید ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے.." مصطفی یہ بات سنتے ہی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔ جانے کی اسے بہت برا لگا۔۔۔ پھر بھی خود پر قابو رکھتے بہت مشکل سے اپنے غصے پر ضبط کیا۔۔

جہاں حماد گھبرا رہا تھا۔۔۔ وہیں اس کی ماں بھی پریشانی سے مصطفی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تبھی جہاں آرا اپنے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ اس کی ہیل کی ٹھک ٹھک کی آواز پورے گھر میں گونجنے لگی۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ان تک آئی۔۔۔ اس نے حقارت سے حماد کی ماں کو دیکھا۔۔۔ اس کے سادہ سے کپڑے جہاں آرا سے نفرت کا احساس دلا گئے۔۔۔

پھر زبردستی اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائی۔۔۔

"ارے مصطفی آخر کب تک تم نین کو اپنے گھر میں رکھو گے؟؟"

جوان جہاں لڑکی ہے۔۔۔لوگ سنیں گے تو سو سو بنائیں گے۔۔۔۔میری مانوں تو ہاں کر دو۔۔لڑکا پڑھا لکھا ہے۔۔ محنتی ہے۔۔۔اوپر سے عزت دار بھی ہے ۔۔۔۔اور کیا چاہیے نین کو___؟"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔جہاں آرا نے بڑی لگاوٹ سے کہا۔۔

"لیکن دادی یہ سب..." مصطفی نے کہنا چاہا..

"دیکھو مصطفی سوچ لو۔پرائی لڑکی ہے۔۔۔کل کلاں کو کچھ ہو گیا تو بات تم پر ہی آئے گی۔۔۔جوانی بڑی منہ زور ہوتی ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ وہ زور پکڑے۔۔"

وہ مصطفی کو ہاں کرنے کے لیے زور دینے لگی۔۔۔

اس بات سے وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

دل تھا کہ انکاری تھا اور دماغ تھا کہ جہاں آرا کی بات سے متفق تھا۔۔۔

مصطفی عجیب کشمکش کا شکار ہو گیا۔۔۔انکار کرتا یا اقرار۔۔

جہاں آرا نے اسے اشارے سے ہاں کرنے کو کہا۔۔۔

وہ ان لوگوں کی طرف مڑا۔۔۔

دونوں ماں بیٹے بہت پریشان ہوئے۔۔

"دیکھو بیٹا اگر آپ کو برا لگا ہے... تو معافی چاہتے ہیں.. آپ بس غصہ مت ہو

... ہم چلے جاتے ہیں... حماد کی ماں ڈرتے ڈرتے بولی۔۔۔

ایسے بڑے لوگوں کے ساتھ وہ بالکل بھی الجھنا نہیں چاہتی تھی

۔۔"نہیں مجھے برا نہیں لگا.. نین کے پیپروں کے بعد آپ لوگ نکاح کرنے آ

جایئے گا۔۔۔"

اسے کہتا ہے وہ رکا نہیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

۔۔جبکہ اوپر کھڑی نین نے یہ سب کچھ سنا۔۔۔

اس کے اندر کچھ چھناکے سے ٹوٹا۔۔

وہ مان جو مصطفی پر تھا۔۔۔ایک پل میں ٹوٹ کر بکھر گیا۔۔

کیوں اس کے ساتھ اتنی امیدیں لگانے لگی_ ؟؟؟" نین دوڑ کر اپنے کمرے میں گئی۔۔۔وہ ایک کونے میں بیٹھتی گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی۔۔۔

مصطفی کے علاوہ تو اسے کسی پر اعتبار ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ واحد مرد تھا۔ جس پر اس اعتبار تھا یا پھر اپنے دادی کے بعد مصطفی ہی تھا۔۔۔

جس نے اسے تحفظ کا احساس دلایا تھا۔۔۔

مصطفی کمرے میں گیا نین کی کتابیں سامنے پڑی تھیں۔۔۔

وہ کہیں بھی نظر نہیں آئی۔۔۔اسے بہت غصہ آیا۔۔۔جب وہ اسے پڑھنے کا کہہ کر گیا تھا۔۔۔تو وہ اتنی لاپرواہی کیوں برت رہی تھی۔۔۔

وہ تیز تیز چلتا اس کے کمرے کی طرف گیا۔۔۔اندر سے اس کے رونے کی آواز آرہی تھی

مصطفی نے دروازہ کھولا۔۔

نین نے سر نہیں اٹھایا۔۔۔وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی۔۔۔

"ایسے کیوں بیٹھی ہو تم..."اسے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھے دیکھ وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔نین سے سر اٹھایا۔۔

"بولو۔۔۔کیوں بیٹھی کو ایسے اور اب یہ رونا دھونا کیوں شروع کیا ہوا ہے ____؟؟؟"اسے خود کو گھورتے دیکھ وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نین اس کے مدمقابل کھڑی ہوئی۔۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا۔۔۔؟"وہ روتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔۔

"کیا کر رہا ہو میں ____؟"اس نے کندھے اچکاتے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔

ایسا سرد پن تو اس نے پچھلے دو مہینے میں ایک دن بھی نہیں دکھایا تھا۔۔۔جیسی سرد مہری ابھی اس نے خود پر طاری کر لی تھی۔۔۔

بانو قدسیہ لکھتی ہیں!!!

کہ مرد آنکھوں سے محبت کرتا ہے اور عورت کانوں سے محبت کرتی ہے مطلب

مرد اس عورت سے محبت کرتا ہے جو خوبصورت ہو اور عورت اس مرد سے محبت کرتی ہے جو باتیں دل فریب کرتا ہو۔

"اس بات کا مطلب؟؟_"

"مطلب یہ کہ جن کو آپ میرا ہاتھ تھمانے لگے ہیں وہ صرف وقتی طور پر مجھ سے مرعوب ہوئے ہیں۔۔

انہیں میں اچھی لگی ہوں۔۔ لیکن مصطفی یہ سوچا آپ نے جب انکا دل اچاٹ ہو جائے مجھ سے تب میرا کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟ مصطفی واحد مرد تھا جس پر نین تارا کو اعتبار تھا۔۔ پھر وہ اسکا ہاتھ کسی اور کو کیسے تھمانے کا سوچ سکتا تھا۔۔

"میں یہ شادی نہیں کروں گی آپ مجھے کسی ہاسٹل چھوڑ دیں اگر میں بوجھ بن گئی ہوں آپ پر تو" اس نے کھڑے ہوتے اپنا فیصلہ سنایا مصطفی گہرا سانس لیتے اسے دیکھنے لگا۔۔

"کسی سے تو کرنی ہو گی نا۔۔ حماد سے کر لو وہ اچھا لڑکا ہے____" مصطفی نے دلیل

دی نین ہنسنے لگی۔اسکی آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے. پھر سنجیدہ ہوتے بولی۔

"کسی سے ہی کرنی تو آپ کر لو مجھ سے شادی۔۔"

"شٹ اپ۔۔!!!!آئندہ ایسی فضول گوئی میں برداشت نہیں کروں گا۔پیپر ہوتے ہی تمہارا رشتہ حماد سے ہو جائے گا۔۔۔"

نین نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔اسے تحفظ کا احساس دلا کر اب کیسے کسی اور کو سونپ رہا تھا۔۔

"تو آپ بھی سن لیں..آپ میری زندگی کے مالک نہیں ہیں..آپ نے صرف مجھے تحفظ دیا ہے۔۔۔مجھے خریدا نہیں ہے۔۔

میں حماد سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔اگر اپ نے مجھ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔تو میں کسی اور سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

وہ اس کی انکھوں میں دیکھتی ہوں بغیر ڈرے بولی۔۔۔

اس کی بات سن کر مصطفی سوچ کر رہ گیا۔۔وہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اس کے سامنے

تن کر کھڑی تھی۔۔۔

اس کی ہمت ہے وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

"تو کیا میں یہ سمجھوں کہ تم نے بھی دوسری عورتوں کی طرح چال بازیاں شروع کر دی ہیں۔۔۔مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟؟_____"

اس کی طرف جھکتے بہت طنزیہ بولا

۔۔نین اس کے جملے سن کر کلس کر رہ گئی۔۔۔

کیا وہ اسے ایسی لڑکی سمجھتا تھا۔۔۔

اس نے بڑے ہی افسوس سے مصطفی کو دیکھا۔۔اس کے چہرے پر دکھ، رنج تکلیف کیا کچھ نہیں تھا

۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی مصطفی کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

۔"مجھے نہیں کرنی حماد سے شادی۔۔۔سن لیا آپ نے۔۔۔"وہ چلا کر بولی۔۔۔اس کی بات کو ان سنا کرتا وہ باہر نکل گیا۔۔

رات کے دس بج رہے تھے۔۔سب لوگ سو رہے تھے۔۔۔بس اگر کوئی جاگ رہا تھا تو وہ تھی نین تارا۔

"نہیں مجھے حماد سے شادی نہیں کرنی۔۔۔وہ بھی چاچی کی طرح پہلے چار دن پیار سے رکھے گا۔۔۔۔اور پھر ظلم کے پہاڑ توڑنے شروع کر دے گا۔۔۔

نہیں میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے

۔۔وہ دبے پاؤں کمرے سے نکلی۔۔۔

گھر میں مدھم سی روشنی جل رہی تھی۔۔آہستہ آہستہ وہ سیڑھیوں سے اترتی چلی گئی۔۔۔

دروازہ کھلا تھا شاید کوئی بند کرنا بھول گیا تھا۔۔۔

۔۔اس نے مڑ کر ایک نظر اس گھر کو دیکھا۔۔۔پچھلے دو مہینے میں جتنا پیار، جتنا مان

۔۔جتنا تحفظ اسے اس گھر میں ملا تھا۔۔۔اور کہیں بھی نہیں ملا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مصطفی اور اس کے بچوں کی اتنی عادی ہو گئی تھی۔۔۔کہ کسی اور کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

اور مصطفی نے کیسے سفاک بنتے اس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا۔۔۔

وہ بھی اس سے پوچھے بغیر. اس نے دوپٹہ اچھے طریقے سے لیا

۔۔پھر ایک الودائی نظر ان کمروں کی طرف ماری۔۔۔۔پھر گیٹ سے نکلتی چلی گئی

۔۔۔

نہیں جانتی تھی کہ آگے کا سفر کیسا ہو گا۔۔۔

لیکن اپنی زندگی وہ ایسے کسی کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔سنسان سڑک سائیں سائیں کر رہی تھی۔۔۔

جھینگروں کی آواز الگ ہی فسوں طاری کر رہی تھی

۔دور کہیں سے گیدڑوں کی آوازا رہی تھی

نین ڈر لگ رہا تھا۔۔وہ تو پہلے کبھی گھر سے نکلی نہیں۔۔۔۔لیکن آج وہ گھر سے تو

نکل آئی تھی

۔۔اوراب اسے بہت خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔چلتے چلتے وہ بہت دور آچکی تھی

۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔کہ پیچھے سے آکر کسی نے اس کی کلائی

پکڑی

۔۔نین کے گلے سے دل خراش چیخ نکلی۔۔۔

جسے اس انسان،اوران حشرات نے بخوبی سنا تھا۔۔۔اب جانے آنے والا اس کے

ساتھ کیا کرنے والا تھا۔۔۔اس نے نین کا منہ دباتے اسے پیچھے کی طرف کھینچا

۔۔۔اس کا جوتا وہیں گر گیا۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

وہ چیختی چلاتی رہی۔۔ لیکن مصطفی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اس کی چیخ کو دبا دیا۔ وہ خود کو چھڑانے کے لیے ہاتھ پیر مارنے لگی۔۔

مصطفی نے اس کی ایک نہیں چلنے دی۔۔۔ اسے کھینچتا ہوا گھر لے گیا۔۔۔

اسی طرح کھینچتے کھینچتے سیڑھیاں چڑھتا۔۔۔ اسے کمرے میں لے جا کر پٹخا۔

وہ منہ کے بل کمرے میں گری۔۔

مصطفی کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔۔۔

کیا وہ اسے مارے گا؟؟؟___ حاشر کی طرح اس کے بال نوچے گا____؟؟___

اس کا دوپٹہ سر سے اتر گیا۔۔ مصطفی کو دیکھتے ہی وہ رینگتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔

"کیا ہوا ڈر رہی ہو____؟؟ میں مار ڈالوں گا تمہیں___؟؟"۔ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"پلیز مجھے مت ماریے گا۔۔۔ مجھ سے اب برداشت نہیں ہوتا۔۔۔۔بہت درد ہوتا ہے۔۔"

وہ ڈرتے ہوئے ہاتھ جوڑتے بولی۔۔۔۔

مصطفی کو بہت افسوس ہوا۔۔۔اسے اتنا ڈرایا اور مارا پیٹا گیا تھا۔۔۔ کہ کسی اور پر وہ اعتبار کر ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔دوپٹہ اٹھا کر اسے پکڑایا۔۔۔

"سر پر کرو۔_"اس نے جھٹ سے دوپٹہ اپنے سر پر لیا۔۔۔پھر اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔وہ ڈر سے کانپنے لگی۔۔

پتہ نہیں مصطفی اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے بال کھینچوں گا..._؟؟؟___ تمہیں تھپڑ لگاؤں گا____؟؟___ تمہارا منہ دبوچوں گا____؟؟___ایسے ہی نا___؟"

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔حالانکہ دل یہی کہہ رہا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ خوفزدہ

ہو چکی تھی۔۔۔یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں تھا۔۔۔ہاں اس سے پہلے بھی اسے بہت بری طرح مارا گیا تھا۔۔۔

حاشر نے بھی غصے میں کئی بار اس کے بال نوچے تھے۔۔۔اس کے منہ پر تھپڑ بھی مارا تھا۔۔۔ابھی بھی اسے ایسا ہی لگ رہا تھا۔۔۔

"چپ کرو آنسو صاف کرو اپنے..."مصطفی کو اس کے آنسوؤں سے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ ہنستے کھیلتے جتنی پیاری لگتی تھی۔۔۔اور روتے ہوئے اتنی ہی بری۔۔۔اس نے جلدی جلدی اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

"اب خاموش____ایک دم خاموش____"رونے کی وجہ سے اس کی ہچکی بندھ گئی...

مصطفی نے انگلی سے وارننگ دیتے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔۔اس کا حکم ملتے ہی وہ چپ ہو گئی۔۔

"ہاں اب بتاؤ گھر سے کیوں بھاگی تم___؟" وہ بڑے ہی تحمل سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

غصہ بہت تھا پر اس کے ڈر کی وجہ سے وہ سختی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

"مجھے حماد سے شادی نہیں کرنی..." اسے بتاتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگی۔۔۔

مصطفی نے انگلی کے اشارے سے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔۔

اسے دو ہی لوگوں سے نفرت تھی۔۔ایک جھوٹے لوگوں سے اور دوسرا رونے والوں سے۔۔آخر لوگ یوں رو رو کر کیوں اپنی بے بسی کا تماشا دوسروں کے سامنے لگاتے ہیں۔۔۔؟؟

انہیں کیا لگتا ہے کہ اس طریقے سے دوسرے ان سے ہمدردی کریں گے۔۔۔؟؟

بالکل بھی نہیں۔۔۔وہ تھوڑی دیر ان کو روتے دیکھیں گے۔۔ہو سکتا ہے کوئی ازرائے ہمدردی ان کے آنسو صاف بھی کر دے۔۔یا انہیں دلاسہ دے دے۔۔۔

لیکن وہی لوگ کسی محفل میں آپ کی ذات کے پرخچے اڑاتے نظر آئیں گے۔۔۔

ہم لوگ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ جس کے سامنے اپنی ذات کو کھول کر رکھ رہے

ہیں۔۔۔کیا وہ ہمارا پردہ رکھ بھی پائے گا یا نہیں۔۔؟؟_

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔۔

"کل پیپر ہے نا تمہارا۔۔ تمہیں پتہ ہے میں ہر کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔۔۔پھر بھی ایک انجان لڑکی ہو کر میں نے تمہیں اپنے گھر پر رکھا۔۔۔اپنے بچوں کے نزدیک جانے دیا۔۔۔

تمہیں پڑھانے کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔اور اگر میں تمہاری شادی کروا رہا ہوں تو اس میں مذاحقہ کیا ہے۔۔۔؟؟___

وہ کسی دوست کی طرح اس سے پوچھ رہا تھا۔آنکھوں میں آنسوؤں وجہ سے مصطفی کا چہرہ دھندلا دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔

اس نے اپنی آنکھوں کو مسلا۔۔۔"آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔۔جس تکلیف سے میں گزر رہی ہوں۔آپ اس کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔دادی کے بعد صرف آپ پر اعتبار کرتی ہوں میں۔۔آپ اگر مجھ پر ہاتھ بھی اٹھائیں گے میں برداشت

کروں گی۔۔۔مجھے پتہ ہے آپ مجھے عزت دو گے۔۔۔۔

لیکن میں کسی اور پر اعتبار نہیں کر سکتی۔۔۔میں نے زندگی کے تلخ پنے پڑھ لیے ہیں۔۔اب مجھ میں اور ہمت نہیں ہے مصطفی۔۔"

وہ سر جھکاتے بولی۔۔۔ مصطفی گہرا سانس لے کر رہ گیا۔۔ادھر ادھر دیکھتے وہ کھڑا ہوا۔۔۔

اب وہ اسے کیسے سمجھاتا۔۔۔وہ اس کی طرف مڑا۔۔

"دیکھو میں تم سے بڑا ہوں... تم اپنے کسی ہم عمر سے شادی کرو نا۔"

اس نے نین کو سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

"تو کیا ہوا___ ؟_ ؟آپ بڑے ہیں۔۔اگر آپ مجھے ڈانٹیں گے تو میں بڑا سمجھ کر آپ کی ڈانٹ سن لوں گی۔۔۔اگر کوئی میرا ہم عمر ہو گا تو میں اس کا لحاظ تھوڑی کروں گی۔۔ایسے اختلاف بڑھیں گے اور رشتہ ختم____"اسے بنا دیکھے جواب دیا۔۔

مصطفی کا دل کیا کہ وہ اس کا کان پکڑ کر زور سے مروڑ ڈالے۔۔وہ جتنا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

وہ اتنی ہی ٹیڑھی کھیر بن رہی تھی۔۔۔وہ ایک بار پھر سے بولا۔۔

"دیکھو نین!!___میں رنڈوا ہوں۔۔ سمجھتی ہو نا____جس کی بیوی مر جائے وہ رنڈوا ہوتا ہے۔۔تو جب کوئی بیوہ سے شادی کرنا پسند نہیں کرتا۔۔تو ایک رنڈوے سے شادی کرنا کیوں پسند کرے گا_____؟؟"

وہ ہر طرح سے اسے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔تاکہ وہ حماد سے شادی کے لیے مان جائے۔۔اور اس کا خیال اپنے دل سے نکال دے۔۔

جب کہ اس کی بات سن کر وہ اپنا رونا بھول کر ہنسنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا تم ہنس کیوں رہی ہو____؟"اسے یوں ہنستے دیکھ وہ پوچھنے لگا۔۔۔

جیسے اس نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہو۔۔۔۔

"وہ آپ نے رنڈوے والی بات کی نا۔۔اس لیے۔۔۔اکثر لوگ مانتے نہیں ہیں

نا۔۔۔مجھے بس آپ کی یہی بات پسند ہے مصطفی۔۔۔۔اور آپ کے پاس تو ایک تجربہ بھی ہے۔۔۔۔

زندگی اچھی کٹ جائے گی۔۔۔۔"

وہ اپنی ضد پر ڈٹی رہی۔۔۔ مصطفی اپنے بال نوچنے کو آ گیا۔۔۔

"دیکھو نین میرے تین بچے ہیں۔۔۔اور بڑے ہی چالاک ہیں۔۔ حور ب بہت زیادہ بولتی ہے۔۔۔

بالاج کو ہر وقت گڑیا پسند ہے۔۔۔اور داور ہو تو تم جانتی ہی ہو کتنا چلاک ہے وہ ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اب اس نے نین کو بچوں سے بد ظن کرنے کی کوشش کی۔۔

وہ اٹھ کر اس کے سامنے جا کھڑی ہو گئی۔۔۔

"سو بات کی ایک بات۔۔۔۔میں یہ نہیں کہتی کہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ بالکل نہیں ہوئی۔۔۔ لیکن جو تحفظ کا احساس مجھے آپ سے مل کر ہوا ہے۔۔۔۔

وہ کسی اور سے لے کر نہیں ہوا۔۔۔میں شاید زندگی بھر کسی مرد پر اعتبار نہ کر پاوں۔۔۔۔"

"ایک ایسی لڑکی جس کا چچا اسے بات بات پر مارتا ہو... جس کا چچازاد روز اسے قصور وار ٹھہرا کر اس پر ہاتھ اٹھاتا ہو۔۔۔

جس کی چچی کا بھائی اس پر گندی نظر رکھے۔۔۔موقع دیکھ کر اس کی عزت پر ہاتھ ڈالے۔کیا وہ کسی پر اعتبار کر پائے گی_____؟؟؟_____

کبھی بھی نہیں۔۔۔۔جانتے ہیں میری دادی نے کہا تھا کہ تمہیں شہزادہ ملے گا۔۔تب میں سمجھتی تھی دادی صرف کہانیاں بناتی ہیں۔۔۔۔۔

لیکن وہ کہانی نہیں تھی۔۔۔۔اصل دنیا میں بھی شہزادے ہوتے ہیں۔۔۔۔جو عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔۔۔۔اپنے اصولوں کے پابند ہوتے ہیں۔۔۔۔اپنی دنیا میں راج کرتے ہیں۔۔۔۔۔جیسے کہ آپ۔۔۔۔

اور بس میں دادی کی بات کی قائل ہو گئی۔۔۔۔اب جو جگہ میں نے آپ کو دی ہے

وہ کسی اور کو دینا ممکن نہیں ہے۔۔"

ان کے بیچ صرف دو قدم کا فاصلہ تھا۔اس کی سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

مصطفی دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

"تم سو جاؤ کل تمہارا پیپر ہے...بعد میں بات کریں گے...."

وہ الٹے قدم واپس پلٹا۔۔نین نے اسے پکارا۔۔

"بات جو بھی ہو گی ہاں میں ہو گی....کیونکہ یہ ہم پانچ لوگوں کی زندگی کا معاملہ ہے...سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے گا...میں انتظار کروں گی...."

مصطفی اس کو دیکھے بغیر باہر چلا گیا۔۔۔اس نے دروازہ بند کیا۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی ہے اپنے پیر کا معائنہ کرنے لگی۔۔جو کہ اس کی بے وقوفی کی وجہ سے اچھا خاصا زخمی ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس نے اٹھ کر دراز سے ٹیوب نکالی اپنے پیر پر لگائی۔۔۔اور آرام سے سو گئی۔۔۔

کل اس کا پیپر تھا اور امید تھی۔۔۔کہ وہ دوسرے امتحان میں بھی پاس ہو گی۔۔۔

اور مصطفی اسے ضرور ہاں کرے گا۔۔

آج زنیرہ کا بلال سے نکاح تھا۔۔کرن نے چند ہمسایوں کو بھی اس میں شرکت کی

دعوت دی۔۔

حاشر بھی نکاح کا سنتے گھر آ گیا۔وہ تین کمروں کا مکان تھا اور ایک چھوٹا سا کچن تھا۔۔

ایک کمرہ حاشر اور کرن کا تھا۔۔۔ایک نسیم اور فراز کا۔۔۔جبکہ تیسرے کمرے میں

آج کل فراز اور بلال رہ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

زونیرہ اس وقت کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

کرن اندر گئی۔۔۔

"لو یہ سوٹ پہن لو اور اچھے سے تیار ہو جاؤ.." کرن نے اسے اپنی بری کے جوڑوں

میں سے ایک جوڑا دیا۔۔۔

اس کی ماں نے بہت ہی شوق سے اس کے لیے یہ جوڑے بنوائے تھے۔۔۔پر وہ ان جوڑوں کو اسے پہنتے ہوئے نہیں دیکھ سکیں۔۔

زندگی نے اتنی مہلت ہی نہیں دی۔۔۔اور پھر شادی بھی ایسی افر تفری میں ہوئی کہ اسے پہننے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔

زونیرہ نے چپ چاپ سوٹ پکڑ لیا۔۔کرن کمرے سے نکل گئی۔۔۔دونوں کی فٹنگ ایک جیسی تھی۔۔۔

جوڑا اسے بالکل فٹ آیا۔۔آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بالوں میں برش کرنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھے سے برش کر کے اس نے بالوں کی چٹیا بنائی۔۔۔ تبھی اسے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ جھٹ سے پلٹی۔۔۔۔بلال اس کے سامنے سنجیدہ تاثر لیے کھڑا تھا۔۔۔وہ تھوڑا ڈری۔۔۔جلدی سے دوپٹہ سیدھا کرتے اپنے سر پر لیا۔۔۔

جانتی تھی کہ بلال اس معاملے میں کافی سخت تھا۔۔ تبھی تو کرن نے بھی سر پر دوپٹہ لیا ہوا تھا۔۔۔جب سے بلال گھر آیا تھا

۔

"آپپپپپ آپ یہی یہاں۔۔؟؟_"اس نے اٹکتے اٹکتے پوچھا۔۔

"کیوں میں یہاں پر نہیں آسکتا___؟"بلال نے الٹا سوال کیا۔۔۔وہ گڑبڑائی۔۔

"نہیں نہیں آپ کا گھر ہے آپ آسکتے ہیں۔۔۔میں تو ویسے ہی۔۔۔"وہ دوپٹے کے کونے کو اپنی انگلی پر لپیٹنے لگ گئی۔۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ یہ بات تھوڑی معیوب ہے۔۔لیکن آنا ضروری تھا۔۔میں کچھ چیزیں کلیئر کرنے کے لیے آیا ہوں۔۔۔۔"

زونیرہ اندر ہی اندر ڈر رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں وہ کیا کہنے والا تھا۔۔۔ تبھی وہ بولا۔۔

"بیٹھ جاؤ چند باتیں ہیں۔۔ سن لو۔۔۔پھر ویسے بھی تم میری زوجیت میں آ ہی جاؤ گی۔۔"

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔بلال ویسے ہی کھڑا رہا۔۔

"دیکھو زونیرا پہلے تم کیسی تھی۔۔مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔حالانکہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔۔۔تمہارے کالج کی ایک ایک بات۔۔"

اس نے جھٹ سے پلکیں اٹھائیں۔۔

تو کیا وہ جانتا تھا کہ زنیرہ کا کالج میں کسی کے ساتھ افیئر تھا____؟"

وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ بلال کو اس بارے میں پتہ نہ چلے۔۔۔

"دیکھو ہر انسان کا ماضی ہوتا ہے۔۔اور غلطی بھی سب سے ہوتی ہے..اور اس صدی میں اگر کسی سے غلطی نہیں ہوئی تو سمجھ لو وہ فرشتہ ہے۔۔۔

کیونکہ ہر انسان سے غلطی لازمی ہوتی ہے۔۔جو ہو چکا ہے میں اس کو دوہرا کر تمہیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اور نہ ہی اپنے الفاظ ضائع کرنا چاہتا ہوں۔۔"

"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی دلی رضامندی سے اس رشتے میں آگے بڑھو..اگر پھر بھی تم اعتراض کرو تو میں جا کر انکار کر دیتا ہوں۔۔۔کیونکہ میں رشتہ نہیں بنانا

چاہتا۔۔۔

جو بعد میں ہم دونوں کے لیے گلے کا ڈھول بن جائے۔۔۔جس میں شروع کے چند سال اچھے گزر جاتے ہیں۔۔

لیکن جب اولاد ہوتی ہے وہاں سے لڑائی شروع ہوتی ہے۔۔

میں نہیں چاہتا کہ ہم لوگوں کی وجہ سے ہماری اولاد پر ایسا کچھ اثر پڑے۔۔"اسے کہہ کر وہ اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔

زنیرہ کافی دیر اس کے قدموں کو گھورتی رہی۔۔

"بولو____"کافی دیر وہ اس کے جواب کا انتظار کرتا رہا..جب وہ نہیں بولی تب مجبورا بلال کو اسے مخاطب کرنا پڑا۔۔۔

"کیا آپ مجھے دل سے قبول کرلیں گے___؟"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

"کرلوں گا____"بلال نے اسے جواب دیا..

"ماضی کو لے کر مجھے طعنہ تو نہیں دیں گے...؟"

"نہیں دوں گا..."

"بالکل وہی عزت دیں گے جو آپ کرن بھابھی کو دیتے ہیں۔۔؟؟؟_"

"ہاں____ لیکن کرن میری بہن ہے... میں تمہیں وہ عزت دوں گا۔۔۔جو ایک بیوی کا حق ہے۔۔"۔۔وہ اس کی بات کی تصحیح کرتے بولا۔۔۔

"پھر مجھے منظور ہے۔۔۔"اس نے پلکیں اٹھاتے اپنی رضامندی کا اظہار کیا...

بلال کو پہلی بار اس کی انکھوں میں اس رشتے کو لے کر چمک دکھائی دی

۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

پھر بنا کچھ کہے باہر چلا گیا۔۔۔

وہ دوپٹہ پکڑتے گول گول گھومنے لگی۔۔۔

آج وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔کیونکہ اسے سچ میں پرنس ملنے والا تھا۔۔۔فینسی دنیا سے ہٹ کے اصل زندگی والا پرنس۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پورے دل سے تیار ہوئی۔۔آدھے گھنٹے بعد کرن اسے لینے آئی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رہ گئی۔۔۔کس قدر خوبصورت لگ رہی تھی وہ۔۔۔

کرن نے بے ساختہ ماشاءاللہ بولا۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو... چلو___"اسے لے کر وہ باہر چلی گئی۔۔۔

نکاح خواں آیا ہوا تھا۔۔۔ایک سائیڈ پر بلال اور حاشر بیٹھے تھے۔۔۔ساتھ ہی فراز بیٹھا تھا۔۔۔

کرن دوسری سائیڈ پر زونیرہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔نسیم پتہ نہیں صبح سے کہاں غائب تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"چلیں مولوی صاحب نکاح شروع کریں..."حاشر بولا۔۔

"زونیرہ فراز ولد فراز احمد___آپ کا نکاح بلال غنی ولد اغنی محمد کے ساتھ 50 ہزار روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے... کیا آپ کو قبول ہے

___"؟؟؟____

"رک جائیں یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔۔" پیچھے سے نسیم کی آواز آئی۔۔۔

اس کے ساتھ ہی پولیس بھی موجود تھی۔۔۔ نسیم تیز تیز چلتی ان تک آئی۔۔۔

زونیرہ کو پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔ کرن کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔

بلال بھی غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"دیکھ لیجیے صاحب____ میں جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔۔۔ میری بچی کا زبردستی نکاح کر رہے ہیں یہ اس لڑکے سے۔۔۔۔ ہم لوگ تو مجبور ہیں۔۔۔ جوان کے گھر میں رہنے آ گئے۔۔۔۔ اور یہ ہماری مجبوری کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔۔۔"

نسیم پولیس کو دیکھ کر شیر ہوئی۔۔۔ فراز چپ چاپ کھڑا تھا۔۔۔ اس کی حیثیت ایک کٹ پتلی جیسی تھی۔۔۔ جو پہلے بھی نسیم کے اشاروں پر ناچتا تھا اور اب بھی۔۔۔

"امی آپ نے کیا تماشہ لگایا ہوا ہے۔۔ زونیرہ نے خود رضامندی دی ہے۔۔۔ تو آپ کیوں بلاوجہ بات کا پتنگڑ بنا رہی ہیں۔۔؟؟؟۔"

حاشر نے دبی آواز میں نسیم کو سمجھانا چاہا۔۔۔جب نسیم بھڑک اٹھی۔۔۔

ہمسائے جو نکاح میں شرکت کے لیے آئے تھے اندر تماشہ دیکھ کر دروازے پر ہی رک گئے۔۔۔

"ارے چپ کر... تو تو بے غیرت ہے ہی بے غیرت۔۔بہن کا سودا کر رہا ہے نا ۔۔۔کہ اس گھر میں تجھے رہنے دیا جائے۔۔"

نسیم کے زہر خند الفاظ سن کر حاشر بہت مشکل سے خود پر قابو رکھ پایا۔۔

"امی آپ کو سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے.. یہ کیا بولی جا رہی ہیں آپ۔۔"

اسے یقین ہی نہیں آیا۔۔۔نسیم ایسی سوچ بھی رکھ سکتی تھی۔۔۔نسیم پولیس والے کی طرف مڑی۔۔

"آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔۔انہیں گرفتار کیجیے.. میری بیٹی سے زبردستی شادی کر رہے ہیں یہ لوگ۔۔"

لیڈی کونسٹیبل نے کرن کو ہتھکڑی پہنائی۔۔۔

وہیں ایک پولیس کا کارندہ بلال کو ہتھکڑی پہنانے لگا۔۔

زنیرہ کافی دیر چپ کھڑے رہی۔۔۔

"امی بس کریں. کیوں آپ نے تماشہ بنایا ہوا ہے۔۔میں خود اپنی رضامندی سے بلال سے شادی کر رہی ہوں۔۔آپ نے تھانے میں جاتے ہوئے کیا مجھ سے پوچھا تھا_____؟؟_کہ میرے ساتھ زبردستی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

دونوں بہن بھائیوں کو ہتھکڑی لگتے دیکھ زنیرہ تو پھٹ پڑی۔۔آخر کب تک وہ نسیم کا ساتھ دیتی۔

اب تو اس کی آنکھیں بھی کھل چکی تھیں۔۔۔

اگر نسیم اسے اچھے برے کی تمیز سکھاتی۔۔تو وہ پہلے بھی اتنی بری نہیں تھی۔۔

پر وہ کام کرن لے کر دکھایا۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہے آپ____؟_کیا آپ کے ساتھ زبردستی نہیں ہو رہی____؟"

انسپیکٹر زونیرہ کے مد مقابل آتے ہیں اس سے پوچھنے لگا۔۔۔اس نے نفل میں سر ہلایا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں.. یہ میری بھابھی ہے اور یہ ان کے بھائی ہیں۔۔۔انہوں نے مجھ سے میری رضامندی جان کر ہی یہ فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔

اور مجھے بتائیں کیا۔۔یہ آپ کو کوئی لچا، لفنگا یا پھر گنڈاد کھائی دے رہا ہے۔۔جو یہ میرے ساتھ زبردستی نکاح کریں گے۔۔"

وہ بتا رہی تھی جب نسیم بیچ میں بولی۔۔۔

یہ تو ان کی پڑھائی گئی پٹی ہے۔۔۔ورنہ میری بچی تو بہت بھولی بھالی ہے۔۔

"کیا میں دودھ پیتی بچی ہوں...جو ان کے بہلاوے میں آجاؤں گی۔۔؟؟_امی خدارا بس کر دیں۔۔۔کب تک آپ یہ جھوٹ گھڑتی رہیں گی۔۔۔

میں تنگ آگئی ہوں۔۔۔۔انسپیکٹر صاحب میرے والد نے اس شادی کے لیے رضامندی دی ہے۔۔اور میں بالغ ہوں۔۔۔

اسلام مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اپنی پسند کا اظہار کر سکوں۔۔۔۔"

سب کو بات کلیئر ہو گئی۔۔۔ان لوگوں نے دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دیں۔۔

کرن خونخوار نظروں سے نسیم کو دیکھنے لگی۔۔

"اب دیکھنا نسیم چڑیل۔۔۔ بڑھیا میں تمہارا وہ حشر کروں گی۔۔۔جو تم یاد رکھو گی۔"۔اپنی کلائیوں کو سہلاتے وہ نسیم کو گھورتے دیکھ دل میں بولی۔

"دیکھیے محترمہ۔۔۔ایسے چھوٹے کیس کرنے کے جرم میں ہم آپ کو اندر بھی کر سکتے ہیں۔۔آپ نے قانون کا وقت ضائع کیا ہے.."انسپیکٹر اسکو ڈانٹنے لگا۔

"معذرت نوجوان ہمیں غلط اطلاع دی گئی تھی۔۔۔"""

آنکھوں بلال سے معذرت کی۔۔بلال بہت سنجیدہ کھڑا تھا۔

"چلیں آپ آ گئے ہیں۔۔۔تو نکاح میں شرکت کر لیں۔۔نیک کام میں جتنے لوگ شریک ہوں اتنا ثواب ملتا ہے۔۔۔"بلال نے آفر کی۔۔

"ضرور۔۔".. نکاح شروع ہوا

"زنیرہ فراز ولد فراز احمد اپ کا نکاح بلال غنی ولد غنی محمد کے ساتھ 50 ہزار حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔کیا آپ کو قبول ہے_____؟؟؟_

"قبول ہے___"وہ اتنی آواز میں بولی کے نکاح خواں سن سکے...

انہوں نے دوبارہ دہرایا۔

"قبول ہے___

تیسری بار پھر سے پوچھا گیا۔۔

جی قبول ہے۔

"بلال غنی محمد اپ کا نکاح زنیرہ فراز ولد فراز احمد کے ساتھ باعوض 50 ہزار حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔کیا وہ قبول ہے____؟؟؟"

"جی قبول ہے_"

نسیم کا تو بس نہیں چل رہا تھا۔۔کہ اگے بڑھ کر بلال کا حشر کر دیتی۔۔۔

لیکن پولیس والوں کی موجودگی میں ایسا کرنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

تیسری بار ایجاب و قبول کرتے ہی دونوں رشتہ ازواج کے مضبوط بندھن میں بندھ گئے۔۔۔

وہاں موجود سب لوگوں نے انہیں مبارک باد دی۔۔۔زونیرا بہت خوش لگ رہی تھی۔۔۔

انسپیکٹر انہیں مبارکباد دیتا اپنی ٹیم کے ساتھ واپس لوٹ گیا۔۔۔

محلے والوں نے بھی بلال کو مبارک دی۔۔کچھ خواتین نے زونیرہ کو پیسے بھی دیے۔۔

بلال کے ساتھ ان کے تعلقات بہت اچھے تھے۔۔۔

ہاں نسیم کو وہ جان چکی تھیں۔۔۔

لیکن زونیرہ اب بلال کی بیوی تھی۔۔

اس لیے زونیرہ کو سب نے تھوڑی تھوڑی رقم دی۔پھر مبارکباد دیتے اپنے گھر کو لوٹ گئیں۔۔

اب گھر میں صرف گھر کے افراد ہی موجود تھے۔۔

"مبارک ہو بھائی۔۔"سب کچھ بھلا کر کرن نے بلال کو کھلے دل سے مبارکباد دی

...

پھر زونیرہ کو گلے لگایا۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو... خدا تم لوگوں کو ہمیشہ خوش رکھے..."

بلال نے مسکرا کر کرن کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔حاشر بھی بلال کے گلے لگا۔۔۔

پھر زونیرہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

فراز کافی دیر کھڑا رہا پھر مرے ہوئے قدموں سے چلتا ان تک آیا۔۔

"خوش رہو..."دونوں کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ باہر نکل گیا۔۔۔۔جبکہ نسیم اکڑ کر رہی کھڑی رہی۔۔

"چلو ٹھیک ہے میں نکلتا ہوں. آج میں سرگودھا جا رہا ہوں۔۔وہاں پر شاید دو تین مہینے لگ جائیں۔۔ایک کمپنی میں کچھ سا فٹویئر کا کام ملا ہے مجھے۔۔۔تو پھر ملاقات

ہوتی ہے۔۔

چلیے محترمہ۔۔"وہ زونیرہ کی طرف مڑا۔۔۔

زنیرہ اس کو دیکھنے لگی۔۔۔پھر چپ چاپ اس کے پیچھے چل دی۔۔۔

وہ لوگ اسے دروازے تک چھوڑنے آئے۔۔۔

نسیم نے تو اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔

ودائی کے وقت ہر لڑکی کی طرح زونیرہ بھی روئی۔۔۔اسے چپ کرواتے حاشر نے

دعائیں دے کر اسے اس کی منزل کی طرف روانہ کر دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن مصطفی اسے صبح صبح سینٹر چھوڑنے گیا۔۔۔راستے میں دونوں کے بیچ کوئی

بات چیت نہیں ہوئی۔۔۔

وہ سنجیدگی سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔۔نین ایک بار پھر سے سوالوں پر نظر ڈالنے

لگی۔

وہ گاڑی سے اتری۔۔۔پھر مصطفی والی سائیڈ پر آئی۔۔۔مصطفی نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔

گردن تھوڑی سی باہر نکالی۔

"ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں ہے... جیسے ہی پیپر ختم ہو...اندر ہی رہنا... میں گارڈ سے کہہ کر تمہیں بلوالوں گا۔۔۔اور اپنا یہ چھوٹا سا دماغ زیادہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔امید ہے کہ اج کا پیپر اچھا ہو گا۔۔۔"

سنجیدگی سے کہتا زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔۔نین نے دور تک دھول اڑتی دیکھی۔۔پھر سینٹر کے اندر بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

پیپر شروع ہوا۔۔۔سب کو شیٹ دی گئی۔۔ضروری معلومات کا اندراج کرنے کے بعد۔۔انہیں مار معروضی شیٹ دی گئی۔۔۔

سب کے کوڈ الگ الگ تھے۔۔۔یعنی پیچھے بیٹھے امیدواروں کی معروضی ایک جیسی نہیں تھی۔۔۔پہلے کے بعد چوتھے کا کوڈ پہلے سے ملتا تھا۔۔۔وہ شیٹ پر جھکتے غور

سے معروضی کو دیکھنے لگی۔۔۔

کچھ تو اتنی آسان تھیں۔۔۔کہ جلدی جلدی نشان لگا لیا۔۔۔چند ایک تھیں جو اسے مشکل لگ رہی تھیں۔۔

کافی دیر وہ سوچتی رہی۔۔۔پھر آنکھیں بند کر دے ان تینوں پر بھی نشان لگا ہی دیا۔۔۔

جو ہونا تھا دیکھا جائے گا۔۔۔پانچ منٹ بعد انہیں سوالیہ پیپر دیا گیا۔

اس نے پہلے آسان آسان سوال کرنے شروع کیے۔۔۔تاکہ وہ مشکل سوال کرنے کے لیے وقت بچا سکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کافی سوال تھے جو اسے بالکل نہیں آتے تھے۔۔۔لکھتے لکھتے اس کے ہاتھ درد کرنے لگے۔۔۔

ٹائم ختم ہوا ممتحن نے اس سے شیٹ لے لی۔۔۔اس کی کمر بیٹھ بیٹھ کر تختہ ہو گئی۔۔۔

اپنا سامان اٹھا کر وہ باہر آئی۔۔۔

جیسے ہی دروازے پر پہنچی۔۔گارڈ نے اسے باہر جانے کو بولا۔۔وہ چپ چاپ باہر چل دی۔۔۔

مصطفی گاڑی کے ساتھ لگا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔وہ تیز تیز چلتی اس تک گئی۔۔۔

"اندر بیٹھو_____"وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔نین دوسری سائیڈ سے جا کر بیٹھ گئی۔۔

مصطفی نے اندر بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کی۔۔وہ دونوں وہاں سے نکل گئے۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی اپنے کام کے ساتھ ساتھ نین کی بھی اچھی تیاری کروا رہا تھا۔۔۔وہ روز اسے پڑھاتا امتحانی سینٹر تک چھوڑنے بھی جاتا۔۔

کل اس کا آخری پیپر تھا۔۔آج پھر اس کے کمرے میں بیٹھی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

پڑھنے کو بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

وہ بار بار اپنے سر کو ایک ہاتھ سے دباتی پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مصطفی بیڈ پر بیٹھا کافی دیر اسے دیکھتا رہا۔۔ پھر اٹھ کر اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔

"چلو آؤ میں دباتا ہوں۔۔" مصطفی نے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

مصطفی اس کا سر دبانے لگا۔۔۔ نین کو سکون ملنے لگا۔۔ اس کی آنکھیں بند ہوتی گئیں۔۔۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا کب وہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔۔

مصطفی نے جیسے ہی ہاتھ چھوڑے۔۔۔ وہ اس کی گود میں سر رکھ گئی۔۔

"یہ لڑکی بھی نا۔۔ کسی دن مجھ سے مار کھائے گی۔۔۔" اس کی معصوم شکل دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

نین کی نیند ابھی کچی تھی۔۔ مصطفی نے اسے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا وہ کافی دیر

اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔

ایک لٹ بار بار اس کے رخسار پر آ رہی تھی۔۔۔ مصطفی نے بڑی احتیاط سے اس گستاخ لٹ کو اٹھا کر اس کے کان کے پیچھے کیا۔۔۔

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ مصطفی جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا۔۔۔

تبھی دروازہ کھلا۔۔۔اظہر اور واحبہ اندر داخل ہوئے۔۔۔ مصطفی نے جھٹ سے نظریں اٹھائیں۔۔اظہر خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ تیز تیز چلتا اس تک آیا۔۔

"واہ مصطفی واہ۔۔ کیا بات ہے تمہاری۔۔ مطلب میری بہن کے مرنے کے بعد تم نے کمسن بچی سے دل بہلانا شروع کر دیا۔۔۔۔"

اس کی تیز آواز سنتے ہی نین کی نیند بھک سے اڑ گئی۔۔وہ جلدی سے مصطفی کی گود سے سر اٹھاتی اٹھی۔۔اپنا دوپٹہ درست کیا۔۔۔

مصطفی سیدھا ہوا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔۔"اسے اظہر کی اوٹ پٹانگ باتیں سمجھ نہیں آئیں۔۔۔آخر وہ کہنا کیا چاہتا تھا؟؟

اظہر نے آگے بڑھتے مصطفی کا گریبان پکڑا۔۔۔

"تم بھول کیوں گئے ہو مصطفی کہ تم تین بچوں کے باپ ہو۔۔۔۔۔ارے میری بہن کیا مری۔۔تم نے اس لڑکی کو اپنی رکھیل_____"اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتا مصطفی نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا...اظہر لڑکھڑا کر نیچے گرا۔۔

جبکہ واحبہ غصے سے نین کو دیکھنے لگی۔۔"ایسی کیا خاص بات ہے اس میں مصطفی___جو تم نے اپنے کزن پلس سالے پر ہاتھ اٹھا ڈالا____کیا یہ تمہیں اتنی ہی عزیز ہو گئی____"

"شٹ اپ مس واحبہ۔۔۔مائنڈ یور لینگوج۔۔میں یہ ب****برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

"کیوں نہیں کرو گے برداشت___"اظہر کھڑا ہوا۔۔جبکہ باہر کھڑی جہاں آرا ان کی لڑائی کا مزہ لے رہی تھی۔۔۔

"بتاؤ مجھے کیوں نہیں کرو گے برداشت___؟_رشتہ کیا ہے تمہارا اس سے_____؟؟___کیوں تم اس کے اوپر جھکے ہوئے تھے____؟؟؟_اور کس رشتے سے یہ تمہاری گود میں لیٹی تھی_____؟؟؟جواب دو مصطفی ۔۔۔۔۔بولو۔۔۔۔"

"کیونکہ بیوی ہے یہ میری...."

مصطفی کی تیز آواز ان سب کی سماعتوں پر کسی بجلی کی طرح گری۔۔۔

جہاں آرا کو تو لگا وہ اپنے قدموں پر کھڑی ہی نہیں رہ پائے گی۔۔

"مصطفی کمال کی بیوی ہے یہ..آئی بات سمجھ میں۔۔اور اس زیادہ مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔۔تم میری مرحومہ بیوی کے بھائی ہو۔۔۔۔میرے چچا کے بیٹے ہو۔۔۔ اس لیے لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔اور دوسری بات اگر حبہ مرتے ہوئے مجھ وعدہ نا

لیتی۔۔۔تو میں کبھی بھی اپنی بیٹی کا رشتہ تمہارے بیٹے کا ساتھ طے نہیں کرتا۔۔۔"

پر یاد رکھنا اگر مجھے لگا آگے چل کر یہ رشتہ صحیح نہیں تو میں اپنا وعدہ توڑ ڈالوں گا۔۔۔۔"

وہ چلا اٹھا۔۔نین گھبرا گئی۔۔پتہ نہیں وہ کیا کرے گا اب۔جہاں آرا تو آگ بگولا ہوتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی آخر مصطفی نے نین سے شادی کب کی۔۔یا وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

*****

"اگر حبہ مرتے ہوئے مجھ وعدہ نا لیتی۔۔۔تو میں کبھی بھی اپنی بیٹی کا رشتہ تمہارے بیٹے کا ساتھ طے نہیں کرتا۔۔۔"

"پر یاد رکھنا اگر مجھے لگا آگے چل کر یہ رشتہ صحیح نہیں تو میں اپنا وعدہ توڑ ڈالوں گا۔۔۔۔"

وہ چلا اٹھا۔۔نین گھبرا گئی۔۔پتہ نہیں وہ کیا کرے گا اب۔جہاں آرا تو آگ بگولا

ہوتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آخر مصطفی نے نین سے شادی کب کی۔۔یا وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

"نہیں اگر ایسا کچھ ہوا تو میں اس لڑکی کو چھوڑوں گی نہیں۔۔میں اس لڑکی کو اپنے خاندان کی بہو کبھی بھی تسلیم نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ پریشانی سے کمرے میں ادھر ادھر ڈھلنے لگی۔۔۔سوچ سوچ کر اسے اور زیادہ غصہ آرہا تھا۔

خدا جانے اسے نچلے طبقے کے لوگوں سے اتنی نفرت کیوں کر تھی۔۔۔۔۔

حالانکہ نین اس کی بہت زیادہ عزت کرتی تھی۔۔۔اسے اپنی دادی مانتی تھی۔۔۔

لیکن اس کے دماغ میں تو اپنی دولت کا فتور چھایا ہوا تھا۔۔۔

"دیکھ لینا نین بیگم اگر یہ بات سچ نکلی...تو میں تمہارا جینا ہر حرام کر دوں گی.."

جہاں آرا بیگم نے خود سے تہیہ کیا۔۔

اظہر کو ابھی تک مصطفی کی بات پر یقین نہیں آیا۔

"تم مذاق کر رہے ہو نا۔۔۔؟؟ ____ مجھے پتہ ہے تم حبہ کی جگہ کسی کو نہیں دو گے۔۔۔۔تو پھر کیسے تم نے اپنے سے کم عمر بچی سے شادی کر لی۔۔۔۔بولو۔۔۔"

وہ چلایا۔۔ مصطفی کو اس کا وہ انداز بالکل بے پسند نہیں آیا۔۔

"خاموش ____ چھوٹے ہو چھوٹے بن کر رہو... سمجھ میں آئی بات... تم ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے کہ مصطفی کمال سے سوال کر سکو۔۔۔اور دوسری بات کیا ایسی چیزوں میں بھی جھوٹ بولا جاتا ہے۔۔۔؟؟ ____

اگر میں کہوں کہ تمہارا اور واحبہ کا رشتہ بھی جھوٹا ہے تو کیا تم تسلیم کرو گے ___ $؟؟؟"

وہ اس کی بیوی کو دیکھ طنزیہ بولا۔۔۔اظہر نے اس کا گریبان پکڑا۔۔۔

تبھی مصطفی نے اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔انگلی سے وارننگ دی۔۔۔

"خبردار... اگر آئندہ میرے گریبان کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔"

تبھی واحبہ سامنے آئی۔۔۔

"تم اتنا کیوں چلا رہے ہو... جانتے ہو جو لوگ جھوٹے ہوتے ہیں نا... وہ چلا چلا کر اپنے سچائی بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں....

تمہارے کہنے سے ہم لوگ مان نہیں لیں گے۔۔۔اگر تم سچے ہوتے تو تمہیں اس قدر چلانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔تم جھوٹے ہو مصطفی۔۔۔اسی لیے تم نے اپنا لب ولہجہ سخت کر کے اظہر کو خاموش کروانے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔"

وہ چلتے ہوئے نین تک گئی۔۔۔اس کا بازو دبوچا۔۔

"نکلو باہر... شرم نہیں آتی اپنے سے بڑی عمر کے مرد کے ساتھ غلط رشتہ رکھتے ہوئے۔۔۔"

نین نے جھٹکا دے کر اپنا بازو چھڑایا۔۔۔پھر جا کر مصطفی کا بازو تھام لیا۔۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے جھوٹ بولنے کی... جو سچ ہے وہ مصطفی نے بتا دیا ہے ... یہ میرے قانونی شوہر ہیں۔۔۔۔اور آپ کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔۔کہ یہ کس

حیثیت سے میرے ساتھ تھے۔۔۔۔

اسی حق سے جو حق ایک شوہر کو ہوتا ہے۔۔۔"

نین نے ہمت کرتے اسے دوبدو جواب دیا۔۔۔وہ اندر ہی اندر ڈر رہی تھی۔۔۔لیکن مصطفی کے ہوتے کوئی اسے انگلی تک نہیں لگا سکتا تھا۔۔

"اچھا نکاح نامہ دکھاؤ اپنا۔۔۔"اظہر بیچ میں بولا۔۔۔

مصطفی چلتا ہوا الماری تک گیا۔۔اسے کھولا پھر کچھ تلاش کرنے لگا۔۔۔۔

دو منٹ بعد وہ کچھ پیپر لے کر اس کے سامنے آیا۔۔

"لو دیکھو نکاح ہو چکا ہے ہمارا۔۔۔"اظہر پھٹی آنکھوں سے وہ پیپر دیکھتا رہ گیا۔۔۔

واحبہ نے جھپٹ کر پیپر پکڑے۔۔۔اسے سچ میں یقین نہیں آ رہا تھا کہ مصطفی نے نین سے شادی کر لی ہے۔۔۔

"ہاں ہم دونوں کی شادی ایک ہفتہ پہلے ہوئی ہے۔۔۔تم تو بڑے بہن کے بھائی بنتے ہو۔۔۔۔

کبھی مڑ کر اس کے بچوں کی خبر بھی لی___؟؟؟____ کبھی پتہ کیا کہ بن ماں کے بچے کس حال میں ہوں گے____؟؟؟____ ارے اپنے بچوں کو تو کچھ ہو جائے تو تمہارے ہاتھ پیر پھول جاتے ہیں۔۔۔کیا کبھی میرے بچوں کا خیال آیا تمہارے ذہن میں___؟؟؟____"مصطفی نے اسے شرم دلانا چاہی...اظہر خاموش ہو کے رہ گیا۔۔۔

فلیش بیک

ایک ہفتہ پہلے نین کا اردو کا پیپر تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔اس کا پیپر بہت اچھا ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مصطفی آج میرا پیپر بہت اچھا ہوا ہے...مجھے ایک ایک چیز آتی تھی..."

گاڑی میں بیٹھتے اس نے بڑے خوشگوار انداز میں مصطفی کو بتایا۔۔۔

اسے دیکھتا مسکرایا پھر ڈرائیونگ پر دھیان دینے لگا۔۔۔

گاڑی آئس کریم پارلر کے پاس سے گزری

۔۔

"مصطفی روکیں نا پلیز۔۔۔۔" وہ اس کا بازو بھی پکڑتی گاڑی روکنے کا بولنے لگی۔۔۔

مصطفی کی نظر اس پر گئی

۔۔ایسے لاڈ اس کے ساتھ حبہ کرتی تھی۔۔۔اس کے جانے کے بعد تو وہ یہ سب بھول ہی گیا تھا۔۔۔

اس نے بریک پر پیر رکھتے گاڑی کو روکا۔۔یکدم بریک لگنے کی وجہ سے نین گاڑی کے ڈیش بورڈ سے جا ٹکرائی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اوئی ماں۔۔۔مار ڈالا۔۔۔کتنا ظالم ہے۔۔۔یہ کھڑوس انسان۔۔۔" اپنا سر سہلاتے وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔ مصطفی نے اسے گھورا

۔

"میں تمہیں کھڑوس لگتا ہوں___؟" وہ ناراضگی سے بولا۔۔۔نین نے نفی میں

سر ہلایا

"چلیں چھوڑیں نا

۔۔میں آپ کو لے کہہ رہی تھی آج میں نے بچوں سے وعدہ کیا ہے۔۔۔کہ آتے ہوئے ان کے لیے آئسکریم لے کر جاؤں گی۔۔تو آپ آئس کریم لے آئیں گے پلیز____؟"

وہ منت بھرے انداز میں بولی۔۔۔مصطفی مسکرا گاڑی سے اترا۔۔۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔۔۔اس کے ہاتھ میں آئس کریم پیک کروائی ہوئی تھی

--

www.novelsclubb.com

نین نے جلدی سے آئس کریم پکڑلی۔۔۔پھر وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو گئے

۔۔نین نے راستے میں بہت ساری باتیں کیں

--

وہ چاہتی تھی کہ مصطفی اس سے بات کرے۔۔۔اس بات کو سمجھے کہ نین اچھی

ہمسفر بن سکتی ہے

۔۔مصطفی بس اس کو سنتا رہا

۔

گاڑی گھر کے سامنے رکی۔۔۔وہ آئس کریم اٹھاتی گاڑی سے نکلی۔۔۔مصطفی باہر نہیں نکلا

۔

"آپ نہیں چلیں گے اندر___؟"وہ مڑ کر اس اسے پوچھنے لگی۔۔

"نہیں تم جاؤ مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے...بچوں کو کھانا کھلا کر سلا دینا ...کل تمہاری چھٹی ہے تو تم بھی آرام کر لینا...پیپر کل یاد کر لینا..."

اسے کہہ کر مصطفی گاڑی لیتا واپس چلا گیا۔۔۔وہ خوشی خوشی اندر گئی۔۔۔

"حورب,بلاج,داور دیکھو میں کیا لائی ہوں_"لاؤنج میں کھڑے اس نے بچوں کو آواز لگائی...

جہاں آرا بیگم شاید گھر پر موجود نہیں تھی۔۔۔ تبھی تو اتنا سکون تھا۔۔

"ارے کہاں گئے بچو جلدی آو... حورب اور بالاج دوڑتے ہوئے اس تک آئے

۔۔

وہ دونوں اس سے لپٹ گئے۔۔

"ارے نینو آپ آ گئیں۔۔۔ آپ کو پتہ ہے آج میری ٹیچر نے مجھے گڑیا گفٹ کی۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔" بالاج نے اسے وہ چھوٹی سی گڑیا دکھائی

۔۔۔ اسے پکڑ کر نین دیکھنے لگی۔۔۔

بچپن میں اسے بھی بہت شوق تھا۔۔۔ جب اس کے والدین حیات تھے۔۔۔ تب شہزاد اس کے لیے اس کی پسند کی گڑیا لاتا تھا۔۔

لیکن اس کے بعد اسے گڑیوں کی شکل دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ایسے کرو کمرے میں چلتے ہیں مل کر آئس کریم کھاتے ہیں۔۔" انہیں لے کر بچوں کے کمرے میں چلی گئی۔۔

"داور____ داور دیکھو میں آج آپ کے لیے آئس کریم لائی ہوں.." وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے ہی لاڑ سے بولی..

داور بیڈ پر الٹا لیٹا تھا۔اس نے ہاتھ اور ٹانگیں بیڈ پر پھیلائی ہوئی تھی۔۔

"داور پکھونا آئس کریم کھالو___" اس نے دو بار آواز لگائی..

داور نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔اسے تشویش ہوئی۔۔۔آئس کریم سائڈ پر رکھتی وہ بیڈ پر بیٹھتی اسے چیک کرنے لگی۔۔

"داور کیا ہوا۔۔۔داور____" اسے سیدھا کرتے اٹھانے کی کوشش کی...داور بے ہوش پڑا تھا..

www.novelsclubb.com

"یا خدا خیر____ کیا ہو گیا بچے کو____!" اسے تشویش لاحق ہوئی۔۔

"کیا خدا کیا کروں مصطفی کا تو نمبر بھی نہیں ہے میرے پاس____ دادی بھی گھر پر نہیں ہے____ میں کیا کروں___؟" وہ پریشانی سے سر تھام کر رہ گئی۔۔۔

"نہیں اسے کچھ ہو گیا تمہیں____"

"نینو آپ کچھ کریں نا____ دیکھیں نا چھوٹو بے بی اٹھ نہیں رہا ہے۔۔۔اگر یہ مما کے پاس چلا گیا تو۔۔۔"

بالاج پریشانی سے بولا۔۔۔ نین اس کے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

"نہیں____ نہیں ایسی باتیں نہیں کرتے_ چلو ہم ابھی اسے ہسپتال لے کے چلتے ہیں___"

ان دونوں کو گھر پر اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔

داور کو اٹھاتے وہ ان کے ساتھ باہر گئی۔۔

"ڈرائیور بھیا۔ڈرائیور بھیا۔۔۔جلدی سے گاڑی نکالیں۔۔۔"

باہر جاتے ہی اس نے ڈرائیور کو آواز لگائی۔۔

ڈرائیور دوڑتا ہوا آیا۔۔۔اس نے پورچ سے گاڑی نکالی۔۔۔۔وہ بچوں کو لے کر اندر بیٹھ گئی۔۔۔

"جلدی سے ہسپتال چلیں داور کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی بی بی___"اسے کہتا ہے ڈرائیور گاڑی ہسپتال کی طرح بھگا لے گیا۔۔۔

نین بہت زیادہ پریشان ہو رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں اسے کیا ہو گیا۔۔۔

"یا خدا یہ ٹھیک ہو جائے..."وہ راستے میں آیت الکرسی پڑھ پڑھ کر اس پر پھونک مارتی رہی۔۔۔۔اس کی دادی کہتی تھی۔۔

آیت الکرسی اللہ کی طرف سے بندے کے لیے ایسا تحفہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کی حفاظت کے لیے خدا فرشتے مامور کر دیتا ہے۔۔۔۔

"ڈرائیور بھیا جلدی چلائیں نا۔۔۔۔کب پہنچیں گے ہسپتال___؟؟"

یہ کچھ چوتھی بار تھا۔۔۔جب وہ ڈرائیور سے پوچھ رہی تھی۔۔

"بی بی جی بس پہنچنے والے ہیں____آپ حوصلہ رکھیں___"پانچ منٹ بعد گاڑی ہسپتال کے آگے رکی۔۔۔

اسے تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔کہاں لے کر جانا تھا۔۔۔؟؟؟_کہاں نہیں۔۔۔

"ڈرائیور بھیا آپ ساتھ چلیں۔۔۔مجھے تو نہیں پتہ۔۔۔"

ڈرائیور نے داور کو اٹھایا۔۔وہ دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑتی اس کے ساتھ ساتھ اندر چل دی۔۔۔

وہ داور کو ایمرجنسی لے گئے۔۔۔ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرنے لگے۔۔۔

حورب بالاج، نین اور ڈرائیور باہر کھڑے تھے۔۔

"ڈرائیور بھیا آپ مصطفی کو کال کریں نا۔۔۔یا پھر میری بات کروائیں پلیز۔۔۔"

ڈرائیور نے اپنا موبائل نکالتے مصطفی کو کال ملائی۔۔

ایک دو بار اپ ایسے کھول کٹ گئی۔۔۔

"بی بی جی سر کہیں بزی ہیں۔۔۔اس لیے کال اٹینڈ نہیں کر رہے۔۔۔۔"

"آپ پھر سے کریں نا_ یہاں پر ان کا ہونا زیادہ ضروری ہے۔۔۔۔اس نے دوبارہ کال کرنے کو بولا۔۔۔۔

ڈرائیور پھر سے کال ملانے لگا۔۔اس بار کال اٹینڈ کر لی گئی۔۔

"ہاں بولو فہیم کیوں بار بار کال کر رہے ہو؟؟_"مصطفی شاید کسی میٹنگ میں تھا

اسی لیے اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔۔

"سر بہت ارجنٹ ہے آپ نین بی بی سے ایک بار بات کر لیں۔۔۔وہ اپیٹ کو بتا تج ہیں۔۔۔"

"چلو پکڑاؤ___"ڈرائیور نے فون نین کو پکڑا دیا۔۔

"ہاں بولو کیا مسئلہ ہے____ابھی تو تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں_____تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ میں کسی کام میں بزی ہوں___"

مصطفی اسے ڈانٹنے لگا۔۔

لیکن نین پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔اس وقت اس کا یہاں پر ہونا ضروری تھا۔۔

"دیکھیے میں نے کوئی اپنی خوشی سے کال نہیں کی ہے...داور کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔۔ہم اسے ہسپتال لے آئے ہیں۔۔۔"

جبکہ اس کی بات سن کر اسی وقت جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا

۔۔

"کیا۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے پوچھنے لگا..

"مجھے نہیں پتہ...ابھی ڈاکٹر چیک کر رہے ہیں...میں بس اسے ہسپتال لے آئی ہوں۔۔۔میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں۔۔آپ جلدی سے جلدی آجائیں۔۔۔۔ میں بہت پریشان ہو رہی ہوں۔۔"وہ اسے کہتے رونے لگی۔۔۔

"تم چپ کرو۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔کون سا ہسپتال ہے۔۔۔؟؟._"

"آپ ڈرائیور سے پوچھ لیں۔۔۔"

اس نے فون ڈرائیور کو پکڑا دیا۔۔۔

ڈرائیور نے ہسپتال کا ایڈریس بتایا۔۔وہ کال کٹ کرتے بولا۔۔

"سر آرہے ہیں۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔"وہ بچوں کو لے کر بینچ کر بیٹھ گئی۔۔

"نینو۔۔۔داور بے بی ہمیں چھوڑ کر نہیں جائے گا نا۔۔؟؟_میں اپنی گڑیا اسے دے دوں گا۔۔۔یہ یہ آپ اسے دے دو۔۔۔اسے بولو اپنے بھائیو کو چھوڑ کر کہیں نہ جائے۔۔"

بالاج نے وہ چھوٹی سی گڑیا نین کو پکڑاتے کہا۔۔ نین اسے اپنے ساتھ لگاتی بے ساختہ رو دی۔۔۔اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

ہسپتال سے دس منٹ کی دوری پر ہی مصطفی کسی میٹنگ کے لیے گیا تھا۔۔۔

وہ جلدی جلدی ہسپتال پہنچا۔۔ رسیپشنسٹ سے پوچھنے کی بجائے سیدھا ایمرجنسی میں گیا۔۔

نین بچوں کے ساتھ پریشان سی بینچ پر بیٹھی تھی۔۔

ایک سائیڈ پر ڈرائیور کھڑا تھا۔۔۔ مصطفی ان تک گیا۔۔

"کیا ہوا ڈاکٹر نے کچھ بتایا ؟" نین نے کھڑے ہوتے نفی میں سر ہلایا۔۔

"تم پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ فہیم جاؤ۔۔ میں ان لوگوں کو لے کر آ جاؤں گا۔۔۔"

ڈرائیور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

ڈاکٹر باہر آیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بچے کے ساتھ کون ہے___؟"

"جی میں ہوں۔۔۔"نین جلدی سے بولی...

"ڈاکٹر بچے کو کیا ہوا ہے____؟._وہ کیوں بے ہوش ہو گیا۔۔۔؟_

مصطفی ڈاکٹر سے پوچھتے ہیں۔۔۔

"آپ...؟؟؟"

"وہ میرا بیٹا ہے.."

"اوکے.. ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کے بچے کو ڈائبٹیز ہیں۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر نین اپنے منہ کر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔ لیکن ڈاکٹر وہ اتنا چھوٹا بچہ ہے

اسے ڈائبٹیز؟؟___

مصطفی پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔

"دیکھیے ایسا بھی ہو جاتا ہے۔۔چونکہ آج کل کے بچے اس طرح کی غذا کھاتے ہیں

۔یہ کوئی ہمارا پرانا دور نہیں ہے۔۔۔کہ بچوں کو ہیلدی فوڈ کھلائی جائے گی۔۔۔

جس طریقے کے کھانے اج کل بچے کھا رہے ہیں۔۔انہیں ڈائبٹیز ہونا، شوگر لیول لو ہونا یہ سب چیزیں نارمل ہیں ان کے لیے۔۔آپ کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ پرہیز کرائیں۔۔۔بچہ ہے تو میٹھا کھانے کی ضد بھی کرے گا۔۔۔تو اپ شوگر فری چیزیں انہیں کھلائیں۔۔

اور وقت وقت پر ان کا چیک آپ کرواتے رہیں۔۔امید ہے کہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔

"اور ہاں اکثر کمزوری کی وجہ سے وہ بے ہوش بھی ہو سکتا ہے تو ان کے ساتھ ہی رہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے انہیں بہت ہی اچھے سے سمجھایا... بیماری کا تعلق عمر سے نہیں ہوتا بیماری وجہ سے پیدا ہوتی ہے...

وہ کسی بھی عمر میں ہو سکتی ہے۔

"اب انہیں ہوش آگیا ہے آپ انہیں لے کر جا سکتے ہیں... لیکن ان کا چیک آپ

کرواتے رہیے گا.."

"اوکے ڈاکٹر...آپ کا بہت بہت شکریہ___"

مصطفی نے ان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

نین ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔

ابھی تو وہ بمشکل ڈیڑھ سال کا ہوا تھا۔۔۔اور یہ بیماری۔۔آخری کیوں آزمائش اس کے پیاروں پر ہی آتی تھی۔۔۔

مصطفی اس کی طرف مڑا۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔

"کیا ہے یار...کیوں رو رہی ہو...وہ ٹھیک ہو جائے گا نا..."

مصطفی کو اس کے آنسو بالکل پسند نہیں تھے۔۔۔

"میں منحوس ہوں مصطفی۔۔میں جہاں بھی جاتی ہوں وہاں منحوسیت میں پھیلا دیتی ہوں۔۔"

وہ داور کی بیماری کا ذمہ دار خود کو ٹھہرا رہی تھی۔۔

"خبردار اگر ایسی بات کی تو... کوئی منحوس نہیں ہوتا۔۔آزمائش چھوٹے بڑے سب پر آتی ہے۔۔بس یہ ہم لوگوں کی سوچ ہے کہ ہم اس آزمائش کو کسی انسان، کسی چیز کے ساتھ منسوب کر دیتے ہیں۔۔۔

ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتے۔۔۔میری غلطی ہے۔۔۔۔

اگر میں شروع سے ہی نظر رکھتا تو شاید داور اس حالت کو نہیں پہنچتا۔۔۔خیر چلو آؤ ہم داور سے ملتے ہیں۔۔۔"

حورب اور بالاج تو دروازہ کھول کر اندر چلے گئے۔۔

بالاج بڑی مشکل سے بیڈ پر چڑھ کر اس کے پاس بیٹھا۔۔۔

"چھوٹو بے بی۔۔۔یہ گڑیا لے لو نا۔۔۔تم اب ٹھیک ہو جاؤ۔۔ٹھیک ہے؟؟_میں اپنے روم کے ساری گڑیا تمہیں دے دوں گا۔۔۔

پر تم مما کے پاس مت جانا۔۔"بالاج کے دل میں بس یہ بات گھر کر گئی تھی۔۔حبہ بھی اسی طرح ہسپتال آئی تھی۔۔

اور واپس نہیں گئی۔۔۔اس چھوٹے سے بچے کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی ۔۔۔ تبھی تو کوئی ہسپتال آتا تھا۔۔

تو سب سے پہلے اس کے دل میں یہی خیال آتا تھا۔

"بالاج ایسی باتیں نہیں کرتے۔۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔"اپنا رونا بھول کر وہ ایک بار پھر سے بالاج کو سمجھانے لگی۔۔

جبکہ مصطفی سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

اگر آج وہ نہ ہوتی تو پتہ نہیں اس کے بچے کے ساتھ کیا ہوتا___؟

اس کا تو کام ہی ایسا تھا۔۔۔کبھی یہاں تو کبھی وہاں۔۔۔تو اگر آگے چل کر داور کی پھر سے ایسی حالت ہوئی تو کیا ہو گا___؟"

نہیں۔۔۔۔اس کا دل کانپنے لگا۔۔۔وہ تو اپنے بچوں کو دیکھ کر جیتا تھا۔۔۔

نین نے سچ میں ثابت کر دیا۔۔۔کہ وہ اس کے بچوں سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔

تبھی تو وہ اس فیصلے پر پہنچ گیا۔۔

"نین____"وہ جو داور کو گود میں اٹھائے۔۔۔اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔۔۔

اس کی آواز سن کر یک دم مڑی۔۔

"جی____"

"مجھ سے شادی کرو گی____؟"اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔

اس موقع پر وہ ایسی بات کر رہا تھا۔۔

"کیا کہا آپ نے___؟"اسے لگا شاید اس نے غلط سنا۔۔

"مجھ سے شادی کرو گی___؟"کیا تم ایک تین بچوں کی باپ کو قبول کرو گی_____؟؟جس کے بچے بہت شرارتی ہیں۔۔۔

لیکن انہیں تمہاری ضرورت ہے کیا تم ہم لوگوں کی زندگی میں شامل ہو گی_؟"

مصطفی اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر کھڑا تھا۔۔۔

اس نے بنا سوچے اپنی نازک ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔حورب بیڈ پر

کھڑے ہوتے ہیں خوشی سے چلانے لگی۔۔۔

"یس۔۔ڈیڈ اب شادی کریں گے۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔بالاج سنو۔۔ڈیڈ نینو سے شادی کر رہے ہیں۔۔یہ ہماری مما بنے گیں۔۔"

حورب کا تو بس میں چل رہا تھا۔۔۔وہ پورا کمرہ چلا کر اپنے سر پر اٹھا لیتی۔۔۔

بالاج بیڈ سے نیچے اترتا جا کر مصطفی سے لپٹ گیا۔۔

"تھینک یو... تھینک یو...

نین نے بہت اچھی ہے۔۔اب ہم ان کو مما بول سکتے ہیں۔۔"؟؟."

وہ مصطفی سے پوچھنے لگا۔۔اس نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

"تھینک یو۔آئی لو یو ماما۔۔" بالاج جا کر نین کے گلے لگ گیا۔۔

حورب بیڈ سے اترتی اس سے لپٹ گئی۔۔جبکہ بیڈ پر بیٹھا دا اور انہیں گھورتا رونی شکل بنایا گیا۔۔

"ارے ارے... میرا شہزادہ..ہٹو تم دونوں شیطانوں۔۔۔میں تو صرف داور کی

مماہوں۔۔"

نین نے اگے بڑھ کر داور کو اٹھالیا۔

"چلیے جناب...زندگی ہمارا انتظار کر رہی ہے."

مصطفی اسے لے کر مسجد میں گیا۔۔امام صاحب سے بات کی۔۔۔

نین کا ولی نہیں تھا۔اس نے سن رکھا تھا کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔

بیٹا چند مسلک ہیں جن میں بغیر ولی کے نکاح باطل قرار دیا جاتا ہے۔۔۔اور اس کے

حق میں وہ احادیث اور قرآنی آیات بھی پیش کرتے ہیں۔۔جیسا کہ ایک حدیث

ہے۔۔

www.novelsclubb.com

عن عائشة رضي الله عنها مرفوعًا: «أيُّما امرأةٍ نكحت بغير إذن موالِيها، فنِكاحها باطل»، ثلاث مرات «فإن دخل بها فالمهرُ لها بما أصاب منها، فإن تَشاجروا فالسلطان وَلِيُّ مَن لا وَلِيَّ له».

[صحيح] - [رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه والدارمي وأحمد]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ (ﷺ) نے یہ بات تین بار فرمائی۔ (پھر فرمایا) اگر مرد نے ایسی عورت سے دخول کر لیا، تو اس دخول کے عوض عورت کے لیے اس کا مہر ہے اور اگر ولی آپس میں اختلاف کریں، تو بادشاہ (حاکم وقت) اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

صحیح - اسے ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

جب کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر لڑکا اور لڑکی بالغ ہیں تو وہ نکاح کر سکتے ہیں اس کے لیے ولی کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

ان کے دلائل یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.....(البقرۃ: ۲۳۰)

"پھر اگر (دو طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی تو

وہ عورت پھر اس کے لیے حلال نہ ہو گی، الا یہ کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے.....)

اسی سورت میں آگے ہے:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرۃ: ۲۳۲)

"جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدّت پوری کر لیں تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم نکاح کر لینے پر راضی ہوں۔"

"تو جس لڑکی کا ولی نہ ہو۔ وہ حاکم وقت، محلے کے کسی بڑے بزرگ۔۔۔ کسی خاندان کے بڑے کو اپنا ولی بنا کر نکاح کر سکتی ہے۔"

فیض احمد صاحب مسجد کی کمیٹی کے صدر تھے۔۔ان کو ہی نین کا ولی بنایا گیا۔۔

چند لوگوں کی موجودگی میں ان کا نکاح منعقد ہوا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مصطفی کمال ولد کمال آفریدی۔۔آپ کا نکاح نین تارا بنت شہزاد احمد کے ساتھ با عوض ایک لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے___؟"

"جی قبول ہے۔۔۔"

"قبول ہے____؟؟"

"جی قبول ہے___"

تیسری بار پھر سے پوچھا گیا۔

"جی قبول ہے___"

پھر نین کی طرف مڑے۔۔

"نین تارا بنت شہزاد احمد آپ کا نکاح مصطفی کمال ولد۔۔کمال افریدی کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے___؟"

www.novelsclubb.com

"قبول ہے___

خوشیوں بھری زندگی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"جی قبول ہے___"

ایک عزت دینے والا شخص۔۔اور محبت کرنے والے بچے اس کے منتظر تھے۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

اور یوں وہ نین تارا سے نین مصطفی کمال ہی بن گئی۔

بالاج اور حورب نے پر جوش ہو کر تالیاں بجانا شروع کر دیں۔۔۔

"یس واؤ. ہمیں ہماری مما مل گئی۔۔"

www.novelsclubb.com

وہاں موجود لوگوں نے بچوں کی خوشی کو دیکھا تو مسکرا اٹھے۔۔

مصطفی بچوں کی خوشی دیکھ کر خوش تھا۔۔

وہ مطمئن تھا کہ اب نین اس کے بچوں کو سنبھالنے لے گی۔۔

"چلیں جناب گھر کے لیے نکلتے ہیں۔۔۔"اس نے موجود لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور

نین اور بچوں کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

"مصطفی کیا مجھے یہ نکاح چھپا کر رکھنا ہو گا___؟" وہ آدھے راستے پہنچے تھے جب نین نے اس سے پوچھا۔۔۔

مصطفی نے عجیب نظروں سے دیکھا۔۔

"کیوں چھپا کے رکھنا ہو گا۔۔۔" اسے نین کا سوال بہت عجیب لگ رہا ہے۔۔

"وہ مجھے لگا شاید آپ اس رشتے کو کسی پر ظاہر نہ کرنا چاہیں___" وہ ہچکچاتے بولی

"پاگل ہو___ بیوی ہو میری___ میں کیوں چھپا کر رکھوں گا۔۔۔ جس کو چاہو بتا دو۔۔۔ تمہارے پیپروں کے بعد میں آفیشلی ولیمے کی تقریب رکھوں گا تاکہ سب کو اپنی شادی کے بارے میں بتا سکوں۔۔۔

تب تک تم اپنے کمرے میں رہنا۔۔۔ اپنے بچوں پر دھیان دو۔۔۔" مصطفی نے پہلی بار اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

وہ کرنٹ کھاتے ہیں جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچ گئی۔ "کیا ہوا میرے ہاتھ میں بجلی ہے

___؟"اسے یوں شرماتے دیکھ مصطفی شرارت سے بولا۔۔۔

"نننننن نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ تو میں۔۔"اسے سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔۔

پیچھے بیٹھے بچے ان دونوں کی بات کو سمجھ نہیں سکے

"اور یوں ہم دونوں کا نکاح ہو گیا۔۔۔اب بتاؤ یہ میری بیوی ہے یا نہیں

___؟"اس بار مصطفی نے اظہر کا گریبان پکڑتے جھنجورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مصطفی شدید غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔اسے نین کے لیے بولے گئے الفاظ پسند نہیں آئے۔۔۔

"سوری مصطفی۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔مصطفی نے اسے پیچھے دھکیلا۔۔

"میری بیوی سے ابھی کے ابھی معافی مانگو_"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا___

واجبہ تو کچھ بول ہی نہیں سکی۔۔

www.novelsclubb.com

"ایم سوری بھابھی____ میری غلطی ہے پلیز مجھے معاف کر دیں____ "اظہر نے شرمندہ ہوتے معافی مانگی۔۔

"اب جاؤ_

وہ دونوں میاں بیوی کمرے سے نکلتے چلے گئے..

نین وہیں سر جھکا کر کھڑی تھی۔۔۔ مصطفی اس کی طرف مڑا۔۔۔ جیسے جیسے اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔ نین ڈر رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں وہ غصے میں کچھ کر ڈالے۔۔

اگر وہ اظہر کر ہاتھ اٹھا سکتا تھا۔۔۔ تو اس پر کیوں نہیں۔۔۔

اسے یوں ڈرتے تھے ایک مصطفی رکا۔

وہ کافی دیر اس کے چہرے کی بھی چینی کو دیکھتا رہا۔۔۔ پھر بولا۔۔

جانتی ہو

عورت خوبصورت ہوتی ہے

سب سے خوبصورت نہیں سب سے خوبصورت ہونے کے لیے

ہمارا دین کہتا ہے

حیا ہونی چاہیے

جس عورت کے پاس حیا ہو

وہ سب سے خوبصورت ہوتی ہے.

"اور تم سب سے خوبصورت ہو_____

میں تمہارا ظاہری حسن دیکھ کر نہیں تمہارا حیا دیکھ کر کہہ رہا ہوں۔۔۔اگر تمہاری جگہ پر کوئی اور عورت ہوتی۔۔۔

تو اب تک اس کے پاس کئی موقع تھے۔۔۔مجھ تک رسائی حاصل کرنے کے۔۔۔

لیکن تم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔بیوی ہو کر بھی تم نے کوئی حد پار نہیں تھی۔۔۔

میں تمہاری بہت عزت کرتا ہوں۔۔۔اور امید ہے جلدی مجھے تم سے محبت بھی ہو جائے گی۔۔۔"اس کا ہاتھ تھامتے پھر بڑے ہی پیار سے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

نین بس اس کے الفاظ کے سحر میں کھو سی گئی۔۔۔کس قدر پیار، محبت، عزت اور اپنائیت ہی اس کے لہجے میں تھی۔۔

وہ آگے بڑھتے ہیں اس کے سینے سے لگ گئی

مصطفی نے اسکے گرد اپنی باہوں کا حصار باندھ لیا۔۔

"مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے مصطفی___پتہ نہیں کب سے____لیکن اتنا پتہ ہے کہ اب اگر آپ کو دیکھ لوں۔۔۔تو دل میں ٹرین والی گھنٹیاں بجتی ہیں۔۔۔۔"

مصطفی جو بڑے ہی غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔اگلی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے اس سے دور ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے ہنستے دیکھتے رہی۔۔۔وہ کس قدر خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ باہر کھڑی جہاں آرا نے شدید نفرت سے یہ نظارہ دے کر وہ وہیں سے واپس پلٹ گئی۔۔۔

"تم کتنی فنی ہو نا____ویسے تمہارے کم عمر ہونے کا بہت فائدہ ہے۔۔۔مجھے مفت

میں ایک مسخری مل گئی۔۔۔"اس نے اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پہ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر ہنستے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔جبکہ وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔"۔میں اور مسخری۔۔۔؟؟؟؟"

****

واحبہ اور اظہر اپنی عزت افزائی کے بعد کینڈا لوٹ گئے۔۔۔

انہیں خاص طور پر جہاں آرا نہیں مصطفی کا برین واش کرنے کے لیے بلایا تھا۔۔

لیکن ایسا کچھ بھی ممکن نہیں ہو سکا۔۔

مصطفی نے تو ان دونوں کی اچھی خاصی کر دی تھی۔۔۔

بلکہ یہ بھی پتہ چل گیا کہ وہ نین سے نکاح کر چکا تھا۔۔

نین کا آخری پیپر اچھا ہو گیا۔۔۔

پیپر کے ہوتے ہی حماد اور اس کی ماں پھر سے اس کے گھر پر موجود تھے۔۔

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا۔ مصطفی اور نین بچوں کے کمرے میں بیٹھے اپنی دنیا میں محو تھے۔۔۔۔

جب سفینہ نے آکر اطلاع دی کہ حماد اور اس کی ماں آئے ہیں

"تم جاؤ ہم لوگ آرہے ہیں۔۔" وہ نین کی طرف دیکھنے لگا۔۔ نین بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ایسے کریے بیگم. آپ ہماری اس نادر اولاد کو سنبھالیے۔۔ ہم تب تک باہر سے ہو کراتے ہیں_"

وہ شرارت سے کہتا باہر چلا گیا۔

"مما___ حورب نین کی گود میں بیٹھ گئی۔۔۔

"ہاں جناب بولیے..."

"مجھے ایک چیز پوچھنی تھی آپ سے۔۔"

"پوچھو___" وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

"اب آپ ہماری مما ہیں..تو آپ بتائیں ہمیں۔۔۔چھوٹی سسٹر کب آئے گی۔؟؟؟۔۔"

"ہاں مجھے بھی پوچھنا ہے۔۔"

بالاج بھی ایکسائٹڈ ہوا۔۔۔جبکہ نین اس کے سوال پر جھینپ گئی۔۔

ابھی تو اس نے اپنے رشتے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔۔کجا کے بچوں کے بارے۔۔

"حورب آپ سے ایسی باتیں کس نے کی ہیں___؟چھوٹے بچے ایسی گندی باتیں نہیں کرتے۔۔۔کس سے سیکھا ہے آپ نے____؟"

وہ سختی سے پوچھنے لگی۔۔

"وہ سکینہ آنٹی ہیں نا۔۔۔وہ فہیم انکل سے کہہ رہی تھیں کہ ان کے بے بی کا چھوٹو بھائی آنے والا ہے۔۔ہم اسی سے سن کر آئے گے۔۔۔"

نین چپ ہو گئی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایسی باتیں نہیں کرتے بیٹا...جو گندے بچے ہوتے ہیں نا..وہ ایسی باتیں کرتے ہیں...اچھے بچے ایسی باتیں نہیں کرتے...

چلو ہم آج کا سبق پڑھتے ہیں۔۔"

وہ ان کا بیگ اٹھاتی بکس نکالنے لگی۔۔۔

وقت بدلا تعلیم بھی بدل گئی۔۔۔اب تو چھوٹے چھوٹے بچوں کی کتابیں بھی اتنی مشکل آگئی تھیں۔۔

"ارے یہ اتنا مشکل ہے۔یہ تو میں نے اٹھویں کلاس میں پڑھا تھا_"وہ اس کی کتابیں دیکھتی بولی۔پھر انہیں پڑھانے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی نیچے گیا حماد اور اس کی ماں اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔

"السلام علیکم بیٹا!!!___"اس بار حماد کی ماں نے سلام میں پہل کی..

"وعلیکم السلام آنٹی!!_ بیٹھیں آپ کھڑی کیوں ہیں___"اس نے دونوں کو بیٹھنے

کا اشارہ کیا۔۔وہ جلدی سے بیٹھ گئے

"جی کہیے___"لہجہ ہمیشہ کی طرح خوشگوار تھا۔

"ہم اپنی امانت کے لیے آئے ہیں۔۔آپ نے بولا تھا نا کہ پیپر ختم ہوتے ہی آجائیں۔۔۔بس___"

حماد کی ماں جب بھی جلدی سے کہنے لگی۔۔جب کہ مصطفی پریشان ہو گیا۔

پھر بولا۔۔

"دیکھیے اب یہ شادی نہیں ہو سکتی..."

اسنے پیچھے ہوتے صوفے کے ساتھ ٹیک لگایا۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتی___؟"

حماد اور اس کی ماں ایک دوسرے کو پریشانی سے دیکھنے لگے۔

"کیونکہ نین کی شادی ہو گئی ہے۔۔۔اور شادی کے بعد شادی نہیں ہوتی۔۔۔امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ م ابھی بھی مصطفی کی بات نہیں سمجھی۔۔

"بیٹا اس کی شادی ہوئی کس سے۔۔"

مصطفی کو دیکھتے ہوں پوچھنے لگی۔۔

"کس سے ہونی ہے۔۔ جس تھالی میں کھایا اسی میں چھید کر دیا اس نے۔۔۔ نین نے میرے پوتے کو ورغلا لیا۔۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی وہ لڑکی چالباز لگی۔۔ تبھی تو چھوٹی سی ہو کر پھنسا لیا اس کو۔۔۔"

جہاں آرا سے ایسے زہر خند الفاظ سن کر مصطفی کو تیش آ گیا۔۔۔ وہ جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دادی نین میری بیوی ہے۔۔۔ کوئی بازاری عورت نہیں ہے۔۔ جو آپ اس کے لیے گھٹیا الفاظ استعمال کر رہی ہیں۔۔۔ آئندہ میں لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔

اور آپ لوگ بہت شکریہ آپ لوگوں کا۔۔۔ چائے پانی پی کر جایئے گا۔۔۔

اور لڑکے آئندہ یہاں پر پڑھانے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

ان کو جواب دیتا مصطفی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

"حماد کھڑا ہوا۔۔

"تم سچ میں بے وقوف ہو۔۔جب میں نے تمہیں آفر کی تھی۔۔ تمہیں چاہیے تھا کہ تبھی اس پر عمل کرتے۔۔۔۔اور تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔۔

خیر یہ لو کچھ رقم اور اب اپنا منہ بند رکھو۔۔۔"

حماد خیک پکڑتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"اب اس لڑکی کا تو کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہو گا...

سینے پر ہاتھ باندھتے وہ سوچنے لگی۔۔اب نین کا کیا کرنا تھا

بلال زنیرہ کو لے کر چلا گیا۔۔آج اسے گئے دوسرا دن ہونے والا تھا۔۔

کرن نسیم سے اچھے بدلے لے رہی تھی۔۔۔

سارا گھر کا کام نسیم پر ڈال دیا۔۔خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔۔۔

اور وہ اسی گھر کو خالی کر رہی تھی

۔۔تاکہ فرشتے نہ سہی۔۔۔اچھی سوچ تو اس کے دماغ میں بیٹھے۔۔۔

،"ظالم ساسوماں... کھانا دیں گی یا میں آؤں۔۔"

اس نے اپنے کمرے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔کچن میں کھڑی نسیم کا دل کیا اس کے کھانے میں زہر ملا دے۔۔۔

کہاں وہ عیاشیاں کر رہی تھی۔۔اور کہاں اس لڑکی نے آکر اس کی زندگی تباہ کر دی ۔۔

اس کا ہاتھ ابھی تک درد کر رہا تھا۔۔۔جو کرن نے غصے میں مروڑا تھا۔۔۔

اب تو اس نے توبہ کر لی ہے کہ وہ کبھی بھی پولیس کے چکر میں نہیں پڑے گی۔۔۔

نسیم نے جلدی جلدی کھانا ڈالا۔۔۔گھر میں صرف وہ تین لوگ ہی موجود تھے۔۔

حاشر بھی اپنے کام کے لیے واپس چلا گیا۔۔

کھانا ڈالنے کے بعد نسیم نے وہ شیشی کھولی۔۔۔اس میں سے تھوڑا سا سفوف کھانے

پر چھڑ کر۔۔۔پھر اسے لے کر کرن کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

"یہ لو کھانا میں اپنے محلے جا رہی ہوں۔۔۔فوتگی ہو گئی ہے۔۔پھر آتی ہوں۔۔"

اس نے ناگواری سے کہتے ہیں کھانا بیڈ پر رکھا۔۔اور وہاں سے نکل گئی۔۔

جو پیچھے سے ہونے والا تھا وہ نہیں چاہتی تھی اس کا الزام نسیم پر آئے۔۔۔

"ارے میں تو آفس سے لیٹ ہو رہی ہوں۔۔اب کیا کروں___؟"اس نے

کھانے کی ٹرے اٹھائی لے جا کر باہر میز پر رکھ دی۔۔۔

فراز کو بھی بھوک لگ رہی تھی۔۔نسیم دور فو چکر ہو چکی تھی۔۔۔

"کرن بیٹا تھوڑا سا کھانا مجھے بھی دے دو۔۔۔بہت بھوک لگ رہی ہے"

فراز نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے کرن سے کہا

۔چونکہ دونوں کے بیچ میں ابھی تک کوئی ان بن نہیں ہوئی تھ

۔۔اسی لیے کرن اس کی عزت کرتی تھی۔۔۔

اس نے ٹرے فراز کے آگے سرکائی۔۔۔

"یہ لیں انکل۔۔آپ کھالیں۔۔مجھے ویسے بھی کام سے دیر ہو رہی ہے۔۔" کھانا فراز کو دیتے وہ آفس کے لیے نکل گئی۔۔۔

فراز کو بہت بھوک لگ رہی تھی

۔۔اتنا سارا کھانا وہ بھی اتنا زبردست۔۔۔دیکھ کر ہی اس کی بھوک چمک اٹھی۔۔وہ جلدی جلدی بیٹھتا کھانا کھانے لگا۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ وہ کھانا اس کا آخری کھانا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

بعض اوقات انسان نفرت میں نہیں سوچتا کہ جو آگ ہم دوسروں کے گھر میں لگا رہا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی ایک چنگاری ہمارے گھر میں بھی ہو کر آسکتی ہے۔۔

اور بعض اوقات گھر جلانے کے لیے ایک چنگاری بھی بہت ہوتی ہے۔۔۔

نسیم شاید ابھی اس چیز سے بے خبر تھی

پیپر ختم ہو گئے۔۔۔ مصطفی نے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ولیمے کی دعوت دی۔۔۔

جس نے بھی سنا منہ پر ہاتھ رکھ کر رہ گیا

۔۔ مصطفی اور شادی کر گیا

۔۔ کسی کو بھی یقین نہیں آیا

۔

مصطفی جیسا بندہ دوبارہ شادی کر سکتا تھا۔۔

۔۔ حبہ اس کے تایا کی بیٹی تھی۔۔۔ دونوں کی پسند کی شادی ہوئی تھی۔۔۔ حبہ کی خواہش تھی کہ حورب کا رشتہ اپنے چھوٹے بھائی اظہر کے بیٹے زوریز سے کر دے

۔۔

اپنی خواہش اس نے مصطفی کے سامنے رکھی۔۔۔ مصطفی کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا

۔۔۔ آخر حورب اس کی بھی بیٹی تھی۔۔۔

۔۔۔۔

کل ولیمہ رکھا گیا۔۔آج مصطفی نین کو لے کر شاپنگ کرانے گیا۔۔

بچے بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔۔۔

نین کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔کیا لینا ہے کیا نہیں لینا۔۔۔

مصطفی جو بھی دکھاتا

۔۔وہ سر ہلا دیتی۔۔

"ارے ایسے تھوڑی چلے گا۔۔۔جب تک تمہیں خود پسند نہیں آئے گا۔۔۔

اب میں تمہیں پہن کر تو دکھا نہیں سکتا

۔۔جو تم نے پہننا ہے وہ لے لو۔۔۔۔

اور نین۔۔۔اسے خریداری کرنی آتی ہوتی تو ہی بتاتی نا۔۔۔ایسا تو اسے کبھی موقع

ہی نہیں ملا۔۔اب اسے کیا پتا کون سا جوڑا اچھا تھا۔۔۔اور کون سا برا۔۔

"آپ کو جو اچھا لگتا ہے۔۔آپ لے لیں۔۔۔مجھے تو سارے ہی اچھے لگ رہے

www.novelsclubb.com

ہیں۔۔۔"

"تو کیا مطلب۔۔۔پورا اسٹور ہی خرید لیں۔۔؟؟"بظاہر سختی سے کہتا وہ اس سے پوچھ گیا۔۔

نین گھبرا گئی۔۔

"نہیں نہیں میں نے ایسا تھوڑی کہا ہے___میں تو ویسے ہی کہہ رہی ہوں, کہ سارے ہی اچھے ہیں_جو آپ کو ایک آدھ جوڑا اچھا لگتا ہے۔۔آپ وہ اپنی پسند سے لے لیں۔۔"

اس نے جلدی جلدی اپنی صفائی دی۔۔مصطفی ہنسنے لگا۔۔

"ارے ڈر کیوں رہی ہو۔۔مانا کہ میں پورا اسٹور نہیں خریدوں گا۔۔۔لیکن اتنے کپڑے تو خرید سکتا ہوں۔۔کہ میری بیوی کو جو پسند آئے وہ پہن سکے۔۔"

اسے کہتے ہیں مصطفی نے ایک بار پھر سے اس کے ماتھے پر ہتھیلی ماری۔۔

"تم بالکل جھلی ہو۔۔جھلی۔۔۔"

وہ اسے کہتا جوتوں والی دکان میں چلا گیا۔۔جب کہ وہ پیچھے سے سوچتی رہی۔۔

وہ جھلی تھی تو کیسے ____؟!

بچوں نے خوب ہلا گلا کیا۔۔

مصطفی ان لوگوں کو پلے لینڈ لے گیا۔۔

نین کے لیے یہ سب کچھ نیا تھا۔۔

وہ تو خود بچوں کے ساتھ بچی بنی ہوئی ہے۔۔

مصطفی بھی ان کے ساتھ مستی کر رہا تھا۔۔

زندگی ایک ہی بار ملتی ہے۔۔اور اسے بالکل ویسے ہونا چاہیے۔۔۔جیسے بچے کی زندگی۔۔

کبھی کبھی ایسا کرنا چاہیے کہ تمام فکروں کو سائیڈ پر رکھ صرف خوشیوں کے لیے تھوڑا سا وقت نکال لیں۔۔

بچپن کی کوئی یاد تھوڑی دیر کے لیے تازہ کر لینی چاہیے۔۔۔تھوڑا سا کھیل کود بھی

لیناچاہیے۔۔

اپنے اندر کے بچے کو مرنے نہیں دیناچاہیے۔۔

شام کو وہ لوگ تھک ہار کر گھر آئے۔۔

نین تو بہت زیادہ تھک چکی تھی۔۔

وہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔

"کدھر محترمہ___"اسے بھاگتے دیکھ پوچھنے لگا۔۔

"میں سونے جارہی ہوں۔۔۔"اس نے جھٹ سے جواب دیا۔۔

"اچھا لیکن یہ نہیں چلے گا۔۔۔یہ سامان اٹھانے میں میری مدد کرو۔۔"

نین نے شرمندہ ہوتے آدھے بیگ اٹھائے۔۔۔

کچھ سامان مصطفی نے اٹھایا۔۔

ساتھ ہی داور کو بھی اٹھالیا۔۔

وہ لوگ اندر داخل ہوئے۔۔جہاں آرا سامنے

صوفے پر بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"آ گئی ____ مجھے پہلے ہی اس لڑکی پر شک تھا ____ جتنی یہ معصوم نظر آتی ہے نا۔۔۔اتنی ہے نہیں۔۔۔"

کہاں آرا نفرت کا اظہار کرنا بھولی نہیں تھی۔

مصطفی مٹھیاں بھیج کر رہ گیا۔۔۔وہ کتنی کوشش کرتا تھا کہ اسکی دادی سدھر جائے۔۔

لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔کچھ لوگ ٹھوکر کھا کر سنبھلتے ہیں۔۔

اور شاید جہاں آرا بھی ان میں سے ایک تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو مسئلہ کیا ہے آخر ____ آپ مجھے بتا ہی دیں۔۔۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔میں آپ کے مسئلے کو حل کر دوں۔۔"مصطفی کب تک برداشت کرتا۔۔

"میرا مسئلہ یہ ہے اس کو نکالو اس گھر سے ___"

نین نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔دل میں ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔کہیں وہ سچ میں دادی

کی بات مان کر اسے گھر سے نکال نا دے۔

تبھی مصطفی کی آواز آئی۔۔۔

ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔اور مصطفی کے الفاظ اس کے کانوں میں امرت کی طرح گھل گئے۔۔

اسے اپنا فیصلہ ٹھیک لگا۔۔۔

وہ اس کے لیے ایک اچھا ہم سفر تھا۔۔ تبھی تو وہ اس کے لیے اپنے دادی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔

"یہ میری بیوی ہے دادی۔۔اور بیویاں گھر کی عزت ہوتی ہیں۔۔انہیں چھوڑا نہیں جاتا۔۔۔ سمجھ نہیں آئی آپکو۔۔؟؟_

گھر میں شادی کا ماحول ہے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی بدمزگی ہو۔۔۔۔

اس لیے میرے من کرے تو ہماری خوشیوں میں شریک ہوں۔۔یا پھر چپ رہیں۔۔

اگر آپ کو یہ سب کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔تو آپ اپنے کسی اور پوتے کے پاس چلی جائیں۔۔۔

کیونکہ میں اپنی بیوی کے خلاف بات برداشت نہیں کر سکتا۔۔"

مصطفی نے اپنا فیصلہ سنا ڈالا۔۔

جہاں آرا تو جل بھن گئی۔۔

اس نے ملازم کو آواز لگائی۔۔۔ملازم دوڑتا ہوا اس کا بیگ لے آیا۔۔

"ٹھیک ہے میں اظہر لوگوں کے ساتھ کینیڈا جا رہی ہوں۔۔۔جب تک میرا دل نہیں کرتا میں واپس نہیں آؤں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

دادی کو لگا تھا کہ مصطفی اس کی منتیں کرے گا۔۔۔لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔

وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔۔۔

جب بات نہیں بنی تو جہاں آرا بیگ کھینچتی باہر نکل گئی۔۔۔

اب مصطفی تھوڑا مطمئن ہوا۔۔۔

چلو کچھ دن ہی سہی گھر میں سکون تو ہو گا۔۔۔

جب کہ نین تھوڑی اداس ہو گئی۔۔اس کی وجہ سے مصطفی اور جہاں آرا کے بیچ ایک خلیج پیدا ہو گئی تھی۔۔

"کیا ہوا میری پیاری سی بیگم____ تم اتنی اداس کیوں ہو___؟"مصطفی نے اس کا گال کھینچتے پوچھا۔۔۔

"وہ کچھ نہیں۔۔۔"

"بولو بھی کیا ہوا.. کہیں ٹرین کی گھنٹیاں پھر تو نہیں بج رہیں۔۔"

مصطفی کی بات سن کر وہ ناراضگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ نے دادی کو کیوں جانے کا بولا___"مصطفی نے اس کے سوال کو اگنور کیا۔۔۔

"چھوڑو یہ جو خوبصورت سا فراک ہے نا۔۔یہی پہننا اور سر پر حجاب لینا۔۔مجھے بالکل پسند نہیں ہے جو الا مکھی بنی دلہنیں جنہیں دیکھ کر ہر پرائے مرد کی رال ٹپکنے

لگے۔۔۔۔

مصطفی اسے تنبیہ کرتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔ نین نے سارے کپڑے اٹھائے اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

کافی وقت گزر گیا گھر پر کوئی نہیں آیا۔۔۔ایک محلے والا اپنی چھت پر کیبل کی تار ٹھیک کرنے چڑھا۔۔۔۔

تبھی اس کی نظر کرن کے صحن میں پڑے فراز پر پڑی۔۔۔۔جو اوندے منہ فرش پر گرا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے اسے کیا ہوا___"وہ لوگ زیادہ فراز اور نسیم کو جانتے نہیں تھے۔۔۔

نسیم کی زبان درازی کی وجہ سے وہ لوگ ان سے بات کرتے ہوئے کتراتے تھے۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتا دوسری سائیڈ سے کرن کے گھر میں آیا۔۔

فراز کو سیدھا کیا۔۔۔اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھ وہ خوف زدہ ہوا۔۔۔

جلدی سے باہر کو بھاگا۔۔۔اپنے ساتھ پانچ سات محلے والے لیے۔۔۔پھر واپس کرن کے گھر میں آیا۔۔

یا خدا خیر اس بندے کو کیا ہوا___؟"ان کے ساتھ ہی محلے کا ڈاکٹر بھی تھا۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر فراز کو چیک کیا۔۔۔فراز کا جسم اکڑا ہوا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے اس بندے کی صبح کے وقت ہی موت واقع ہو گئی ہے۔۔۔۔اور اب شام ہونے کو ہے تبھی اس کا جسم اکڑ گیا ہے۔۔۔۔

انہوں نے فراز کو اٹھا کر چارپائی پر ڈالا۔۔۔کرن کو کال ملائی۔۔۔

اسے جلد از جلد گھر آنے کو کہا اور ساتھ ہی فراز کی موت کے بارے میں بھی بتا دیا

۔۔۔۔

پتہ نہیں نسیم صبح سے کہاں غائب تھی۔۔۔

کرن جو کسی میٹنگ میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔ صبح سے شام ہو گئی۔۔۔اسے تو کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں رہا۔۔۔اوپر سے محلے والوں کی کال نے اسے اور پریشان کر دیا

ایک دم سے فراز کی موت کیسے ہو گئی۔۔۔۔یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے آفس سے چھٹی لیتی گھر کو دوڑی۔۔۔

اس کے گھر میں معمول سے زیادہ رش تھا۔۔۔لوگوں کو چیرتی ہوئی وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

سامنے ہی نسیم سر پر دوپٹہ باندھے ٹانگیں پھیلا کر فرش پر بیٹھی بین کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

"ہائے میرے سہاگ کو کھا گئی ہے۔۔۔ہائے رے مار ڈالا اسے۔۔۔۔ارے صبح تو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں ٹھیک چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔پتہ نہیں کیا ہو گیا

۔"

نسیم نے جیسے ہی کرن کو دیکھا وہ اسے مارنے کے لیے لپکی۔۔کرن نے اسے پیچھے

دھکا دیا۔۔۔

"کیا تماشہ لگایا ہوا ہے آپ نے۔۔۔گھر میں ایک انسان کی موت ہو گئی ہے۔۔اور

آپ نے اس کو بھی ڈرامہ بنالیا ہے۔۔۔۔"

"ہم نے پولیس کو کال کر دی ہے۔۔۔تھوڑی دیر میں پولیس آتی ہی ہو گی۔۔"

نسیم اپنے بین کرنے کے چکر میں کھانا دیکھنا بھول ہی گئی۔۔۔تھوڑی دیر میں پولیس

بھی وہاں پر آ گئی۔۔۔

انہوں نے لوگوں کو پیچھے کیا۔۔۔فراز کی باڈی کو قبضے میں لے لیا۔۔۔

ادھر ادھر چیک کرنے کے بعد ان کی نظر کھانے کی ٹرے پر گئی۔۔۔۔جس میں

آدھا کھانا ابھی بھی بچا ہوا تھا۔۔۔

اس کھانے کو اپنی تحویل میں لو۔۔۔ضرور اس میں کچھ ملایا گیا ہے۔۔۔کھانے کو دیکھ کر نسیم کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔

وہیں کرن کو بھی شک ہوا۔۔۔

یہ کھانا تو صبح نسیم نے اس کے لیے بنایا تھا۔۔۔تو پھر۔۔۔

لیکن ابھی وہ اپنے شک کو یقین میں نہیں بدل سکتی تھی۔۔۔جب تک کوئی پختہ ثبوت اس کے ہاتھ نہیں لگتا۔۔۔

فراز کی ڈیڈ باڈی کو پولیس لے کر چلی گئی۔۔۔نسیم تھوڑی دیر روتی پیٹتی رہی۔۔۔

محلے والے بھی آہستہ آہستہ جانے لگے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کرن نے حاشر کو کال کر کے اطلاع دے دی۔۔۔بلال کو بھی کہہ دیا کہ وہ جلد از جلد زنیرہ کو لے کر واپس آ جائے

نسیم اب ڈر رہی تھی پتہ نہیں سچ جاننے کے بعد اس کے ساتھ کیا ہو گا

مصطفی اور نین کا ولیمہ بہت اچھا ہوا۔۔۔ جس نے بھی ان کی جوڑی کو دیکھا وہ تعریف کیے بنا نہیں رہ سکا۔۔۔ دونوں چاند اور سورج کی جوڑی لگ رہے تھے۔۔۔ ایک سے بڑھ کر ایک اور ساتھ بچوں نے تو ماحول میں رونق لگا دی تھی۔۔۔

مصطفی کے ساتھیوں نے اس کا خوب ریکارڈ لگایا۔۔۔

اس کی پہلی بیوی جتنی خوبصورت تھی۔۔۔ دوسری اس سے بڑھ کر تھی۔۔۔ کچھ لوگ تو باقاعدہ اس سے ٹرکس پوچھنے آ گئے۔۔۔

مصطفی نے بڑی مشکل سے ان لوگوں سے جان چھڑائی۔۔۔

نین آج پورے حق کے ساتھ مصطفی کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔

وہ پہلے بھی اس کمرے میں آتی رہتی تھی۔۔۔ لیکن آج وہ مصطفی کمال کی بیوی بن کر آئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہ گھما کر پورے کمرے کو دیکھا۔۔۔۔

مصطفی نے ان لوگوں کی کئی تصاویر فریم کروا کر کمرے میں لگوادی تھیں۔۔۔

وہ لوگ ایک پرفیکٹ فیملی لگ رہے تھے۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب

دروازہ کھلا۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔

یہ انوکھی شادی تھی۔۔۔نہ دلہن گونگٹ لیا نہ دولہے گھونگٹ اٹھایا۔۔۔نہ دلہن

شرمائی۔

"بہت شکریہ آپ کا مصطفی۔۔آپ نے مجھ پر اعتبار کیا۔۔۔"

نین نے بات شروع کی۔۔۔

مصطفی ہلکا سا مسکرایا۔۔

"تمہارا ابھی بہت بہت شکریہ... تم نے میری زندگی میں شامل ہو کر اس میں رنگ

بھر دیے ہیں۔۔۔۔میں یہ نہیں کہتا کہ میں تمہارے لیے چاند تارے توڑ لاؤں

گا۔۔لیکن ہمیشہ تمہیں عزت دوں گا۔۔۔یہ وعدہ ضرور کرتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

مصطفی نے ایک بڑا سا باکس سائیڈ سے اٹھا کر اس کے سامنے رکھا...

"یہ تمہاری منہ دکھائی.." اتنا بڑا باکس دیکھ کر نین تو دل ہی دل میں بہت خوش ہوئی۔۔

"ارے کھولو نا.." وہ شرارت سے بولا...

جسے نین محسوس نہیں کر سکی۔۔۔

وہ جیسے جیسے پیکنگ کھول رہی تھی۔۔۔ مصطفی کی مسکراہٹ ویسے ویسے گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی گفٹ کھلا مصطفی کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

نین حیرت سے کبھی تحفے کو تو کبھی مصطفی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا پسند نہیں آیا۔۔؟؟_" مصطفی بے حد سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ "نہیں نہیں بہت اچھا ہے۔۔ آپ نے دیا ہے تو اچھا ہی ہو گا۔۔۔"

اب وہ اسے کیا بتاتی ہے۔۔۔بھلا کوئی اپنی دلہن کو منہ دکھائی لے کورس کی کتابیں دیتا ہے۔۔

"چلو ٹھیک ہے تمہارے نویں کے پیپر ہو گئے ہیں نا۔۔۔اس لیے میں دسویں کے کورس کی ساری کتابیں لے آیا ہوں۔۔۔

اس میں نوٹس بھی ہیں۔۔۔اور باقی سب کچھ بھی۔۔۔اس سے اچھا تحفہ کیا ہو سکتا ہے تمہارے لیے۔۔۔"

وہ چپ ہو کر رہ گئی۔۔۔پل بھر کو تو جی میں آیا کہ ساری کتابیں اٹھا کر کھڑکی سے پھینک دے۔۔۔۔اس کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا ان کتابوں نے۔۔۔۔

لیکن مصطفی نے اتنے دل سے دیا تھا۔۔۔کہ کچھ کہہ ہی نہیں سکی۔۔۔

مصطفی کافی دیر اس کے چہرے کی بے چینی کو دیکھتا رہا۔۔۔

۔۔پھر ہنسنے لگا ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی پر مارا۔۔

"تم جھلی ہو جھلی۔۔۔اور یہ جھلی مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔۔۔"

ساری کتابیں اٹھا کر اس نے سائیڈ پر رکھیں۔۔۔اپنی جیب سے ایک ڈبیا نکالی۔۔

"لو کھولو___"اس بار نین نے نہیں پکڑا۔۔۔کہ شاید اس میں بھی مصطفی کی کوئی شرارت پوشیدہ ہو۔۔۔

"کھولو___"اس نے زبردستی اسے ڈبیا تھمائی۔۔۔

اس نے کھولی۔۔۔۔ایک بہت ہی خوبصورت بریسلٹ تھا ہے۔۔۔۔اس نے جلدی سے بریسلٹ اٹھایا۔۔۔

"کتنا پیارا ہے نا...آپ پہنا دیں گے___؟؟_"وہ مصطفی کی طرف بڑھا کے پوچھنے لگی۔۔۔مصطفی نے پکڑ کر اس کی کلائی میں بریسلٹ پہنایا۔۔

"چلو میں اب بہت تھک گیا ہوں۔۔۔تم بھی آرام سے چینج کر کے سو جاؤ۔۔۔۔

ایک بات۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی زندگی کو لے کر سنجیدہ ہو جاؤ۔۔۔۔حالات ایک جیسے نہیں رہتے۔۔۔۔اچھے آئے ہیں تو برے بھی آ سکتے ہیں۔۔۔۔۔مضبوط بنو گی تو

لوگ بھی عزت کریں گے۔۔۔۔کمزور لوگوں کی اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے

۔۔۔۔"

اس سے کہتا مصطفی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

نین نے اپنے کپڑے چینج کیے۔۔پھر سائیڈ پر جا کر سو گئی۔۔

فراز کو زہر دیا گیا تھا یہ بات ٹیسٹ سے ثابت ہو گئی۔۔۔

حاشر بھی لوٹ آیا تھا بلال بھی زنیرہ کو لے کر واپس آ گیا۔۔۔

فراز کی ڈیڈ باڈی انہیں واپس کر دی گئی۔۔۔اگلے فراز کا جنازہ ادا کیا گیا۔

www.novelsclubb.com

نسیم نے مگرمچھ کے آنسو بہا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی

۔۔۔۔وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ سارا شک کرن پر جائے۔۔۔

محلے والے کرن کو بہت اچھے سے جانتے تھے ن۔۔اس نے آج تک ایک مکھی تک

نہیں ماری تھی۔۔۔تو انسان کو کیسے مارتی۔۔۔۔

پولیس آج پھر تفشیش کے لیے ان کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔جہاں زنیرہ کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔وہیں حاشر بھی دکھی تھا۔۔۔

فراز جیسا بھی تھا ان کا باپ تھا۔۔۔ابھی تو سلیم کو پتہ نہیں تھا۔اسے کسی نے ہاسٹل سے نہیں بلایا۔۔۔۔بچہ تھا شاید یہ صدمہ برداشت نہیں کر پاتا۔

"کھانا کس نے بنایا تھا___؟"انسپیکٹر نے نسیم اور کرن سے پوچھا۔۔

"کھانا تو میں نے بنایا تھا... لیکن کرن کے لیے___اور پھر میں ایک فوتگی پر چلی گئی تھی... مجھے نہیں پتہ پیچھے سے وہ کھانا فراز کو کس نے دیا____"

انسپیکٹر کرن کی طرف مڑے۔۔۔"کھانا اپ نے دیا تھا____؟؟"

"جی میں نے دیا تھا____مجھے 51 منٹ سے لیٹ ہو رہی تھی.... میرے سسر نے بولا انہیں بھوک لگی ہے.. تو میں نے وہ کھانا انہیں دے دیا____"

"آپ دونوں کو ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا___جب تک ہماری تفشیش مکمل نہیں ہوتی___اپ لوگ تھانے میں ہی رہیں گی___"

نسیم تو اندر ہی اندر ڈر گئی۔۔کرن تھوڑی پریشان تھی۔۔۔اور اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی اس مصیبت سے نکل آئے گی۔۔۔

جب اس نے کوئی غلطی کی نہیں تھی تو اس کی سزا اسے کیوں ملتی۔۔

جہاں ارا کے کینیڈا جانے کا ایک فائدہ ہوا تھا کہ نین تارا اب کھل کر ہنسی مذاق کر سکتی تھی۔۔۔

ملازم بھی اسے بہت پسند کرتے تھے۔۔۔آج بھی وہ مصطفی کی پسند کا کھانا بنانے میں مصروف تھی۔۔۔آج وہ چاہتی تھی کہ مصطفی کو اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھلائے۔۔

دوپہر ہونے کو تھی۔۔۔بچہ سکول سے آنے والے تھے۔۔مصطفی بھی واپس آنے والا تھا۔۔۔

"ارے چھوٹی بی بی آپ کیا بنا رہی ہے؟؟_"سفینہ کچن میں آتی پوچھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ سفینہ باجی میں مصطفی کی پسند کا کھانا بنا رہی ہوں۔۔۔کہتے ہیں نامرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر جاتا ہے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا کر کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

سفینہ ہنسنے لگی۔۔اس نے گھور کر سکینہ کو دیکھا۔م

"کیا میں نے کوئی لطیفہ سنایا آپ کو____"وہ ناراضگی سے پوچھنے لگی..

"ارے نہیں چھوٹی بی بی... لیکن سر ٹھیک کہتے ہیں آپ ناجھلی ہیں جھلی۔۔۔۔

ارے صرف پیٹ سے راستہ نہیں جاتا۔۔۔

میں پہلے جہاں پر کام کرتی تھی۔۔۔وہ اپنے شوہر کو مائل کرنے کے لیے بہت سارے کام کرتی تھی۔۔۔

شاید آپ کو پتہ نہیں ہے لیکن آج کل شوہر صرف کھانے سے خوش نہیں رہتے ۔۔۔"نین کے ہاتھ تھم گئے۔۔۔

"تو کیا کروں ان کی جوئیں نکالوں۔۔۔لیکن ان کو تو جوئیں ہیں ہی نہیں۔۔"وہ خود

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہی اپنے سوال کا جواب دینے لگی۔

سفینہ سر پیٹ کر رہ گئی۔۔۔

"چلے آئیں میں آپ کو بتاتی ہوں۔۔۔"

سفینہ نے ایک پیکٹ اس کے حوالے کیا۔۔

"آپ یہ پہن کر سر کے سامنے جائیں۔۔۔ سر بہت زیادہ خوش ہوں گے

۔۔اور کھانا جو ہے وہ میں بنالوں گی۔۔آپ جائیں۔۔۔ان کے آنے کا وقت ہونے

والا ہے۔۔"

وہ پیکٹ لے کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔سفینہ خوشی خوشی کھانا بنانے لگی۔۔۔

سفینہ نے بہت جگہوں پر کام کیا تھا۔۔۔اور اس کی پہلی مالک نے بہت زیادہ بولڈ

تھی۔۔۔ان کی ڈریسنگ بھی مغربی طرز کی تھی۔۔۔

تبھی تو سفینہ نے وہ نائٹی نین کو دی۔۔تاکہ نیم بھی مصطفی کو خوش کر سکے۔۔

شام کا وقت تھا نین نے بہت بار الٹ پلٹ کر اس چھوٹی سی نائٹی کو دیکھا۔۔۔

پھر نہ چاہتے ہوئے بھی اسے پہن لیا۔۔اس کا گلا کافی ڈیپ تھا۔۔۔بازو سرے سے غائب تھے۔۔۔

مصطفی کمرے در داخل ہوا۔۔۔اسے دیکھ کر دروازے پر ہی جم گیا۔۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں___؟"اس نے جھجھکتے ہوئے مصطفی سے پوچھا۔۔۔۔

مصطفی نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔وہ چلتا ہوا اس تک گیا۔۔

"یہ کیوں پہنا ہے___؟"غصے سے چلایا۔نین ڈر پر پیچھے ہٹی۔۔۔

"وہ مجھے لگا خوش ہوں گے۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"کیوں تم مجھے پورے کپڑوں میں اچھی نہیں لگتی تھی جواب ایسے عریاں لباس پہن کر میرے سامنے آئی ہو____؟"مصطفی سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا

۔۔۔اس کی ڈانٹ سن کر کی انکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

مصطفی کو اپنے رویے پر افسوس ہوا۔۔

"ادھر آؤ بیٹھو۔۔"

اسے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔ نجن اب باقاعدہ رونے لگی۔۔

"چپ کرو یہ بتاؤ یہ کس نے مشورہ دیا۔۔۔؟"۔اس بار وہ تھوڑا نرمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

سفینہ باجی نے بولا آپ خوش ہوں گے یہ دیکھ کر۔۔۔اس نے صاف گوئی کی۔۔۔"

"لیکن مجھے یہ سب پسند نہیں ہے۔۔۔مجھے تم کاٹن کے لباس میں اچھی لگتی ہو۔۔ جس میں میرے اور میرے بچوں کے لیے کام کرنے کی وجہ سے سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔۔۔

مجھے تمہارے چٹیا میں قید بال زیادہ پسند ہے۔۔۔۔نہ کہ یوں خون شام چڑیل کی طرح بکھرے ہوئے۔""اسے سمجھاتے ہوئے مصطفی نے اس کے بال سمیٹ اس کی چٹیا بنائی۔۔۔

"مجھے تم جھلی ہی اچھی لگتی ہو۔۔۔ماڈرن بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ویسے بھی کس نے کہا کہ یہ سب کرنے سے اگلا بندہ مرعوب ہو جاتا ہے۔۔۔؟؟_" بالکل بھی نہیں۔۔۔

میاں بیوی کے بیچ اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔۔ایک عزت۔۔وقار ہنسی مذاق کا ساتھ بہت ہے۔۔اور ہمارا رشتہ سب سے انوکھا ہے۔۔

"میاں بیوی کے بیچ میں بھی کچھ حدود ہونی چاہئیں۔۔۔ایک دوسرے کا احترام ہونا چاہیئے۔۔کون کہتا ہے کہ بیویاں صرف ایسے گندے کپڑوں میں آدھی ننگی شوہروں کو اچھی لگتی ہیں۔۔۔

جو اچھے شوہر ہوتے ہیں ان کی بیویاں انہیں سادہ کپڑوں میں بھی کسی حور سے کم نہیں لگتیں۔۔۔ان کی چٹیا سے بے ترتیب سی نکلی ایک لٹ ان کے شوہر کو متوجہ کرتی ہے۔۔۔۔وہ چپ چاپ اس کی باتیں سنتی رہی۔۔۔"

اسے شدید شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں شرمندہ نہیں کر رہا..."

مصطفی نے اپنا بازو اس کے کندھے پر رکھتے کہا۔۔۔

"تمہیں اگر مجھے خوش کرنا ہے۔۔۔تو ایک کپ چائے کا بنا کر لایا کرو۔۔میرے بچوں کے ساتھ ہنسا کھیلا کرو۔۔۔اور جب میں کام سے واپس آؤں تو بس ایک پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ میرا استقبال کیا کرو۔۔۔اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

اور مجھے خوش کرنے کے لیے ایسی خرافات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ٹھیک ہے___؟"

www.novelsclubb.com

تم مجھے ایسی جھلی ہی اچھی لگتی ہو۔۔۔ مصطفی نے اسے اپنے سینے سے لگاتے بڑے ہی پیار سے سمجھایا۔

****

پولیس کے چار ڈنڈے پڑتے ہی نسیم نے فر فر بتا دیا۔۔کہ اس نے کرن کو مارنے کے لیے کھانے میں زہر ملایا تھا۔۔کرن کا بیان ریکارڈ کروایا گیا۔۔۔جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ کھانا اسی کے لیے بنایا گیا تھا۔۔۔۔جو کہ غلطی سے فراز نے کھا لیا ۔۔۔ماور اس کی موت واقع ہو گئی۔عدالت نے نسیم کو 12 سال قید بامشقت کی سزا سنائی۔۔۔جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے۔۔۔وہ ایک نہ ایک دن اس میں خود ضرور گرتا ہے۔۔۔یہی نسیم کے ساتھ ہوا۔۔۔وہ کرن کو مارنا چاہتی تھی لیکن خود جیل میں سڑ رہی تھی۔۔

"اے یہاں پہ کیوں بیٹھی ہے؟؟_چل کام کر..تمہارے باپ کا گھر تھوڑی ہے___جہاں پر عیاشیاں کرے گی___"ایک موٹی تازی قیدی اس تک آئی..اسکا بازو دبوچ کر زور کھینچتے ہوئے اسے کھڑا کیا۔۔

نسیم کو یوں لگا جیسے اس کا بازو ٹوٹ ہی جائے گا۔۔۔۔

"مجھ سے نہیں ہوتا یہ کام میں نے تو بہت سارے لوگ پہلے ہی کام کرنا چھوڑ دیا

تھا___"رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا___نسیم کی اکھڑا بھی ختم نہیں ہوئی۔۔۔

پھر اس عورت نے جو نسیم کی دھلائی کی کہ نسیم اس کے پیروں میں گرتی رحم کی بھیک مانگنے لگی۔۔۔

مار پڑنے کی وجہ سے اس کے ناک سے نکسیر بہنے لگی۔۔۔۔وہ عورت اسے ایک سائیڈ پر پھینکتی دوسری قیدیوں کے پاس چلی گئی۔۔۔جیل میں یہی حال ہے جو طاقتور ہے۔۔۔وہ کمزوروں کو دبا کر رکھتا ہے۔۔۔نسیم ڈر کے مارے جلدی جلدی کام کرنے لگی۔۔۔اب اسے یہاں پر کئی سال گزارنے تھے۔۔

حاشر کرن کو لے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔بلال بھی زنیرہ کے ساتھ واپس چلا گیا۔۔۔۔اس کا کام پینڈنگ پڑا تھا اور آفس والے اسے زیادہ چھٹی نہیں دے سکتے تھے۔۔۔حاشر نے سلیم کو بھی ہاسٹل چھڑوا کر اپنے ساتھ رکھ لیا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ سلیم پر اس کی ماں کا سایہ بھی پڑے۔۔نسیم کی حقیقت کھلنے کے

بعد وہ اس سے متنفر ہو گیا تھا۔۔۔ہاں وہ وقتی طور پر کرن سے بھی ناراض تھا ۔۔۔نان دونوں ساس بہو کی لڑائی کی وجہ سے اس کا باپ بے موت مارا گیا ۔۔۔۔۔لیکن وہ کہتے ہیں نا دنیا میں کیے گئے کام کی سزا دنیا میں ہی بھگت کر جانی ہوتی ہے۔۔۔۔۔فراز نے بھی تارا تر بہت ظلم کیے تھے۔۔۔اپنی ماں کا دل دکھایا تھا۔۔۔تو اسے کیوں کر سکون ملتا۔۔۔ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔ننن نسیم اب جیل میں اپنے کیے کی سزا جانے کب تک بھگتے گی۔

جہاں آرا کو گئے چار سے پانچ مہینے ہونے والے تھے۔۔۔مصطفی نے بھی اسے واپس نہیں بلایا۔۔۔گھر میں بچے بہت خوش تھے۔۔۔وہ نین کے ساتھ اپنی زندگی بڑے ہی پر سکون انداز میں گزار رہا تھا۔۔۔۔

اسے دو مہینے کے لیے وزیرستان بھیجا گیا۔۔۔لیکن وہ مطمئن تھا کہ جہاں آرا گھر پر نہیں تھی۔۔۔ن اور وہ اب نین کو پریشان نہیں کرے گی۔۔۔نین پوری طرح

اپنی پڑھائی پر دھیان دینے لگی۔

مصطفی نے اسے اپنے رنگ میں ڈھال لیا تھا۔۔۔وہ بالکل نین کو ویسا بنا گیا جیسا وہ چاہتا تھا۔۔۔بس ایک ہی کمی تھی کہ وہ اج بھی جہاں آرا سے ڈرتی تھی۔۔۔۔اور اس کا وہ ڈر مصطفی جا کر بھی کم نہیں کر پایا۔

آج اس کا رزلٹ تھا۔ مم مصطفی رزلٹ کارڈ لیتا کمرے میں گیا۔۔۔نین بیڈ پر ٹانگیں پھیلائے الف لیلہ پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

"ارے واہ جناب!!!!_ کہانیاں پڑھی جا رہی ہیں___"اس کی آواز سن کر نین نے جلدی سے کتاب بند کی۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

"آپ کب آئے۔۔۔"کتاب کو سائیڈ پر رکھتی اور اس سے پوچھنے لگی۔۔

"میں تو ابھی آیا ہوں لیکن تمہارا نامہ اعمال بھی میرے ہاتھ میں ہے۔۔۔"مصطفی نے رزلٹ کارڈ اس کے سامنے کیا۔۔وہ اچھل سے بیڈ پر کھڑی ہوئی۔۔

"مجھے دیں مصطفی۔۔۔مجھے دیکھنا ہے کہ رزلٹ کیسا آیا ہے۔"وہ ہاتھ پھیلا کر اس

سے رزلٹ کارڈ مانگنے لگی..

"بالکل بھی نہیں۔۔۔پہلے میں غور سے دیکھوں گا کہ کون سے تیر مارے ہیں تم نے۔۔۔پھر سوچ سکتا ہے۔۔۔"مصطفی اسے انکار کرتا کھول کر دیکھنے لگا۔۔

"نہیں مصطفی میں نے کہا نا میں پہلے دیکھوں گی...."اس نے اگے بڑھ کر رزلٹ کارڈ جھپٹنا چاہا۔۔

"بالکل بھی نہیں..."مصطفی اپنا ہاتھ بلند کر گیا...وہ بار بار اچھل کر رزلٹ کر چھیننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔مصطفی نے اس کی ایک نہیں چلنے دی۔۔۔وہ کبھی اس ہاتھ میں تو کبھی اس ہاتھ میں رزلٹ کارڈ کو اچھال رہا تھا۔

"مصطفی میں کہہ رہی ہوں چھوڑ دیں ورنہ میں شور مچاؤں گی...."اس نے مصطفی کو دھمکی دی...مصطفی ہنسنے لگا..

"ہاہاہا مچاؤ۔۔۔میں نے کب روکا ہے

۔۔۔ویسے بھی جو چیز میری دسترس میں آتی ہے۔۔۔اسے میں بالکل بھی نہیں

چھوڑتا۔۔۔"اس نے ایک جھٹکے سے اسے دوسرے ہاتھ میں کیا۔۔۔

نین ناراضگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"جائیں مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی..."وہ منہ بناتے بیڈ پر بیٹھ گئی...

"جو مرضی کرو لیکن چھوڑوں گا تو میں پھر بھی نہیں۔۔۔"مصطفی اسے دیکھتے

شرارت سے آنکھ ونک کرتے بولا۔۔۔

وہ گھور کر مصطفی کو دیکھنے لگی۔۔۔مصطفی چلتا ہوا اس کے ساتھ جگہ بناتا بیٹھ گیا۔۔۔

پھر رزلٹ کارڈ کھول کر پڑھنے لگا۔۔۔

"ارے واہ ریاضی میں صرف 40 نمبر....انگلش میں 45 نمبر....کمال کی بات

نہیں ہے..."

نین نے اس کے ہاتھ سے رزلٹ کارڈ جھپٹ لیا۔۔۔

"آپ کو کیا ہے۔۔۔پاس ہو گئی ہوں نا۔۔۔"

"ہاہاہاہاہا_____"مصطفی ہنسنے لگا۔۔۔

"ایسے پاس ہونے کا کیا فائدہ یہ تو انگریزوں کے دور کا بنایا ہوا ہے اصول ہے ____ 35 والا پاس ___"

مصطفی اسے چڑانے لگا۔۔۔

"دیکھیں مصطفی میں آپ سے کہہ رہی ہوں آپ پریشان مت کریں ___ جیسے جلدی جلدی تیاری ہوئی تھی ____ اس کے حساب سے میرے نمبر ٹھیک ہیں ___"

"اچھا تمہارے نمبر ٹھیک ہیں؟؟ _ کتنے نمبر ہیں؟؟ _ بتاؤ مجھے ___"

سینے پر ہاتھ باندھے وہ کھڑے ہوتے اس سے پوچھنے لگا۔۔

"میرے نمبر 397 نمبر ہیں _ "اس نے بڑے ہی فخر سے بتایا..

"چلو جناب اپ کہہ رہی ہیں.. تو مان لیتے ہیں... چلو اس خوشی میں آج مری چلتے ہیں۔۔ چیئر لفٹ پر سیر کریں گے۔ اور میں تمہیں نیو مری پارک بھی دکھاؤں گا ____ جلدی جلدی بچوں کو تیار کرو ___ ہم ابھی نکلتے ہیں _"

مصطفی جیسے ہی واپس مڑا۔۔۔نین وہاں سے غائب تھی۔۔

"ارے ایک تو یہ پوری بات نہیں سنتی۔۔۔پہنچ گئی ہو گی اپنے شہزادوں کے پاس۔۔۔میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے۔۔۔یہ نہیں کہ بندہ شوہر کو پیار سے ایک ہگ دے دے۔۔۔نہیں جنابِ عالیہ کو تو بھاگنے کی جلدی ہے۔۔۔"

وہ غصہ ہوتا الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔۔۔ایک سیاہ رنگ کا لباس نکالتے اس نے زیب تن کیا۔۔۔ویسے گرمی میں کوئی سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے تو مطلب کسی کی فرمائش ہے۔اس نے نین کا بھی سیاہ رنگ کا جوڑا نکال کر بیڈ پر رکھ دیا۔۔

آج وہ دونوں ایک جیسے کپڑے پہننے والے تھے۔۔۔

نین دس منٹ بعد کمرے میں واپس آئی۔۔۔

وہ تیار کھڑا تھا۔۔۔"ارے اپ نے اتنی گرمی میں یہ کالے رنگ کا جوڑا کیوں پہن لیا ہے_____؟؟؟_خدا کا خوف کریں کیوں خود کو مصیبت میں ڈال رہے ہیں _؟؟؟_"مصطفی جو سمجھ رہا تھا نین اسے سیاہ رنگ کے لباس میں دیکھ کر خوش

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو گی م۔۔۔اس کے طنزیہ جملے سن کر وہ منہ بنا گیا۔۔۔

"مطلب حد نہیں ہو گئی۔۔؟میں اتنی مشکل سے تمہارے لیے تیار ہوا ہوں۔۔۔۔اور تم الٹا خوش ہونے کی بجائے باتیں سنا رہی ہو۔۔؟؟ارے تمہاری جگہ پر حبہ ہوتی نا تو میری تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیتے تھے۔۔۔اسے تو سیاہ رنگ اتنا زیادہ پسند تھا کہ کیا بتاؤں۔۔۔۔"

جب کہ اس کی بات سن کر نین اداس ہو گئی۔۔۔۔اسے حبہ سے کوئی حسد نہیں تھی۔۔آخر وہ بھی تو اس کے شوہر اور بچوں کے ساتھ رہ گئی تھی۔۔۔۔اور حبہ تو ان کی زندگی میں کہی تھی ہی نہیں۔۔۔۔صرف ایک نام تھا۔۔۔جسے نین نے کھلے دل سے قبول کر لیا۔۔

"ایم سوری مجھے حبہ کا نام نہیں لینا چاہیے تھا۔۔۔۔تمہیں برا لگا نا؟؟؟؟_"مصطفی فوراً سے معذرت کر گیا۔۔

"نہیں نہیں مجھے برا نہیں لگا_میں تو چاہتی ہوں کہ حبہ کا نام ہمیشہ ہمارے ساتھ

رہے۔۔۔کسی کے چلے جانے سے اس کی جگہ بدلنی نہیں چاہیے۔۔۔میں آپ کی دوسری بیوی ہوں۔۔۔۔اور حبہ پہلی بیوی تھی۔۔۔۔

اور میں کبھی بھی ان کی جگہ نہیں لوں گی۔۔۔۔بہت پیارے لگ رہے ہیں آپ

"_

اس نے آگے بڑھ کر مصطفی کی قمیض کے بٹن بند کرتے کہا۔۔۔اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر مصطفی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔مصطفی کو اس میں سے ایک حبہ جیسی مہک آتی تھی۔۔۔۔

یوں جیسے حبہ چہرہ بدل کر اس کے سامنے کھڑی ہو۔۔۔اس سے پہلے وہ جذبات میں بہتا۔۔۔وہ جھٹ سے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

نین انکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا___؟_آپ کو برا لگا۔۔۔"اسے یوں پیچھے ہٹتے دیکھ نین پوچھنے لگے۔۔۔

"نہیں نہیں مجھے برا نہیں لگا...میں تو کہہ رہا تھا کہ یہ کپڑے پہن لو۔۔آج ہم

دونوں ایک جیسے کپڑے پہنیں گے۔۔۔"

مصطفی نے بیڈ پر پڑا سیاہ رنگ کا لباس اسے پکڑایا۔۔۔ جس میں ریڈ کلر کا کنٹراسٹ بھی موجود تھا۔۔۔اس نے منہ بناتے جوڑے کو دیکھا۔۔۔۔پھر مصطفی کی خوشی کے لیے اسے پہننے چلی گئی

۔۔

پانچ منٹ بعد وہ کپڑے پہن کر باہر آئی۔۔۔

آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے ننناس نے اپنے بالوں کو کھولا۔ ممم اتنے لمبے بال مصطفی تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی زلف کا اسیر تھا۔۔۔جب پہلی بار اس کے کھلے بال دیکھے تھے تو مصطفی ان زلفوں کے لیے پاگل ہو گیا تھا۔۔۔۔بے خودی میں آگے بڑھتے اس کے بالوں کو پکڑا۔۔۔۔

نرم و ملائم بھورے بال۔۔۔اس کی گوری رنگت پر بے حد جچ رہے تھے۔۔وہ

بالکل کسی باربی کی طرح لگ رہی تھی۔۔

"تمھارے بال بہت زیادہ خوبصورت ہیں۔۔اور ان میں سے ایک الگ ہی خوشبو آتی ہے۔۔۔ کبھی بھی انہیں کٹوانا نہیں

۔۔۔مجھے تو تمہارے بال بہت زیادہ پسند ہیں۔۔۔اور ہاں کھلے مت چھوڑنا نظر لگ جاتی ہے۔۔۔"

وہ برش پکڑ کر اس کے بالوں میں خود ہی کرنے لگا۔۔پھر اس کے بالوں کی چٹیا بنائی۔۔۔

"اب لگ رہی ہو نا تم خوبصورت۔۔۔"مصطفی نے اس کا چہرہ پکڑ کر پیشانی پر لب رکھے۔۔

"میں تمہاری بہت زیادہ عزت کرتا ہوں۔۔۔۔ہمارے بیچ محبت کا رشتہ ہو یا نہ ہو لیکن احترام کا رشتہ ہمیشہ رہے گا۔۔۔"

"اور میں آپ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔۔ایک طرف سے محبت ہو گئی اور

ایک طرف سے احترام اور کیا چاہیے۔۔۔"

وہ آگے بڑھتے مصطفی کے گلے لگ گئی۔۔۔ مصطفی کو ایک دم سے ہنسی آئی۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟_

"پھر سے تمہارے دل میں ٹرین یا کوئی اور گھنٹیاں تو نہیں بجنے لگ گئیں۔۔۔"

وہ جو اس سے تعریف سننا چاہتی تھی۔۔اس کی بات سن کر جھٹ سے پیچھے ہٹی۔۔۔"آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے میں نیچے جا رہی ہوں۔۔ آنا ہو تو آ جایئے گا۔۔۔"

وہ ناراضگی سے اسے کہتی باہر چلی گئی۔۔ مصطفی بھی ہنستا ہوا اپنا ضروری سامان اٹھا کر اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھتے مری کے لیے روانہ ہو گئے۔۔

شام کے وقت وہ لوگ مری پہنچے۔۔ مصطفی نے ہوٹل کا ایک کمرہ بک کروا لیا۔۔

تینوں بچے اور نین دو بیڈ پر جا کر قبضہ جما گئے۔۔

جبکہ مصطفی ایک کونے میں کھڑا کسی مظلوم کی طرح ان چاروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے یہ بتاؤ... پیسے میں نے بھرے ہیں... لے کر میں آیا ہوں... اور تم لوگ مجھے ہی سونے کے لیے جگہ نہیں دے رہے..."

انہوں نے مصطفی کی بات کو اگنور کیا اور آپس میں کھیل کود میں مصروف رہے

مصطفی نے اگے بڑھتے نین کو اٹھا کر صوفے پر پھینکا۔۔۔ خود جا کر بیٹھ کر دراز ہو گیا۔۔۔

"چلو تم لوگ بھی اٹھو اور اپنی ماں کے پاس جاؤ... مجھے بہت نیند آ رہی ہے.."

اس نے بچوں کو ڈانٹا۔۔۔ بالاج مصطفی کے پیٹ بھر چڑھ گیا۔۔۔ حورب اس کی ٹانگیں کھینچنے لگی۔۔۔

جبکہ چھوٹا داور سر کی طرف سے آتے اس کے کان کھینچنے لگا۔

"آپ نیچے جائیں.. بیڈ پر ہمیں اپنی ماما کے ساتھ سونا ہے۔۔۔

"یس ڈیڈ۔۔داور مما پاس جانا ہے۔۔۔"داور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مصطفی کو بیڈ سے نیچے دھکیلنے لگا۔۔۔

نین جو جوالہ مکھی بنی اسے دیکھ رہی تھی۔۔آگے بڑھ کر مصطفی کی ٹانگ سے کھینچ کر اسے بیڈ سے نیچے پھینکا۔۔۔

بچوں نے اس کام میں اس کی بہت مدد کی۔۔۔اب مصطفی نیچے قالین پر گرا ہوا تھا۔۔اور نین بچوں کے ساتھ بڑے ہی مزے سے بیڈ کر لیتی تھی۔۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے بھی سونا ہے..."اس نے بچوں کو بیچ میں دھکیلتے اپنی جگہ بنائی۔۔۔اب ایک سائیڈ پر نین اور دوسری سائیڈ پر مصطفی تھا۔۔۔

اور بیچ میں وہ تینوں بچے۔۔۔

"مصطفی کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟؟_آپ ادھر صوفے پر سو جایئے ہمیں سونے دیں۔"

نین نے گردن اٹھاتے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔جس کا مصطفی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔

۔وہ آرام سے آنکھیں بند کرتا۔۔۔ڈھیٹ بن کر سوتا رہا۔۔۔بچوں نے بہت شور کیا۔۔۔

لیکن مصطفی نے ان کی باتوں پر کان نہیں دھرے۔۔ تھک ہاڑ کر سب لوگ سو گئے۔۔۔

صبح کے وقت مصطفی کی آنکھ کھلی۔۔۔

وہ لوگ ابھی بھی سو رہے تھے۔۔ نین نے داور کو اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا۔۔ جبکہ حورب اور بالاج ٹانگوں کی طرف سو رہے تھے۔۔

"ایک تو یہ بچے بھی نا.. جب ادھر اتنی جگہ ہے تو ٹانگوں میں کیا تیل کھود رہے ہیں۔۔۔"

انہیں اٹھا کر سیدھا لٹایا دوسری سائیڈ سے آتے نین کے گال پر پیار کیا۔۔۔پھر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

"ایک تو یہ بندہ بھی نا کچھ عجیب سا ہی ہے۔۔۔بچوں کا بھی لحاظ سے نہیں کرتا

۔۔۔"نین نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بیگم یہ جو آپ میری شان میں فرمودات سنا رہی ہے نا۔۔۔انہیں تھوڑا بلند آواز میں سنایئے۔۔۔تاکہ مجھے پتہ چل سکے کہ آپ کون سے قصیدے پڑھ رہی ہیں۔۔۔"

مصطفی نے اندر کھڑے بلند اواز میں کہا۔۔وہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔۔۔۔سب لوگ فریش ہو کر ناشتہ کرنے چلے گئے۔۔

بچوں نے انڈہ پراٹھا کھایا۔۔نین نے اپنی پسند کے دال چاول۔۔۔جبکہ مصطفی نے صرف چائے پی۔۔۔وہاں سے وہ لوگ سیدھا مال روڈ مری گئے۔

"ایک ڈالر سیل باجی..ایک ڈالر سے آجائیں باجی۔۔آجائیں۔۔۔ایک ڈالر سیل۔

"

وہ لوگ جیسے ہی اندر داخل ہوئے۔۔۔ایک شور سا اٹھا۔۔۔دکان والے بلند آواز میں کسٹمرز کو بلا رہے تھے۔۔۔کہیں جوتوں کی سیل لگی ہوئی تھی۔۔تو کہیں بیگز کی

۔۔

نین ایک دکان پر گئی۔۔۔وہاں سے اس نے اپنے لیے ایک پختون سٹائل کا جوڑا لیا

۔۔۔

مصطفی کو بھی وہ بہت پسند آیا۔۔پھر انہوں نے بچوں کے لیے کچھ چیزیں خریدیں

۔۔۔آگے بڑھے تو تصویروں والوں میں کھڑا تھا۔۔

"بھائی تصویر بنوالیں۔۔تصویر بہت اچھی آئے گی۔۔۔ابھی نکال کے دے دوں گا

۔۔۔"

"ارے بھائی ہمارے پاس موبائل ہیں..ہم بنالیں گے۔۔"

نین نے صاف صاف انکار کیا۔۔۔مصطفی بھی بچوں کے ہاتھ پکڑے آگے بڑھنے

لگا۔۔

"ارے بنوالیں نا۔۔کیا ہو جائے گا۔۔۔اتنی اچھی فیملی ہے۔۔۔ایک دو تصاویر

بنوانے سے کون سا کچھ ہو جائے گا۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تصویر والا بھی ان کے پیچھے پیچھے رہا۔۔۔ تھک ہار کر مصطفی ان کی بات مان گیا

۔۔۔

"چلو بھائی آپ اپنا شوق پورا کر لیں..."

ان لوگوں نے دو تصویریں بنائی۔۔۔

"اب بتائیں کتنے پیسے بنے۔۔۔

"بھایا دو ہزار روپیہ ہوا.."

"کیا تصویر بنائی ہے کوئی سونے کے پھول تھوڑی جڑے ہیں... کہ دو ہزار روپیہ بن گیا۔۔"

www.novelsclubb.com

"بھیا دیکھیں ناچار تصویریں بنوائی ہیں... ایک تصویر کا 500 روپے تو 2 ہزار ہو گیا..."

مصطفی کو تو اس بندے کی چالاکی پر بہت غصہ آیا۔۔اب تصویریں ان کے پاس چھوڑ تو سکتا نہیں تھا۔۔۔اسی لیے وہ چارہ تصویریں لیتے وائلٹ سے دو ہزار نکال کر اس

کے حوالے کر گیا۔۔۔

لو ویسے اتنی بے ایمانی کرنی نہیں چاہیے۔۔۔ جتنی تم لوگ کر رہے ہو۔۔۔" وہاں سے وہ لوگ سیدھا چیئر لفٹ پڑ گئے۔

"مصطفی بچے ڈر جائیں گے.. بچوں کو اس پر نہیں چڑھانا چاہیے.."

اتنی بلندی دیکھ کر نیند تو خود دل پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔۔۔

"کہاں وہ اس میں داخل ہوتے ہیں...

"ہاں تو میں نے کب کہا بچے چڑھیں گے... یہاں پر تو تم چڑو گی۔۔"

"نہیں نہیں میں نے نہیں جانا..." وہ پیچھے ہوئی۔۔

"کیوں نہیں جانا.؟. چلو بیٹھو..." مصطفی نے زبردستی اسے بٹھایا۔۔

جیسے ہی وہ چلی نین کی چیخیں بلند ہوتیں گئیں۔۔۔

"ارے کوئی بچالو۔۔ میری جان نکل رہی ہے۔ کوئی تو آجاؤ مدد کے لیے۔۔"

جبکہ دوسری سائیڈ پر آتی چیئر لفٹ پر کچھ نوجوان بیٹھے تھے۔۔اسے یوں چیختے دے

ان لوگوں نے زور زور سے قہقہے لگائے۔۔۔

جبکہ نین کے ساتھ بیٹھی لڑکی کانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔وہ خود بھی بہت ڈری ہوئی تھے۔۔۔

"یااللہ بچالے۔۔یااللہ میرے تمام گناہ معاف کردے۔۔۔۔میں نے جو بھی گناہ کیے ہیں۔۔ان کو معاف کردے۔یااللہ میں سب کو معاف کرتی ہوں۔۔۔بس یہاں سے مجھے نکال دے۔۔۔"

وہ آنکھیں بند کیے زور زور سے دعائیں مانگ رہی تھی۔۔نین اپنا ڈر بھول کر اس لڑکی کی دعائیں سنتی زور زور سے ہنسنے لگی۔۔

"ارے تم کون سا ابھی مر رہی ہو۔۔یا تمہارے سامنے عزرائیل کھڑا ہے۔۔جو ایسے معافی مانگ رہی ہو معافی تو تب مانگنی چاہیے۔۔جب انسان آسانی میں ہو۔ مشکل میں معافی مانگنا کون سا معافی مانگنا ہوتا ہے۔۔۔وہ تو ایسے ہے جیسے سر پر بندوق رکھی ہو۔۔اور کہا جائے توبہ کر معافی مانگو۔۔معافی تک مانگو جب تم پر آسانی

تب۔۔تم پر کوئی پریشر نہیں ہوگا۔۔تم سچے دل سے معافی مانگو گے۔۔اور اللہ تو نیتوں کا حال جاننے والا ہے۔۔۔"

تم چپ کرو مجھے خوف آرہا ہے۔۔۔"

"ارے مجھے لگتا ہے تمہیں گھبراہٹ ہو رہی ہے___بس تھوڑی دیر رکو ہم لوگ واپس جا رہے ہیں"

وہ لوگ واپس آئے۔۔جیسے ہی وہ لوگ واپس مڑنے لگے۔۔۔اس لڑکی کی انکھیں بند ہو گئیں۔۔

"ارے تمہیں کیا ہوا سنو.."اس نے چیک کیا۔۔

مصطفی یہ لڑکی مر گئی ہے۔۔اسے سانس نہ لیتے دیکھ نین نے بلند آواز میں چلاتے ہوئے کہا۔۔۔تھوڑی دیر میں چیئر لفٹ واپس آگئی۔۔۔

کچھ لوگوں نے اس لڑکی کو باہر نکالا۔۔۔وہ سچ میں مر گئی تھی_؟؟"

یہ زندہ ہے بس بیہوش ہو گئی ہے۔۔۔وہ اسے لے گئے۔۔

بس پھر نین کا دل خراب ہو گیا۔۔۔ کہیں بھی گھومنے پھرنے کا جی نہیں چاہا۔۔۔

"چلیں مصطفی واپس گھر چلتے ہیں... مجھے اب یہاں پر نہیں گھومنا۔۔۔۔"

مصطفی جو ابھی اور گھومنے پھرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔اس کے یوں اصرار کرنے پر

بچوں کے ساتھ اسلام آباد واپس لوٹ گیا

۔۔۔بچے بہت اداس تھے۔۔۔ لیکن نین کی وجہ سے چپ ہو گئے۔

وقت کا کام گزرنا ہے وہ گزر ہی جاتا ہے۔۔اظہر نے جہاں آرا کو واپس نہیں آنے

دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر نین کے دسویں کے پیپر بھی نزدیک آ گئے۔۔۔

مصطفی نے اس کی بہت تیاری کروائی۔۔۔

نین پوری محنت کے ساتھ پیپروں کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔ادھر پیپر ختم ہوئے

اور ادھر مصطفی نے اپنی زندگی کا آغاز نین کے ساتھ کیا۔۔۔۔

اسے مصطفی کے گھر آئے۔۔۔دو سال ہو گئے داور اب تین سال کا ہو گیا تھا۔۔۔۔

نین کا میٹرک ہو گیا۔۔۔اس نے 790 نمبروں کے ساتھ میٹرک پاس کیا ۔۔ مصطفی کسی کام کے سلسلے میں دو مہینے کے لیے گھر سے دور چلا گیا۔۔۔۔

نین نے بچوں کو سنبھال لیا۔۔۔اب تو داور بھی سکول جانے لگا تھا۔۔۔

حور ب آٹھ سال کی ہو گئی تھی۔۔۔جبکہ بالاج چھ سال کا۔۔

آج صبح سے نین کی طبیعت بہت زیادہ خراب لگ رہی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی کچھ کھاتی بار بار الٹ دیتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفینہ کے ساتھ وہ ڈاکٹر کے کلینک گئی۔۔۔

جہاں پر اسے پتہ چلا کہ وہ ماں بننے والی ہیں۔۔۔۔

یہ سن کر تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سمائی۔۔ابھی مصطفی کا واپس انا دو مہینے تک ممکن نہیں تھا۔۔گھر آ کر اس نے مصطفی کو کال ملائی۔۔۔

تیسری بیل پر کال پک کر لے گئی۔۔۔

"ارے ہاں بیگم صاحبہ کیا ہوا۔۔؟؟ کیا برتن نہیں دھوئے جا رہے یا کھانا نہیں بنایا جا رہا۔؟؟۔۔"

کال پک کرتے ہی مصطفی بڑے ہی لاڈ سے پوچھنے لگا۔۔۔

"برتن بھی دھو لیے ہیں۔۔۔ کھانا بھی بنا لیا ہے۔۔۔ابھی یہ کہنا تھا کہ آتے ہوئے جونیئر مصطفی کے لیے ڈائپر لیتے آیئے گا۔"

وہ مصطفی کو بتاتے ہوئے بلش کرنے لگی۔۔۔ جبکہ مصطفی اس کی بات سمجھا نہیں۔۔

"کیا مطلب_____ کیا داور ابھی بھی بستر گیلا کرتا ہے_____ مجھے پہلے ہی شک تھا۔۔۔ڈائبٹیز کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہو گی۔۔۔ لیکن ڈاکٹر نے تو کہا تھا وہ مکمل ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔۔تو اب کیسے؟؟_

"خیر ایسے کرو فہیم کو کہہ دو۔۔ وہ ڈائپر منگوا دے گا۔۔۔اور داور کو سکھاؤ کہ بستر خراب نہیں کرتے۔۔۔"

مصطفی تو آگے سے شروع ہی ہو گیا۔۔۔

نین اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔۔۔

"مصطفی اپنی عمر دیکھیں اور اپنی باتیں دیکھیں۔۔۔جونیئر کا مطلب جو سب سے چھوٹا ہو۔۔آپ اتنے بچے تو نہیں ہیں جو یہ بھی نہیں سمجھ رہے کہ چھوٹا بچہ آنے والا ہے۔۔۔۔"

"کیا مطلب چھوٹا بچہ آنے والا_____ کہاں سے منگوا رہی ہو چھوٹا بچہ ؟؟؟_

دیکھو نین مجھے ہمارے بچوں کے علاوہ کسی اور کا بچہ نہیں چاہیے_____"

مصطفی ابھی بھی اس کا بات سمجھا نہیں تھا۔۔

"ارے میرے کھڑوس میجر۔۔۔کسی کا بچہ نہیں ہمارا اپنا بچہ آنے والا ہے۔۔آپ پاپا بننے والے ہیں۔۔۔" نین نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

جب کہ مصطفی اس کی بات پر یقین ہی نہیں کر پایا۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو___ ؟_ یہ کب ہوا_ ؟؟_ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خود ڈاکٹر لے کے پاس جاتا"

مصطفی کو ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوش ہو رہا تھا۔۔۔

"تم فون رکھو میں آج ہی چھٹی کے لیے بات کرتا ہوں۔۔۔ کل تک میں وہاں پر موجود ہوں گا۔۔۔۔"

"لیکن مصطفی آپ کا کام___ ابھی ہفتہ پہلے تو گئے ہیں آپ؟؟؟_"

نین نے کہنا چاہا تبھی مصطفی اسے بیچ میں ہی ٹوک گیا۔۔۔

"میرا کام ہو جائے گا____ اس کی فکر نہ کرو___ میں ایک ہفتے کی چھٹی لے لوں گا_$ اس کے بعد واپس آ جاؤں گا____ اب جلدی سے فون رکھو۔۔۔۔ میں جا کر بات کرتا ہوں۔۔"

"ٹھیک ہے میں رکھتی ہوں___"

"سنو نین___" وہ فون کٹ کرنے لگی۔۔۔۔

جب مصطفی نے اسے پکارا

"جی_"

"آئی لو یو۔۔۔مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔۔اور اتنی کہ میں تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔'اسے کہہ کر مصطفی کال کٹ کر گیا۔۔

نین ابھی بھی مصطفی کی بات پر غور کر رہی تھی۔۔۔۔کیا اس نے سچ میں اسے اظہار محبت کیا___؟"

اس کا دل گیا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے۔۔۔لیکن اس نے خود پر کنٹرول کیا۔۔۔

وہ خوش ہوتے باہر نکلی۔۔۔جب لاؤنج میں کھڑی جہاں آرا پر اس کی نظر پڑی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی نین کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔۔۔

مصطفی کی غیر موجودگی میں وہ اس کا کیا حشر کر دے گی۔

وہ مردہ قدموں سے چلتی جہاں آرا تک گئی۔۔۔

"سلام دادی____آپ کب آئیں۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

جہاں آرا نے اگے بڑھتے ایک تھپڑ اسے لگایا۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے پوتے کے نزدیک جانے کی___؟_اب تم اس کے بچے کی ماں بن کے اس گھر پر قرضہ جمانا چاہتی ہو___؟"جہاں آرا نے اس کے خوبصورت ریشمی بالوں کو دبوچتے ایک اور تھپڑ اسے لگایا۔۔۔

"دادی کیا کر رہی ہیں آپ.... چھوڑیں مجھے_"وہ خود کو چھرانے لگی۔۔۔

"تو یہ بتا تم نے میرے پوتے کو کیسے پاگل بنایا ہے۔۔۔اس خوبصورت چہرے کی وجہ سے۔۔"جہاں آرا نے اسے ایک اور تھپڑ لگایا۔۔

نین کا تو سر گھوم گیا۔۔جہاں آرا اس سے بڑی تھی۔۔اوپر سے مصطفی کی دادی۔۔

"دادی پلیز۔۔آپ کچھ تو خیال کریں۔۔میں مصطفی کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔اگر کچھ ہو گیا تو___"

وہ جہاں آرا کی منتیں کرنے لگی۔لیکن اس پر کچھ اثر نہیں ہوا۔۔۔سفاکی کے انتہا

کرتے اس نے نین کے بال کاٹ ڈالے۔۔

"بڑی دادی آپ کیا کر رہی ہیں ہماری ماما کو کیوں مار رہی ہیں۔۔اور ان کے بال کیوں کٹ کیے ہیں۔۔۔ حورب نے جہاں آرا کو پیچھے دھکیلا۔۔۔ لیکن اس میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ اتنی صحت مند عورت کو ہلا پاتی۔۔۔

جہاں آرا نے اسے پیچھے دھکیلا۔۔

نین نے تڑپ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"دادی آپ اسے تو کچھ نہ کرنا.... بچی ہے.."

ادھر بالاج نے جہاں آرا کو دھکیلا۔۔ چھوٹا سا داور بھی نین کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"آپ بہت گندی ہیں۔۔۔ ہماری مما کے ساتھ برا کر رہی ہیں۔۔۔"تینوں بچے جہاں آرا کے سامنے ڈٹ گئے۔

"تم جیسی چنڈال عورتیں ہوتی ہیں۔۔ بدکردار جو کہ ہمارے گھروں کے شریف

لڑکوں کو اپنی معصومیت کے جال میں پھنساتی ہیں۔۔۔۔پھر انہیں اپنے حسن کے جلوے دکھا کر ان کے بچوں کی مائیں بن جاتی ہیں۔۔۔۔ارے تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔تم سے بڑا تھا وہ۔۔۔۔

پھر بھی تم نے اس سے شادی کر لی۔۔۔اور اب یہ نیا تماشا۔۔۔۔جہاں آرا کو نین سے شروع سے ہی نفرت تھی

"دادی خدا کا خوف کریں کچھ" وہ خود پر لگے الزام پر تڑپ گئی۔۔۔

"چپ کرو تم... سفینہ سفینہ بچوں کو لے جا کر ان کے کمرے میں بند کرو۔۔"

"لیکن بی بی۔۔"

www.novelsclubb.com

سفینہ نے کہنا چاہا۔۔

جہاں آرا نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔سفینہ بچوں کو پکڑ کر جانے لگی۔۔

بچے نین کے پاس جانے کے لیے تڑپنے لگے۔۔۔

"چھوڑو سفینہ آنٹی۔۔۔ہم نے اپنی مما کے پاس جانا ہے۔۔وہ خود کو چھڑانے کی

کوشش کرنے لگے۔۔"

سفینہ تو حکم کی پابند تھی۔۔اس نے جا کر بچوں کو کمرے میں بند کر دیا۔۔۔

جہاں آرا نے نین کا ہاتھ پکڑ کے اسے گھر سے باہر نکال دیا۔۔

"جاؤ تم جیسی عورتیں ہمارے گھر کی بہو بننے کے قابل نہیں ہیں ننننخبردار اس گھر میں قدم رکھا تو۔۔"

"دادی میں نہیں جاؤں گی۔۔جب تک مصطفی نہیں آئیں گے میں نہیں جاؤں گی۔۔"

نین نے جانے سے انکار کر دیا۔۔۔

"تو ٹھیک ہے میں ان بچوں کو مار ڈالوں گی...اور تم جانتی ہو نا میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔"

جہاں آرا نے اسے دھمکی دیتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا منن

نین اس کی باتوں میں آئی گئی۔۔۔

نہیں آپ انہیں مت ماریے گا میں جا رہی ہوں۔۔ جہاں آرا کے آگے ہاتھ جوڑتے وہ اس گھر سے نکل گئی۔۔

نین کہاں گئی پتہ نہیں۔۔ بچوں کو رات بھر کمرے میں بند رکھا گیا۔۔ صبح انہیں کمرے سے نکالا گیا۔ وہ دوڑ کر باہر گئے۔۔

نین موجود نہیں تھی۔۔ پھر اس کے کمرے میں دیکھا۔۔۔ داور تو اب باقاعدہ رونے لگا تھا۔ جبکہ حورب اور بالاج نین کو پورے گھر میں تلاش کر رہے تھے۔۔۔ جہاں آرا بڑے ہی مزے سے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔ سامنے اس کا پسندیدہ اورنج جوس پڑا تھا۔۔۔

نین کو گھر سے نکال کر اسے دلی سکون ملا تھا۔۔۔ اس نے پہلے ہی یہ کام کر دینا تھا۔۔۔ لیکن اظہر نے اسے واپس نہیں آنے دیا۔۔۔ یہ تو بڑی مشکل سے وہ بہانہ بنا کر واپس آئی اور یہاں آ کر اسے پتہ چلا کہ۔۔ نین مصطفی کے بچے کی ماں بننے والی

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔

بس مصطفی کو گھر نہ پا کر اسے موقع مل گیا۔۔اور اس نے نین کو گھر سے نکال دیا۔۔

آج وہ پورے ہفتے بعد گھر لوٹا تھا۔۔ہاتھوں میں کئی بیگز تھے۔جو اپنے بیوی بچوں کیلئے لایا تھا۔۔

جیسے ہی دروازے کی دہلیز پار کی اس کے کانوں میں حورب کے چلانے کی آواز آئی ۔۔۔وہ چلتا ہوا اندر گیا۔۔

"آپ بری ہیں بڑی دادی۔۔ہماری ماما کو نکال دیا۔۔ہمارا چھوٹو بے بی آنے والا تھا۔۔۔"وہ جو آٹھ سالہ حورب کو ڈانٹنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔اس کی بات سن کر قدم خود بخود تھم گئے۔۔۔

"ارے وہ ماں نہیں تھی تمہاری۔۔تمہاری ماں مر گئی۔۔وہ بھگوڑی تو گورنس بن کر آئی تھی اور میرے پوتے کو قابو کر لیا۔۔۔"

جہاں آرا بیگم تنفر سے بولیں۔ جبکہ مصطفی کے ہاتھ سے بیگز وہیں گر گئے۔۔ وہ تیز تیز چلتا اپنی دادی تک آیا۔۔۔

"کیا بولا آپ نے۔۔؟ میری بیوی کے بارے میں۔۔؟؟_" وہ دوبارہ ان کے الفاظ سننا چاہتا تھا۔۔

"اچھا ہوا تم آ گئے مصطفی۔ میں کہا تھا نا وہ بھاگ جائے گی۔۔ دیکھو بھاگ گئی وہ۔۔" دادی تو مصطفی کو دیکھتے ہی بڑی چالاکی کا مظاہرہ کرتے اسے بتانے لگیں۔۔

"نہیں ڈیڈ۔ بڑی دادی نے مما کو دھکے دے کر نکالا۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ کہتا حورب نے جھٹ سے بتایا۔۔ سلطانہ بیگم سٹپٹائیں۔۔

"ارے لڑکی کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔ دیکھ رہے ہو مصطفی یہ کیسے زبان چلا رہی ہے۔۔۔" جہاں آرا بیگم نے ہمیشہ کی طرح مصطفیٰ کو اپنی سائیڈ کرنا چاہا۔۔ تبھی وہاں چھ سالہ بالاج اور تین سالہ داور بھی آ گئے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔ بڑی دادو نے مما کے بال کاٹے انہیں چکس پر مارا بھی۔۔" بالاج نے آ کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شکایت لگائی۔۔۔

"یس ڈیڈ۔۔ گرینی نے بیڈ ورڈ بولے۔۔انہیں بولا وہ کریکٹر لیس ہیں۔۔"داور نے اسکی تائید کی۔۔۔

مصطفی کبھی بچوں کو تو کبھی اپنی دادی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔"کیا بگاڑا تھا نین نے آپکا___؟؟"

اسے اپنی دادی پر افسوس ہو رہا تھا۔وہ کیسے اتنا برا رویہ رکھ سکتیں تھیں کسی کے بھی ساتھ۔۔۔اور نین جو اتنی مصیبتوں کی ماری تھی۔۔اس کے ساتھ کیوں۔۔

"دیکھ مصطفی وہ بھگوڑی تھی۔۔دادی نے بولنا چاہا جب مصطفی نے ٹوک دیا۔۔

"بھگا کر بھی میں ہی لایا تھا۔۔اگر ظلم سے بھاگنا بھگوڑا پن ہے۔۔تو میں میجر مصطفی کمال بڑے فخر سے کہتا ہوں وہ بھگوڑی تھی۔۔

آج آپ نے میری عزت کو دربدر کر کے اچھا نہیں کیا۔۔اس نے بہت مشکل سے خود پر قابو پایا۔۔۔

اگر آپ میری بزرگ نا ہوتیں تو حشر کر دیتا آپکے۔۔۔"اپنے تینوں بچوں کو لیتا وہاں سے چلا گیا۔۔

جہاں آرا بیگم نے اسے دور تک جاتے دیکھا۔۔وہ تھا ہی ایسا۔۔ان کا اکھڑ مزاج پوتا۔۔۔ان کے بڑے بیٹے کی اکلوتی اولاد۔۔جو آج جا چکا تھا کبھی نا آنے کیلئے۔۔۔

نین گھر سے تن تنہا نکل آئی تھی۔۔کہاں جانا تھا نہیں پتہ تھا۔۔۔

اس کے پاس صرف کچھ ہزار روپے تھے۔جو خوش قسمتی سے صبح داور نے کھیلتے ہوئے اس کے دوپٹے کے پلو سے باندھے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ جا کر ٹرین میں بیٹھ گئی۔۔

"کہاں جانا ہے آپ نے میڈم۔۔؟؟_

"یہ ٹرین کہاں پر جا رہی ہے___؟"

اپنے آنسو صاف کرتے وہ سامنے کھڑے شخص سے پوچھنے لگی۔۔

"یہ تو حیدرآباد جائے گی۔۔"

"تو بس بھی ایک حیدرآباد کا ٹکٹ دے دیں۔"

اس نے ٹکٹ کاٹ کر نین کو دے دیا۔۔پھر پیسے لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔

نین کے ساتھ ہی ایک عورت بیٹھی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر اسے روتے دیکھتی رہی۔۔

"کیا ہوا بچی کیوں رو رہی تھی___؟"وہ پوچھنے لگی۔۔

"جب سر سے سائبان چھن جائے تو رونا پڑتا ہے۔۔۔میں بے آسرا ہو گئی ہوں۔۔

کوئی نہیں بچا میرا۔۔۔اسی لیے اپنے نصیب کو رو رہی ہیں۔۔۔"

وہ بنا اس عورت کی طرف دیکھے جواب دے گئی۔۔۔اس عورت نے ان کے سر پر

ہاتھ رکھا۔۔۔

"تم نیلم کی طرح انمول ہو۔۔۔بس کوئی سنبھالنے والا چاہیے۔۔۔میرے ساتھ

چلو گی؟؟_"نین نے جھٹ سے نظریں اٹھا کر اس عورت کو دیکھا۔۔

"آپ مجھ انجان کو کیوں اپنے ساتھ لے جائیں گی۔۔اور مجھ پر اعتبار کر لیں گی___؟"اپنے انسو صاف کرتے ہوئے پوچھ گئی۔۔۔وہ عورت ہنسنے لگی۔۔۔

"اعتبار تو سگے باپ پر بھی نہیں آتا۔۔لیکن کیا کریں دنیا میں رہنا ہے۔۔۔تو ایک بار تو کر ہی سکتے ہیں۔۔۔یہ میری بیٹی ہے مریم۔۔"

اس نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"میرا نام رشیدہ ہے۔۔محلے والے مجھے رشیدہ خالہ کہتے ہیں۔۔"نین اس کے ساتھ چل پڑی۔۔

رشیدہ خالہ اسے اپنے گھر لے گئی۔۔۔

پتہ نہیں زندگی کیا کرنے والی تھی۔۔۔پر نین اب نیلم بن گئی۔۔

رشیدہ خالہ نے سب کو اس کا نام نیلم ہی بتایا۔نن اور کہا کہ وہ اس کے دور کی رشتہ دار ہیں۔۔

نیلم دن رات ان لوگوں کو یاد کرتی رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت تیزی سے گزرا۔۔ نیلم کے گھر دو خوبصورت صائم اور دائم پیدا ہوئے۔۔۔

خالہ رشیدہ سے اجازت لے کر وہ ایک بار پھر سے آخری کوشش کرنے کے لیے اس گھر گئی۔۔۔

فہیم نے اسے دیکھتے ہی دروازہ کھولا۔۔

"ارے بی بی آپ۔۔۔اور یہ بچے؟؟؟_۔۔اس نے ایک بچے کو اٹھایا۔۔وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

"ارے یہ تو اپنے داور بابا کی طرح لگ رہا ہے۔۔"

چھوٹے صائم کو اٹھاتے اس کی چھوٹی سی ناک کو دبایان۔صائم رونے لگا۔۔ تبھی سفینہ بھی وہاں پر آگئی۔۔سفینہ نے دائم کو اٹھایا۔۔

"بڑے ہی پیارے بچے ہیں بی بی آپ کے۔۔" وہ دونوں بچوں کو پیار کر رہے تھے۔۔۔جہاں آرا وہاں پر آئی۔۔

"دادی دیکھیں نا میں مصطفی کے بچے لائی ہوں۔۔آپ مجھے اندر آنے دیں۔۔میں

مصطفی کو بچے دکھانا چاہتی ہوں۔۔۔"

اس نے التجا کی۔۔

"جاؤ لڑکی یہاں سے۔۔ مصطفی تو تمہارے جاتے ہی اس گھر سے چلا گیا تھا۔۔اب یہ گھر صرف میرا ہے۔۔۔ نکل جاؤ اس گھر سے۔۔"

"دادی خدا کے لیے ان بچوں کو اپنے باپ کی ضرورت ہے۔۔بس ایک بار مصطفی کو دکھا کر ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی۔۔۔"

اس نے آخری بار منت کی۔۔ لیکن جہاں آرا نے سنی اس کی.

"نکلو یہاں سے۔۔ جہاں آرا اسے دھکے دینے لگی۔۔۔

"بس کریں دادی بہت ہو گئی۔آپ بڑی ہیں میں لحاظ کر رہی ہوں۔۔ لیکن کب تک۔۔آپ تو خدا ہی بن گئی ہیں۔۔ارے خدا کے لاٹھی بے اواز ہوتی ہے۔۔ دیکھیے گا آپ کو اکے کیے کی سزا ضرور ملے گی___"

جہاں آرا بڑے ہی مغرور انداز میں ہنکارتی ہوئی اندر چلی گئی۔۔

"بڑی بیگم صاحبہ سچ کہ رہی ہیں۔۔صاحب تو آپ کے جانے کے بعد اس گھر سے چلے گئے تھے۔۔۔"

نین کو بہت افسوس ہوا۔۔

وہ ان سب کو بچے دکھانا چاہتی تھی لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔۔

"سفینہ میرا ایک کام کرو۔بچوں کے کمرے میں چھوٹی دراز میں البم پڑی ہے۔۔ جس میں ان کی تصویریں ہیں۔۔۔بس وہ ایک البم مجھے لا دو۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔۔"

نین اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

سفینہ اس کے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

"ارے نہیں نہیں۔۔آپ ایسے تو نہ کریں۔۔میں ابھی لے کر آتی ہوں۔۔" وہ دوڑ کر اندر گئی۔۔

بچوں کی دراز سے وہ تصویروں والی البم اٹھائی۔۔پھر کوئی سوچتے ہوئے مصطفی کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرے میں گئی۔۔۔

الماری سے اس کا نکاح نامہ کچھ تصاویر وغیرہ اٹھا کر ساتھ لے آئی۔۔

اس نے البم پکڑائی۔۔

"یہ بھی لے جایئے۔۔آگے آپ کو کام آئے گا۔۔۔"

نین نے اپنا نکاح نامہ پکڑ لیا۔۔

"اگر مصطفی آئیں۔تو انہیں ضرور کہیے گا کہ میں آئی تھی۔۔"

"جی بی بی ہم ضرور کہیں گے"

نین وہاں سے چلی گئی۔۔اور پھر کبھی اس دہلیز پر نہیں گئی۔۔

جہاں آرا اکیلی گھر پر مالکن بن کر حکم چلانے لگی۔۔۔

ایک رات سوتے ہوئے اس کے دل میں عجیب سا درد اٹھا۔۔جو کہ بڑھتا گیا ملازم

اپنے اپنے کوارٹر میں موجود تھے۔۔جہاں آرا نے بہت آوازیں لگائیں۔۔

کوئی اس کی مدد کو نہیں گیا نن۔

صبح سفینہ جب جہاں آرا کی چائے لے کر اندر گئی تو اسے مردہ حالت میں پایا۔۔

جہاں آرا اپنے ظلم کے ساتھ اس دنیا سے چلی گئی۔حالت یہ تھی کہ پاخانہ نکلا ہوا تھا۔۔وہ فرش پر گری ہوئی تھی جسم اکڑا ہوا تھا۔۔۔جیسے ہی وہ گری تھی اسے کوئی اٹھانے کے لیے نہیں آیا منن

مصطفی اور باقی لوگوں نے جنازے میں شرکت کی۔۔فہیم اور سفینہ کے ذہن میں نہیں آیا نین کے بارے میں بتانا۔

اور بس اسی لیے وہ لوگ اتنے سال دور رہے۔۔

مصطفی اپنے بچوں کو لے کر حیدر آباد شفٹ ہو گیا۔۔۔داور نین کو اکثر یاد کرتا رہتا رہتا تھا۔۔

حورب سنجیدہ ہوتی گئی اور بالاج نے اپنا گڑیا اکٹھی کرنے کا شوق چھوڑ دیا۔۔

بس ایک داور مصطفی کمال ہی تھا۔۔جسے اپنی ماں کی اشد ضرورت تھی۔۔

بچے بڑے ہوتے گئے۔۔داور اب پھر سے بیمار رہنے لگا ننا کثر اس کا شوگر لیول لو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہتا تھا۔۔

حورب اور بالاج اس کا دھیان رکھتے تھے۔۔

نیلم نے خالہ رشیدہ کی مدد سے ڈرائی کلیننگ کا کام شروع کیا اور ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی بھی کرنے لگی۔۔۔

اس نے اپنا کام اتنی محنت اور لگن کے ساتھ کیا۔۔ کہ آہستہ آہستہ اس کے کام کو چار چاند لگنے لگے۔۔

نیلم ڈرائی کلیننگ ہاؤس کا نام دور دور تک لیا جانے لگا۔۔۔

خالہ رشیدہ کی مدد سے ہی اس نے الگ سے کبیر کے باپ سے گھر خرید لیا۔۔ صائم اور دائم پورے محلے کو تنگ کرتے تھے۔۔۔ لیکن کوئی بھی انہیں کچھ نہیں کہتا تھا

۔۔۔

وہ جب ہنستے تھے تو لوگ ان کے چہروں کی طرف دیکھتے تھے۔۔۔ اور جب وہ روتے تھے تو سب لوگ انہیں چپ کروانے کے لیے اکٹھے ہو جاتے تھے۔۔۔

کالونی میں اور بھی بچے تھے لیکن یہ دونوں سب کی جان تھے۔۔

اور یوں نین تارا کے نیلم بننے کی کہانی ختم ہوئی۔۔۔۔۔

****

حال۔_____

آج اس کی زندگی کا فیصلہ ہو گیا۔۔۔اسے اس کے ناپسندیدہ شخص کے ساتھ باندھ دیا گیا۔۔۔

کمرے میں آتے ہی اس نے ایک ایک چیز کو نوچ نوچ کر خود سے دور پھینکا۔۔۔

نظر اپنی انگلی میں پہنی زوریز کے نام کی انگوٹھی بھر پڑی۔۔۔اس نے کھینچ کر انگوٹھی کو اپنی انگلی سے اتارا۔۔۔

جلد بازی میں اس کی انگلی زخمی ہو گئی۔۔

"کتنی نفرت ہے تم سے۔۔آخر کیوں کوئی سمجھ نہیں پا رہا کہ میں یہ سب نہیں چاہتی ۔۔۔یہ میری زندگی ہے۔۔۔

کیوں وہ شخص اپنی انا کا اتنا پکا ہو گیا ہے؟؟___ کہ اسے میری تکلیف۔۔۔میرے آنسو نظر نہیں آتے۔۔۔آخر کیوں۔۔۔؟؟"

"لیکن ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ جس دن میں پتھر کی ہو گئی نا۔۔ تم سر مارتے رہ جاؤ گے میں تمہاری طرف منہ کر بھی دیکھوں گی۔۔۔"

کھڑکی پاس بیٹھے اس نے آنکھیں بند کرتے اپنے درد کو کم کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"آریان آفریدی میری زندگی کا وہ گرہن ہے جسے میں چاہ کر بھی ہٹا نہیں سکتی۔۔ وہ میرے دل پر چھپ گیا ہے۔"

خود پر ریلیکس کرتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔واش روم میں جا کر فریش ہوئی۔۔۔

پھر داور کو میڈیسن دینے چلی گئی۔۔۔آج اس فنکشن کے چکر میں وہ میڈیسن دینا بھول گئی تھی۔۔۔ویسے بھی آریان سے زیادہ اس کا بھائی اس کے لیے اہم تھا۔۔۔۔

"داور آج تم نے میڈیسن نہیں لی۔۔۔اٹھو شاباش جلدی سے میڈیسن لے لو۔۔"

اس نے داور کے پاس بیٹھتے اسے پکارا۔۔

داور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

"داور دیکھو مجھے پریشان مت کرو۔۔ میں پہلے ہی بہت زیادہ پریشان ہوں۔۔ پلیز اٹھو اور میڈیسن لے لو۔۔۔"

لیکن داور نے کوئی بھی جواب نہیں دیا۔۔۔ حورب نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا ۔۔۔ جو برف کی طرح ٹھنڈی ہو رہی تھی۔۔۔

پھر اس کی کلائی کو پکڑا۔۔

"اللہ۔۔۔ داور کی تو طبیعت پھر سے خراب ہو گئی ہے۔۔۔ داور اٹھو نا جلدی۔۔۔"

داور کی طبیعت جب بھی خراب ہوتی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر پھول جاتے تھے۔۔۔ پہلے تو بالاج اس کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔ تو وہ سنبھال لیتا تھا۔۔۔ لیکن اب تو بالاج بھی ان کے ساتھ نہیں تھا۔

"اللہ میں کیا کروں۔۔" وہ پریشانی سے ہی رونے لگی۔۔ داور کا شوگر لیول اکثر لو ہو

جاتا تھا۔۔اس نے خود کو حوصلہ دیتے ہمت کر کے داور کو اٹھایا۔۔

اس کی بڑی بہن تھی۔۔۔اگر وہ ہمت ہار جاتی تو اس کے بھائی کو کون سنبھالتا۔۔۔

لیکن اس کی حالت دیکھ کر جانے کیوں وہ رونے لگ گئی۔۔۔

وہ خود کو دوسروں کے سامنے جتنا مضبوط دکھاتی تھی۔۔۔تنہائی میں اتنی ہی کمزور تھی۔۔۔

آریان جو باہر سے گزر رہا تھا۔۔حورب کے رونے کی آواز سن کر دروازہ کھولتا اندر آیا۔۔۔

اس نے جھٹ سے گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔وہ داور کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

آریان تیز تیز چلتا دوسری سائیڈ پر آیا۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے___؟"کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسے بالکل بھی جواب نہیں دیتی۔۔لیکن ابھی اس کے بھائی کی طبیعت خراب تھی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کا شوگر لیول لو ہو گیا ہے۔۔۔"

"تو پاگل بیٹھی کیوں ہو۔۔ جلدی سے میڈیسن دو اس کو۔۔۔"

اس نے مطلوبہ میڈیسن نکالی۔۔۔

"میں اٹھاتا ہوں۔۔" آریان نے داور کو اٹھایا۔۔

حورب نے اس کی مطلوبہ میڈیسن نکال کر اسے دی۔۔۔

وہ اس کے پیر رگڑنے لگی۔۔۔ آریان اس کے ہاتھ رگڑنے لگا تاکہ تھوڑی سی حرارت کی وجہ سے اسے ہوش آئے۔۔۔

"اٹھ جاؤ نا میرے بھائی۔۔ ایسے کیوں پریشان کرتے ہو۔۔۔۔؟"

"یار تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔ تمہارے رونے سے وہ ٹھیک تھوڑی ہو جائے گا ۔۔۔ تھوڑی دیر لگے گی وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا... اگر تم ایسے روؤ گی تو کیا اسے خوشی ہو گی؟"

آریان اس بار تھوڑا نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ حورب نے افسوس سے اسے

دیکھا۔۔۔اس کی انکھوں میں شکوہ وہ اچھے سے پڑھ سکتا تھا۔۔

آریان اپنی نظریں جھکا گیا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان آنکھوں میں چھپا پیغام وہ پڑھے۔۔۔اب وہ اس کے بھائی کی منگیتر تھی۔۔۔وہ بھی اس کے چھوٹے بھائی کی۔

اور آریان آفریدی اتنا کم ظرف تھوڑی تھا کہ اپنے بھائی کے منگیتر پر میلی نگاہ ڈالتا۔۔داور کی طبیعت تھوڑی بہتر ہوئی۔۔۔

حورب کی جان میں جان آئی۔۔۔

"تم تو ڈرا دیتے ہو۔۔۔دیکھا ابھی مجھے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"وہ اس کے سرہانے بیٹھ کے ڈانٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"میڈیسن کیوں نہیں لی تم نے___"آریان بس اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا

۔۔۔

وہ پیاری سی لڑکی جس کے دل میں اپنوں کے لیے بے انتہا محبت تھی۔۔اور اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے لیے بھی۔۔

لیکن وہ چاہ کر بھی اس کی محبت کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔۔

ایک گہرا سانس لیتا صہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

حورب نے اسے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔۔وہ کمرے سے نکل گیا۔۔

اس کے جاتے ہی حورب نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

کاش وہ اس کی دل کی بات جانتا۔۔۔تو اسے پتہ چلتا کہ حورب مصطفی اسے اپنی آنکھوں کے سامنے 24 گھنٹے دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"چلو تم آرام کرو۔۔میں جا کر ماما سے مل کر آتی ہوں۔۔۔اور اپنا خیال رکھا کرو۔۔۔میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔۔۔زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔اس لیے خود میں ہمت پیدا کرو میرے بھائی۔"

اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بڑے ہی پیار سے سمجھانے لگی۔۔داور نے اپنے سر ہلایا۔۔

"چلو ٹھیک ہے تم تھوڑی دیر آرام کرو... میں پھر آؤں گی.." حور ب کمرے سے نکل گئے۔۔

داور بیڈ کے سہارے بیٹھ گیا۔۔اس کا جسم دن بدن کمزور ہوتا جا رہا تھا۔۔کل جب وہ اپنی رپورٹس لینے گیا۔۔تو میں ملنے والی خبر نہیں اس کے پیروں تلے زمین نکال گئی۔۔۔

وہ اپنی زندگی سے دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کسی کو بتا سکے۔۔۔اس نے دراز سے وہ رپورٹ نکالی۔۔۔

اس پر ہاتھ پھیرتے داور مصطفی کی آنکھیں خود بخود بھیگ گئیں۔۔۔

وہ محبتوں کا ترسا ہوا بچہ۔جو ہر ایک سے محبت چاہتا تھا۔۔لیکن اسے لگ رہا تھا کہ زندگی اس جہاں میں تو کبھی بھی ایسا نہیں ہونے دے گی۔۔اس نے رپورٹ کو لپیٹ کر واپس دراز میں رکھ دیا۔۔

"مجھے زندگی سے کچھ نہیں چاہیے۔مجھے کوئی ترقی نہیں کرنی۔بس اے زندگی مجھے

میری مما۔۔میری نین مما چاہیے۔۔میں اپنے چھوٹو بھائیوں کے ساتھ ایک بار کھل کر کھیلنا چاہتا ہوں۔۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ بچہ اندر سے کس قدر کمزور تھا۔۔جس نے اپنے اوپر سنجیدگی کا خول چڑھا رکھا تھا۔

کبھی کسی نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ داور مصطفی کسی سے دوستی کیوں رہی کرتا؟؟؟_

کوئی اس کے دل کی بات نہیں جانتا تھا۔۔۔کہ اسے آج بھی نین کے بچوں کا انتظار تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ان میں اپنا بچپن جینا چاہتا تھا۔۔۔ان کے ساتھ اپنی خوشیاں بانٹنا چاہتا تھا۔پر اسے لگ رہا تھا کہ ان کے ملنے سے پہلے شاید وہ یہ جہاں چھوڑ دے۔۔۔

وہ اٹھتا ہوا واش روم میں بند ہو گیا

آریان بیسمنٹ کے ایک کمرے میں کھڑا تھا۔۔ جسے ان لوگوں نے جم وہ بنایا ہوا تھا

۔۔

وہ بار بار پنچ مارتا اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اس کے اندر

فرسٹریشن بھری ہوئی تھی۔۔۔

ایک طرف زوریز جانے کیوں حورب سے شادی کے لیے انکاری تھا۔۔۔تو

دوسری طرف حورب اس سے نفرت کر رہی تھی

اس نے پنچنگ بیگ کو پکڑا۔۔۔

"نہیں حورب!!!___ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں تمہاری آنکھوں میں

اپنے لیے نفرت نہیں۔۔۔تم چاہے میرے بھائی کی بیوی بن جاؤ۔۔۔تمہاری

عزت میں ہمیشہ کروں گا۔ن۔لیکن تمہاری آنکھوں میں نفرت۔۔بالکل بھی

نہیں دیکھ سکتا۔"

"تم کب سمجھو گی حورب مصطفی ان آنکھوں میں لکھی خاموش تحریر۔۔؟؟۔کیا

تمہیں دکھتا نہیں میری آنکھیں بھی تم سے باتیں کرتی ہیں۔۔

اس نے پانی کی بوتل کھولتے اپنے اوپر انڈیل دی

اس کا غصہ کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔۔سائیڈ پر بڑا اس کا موبائل چھنگاڑنے لگا۔۔۔۔

پرائیویٹ نمبر دیکھ کر وہ متوجہ ہوا۔۔جلدی سے تولیے سے اپنے ہاتھ صاف کرتا موبائل اٹھایا۔۔

"۔یس" دوسری طرف سے اس سے کچھ پوچھا گیا۔۔

"سر ایم ٹرائنگ مائی لیول بیسٹ۔۔میں جاننے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ امید ہے کہ بہت جلد مجھے سراغ مل جائے گا۔۔"

شاید دوسری طرف کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔وہ بار بار اسے کالز کر کے کام جلدی کرنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

"سر یہ کوئی مچھلی بیچنے کا کام نہیں ہے۔۔۔کہ جاؤ اور منڈی میں بیچ دو۔۔۔اس کام

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں مجھے ایک ایک سٹیپ سوچ کر لینا پڑ رہا ہے۔۔۔میری ایک چھوٹی سی غلطی میری حقیقت سب کے سامنے لا سکتی ہے۔۔۔۔

ٹرائی ٹو انڈر سٹینڈ سر۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے تھوڑا سا وقت اور دیں۔۔۔۔میں جلد ہی سراغ نکال لوں گا۔۔۔"

بڑی محمنتوں کے بعد اسے تھوڑا سا وقت اور مل گیا۔۔۔اس نے موبائل بند کیا۔۔

دل تو کیا کہ دوسری سائیڈ والے انسان کا گلا دبا ڈالے۔۔۔

لیکن ایسا کر نہیں سکتا تھا۔۔اس کا کام ایسا تھا۔۔۔وہ حکم کا پابند تھا۔۔۔۔اور اس کام میں اسے اوپر والوں کی ہر بات ماننی تھی۔۔۔وہ انکار کسی صورت بھی نہیں کر سکتا تھا

آج مریم کی بارات تھی۔۔۔گھر میں بہت زیادہ مہمان آئے ہوئے تھے۔۔۔

اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔اسی لیے وہ صبح صبح چھت پر چلی گئی۔۔ابھی

سورج کی شفق پھوٹ رہی تھی۔۔۔اتوار کا دن تھا سب لوگ چھوٹی پر تھے۔۔۔۔

وہ منڈیر کے ساتھ لگی آنکھیں بند کر کے کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔۔۔ تبھی اسے اپنے ہاتھ پر بھاری پر محسوس ہوا۔۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔مراد اس کی کلائی پکڑی غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے جھٹکے سے اپنی کلائی آزاد کروائی۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہماری چھت پر آنے کی۔اور میری کلائی پکڑنے کی۔۔۔"

وہ اس سے فاصلہ بناتی غصے سے پوچھنے لگی۔۔

"کیوں پہلے بھی تو پکڑتا تھا۔۔۔تب تو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔"

مراد اس کے قریب ہوتے پوچھنے لگا۔۔

"کیونکہ تب میں تمہاری گندی ذہنیت اور تمہاری اصلیت کے بارے میں جانتی نہیں تھی۔۔۔اب میری شادی ہونے لگی ہے۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ تم جیسے انسان کی وجہ سے کوئی گڑبڑ ہو۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مریم نے اسے فٹ سے جواب دیا۔۔۔مراد نے اس کی کلائی پھر سے پکڑ لی۔۔۔

مریم نے طیش میں آتے ایک الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے گال پر مارا۔۔۔مراد غصے میں آ گیا۔۔

اس کی دونوں کلائیاں پکڑتا وہ اپنے قریب کرنے لگا۔۔۔تبھی دوسری چھت پر دائم جو صائم کا یونیفارم دھو کر چھت پر ڈال رہا تھا۔۔۔

یہ سب معاملہ دیکھتے ہی جلدی سے مریم کی چھت پر کود آیا۔۔۔

"کیا کر رہے ہیں مراد بھائی۔۔۔؟؟۔لگتا ہے ابھی تک آپ کو چین نہیں ملا۔۔"

اپنے پیچھے دائم کی آواز سن کر مراد نے مریم کو چھوڑ دیا۔۔۔

"آپ نیچے جائیں۔۔"

"لیکن دائم___"مریم نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔دائم نے اسے اشارے سے چپ رہنے کا کہا۔۔

"میں نے کہا نا آپ جائیں۔۔میں بات کرتا ہوں۔۔۔"مریم چپ چاپ نیچے چلی

گئی۔۔۔

صائم بھی اپنی چھت پر بیٹھا اپنے نوٹس بنا رہا تھا۔۔

"ارے چھوٹے... جلدی آؤ تمہیں ایک تماشہ دکھاتا ہوں۔۔"

دائم مراد کو دیکھتے دانت پیستے ہوئے بولا۔۔صائم نوٹس وہی پر چھوڑتا جلدی سے مریم کی چھت پر آیا۔۔

"ارے بڑے یہ مراد بھائی کیا کر رہے ہیں چھت پہ_____؟_ لگتا ہے اپنی نئ نویلی بیگم سے لڑائی ہو گئی ہے ان کی۔۔"

مراد کی شادی کی خبر پوری کالونی کو پتہ چل چکی تھی۔۔۔اور اس کی غلط حرکتوں کے بارے میں بھی پتہ چل گیا تھا۔۔۔

"وہ چھوڑو تم۔۔۔ابھی تمہیں کچھ بتاتا ہوں۔۔۔"

مراد تن کر اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔وہ 15۔۔۔15 سال کے لڑکے اس کا کیا کر لیں گے۔۔۔ تبھی دائم نے مراد کے صحن کی طرف جھکتے پکار لگائی۔۔۔

"ارے دیبا آپی جلدی سے چھت پر آئیں۔۔آپ کے شوہر کو رنگے ہاتھوں پکڑا ہے میں نے۔۔"

نیچے کھڑی مریم تو دل پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

کیا دائم اس کے بارے میں بتانے والا تھا۔۔؟؟_

وہ دل میں دعا کرنے لگی ایسی کوئی بات نہ کرے۔۔۔ورنہ وہ زمانے میں رسوا ہو جائے گی۔۔

مراد بھی دیبا کو پکارنے پر گڑبڑایا

"کیا کر رہے ہو تم۔۔۔نہیں میں پوچھ رہا ہوں کر کیا رہے ہوں تم۔۔۔؟؟_ جاؤ یہاں سے ورنہ سب کو بتا دوں گا۔۔میں کہ مریم کے ساتھ میرا چکر تھا۔۔"

اسے گریبان سے پکڑتے مراد دھمکی دینے لگا۔۔۔صائم نے دائم کے برابر آتے مراد کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔

"خبردار مراد بھائی...میرے بڑے بھائی کو انگلی لگانے کی کوشش بھی مت کیجئے

گا___ توڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔"

اسے وارننگ دیتے دائم کے آگے کھڑا ہو کے بولا۔۔۔ تبھی دیبا تیز تیز چلتی مراد کی چھت پر آئی۔۔۔اسے مریم کی چھت پر دیکھتے وہ غصے سے دیکھنے لگی۔۔

"تم ان لوگوں کی چھت پر کیا کر رہے ہو___؟"وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے پوچھنے لگی۔۔۔

مراد کا حلق خشک ہو گیا۔۔جب سے دیبا آئی تھی۔۔۔اس نے تو مراد کی ناک میں دم کر لیا تھا۔۔۔

وہ میں دھوپ سیکنے کیلئے آیا تھا۔۔۔مراد نے بہانہ بنایا۔۔

"اچھا کون سی سردیاں آگئی ہے تمہاری خالہ کی۔۔جو تمہیں دھوپ سیکنے کا خیال آیا۔۔ارے ابھی تک گرمی کا تیسرا حصہ باقی ہے ن۔۔اور تم آگئے۔۔۔۔بہانہ بنا رہے ہو مجھ سے___؟"

وہ چلتے ہوئے مریم کی چھت پر آگئی۔۔

"ارے دیبا آپی یہ جھوٹ بول رہے ہیں م۔۔یہاں پر یہ دوسری کالونی کی شفق سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔

اور تو اور وہ جو آپ کی ہمسائی ارم ہے نا۔۔۔وہ کل ان کے ساتھ شاپنگ مال میں گھوم رہی تھی۔۔میرا اسٹور ساتھ ہی ہے نا جہاں پر میں کام کرتا ہوں۔۔۔

اور شام کو میں نے دیکھا تھا یہ نبیلہ باجی کے ساتھ آئس کریم کھا رہے تھے۔۔"

دائم نے مریم سے بے وفائی کے بعد مراد کی ایک ایک پل کی خبر نکال لی تھی ممن ہاں اسے تھوڑی مشکل پیش آئی۔۔۔اس کا پیچھا کرنا پڑا۔۔۔پر سب کچھ پتہ کر لیا ۔۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔۔"مراد نے غصے سے دائم کو تھپڑ مارنا چاہا کہ دیبا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"خبر دار جو بچوں کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔تمہارے تو میں ہاتھ توڑ ڈالوں گی"۔۔دیبا نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔

ءارے دیبا آپی۔۔۔آپ کو نہیں پتا انہوں نے تو آپ سے پہلے ایک خفیہ نکاح کیا ہوا ہے۔۔۔

دیبا ابھی تھوڑا کم گھسا تھی۔۔دارم نے اس کے غصے کو ہوا دے ڈالی۔۔۔۔بس پھر جو دیبا نے وہ مراد کا گریبان پکڑ کر اسے کھینچا۔۔۔اور چلانا شروع ہوئی کہ پوری کالونی والے اپنی چھتوں پر چڑھ گئے م۔۔۔

اس نے مراد کے بالوں کو اپنی دونوں مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔۔۔دیبا کافی صحت مند تھی مراد تو اس کے آگے مکی جیسا تھا۔۔۔جسے وہ چٹکی سے دور پھینک ڈالے۔۔۔

"نہیں تو چکر چلائے گا عورتوں سے تجھے تو میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں پتہ چلے گا کہ دیپا چیز کیا ہے صائم اور دائم ایک سائیڈ پر کھڑے ہو گئے۔۔۔

دیبا نے مراد کی اچھی خاصی دھلائی کی۔۔۔

ایسے مرد پیار سے نہیں سمجھتے۔۔

"خود کو بلی سمجھ لیا ہے جس کی مونچھ کو لہو لگ گیا تو عادت پڑ جائے گی۔۔ارے میں

تمہیں ایسے سیدھا کروں گی۔۔کہ یاد رکھو گے۔۔چلو گھر چلو۔۔۔"

دیبا اسے اپنے گھر لے گئی۔۔پھر جو مراد کے گھر شور اٹھا تو دیبا کے بھائیوں کے آنے پر ہی بند ہوا۔۔۔دیبا کے بھائیوں نے مراد کو بڑی دھمکیاں دیں۔۔اس کا بڑا بھائی بہت غصے والا تھا۔۔جب دیبا نے اسے مراد کے کارناموں کے بارے میں بتایا ۔ن۔تو اس نے مراد کی اچھی خاصی دلائی۔۔مراد تو پچھتا رہا تھا کہ اس میں مریم سے پنگا لیا ہی کیوں۔۔۔مریم خوش ہو رہی تھی۔۔۔

دائم کی وجہ سے اس کی جان مراد نامی شخص سے چھوٹ گئی ورنہ پتہ نہیں وہ اسے کتنا پریشان کرتا۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی نے نین کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا۔وہ اس کے بالوں میں برش کر رہا تھا۔۔

"ویسے نین ایک دفعہ مجھے سفینہ نے بتایا تھا کہ تم نے خواہش ظاہر کی تھی۔۔

میرے سر میں جوئیں ہوں اور تم بڑے پیار سے نکالو۔

کیا یہ سچ ہے____؟'

اتنے سالوں بعد سفینہ کا نام سن کر نین کو افسوس اور خوشی دونوں ہوئے۔۔خوشی اس لیے کہ سفینہ واحد بندی تھی جو اس گھر میں اس کے ساتھ بہت اچھی تھی ۔۔اور تکلیف افسوس اس لیے کہ سفینہ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔۔م اس نے مصطفی کو اس کے آنے کی خبر نہیں دی۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ مصطفی بولا۔

'سفینہ بڑی ہی اچھی تھی____بس حالات ایسے بن گئے کہ اس کے گھر والوں نے اس کے اپنے گاؤں میں شادی کر دی____سسرال والے سخت تھے تو کام سے چھڑا لیا۔۔

پھر اس کے بعد مجھے سفینہ کبھی بھی نظر نہیں ائی۔۔۔۔اور فہیم بھی جانے کہاں چلا گیا۔۔۔میں تو دادی کے جانے کے بعد اب تمہارے ساتھ ہی اس گھر میں آ رہا

ہوں۔۔۔"

مصطفی کے بتانے پر وہ تھوڑا مطمئن ہوئی___ ورنہ وہ سفینہ کی وجہ سے بد گمان ہو رہی تھی کہ سفینہ بھی جہاں ارا بیگم کے ساتھ مل گئی ہو گی

"بہت بہت شکریہ مصطفی آپ نے مجھے بد گمانی جیسے گناہ سے بچا لیا____ خدا کرے سفینہ جہاں بھی ہو خوش ہو۔۔"

"ویسے تم کچھ کھاتی بھی ہو یا نہیں۔۔۔اتنے سال گزر گئے لیکن تمہارا وزن نہیں بڑھا۔۔۔ن مجھے لگتا ہے تمہیں کوئی کھانا نہیں دیتا ہو گا_"

۔۔اس کی صحت کو دیکھتا ہے مصطفی ٹونٹ مارنے لگا۔۔۔اگر اس وقت ٹھیک ہوتی تو اس کو ضرور جواب دیتی۔۔

تبھی دروازہ کھلا۔۔۔حورب اندر داخل ہوئی۔۔۔اس کی آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔۔

"ادھر آؤ___"مصطفی نے سنجیدگی سے اسے اپنے پاس بلایا۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتی

جا کر مصطفی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

"صوفے پر بیٹھو___ "آرڈر ملتے ہی وہ چپ چاپ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"اب بتاؤ کیوں رو رہی تھی۔۔؟؟_ کیا ہوا ہے تم اس شادی سے خوش نہیں ہو___ ؟"

مصطفی کے ذہن میں جو بات آئی اس نے کہہ ڈالی۔۔۔

"نہیں ڈیڈ۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔وہ تو بس داور کی طبیعت خراب تھی نا۔۔۔اسی لیے میں پریشان ہو گئی تھی۔۔۔"

داور کی طبیعت کا سنتے ہی مصطفی نین کا سر تکیہ کار کھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"تم پاگل ہو___ ؟_ اس کی طبیعت خراب تھی اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں ۔حورب تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو___ $؟"مصطفی اسے ڈانٹنے لگا۔۔

حورب رونے لگے۔۔"سوری ڈیڈ مجھے لگا آپ بہت پریشان ہوں گے۔اس لیے نہیں بتایا____ "اس نے روتے ہوئے اپنی صفائی دی۔۔۔

"تم جانتی ہو نا مجھے داور کی کتنی فکر ہے۔۔۔اسے کچھ ہو جائے تو میرا دل بند ہونے لگ جاتا ہے۔۔۔۔پھر بھی تم نے مجھے لاعلم رکھا_____کیوں_؟"

مصطفی نے اس کے ساتھ ذرا بھی نرمی نہیں برتی تبھی داور دروازہ کھولتا اندر آیا۔۔

مصطفی جلدی سے اس کی طرف بڑھا۔۔

"تم ٹھیک ہو نا___؟_ تمہیں کچھ ہوا تو نہیں_____؟_ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری _____؟"

ادھر بیٹھو۔۔اسے پکڑ کر مصطفی نے بیڈ کے کونے پر بٹھایا۔۔

"اب بتاؤ کیا ہوا تھا تمہیں___؟"اس کے سامنے بیٹھتے مصطفی اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھنے لگا من

وہ بچے اسکی زندگی کا کل سرمایہ تھے۔۔انہیں دیکھ کر ہی تو وہ جیتا تھا۔۔

مصطفی کو تو ابھی پہلے والا گلٹ تھا کہ اس نے دذور پر غصے میں ہاتھ اٹھایا۔۔۔

"سوری ڈیڈ میں نے میڈیسن نے لی تھی نا..اس لیے طبیعت خراب ہو گئیننن۔

اب ٹھیک ہے___"

اس نے مصطفی کو اطمینان دلانا چاہا۔۔پھر اٹھ کر نین کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔

"میرے بچے تم اپنا خیال رکھا کرو۔۔۔"

نین نے ایک بار ہمت کر کے اپنے ہاتھ کو اٹھانے کی کوشش کی۔۔۔مم اس کے ہاتھ میں حرکت ہوئی داور نے اس کا بایاں ہاتھ ہلتے دیکھا تو فورا بولا۔۔

"ڈیڈ دیکھیں موم کے ہاتھ میں حرکت ہو رہی ہے۔۔۔یہ ٹھیک ہو رہی ہیں..."

داور اپنی پریشانی بھولتا خوش ہو کر مصطفی کو بتانے لگا۔۔۔

حورب مصطفی اس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔۔

"تم ٹھیک ہو رہی ہو۔۔۔مطلب بہت جلد میرا خاندان مکمل ہو جائے گا۔۔۔ہم خوشی خوشی رہیں گے۔۔۔تم لوگ بیٹھو_____میں صدقہ دے کر آتا ہوں ؟؟؟."

اج کل پریشانیاں ویسے ہی اس کے گھر کا رخ کر چکی تھیں۔۔۔اور کہتے ہیں کہ

صدقہ ہر بلا کو ڈال دیتا ہے۔۔

"مام آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں۔۔مجھے اپنے چھوٹو بے بی سے جلد سے جلد ملنا ہے۔۔"

پھر شاید زندگی وفا نہ کرے ننن اگلی بات اس نے دل میں کہی۔۔۔۔

"میں تو بہت چاہتی ہوں کہ میں جلد از جلد ٹھیک ہو جاؤں۔۔پتہ نہیں میرے بچے کس حال میں ہوں گے۔۔

"ارے انہوں نے تو کبھی اپنا کھانا بھی خود اٹھا کر نہیں کھایا۔۔اب پتہ نہیں ان کا خیال کون رکھتا ہو گا۔۔؟"

www.novelsclubb.com

نین کو سچ میں صائم اور دائم کی بہت فکر ہو رہی تھی اسے امید تھی کہ یہ آخری جنگ بھی وہ جیت جائے گی۔۔۔

وہ اپنی بیماری کو ہرا کر اٹھ کھڑی ہو گی۔۔۔وہ بھی بہت جلد۔۔

مریم کی بارات بڑی ہی دھوم دھام سے کالونی میں داخل ہوئی۔۔۔

پوری کالونی والوں نے بارات کا استقبال کیا۔۔۔سادہ سے لوگ تھے۔۔۔مل جل کر رہتے تھے۔ایک دوسرے کی خوشیاں بانٹتے تھے۔۔تو ایک دوسرے کے غم بھی کم کر دیتے تھے۔

مردوں نے باہر کا انتظام سنبھال لیان۔۔

آج عورتوں کے لیے بھی کالونی کے گراؤنڈ میں ہی انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

رشیدہ خالہ کا گھر اتنا بڑا نہیں تھا کہ اتنی زیادہ عورتیں اس میں پوری آپاتیں۔۔۔

کالونی کی صدف نے مریم کو تیار کیا۔۔ان کے ہاں پارلر میں جانے کی خرافات مول نہیں لی جاتی تھی۔کالونی کی لڑکیاں ہی دلہن کو تیار کر دیتی تھیں۔۔

مریم نے سرخ رنگ کا کامداری جوڑا پہنا ہوا تھا۔۔۔رشیدہ خالہ کو لنگے پسند نہیں تھے۔۔۔مریم کا جوڑا انہوں نے بہت محنت کر کے خود تیار کیا تھا۔۔خالہ رشیدہ نے ایک ایک پائی کر کے مریم کے لیے دو تولہ زیور بنوائے۔

جو وہ اپنی بارات پر پہننے ہوئے تھی۔۔۔

زیادہ انتظام تو نہیں کر سکی۔۔۔ لیکن ضرورت کی چند چیزیں خالہ رشیدہ نے ضرور دیں تھیں۔۔۔۔

واجد کے گھر والوں کی طرف سے ایسی کوئی ڈیمانڈ بھی نہیں کی۔

واجد اچھا خاصا کماتا تھا۔۔۔ حسنہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔ کھاتے پیتے لوگ تھے کسی طرح کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔۔

تبھی تو حسنہ نے جہیز کی مانگ نہیں کی۔۔۔ لیکن شرط رکھی کہ لڑکی کو گھر کا سارا کام آنا چاہیے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جہیز لے کر نہ آئے لیکن تربیت ایسی ہو کہ حسنہ چار لوگوں کو جواب دے سکے۔

یار چھوٹے کپڑے ملے۔۔" الماری کھولے دائم کپڑے تلاش کرنے میں مصروف تھا۔۔۔ جبکہ صائم ٹرنک کھولے کوئی اچھا سا جوڑا تلاش کر رہا تھا۔۔

اسے کچھ بھی نہیں ملا مایوس ہو کر دونوں بھائی اس چھوٹے سے بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔

"یار ہمارے پاس تو کپڑے ہی نہیں ہیں۔۔ بارات آگئی ہے۔۔اب ہم لوگ کیسے شرکت کریں گے____؟"

آج دائم کو نیلم کی بہت یاد آئی۔۔۔وہ خود کو بہت لاچار محسوس کر رہا تھا پہلی بار دائم مصطفی رویا تھا۔

"ارے بڑے تم کیوں رو رہے ہو۔۔ ہم ایسے کرتے ہیں کل والے کرتے ہی پہن لیتے ہیں۔۔ کوئی ہمیں واپس تھوڑی بھیج دے گا۔۔ ویسے بھی ہم نے تو مریم آپا کو رخصت کرنا ہے نا۔۔۔ ہم جائیں گے۔۔۔ چلو اٹھو۔۔"

صائم نے دونوں ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے۔۔۔ کل والے کرتے اٹھائے۔۔۔۔

وہ انہیں استری کرنے لگا تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔

دونوں کے کان کھڑے ہوئے۔۔

"اب کون آگیا____؟"

"بڑے تم کپڑے استری کرو۔۔۔میں دیکھ کر آتا ہوں_"

صائم کی ویسے بھی کپڑے استری کرنے کے کام سے جان جاتی تھی۔اس نے دوڑ کر دروازہ کھولا۔۔

حسنہ دروازے پر کھڑی تھی۔اس کے ہاتھ میں کچھ کچھ سامان تھا۔۔۔حسنہ کو دیکھ کر صائم الرٹ ہوا۔۔کیونکہ آج حسنہ نے اس کے کان کھینچنے تھے۔۔۔

"جی آنٹی آپ یہاں___؟"وہ بڑی ہی تمیز سے پوچھنے لگا۔۔

"ہاں اندر نہیں انے دوگے____؟"

www.novelsclubb.com

حسنہ آج بڑے ہی پیار سے بات کر رہی تھی۔۔

"ارے..آجائیں۔۔"صائم نے اسے اندر آنے کے لیے راستہ دیا۔۔

وہ سامان لیتے اندر آئی۔۔صائم دروازہ بند کرتا اس کے پیچھے پیچھے آیا۔۔۔

اس نے صحن میں پڑے میز پر وہ سامان رکھ دیا۔۔

"تم لوگ بارات میں نہیں آئے۔۔۔تو میں نے سوچا خود جا کر تم لوگوں کو بلا لاتی ہوں۔۔"

کرسی کھینچ کر بیٹھتے حسنہ انہیں کہنے لگی۔۔دائم بھی استری بند کرتا باہر آ گیا۔۔

"سلام آنٹی۔۔"دائم نے اسلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔بہت ہی سمجھدار ہو۔۔۔"

حسنہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دی۔۔

"اچھا تو میں کون سا کملہ لولا ہوں۔۔میں بھی تو سمجھدار ہوں۔۔"

اسے دعائیں ملتے دیکھ صائم ناراضگی سے بولا۔۔

"ارے ہاں ہاں۔۔مجھے پتہ ہے۔۔۔تم تو بہت زیادہ ہی سمجھدار ہو___"

حسنہ جان چھڑاتے اسے جواب دینے لگی۔۔

"اچھا بیٹھو ادھر۔۔۔دیکھو میں تم لوگوں کے لیے کپڑے لائی ہوں۔۔"

حسنہ نے ایک شاپر کھولا۔۔۔اس نے دو جوڑے نکال کر ان کے سامنے رکھے۔۔

"لو جلدی سے پہن لو اور بہن کی بارات میں شامل ہو جاؤ۔۔بھائی لیٹ ہو جائیں۔۔ تو دولہے والے غصہ ہو جاتے ہیں۔۔"

حسنہ بڑی ہی رازداری سے بولی۔۔۔

"نہیں آنٹی۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔ہم لوگ کپڑے استری کر رہے ہیں۔ بس تھوڑی دیر میں پہن کر آتے ہیں۔۔"

دائم جھٹ سے انکار کر گیا۔۔

"چپ کر۔۔۔ارے تمہاری ماں رشیدہ کی دور کی بھانجی لگتی ہے۔۔تو اس ناتے تم رشیدہ کے رشتہ دار ہوئے۔۔اور میرا حق بنتا ہے رشیدہ کے تمام رشتہ داروں کا خیال رکھنا۔۔

ویسے بھی تم لوگ تو مجھے بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔چلو شاباش پکڑو یہ کپڑے۔۔"

حسن نے بڑا اصرار کیا۔لیکن دونوں نہیں مانے۔۔

"نہیں آنٹی ہم لوگ نہیں پہنیں گے۔۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔لیکن ہم یہ

نہیں لے سکتے۔۔"

دائم بڑے ہی سلیقے سے اسے انکار کر گیا۔۔حسنہ چپ چاپ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"میں جانتی ہوں تم لوگ خوددار ہو منلیکن جو اپنے سے بڑے ہوتے ہیں۔۔ان کو انکار کرنا بھی ادب کے دائرے میں نہیں آتا۔۔۔

اس نے کہانا کہ میرا بیٹا تمہاری ماں کی عمر کا ہے۔۔تو تم مجھے اپنی دادی کی عمر کا سمجھ لو۔۔۔اور جب دادی پیار سے کہتی ہے تو اس کی بات مان لینی چاہیے نا۔۔۔چل چھوٹے کپڑے پہن۔۔"

حسنہ نے موقع دیکھتے صائم کے کان پکڑ لیے۔۔۔

صائم بھاگ نہیں سکا۔۔اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔

آگے بڑھتے وہ حسنہ کے گلے لگ گیا۔۔

"آپ بہت اچھی ہیں آنٹی۔۔۔آئی لو یو۔۔"

وہ جذبات میں بھی بونگی مارنا نہیں بھولا۔۔حسنہ نے اس کی کمر پر ایک تھپڑ لگایا۔۔

"شرم کر۔۔اب مجھ بوڑھی کو تو یہ اول فول بولے گا۔۔۔چل شاباش جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ۔۔"

دونوں نے کپڑے اٹھائے جلدی جلدی تیار ہوئے۔۔پھر حسنہ کے ساتھ نکلنے لگے۔۔

"ارے ہاں مجھے یاد آیا. یہ کچھ سامان میں اور بھی لائی ہوں تم لوگوں کے لیے۔۔ اخر دلہن کے بھائی ہو تھوڑا تو میرا فرض بنتا ہے___"

صائم نے شاپر اٹھا کر کمرے میں رکھ دیا۔۔۔پھر گھر کو تالا لگاتے وہ لوگ مریم کے گھر چلے گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے دیکھ رشیدا۔۔میں نے اس کے کان کھینچ لیے ہیں۔۔۔ارے تو کہتی تھی نا نیلم کے علاوہ اس کے کان کوئی نہیں کھینچ سکتا۔۔۔میں نے تو اس کے کان زور سے کھینچے ہیں۔۔۔

"کہو تو ابھی کھینچ کر دکھاؤں۔۔۔"

حسنہ پھر سے اس کے کان کھینچنے لگی۔۔

صائم جست لگاتا وہاں سے غائب ہوا۔۔

"ارے آنٹی۔۔۔اتنی بھی کیا محبت ہے کہ آپ میرے کانوں کے پیچھے ہی پڑ گئی ہیں۔۔۔اب آپ زیادہ کریں گی۔۔۔تو دلہن کا بھائی ہوں ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔"

مریم کے پاس کھڑے اس نے دونوں ہاتھ باندھ کے کہا۔۔۔

اس کی بات سن کر سب لوگ ہنسنے لگے۔۔۔

ہنسی خوشی وقت گزرا۔۔رخصتی کا وقت ہو گیا۔۔۔مریم کی کالونی کی لڑکیوں کے ساتھ بڑی اچھی دوستی تھی۔۔۔۔

رخصتی کے وقت ایک ایک لڑکی اس کے گلے لگ کر روئی۔۔۔

تمام عورتوں نے اسے دعائیں دیں۔۔۔۔پھر مریم آپا ملتان رخصت ہو گئی

--😊😊💥💥💥

رات کافی زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔صائم سونے چلا گیا۔۔۔کل اس نے اسکول بھی جانا تھا۔۔

جبکہ دائم خالہ رشیدہ گھر میں موجود تھا۔۔۔

"خالہ رشیدہ!!!_میں جو آپ سے پوچھوں سچ بتایئے گا۔۔۔۔آپ مصطفی کمال کو جانتی ہیں؟؟؟؟_"

مصطفی کمال کا نام سنتے ہی خالی رشیدہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔

"بیٹھو بتاتی ہوں___وہ چارپائی پر بیٹھ گیا___

"تمہاری ماں کا نام نین تارا ہے۔۔۔۔بہت وقت پہلے اس کی دادی ساس نے اسے گھر سے نکالا تھا۔۔۔۔مجھے وہ ٹرین میں روتی ہوئی ملی تھی۔۔۔۔تب مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ لڑکی میری زندگی کا اتنا اہم حصہ بن جائے گی۔۔۔میں اسے اپنے ساتھ لے آئی۔۔

یہاں پر اس کا نام نیلم رکھ دیا۔۔۔

تمہارا باپ فوج میں میجر تھا۔۔۔تمہاری ماں بہت تعریف کرتی تھی تمہارے باپ کی۔۔۔کہتی تھی دنیا بدل سکتی ہے لیکن اس کا مصطفی نہیں۔۔۔۔

اور ہاں تمہارے باپ کے پہلے تین بچے تھے۔۔۔۔جو تمہاری ماں سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔۔۔۔

بس اس ایک عورت کی ضد کی وجہ سے وہ لوگ دور ہو گئے۔۔۔

بیٹا کوئی بد گمانی اپنے دل میں پیدا نہ کرنا۔۔۔

صائم تو جذباتی ہے۔۔۔اسے بھی سمجھانا اگر اسے کچھ پتہ چل گیا ہے تو۔۔۔۔

تم اسے سمجھاؤ کہ جذبات سے کام نہ لے۔۔۔۔

"اچھا خالہ رشیدہ آپ یہ بتائیں کہ میرے باپ کا گھر کہاں پر ہے؟؟؟_آپ کو تو پتہ ہو گا نا___؟"

وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد مصطفی کمال تک پہنچ جائے۔۔۔اس سے پوچھے کہ کیسا باپ تھا وہ۔۔۔جس نے انہیں تلاش تک نہیں کیا۔۔۔

"نہیں بیٹا جب تم لوگ پیدا ہوئے تھے۔۔تب نین گئی تھی۔۔۔اس کی دادی نے بتایا کہ اس کے جاتے ہی وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

اب اگر تمہیں اس سے ملنا ہے تو وہ فوج میں ہی مل سکتا ہے۔۔۔باقی مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

"چلیں ٹھیک ہے آپ کا بہت بہت شکریہ___"دائم اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"چلو زیادہ نہ سہی اسے کچھ تو پتہ چل گیا تھا کہ اسکا باپ فوج میں تھا۔۔

"مصطفی کمال بہت جلد آپ سے ملاقات ہو گی۔۔۔بہت سے سوال ہیں جس کا آپ کو جواب دینا ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔زندگی کا ایک نیا باپ شروع ہونے والا تھا۔۔

جس میں صائم دائم اور مصطفی کمال آمنے سامنے آنے والے تھے۔۔۔

"اب پتہ نہیں مصطفی اپنی محبت ان لوگوں کو دکھا پائے گا

۔۔یا وہ دونوں بد گمانی کا شکار ہو جائیں گے۔۔؟؟.

آج خالہ رشتہ مریم آپا کو لینے ملتان جا رہی تھیں۔۔ان کے ساتھ ہی صائم بھی جا رہا تھا۔۔۔اس نے سکول سے ایک چھٹی لے لی۔۔۔

ملتان جو گرمی، مزاروں اور اپنے آموں کی وجہ سے بے حد مشہور شہر تھا۔۔۔

ملتان کا سوہن حلوہ جس کی ہر کوئی تعریف کیے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔

لیکن ایک چیز جو ملتان میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے وہ ہے گدا گر۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کو شہر کے ہر کونے پر گدا گروں کی ایک لمبی قطار دیکھنے کو ملے گی۔۔۔جو کہ بغیر کسی عذر کے یہ پیشہ اپنائے ہوئے تھے۔۔۔

ان گدا گروں کی وجہ سے مستحق لوگ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے۔۔۔کہ کوئی ان کی مدد کرنے کو تیار ہی نہیں۔۔۔

ان لوگوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے بچے سڑکوں پر چھوڑے ہوتے ہیں۔۔۔جو آتے جاتے لوگوں کے ہاتھ پکڑ کر ان سے بھیک مانگتے ہیں۔۔۔

میٹرو اسٹیشن سے لے کر بس سٹاپ تک ہر جگہ آپ کو مانگنے والوں کی ایک لمبی قطار نظر آئے گی۔۔۔ان کی روک تھام کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔۔

اکثر بسوں میں دیکھا گیا سیاہ برقوں میں موجود کچھ لڑکیاں جو ہاتھ میں ایک کاغذ لپیٹا ہوا۔۔لے کر بس میں داخل ہوتی ہیں۔۔۔

پھر ایسے کئی کاغذ لوگوں کی گود میں پھینکتی ہیں۔۔جس پر لکھی گئی تحریر کچھ یوں ہوتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمارا باپ مر گیا ہے۔۔ہم سات بہن بھائی ہیں۔۔کوئی کمانے والا نہیں ہے ۔۔۔ہماری مدد کی جائے۔۔۔بہت شکریہ۔۔!!!"

اس کے بعد لوگ حسب توفیق اس کاغذ میں رقم لپیٹ کر انہیں دے دیتے ہیں۔۔۔

لیکن کسی نے غور نہیں کیا کہ آخر ایک ہی تحریر چار سے پانچ خواتین کے پاس کیا کر رہی ہے۔۔۔

ہم لوگ اپنی رقم کو بنا سوچے سمجھے کسی کو بھی دے دیتے ہیں۔۔

حقدار تک اس کا حق پہنچنا چاہیے۔۔۔ لیکن ایسے گداگروں کو سوچ سمجھ کر بھیک دینی چاہیے۔۔

صائم اور خالہ رشیدہ بس میں بیٹھے۔۔۔ وہی سیاہ برقعے والی لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔۔

اس نے سب کو باری باری وہ چٹ پکڑائی۔۔۔

"ارے بچہ یہ پکڑ لو۔۔۔ میں پڑھی لکھی نہیں ہوں"

۔خالہ رشید نے اس کو چٹ اس کو واپس کر دی۔۔۔

"لے لیں باجی ہم سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔" صائم نے بھی اپنی چٹ اس لڑکی کو واپس دے دی۔۔۔

"ارے کچھ تو دے دیں۔۔آپ تھوڑی سی مدد کر دیں میری۔۔"

وہ بڑے ہی شیریں انداز میں ان کو لپیٹنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔اچھی خاصی ہو۔۔۔صحت مند ہو۔۔چاہو تو کہیں بھی کام کر کے عزت کی روزی کما سکتی ہو۔۔۔یہاں پر کام کی کمی نہیں ہے۔۔۔۔میں نے کئی خواتین کو دیکھا ہے جو گھریلو دستگاری کا کام کر کے اپنی روزی کما رہی ہیں۔۔۔"

صائم نے بڑے ہی واضح الفاظ میں اسے انکار کر دیا۔۔لڑکی تو آگ بگولا ہو گئی۔۔

"ارے نہیں دینی تو نہ دو.. تم جیسے کم ظرف لوگ ہوتے ہیں تو ہم غریبوں کی مدد نہیں کرتے۔۔"وہ تو بس میں چلانے لگ گئی۔۔۔

صائم کھڑا ہو گیا۔۔

"ہم لوگ کم ظرف کیسے ہو گئے؟؟_"آپ کو پتہ ہے کہ کوئی اپنے گھر میں کیسی زندگی گزار رہا ہے۔۔؟_بالکل بھی نہیں۔۔۔آپ لوگ تو آتے ہیں مزے سے بھیک مانگ کر چلے جاتے ہیں۔۔۔کیا کبھی آپ لوگوں نے غور کیا ہم جیسے سفید

پوش لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے___؟؟؟_۔جو اپنی عزت نفس کی وجہ سے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے۔۔۔بڑے آئے____"

دیکھتے ہی دیکھتے لوگ صائم کی طرف ہو گئے۔۔کچھ لوگ تھے جو اس کے خلاف بھی تھے۔۔۔جن کے دل میں کچھ زیادہ ہی رحم بھرا ہوا تھا۔۔ان چند لوگوں کے علاوہ کسی نے بھی اس لڑکی کو بھیک نہیں دی۔۔۔

بس آگے روانہ ہو گئی۔۔۔وہ لوگ لیہ سے کوٹ سلطان اور کوٹ سلطان سے آگے مختلف جگہوں سے ہوتے ملتان کی طرف بڑھنے لگے۔۔۔بس وہاڑی چوک پر رکی۔۔

www.novelsclubb.com

"چل بیٹا اترتے ہیں نیچے۔۔"خالہ رشیدہ صائم کے ساتھ نیچے اتری۔۔صائم نے سامان پکڑا۔

"آجائیں باجی۔۔۔آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"

"کتنے پیسے لو گے بیٹا؟؟_"خالہ رشیدہ نے رکشے والے سے پوچھا۔۔

"باجی 500 روپے لوں گا۔۔" خالہ رشید تو منہ پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔۔

"کیوں بھائی چاند پر چھوڑنے جا رہے ہو؟؟؟_ جو 500 لو گے۔ارے ہم تو دو تین سو میں کام کر لیتے ہیں.... تمہارا رکشہ کیا سونے کا بنا ہوا ہے؟.._"

خالہ اسے سنا گئی۔

"اچھا خالہ ایسا کرے میٹرو پر چلی جائیں۔۔۔ پھر 20۔۔40 روپے میں کام ہو جائے گا آپ کا۔۔۔" رکشے والے نے منہ بناتے کہا۔۔۔

"ہاں ہاں جا رہے ہیں۔۔ بڑا آیا۔۔"

اسے سناتے خالہ رشیدہ میٹرو اسٹیشن کی طرف بڑھنے لگی۔

انہوں نے پہلے کبھی بھی میٹرو پر سفر نہیں کیا تھا۔۔۔

کہاں وہ سادی خاتون رکشوں پر سفر کرتی تھی۔۔اور کہاں انہیں اتنی سیڑھیاں چڑھ کے میٹرو تک جانا تھا۔۔۔

"ارے خالہ ادھر سے چلیں نا بڑا مزہ آتا ہے۔۔۔"

صائم پہلے بھی مالز میں جا چکا تھا۔۔اس لیے خالہ رشیدہ کو دوسری سائیڈ سے آنے کو کہا۔۔

"ارے نا بیٹا۔۔میں کہاں چڑھوں گی۔۔یہ تو موئی سیڑھیاں ایک دوسرے میں اکٹھی ہوتی جا رہی ہیں۔۔" خالہ رشیدہ تو انہیں دیکھ کر ہی خوف سے کانپنے لگی۔۔

"ارے کچھ نہیں ہوتا خالہ۔۔آئیں نا۔۔" صائم نے زبردستی پکڑ کر خالہ رشیدہ کو کھینچ لیا۔۔۔

خالہ رشیدہ وہیں ایک سیڑھی پر بیٹھ گئی۔۔۔

"ہائے کتنا مزہ آ رہا ہے نا۔۔یہ موئی تو خود ہی اٹھتی بیٹھتی جا رہی ہیں۔۔"

"خالہ رشیدہ جلدی اٹھیے۔۔اس سے پہلے کہ آپ کا دوپٹہ اندر آ جائے۔۔"

انہیں پکڑ کر صائم نے کھڑا کیا۔۔پھر وہ لوگ آگے چلے گئے۔۔

آگے ایک لڑکی نے خالہ رشیدہ کو چیک کیا۔۔۔اور آدمی نے صائم کو۔۔

چیکنگ کے بعد وہ لوگ کوئن لینے چلے گئے۔۔۔صائم نے دو کوئن لیے۔۔۔

پھر وہ لوگ سیڑھیوں سے اتر کر میٹرو کی طرف چل دیے۔۔۔

خالہ رشیدہ پھر سے ایک جگہ پر اٹک گئی۔۔۔

کوئن لگا کر آگے گزرنا تھا۔۔صائم تو سامان لے کر گزر گیا۔۔اب خالہ رشیدہ کھڑی کبھی اس سائیڈ پہ سکہ لگا رہی کبھی اس سائیڈ پہ۔۔۔

"ارے کمبخت۔۔۔یہ کیا ڈنڈے سے لٹکا دیے ہیں۔۔سیدھی طرح جانے دیتے ہو تو جانے دو۔۔یہ کیا طریقہ ہے بزرگوں کی کوئی عزت ہی نہیں ہے۔۔۔"

خالد رشیدہ تو پاس کرے گارڈ کو دیکھ کر تپ گئیں۔

"ارے انٹی آپ غلط جگہ پر سکہ لگا رہی ہیں۔۔۔ صحیح جگہ پر لگائیں گی تو لگ جائے گا ۔۔"

گارڈ نے ان سے کوئن پکڑ کر ٹھیک جگہ پر لگایا۔۔پھر خالہ کو آگے گزرنے کو کہا۔۔

"ارے اب میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنا زور تھوڑی ہے کہ میں ان ڈنڈوں کو گھما کر آگے جاؤں گی۔۔کوئی اور دروازہ کھولو میں نے نہیں جانا۔۔"

خالہ رشیدہ تو ضد پر اڑ گئی۔۔گارڈ بڑا خوش اخلاق تھا تبھی کچھ نہیں کہا۔

"ارے آنٹی آپ گزریں تو سہی۔۔"

گارڈ نے انہیں بہت مشکل سے وہاں سے گزرنے پر راضی کیا۔۔۔

"شکر اللہ کا..مجھے تو لگا یہ ڈنڈے مجھے چوٹ ہی لگا دیں گے۔۔"وہاں سے گزرنے کے بعد وہ لوگ میٹرو کے آنے کا انتظار کرنے لگے

۔میٹرو آ گئی۔۔

"آجائیں خالہ جلدی جلدی دیر ہو جائے گی۔۔۔"صائم انہیں لے کر اندر داخل ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

خالہ رشیدہ کو اس نے پیچھے سیٹ پر بٹھا لیا۔۔جہاں مردوں کی سیٹس ختم ہو کر عورتوں کی شروع ہوتی تھیں۔۔

صائم بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔

تھوڑی دیر انتظار کے بعد میٹرو کا سفر شروع ہو گیا۔۔

"ہائے کمبخت یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔"اسے یوں ہلتے دیکھ خالہ رشیدہ تو ایک دم سے چلا اٹھی.

"ارے خالہ چپ کریں۔۔دیکھیں میٹرو میں کتنے لوگ سوار ہیں۔"

وہ لوگ وہاڑی چوک سے چڑھے تھے۔۔تو اتنا زیادہ رش نہیں تھا۔۔چند آدمی اور چند خواتین ہی بیٹھی تھیں۔۔لیکن آہستہ آہستہ رش بڑھتا جا رہا تھا۔۔

..next station Ahmed Abad

اگلا سٹیشن احمد اباد

please take care of your bloggings be aware of pick pockets

برائے مہربانی سفر کے دوران اپنے سامان کی حفاظت خود کریں۔۔تمام مسافروں سے التماس ہے کہ جیب کتروں سے ہوشیار رہے۔۔۔۔

اناؤسر سے آواز گونجی۔۔خالہ رشید گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔۔

"ارے یہ عورت کہاں پر بیٹھی ہے۔۔اور کیا یہاں پر چوری بھی ہوتی ہے_____؟"

خالہ رشید صائم سے پوچھنے لگیں۔۔

"ارے نہیں خالہ۔۔چوری ہوتی تو نہیں ہے۔۔لیکن احتیاط کے لیے کہہ رہے ہیں۔"

صائم انہیں سمجھانے لگا۔۔

"ارے کیوں احتیاط کے لیے کہہ رہے ہیں۔۔یہ جو مواگارڈ کھڑا ہے۔۔یہ کیا ہم لوگوں کی شکلیں دیکھنے کے لیے آیا ہے۔۔جو یہاں پر چوری ہو جائے گی۔۔"

صائم چپ ہو گیا۔۔

آہستہ آہستہ مسافر بڑھتے گئے۔۔میٹرو میں حد سے زیادہ رش ہو گیا۔۔۔

اب تو خواتین والی سائیڈ بھی بھر چکی تھی۔۔پھر بھی مسافر آتے جا رہے تھے۔

جاتے جا رہے تھے۔

یونیورسٹی کی لڑکیاں اور لڑکے اپنے گھروں سے واپسی پر یونیورسٹی کے لیے گامزن تھے۔۔

اتنے بڑے بڑے بیگز لیے میٹرو کے اندر داخل ہوتے۔۔ کبھی اس کے پیر پر گر رہے تھے۔۔تو کبھی اس کے پیر پر۔۔کچھ خواتین تو بہت زیادہ غصے والی تھیں۔۔جو لڑکیوں کو سنا رہی تھیں۔

کچھ لڑکیاں بڑی رحم دل تھی جو اپنے سے بڑی عمر کی عورتوں کو بیٹھنے کے لیے جگہ دے رہی تھیں۔

اگلا سٹیشن گلگشت۔۔جیسے ہی گلگشت کا نام اناؤنس ہوا۔۔صائم نے سامان کو اٹھا لیا۔

"خالہ اب تیار رہیں۔۔ہم لوگوں نے باہر نکلنا ہے۔۔"

اس نے پہلے ہی بتا دیا۔۔جیسے ہی میٹرو رکی۔۔صائم سامان لے کر خالہ رشیدہ کو لیتا باہر نکل گیا۔۔۔وہ لوگ دوبارہ اسی طرح سیڑھیاں چڑھ گئے۔۔۔

میٹرو سے نکلنے کے بعد خالہ رشیدہ نے گھر کا پتہ صائم کو بتایا۔۔۔

وہ لوگ اس پاس کے لوگوں سے پوچھتے پچھاتے۔۔حسنہ کے گھر تک پہنچے۔۔حسنہ گلی میں ہی ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"ارے رشیدہ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی." حسنہ نے آگے بڑھ کر خالہ رشیدہ کو گلے لگایا۔۔پھر صائم سے ملی۔۔

"تم بھی ساتھ آئے ہو؟.. یقین کرو تمہاری بڑی یاد آرہی تھی..خ

حسنہ نے بڑے ہی پیار سے اس کے کان پکڑ کے کہا۔۔

"چلو ٹھیک ہے چلتے ہیں..." انہیں لے کر اپنے گھر چلی گئی۔۔اس کا گھر فرنشڈ تھا ۔۔بہت ہی خوبصورت طریقے سے بنایا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس جگہ کے چند بڑے گھروں میں سے ایک گھر تھا۔۔مریم اپنے کمرے میں تھی۔۔

حسنہ نے ملازمہ کو مریم کو بلانے بھیجا۔۔

"ارے حسنہ تم نے ملازمہ بھی رکھی ہوئی ہے؟؟_ "صوفے پر بیٹھتے خالہ رشیدہ اس سے پوچھنے لگی۔

"ہاں رشیدہ کیا کروں۔۔گھر کا کام نہیں ہوتا تو یہ ایک لڑکی رکھ لی ہے۔۔صفائی وغیرہ کر دیتی ہے۔باقی کھانا وغیرہ میں خود بنا لیتی ہوں۔۔اور اب تو مریم بھی آگئی ہے نا۔۔۔تو میری مدد کر دیتی ہے۔۔"

اس نے بڑی ہی خوش اخلاقی سے اسے بتایا۔۔

"چلو ٹھیک ہے مریم آگئی ہے۔وہ خالہ رشیدہ سے ملی۔۔

"امی کیا حال ہے آپ کا___؟"

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔'

"اور تمہارا کیا حال ہے چھوٹے___؟"مریم نے پیار سے اس کا گال کھینچتے پوچھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپا۔۔ہمارے بھائی کہاں پر ہیں؟؟_ نظر نہیں آرہے۔۔"وہ گردن ادھر ادھر گھماتے پوچھنے لگا..

www.novelsclubb.com

"ارے میں بھی یہاں پر ہی ہوں۔۔اتنا کیوں مس کر رہے ہو۔۔" واجد بھی لاؤنج میں جا کر بیٹھ گیا۔۔وہ لوگ کافی دیر باتیں کرتے رہے۔۔

"آج تو رکو گے نا تم لوگ___؟" حسنہ ان سے پوچھنے لگی۔۔۔

مریم کھانا بنانے چلی گئی..

"نہیں نہیں رکیں گے نہیں... کل بچے کا ٹیسٹ ہے..اور ہم لوگ آج ہی نکلیں گے۔۔پھر واجد کو کہنا کہ وہ آ کر مریم کو لے جائے۔۔۔"

خالہ رشیدہ جلدی میں تھی۔۔

"چلو جیسی تمہاری مرضی میں تو کہہ رہی تھی کہ ایک دن رک جاتی۔" حسنہ نے اداسی سے کہا..

"ارے حسنہ تم جانتی تو ہو۔۔بچے بڑی محنت کر رہے ہیں پڑھائی کو لے کر۔۔۔اب اگر اس کا ٹیسٹ رہ گیا تو مجھے افسوس ہو گا۔۔ویسے بھی دائم تو پہلے ہی پریشان تھا اس کے ٹیسٹ کو لے کر۔۔۔"

خالہ رشید نے حسنہ سے معذرت کی۔۔مریم نے کھانا تیار کر لیا۔۔

ان لوگوں نے مل کر کھانا کھایا۔۔اتنے میں مریم تیار ہو کر آ گئی۔۔شادی کے بعد مریم کے رنگ ڈھنگ ہی بدل گئے تھے۔۔۔وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔واجد بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔مریم اس کا ساتھ پا کر بہت زیادہ خوش تھی

حسنہ رشیدہ خالہ سے ملی۔۔پھر صائم کو تحفے دیے۔

"یہ رکھو اور دائم کو بھی دے دینا.."صائم نے انکار کرنا چاہا۔۔جب حسنہ نے اسے گھور کر دیکھتے کہا۔

"خبردار مجھے انکار کیا تو۔۔چلو لے کر جاؤ_"حسنہ نے اس کا کان کھینچتے وارننگ دی

وہ ہنستا ہوا تحفے تھام گیا

پھر وہ لوگ جانے لگے۔۔

"رکیں میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہی چلوں گا۔۔یوں ہی اس وقت اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔کہاں آپ لوگ دھکے کھاتے پھریں گے۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

واجد نے اپنی گاڑی نکالی۔۔۔وہ ان لوگوں کو لیتا حیدر آباد کے لیے روانہ ہو گیا۔۔

مصطفی نے نین کو چیک کروایا۔۔۔اس کے جسم میں اب واضح طور پر حرکت ہونے لگی تھی۔ڈاکٹر نے تسلی دی کہ بہت جلد وہ اپنی حالت میں واپس جائے گی۔۔

مصطفی بہت خوش تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔۔

"ڈیڈ_____"داور وہاں پر آیا

"ہاں بولو___"اخبار سائیڈ پر رکھتے مصطفی اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"میں حیدر آباد جانا چاہتا ہوں..مجھے اپنے کچھ سرٹیفکیٹس اور باقی ڈاکومنٹس لینے ہیں ایڈمیشن کے لیے___"

اس سے پہلے کہ مصطفی کوئی سوال کرتا داور نے خود ہی ساری بات بتا دی۔۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔میں تمہارا ٹکٹ کروا دیتا ہوں_____جلدی پہنچ جاؤ گے_____ اور رات ہمارے گھر پر ہی گزار لینا۔۔۔جب کام مکمل ہو جائے تو ارام سے آ جانا

www.novelsclubb.com

۔۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے گاڑیوں میں تھکان بھرے سفر کرنے کی۔۔۔"

داور کی طبیعت ویسے بھی اکثر خراب ہی رہتی تھی۔۔۔اس لیے مصطفی کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔اگر راستے میں اس کی طبیعت خراب ہو جاتی تو کون سنبھالتا۔۔۔

"چلیں ٹھیک ہے ڈیڈ____میں اپنا کچھ سامان لے لوں پھر نکلتا ہوں___"

"چلو ٹھیک ہے میں ابھی کال کر دیتا ہوں_"

داور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

ادھر اظہر پریشان سا ان کے پورشن میں آیا۔۔

"کیا ہوا اتنے پریشان کیوں دکھ رہے ہو تم؟؟؟_"مصطفی اس کی پریشانی کو صاف طور پر دیکھ سکتا تھا۔۔

"یار وہ جو لڑکا تھا نا۔۔۔وہ اپنے گھر نہیں پہنچا۔۔۔اور آریان کہہ رہا تھا کہ اس کے

www.novelsclubb.com

گاؤں سے کوئی لڑکا آیا تھا۔"

اس کے سامنے بیٹھتے اظہر نے اپنی بات شروع کی۔۔۔ مصطفی بھی سیدھا ہوا۔۔۔

"کیا مطلب گھر نہیں پہنچا____ آریان نے تو بتایا تھا ان کی سائیڈ پر سیلاب آگیا ہے___"

مصطفی کو کچھ نہ کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی۔۔۔

"ہاں بتایا تو تھا۔۔۔ لیکن ابھی اسی کے گاؤں سے لڑکا آیا ہے۔۔۔ان کے ہاں سیلاب تو ضرور آیا ہے۔۔۔۔رقم بھی گئی ہے۔۔۔ لیکن وہ لڑکا نہیں پہنچا ۔۔۔۔اس کے گھر والے بہت پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔۔ کہہ رہے تھے اس کی بیوی کے ہاں ابھی ابھی بچہ ہوا ہے۔۔۔۔وہ ہسپتال میں ہے تو اس لڑکے کی ضرورت ہے۔۔۔"

مصطفی سوچ میں پڑ گیا۔۔

"آریان کو بلاؤ ابھی کے ابھی۔۔۔"اس نے مشورہ دیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔"اظہر نے اسے کال ملائی۔۔

زوریز بیڈ پر لیٹا جانے موبائل پر کیا کر رہا تھا۔۔ جبکہ آریان ابھی ابھی فریش ہو کر باہر نکلا تھا۔۔۔ وہ ائینے کے سامنے کھڑا ہوتا اپنے بال بنانے لگا۔۔

"یہ کیا ڈووڈ۔۔۔۔ تم نے آج میری میچنگ ڈریسنگ نہیں پہنا۔۔الگ ڈریس کیسے پہن لیا تم نے___"

آریان اور زوریز ہمیشہ سے ایک جیسے کپڑے ہی پہنتے تھے۔۔۔ جوتوں سے لے کر گھڑی تک۔۔۔ حتی کہ ایک ٹائی بھی ایسی نہیں تھی جو ہم رنگ نہ ہو۔۔۔۔ دونوں پرفیوم بھی ایک ہی جیسا استعمال کرتے تھے۔۔۔

آج پہلی دفعہ ایسا ہو رہا تھا کہ آریان نے الگ ڈریسنگ کی تھی۔۔

"ہاں بالکل۔۔ کیونکہ اب ہمیں یہ سب کچھ چھوڑ دینا چاہیے۔۔۔۔ایک جیسے کپڑے پہننا۔۔۔ایک جیسی خوشبو لگانا۔۔۔ یہ سب کچھ بدل دینا چاہیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تمہاری شادی ہونے لگی ہے

۔۔تمہیں ذمہ دار ہونا چاہیے۔۔۔". شادی کا نام سن کر زوریز کی پیشانی پر کئی بل پڑے...

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں اس نک چڑھی لڑکی سے شادی کروں گا؟؟_۔وہ سیدھے بیٹھتے آریان سے پوچھنے لگا۔۔

"کیوں نہیں کرو گے؟؟_جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے خود کہا تھا کہ تمہیں حورب سے بہت محبت ہے۔۔۔۔تو پھر___"

زوریز گڑبڑایا۔۔۔وہیں آریان چلتا ہوا اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔

"کیا چھپا رہے ہو زرخیز؟؟_سچ بتاؤ۔۔۔۔ایک دم سے تمہاری محبت ختم کیسے ہو گئی۔۔۔۔؟؟_کچھ تو ہے جو تم چھپا رہے ہو___"

"نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ تو جب سے مجھے پتہ چلا کہ تم اسے پسند کرتے ہو۔۔۔تو بس میرا دل کھٹا ہو گیا اس سے۔۔۔"

زوریز کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔ تبھی ارٹیان کا موبائل بجا۔۔

اسے اگنور کرتا وہ موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"جی ڈیڈ_____ اوکے میں آتا ہوں...."

"ڈیڈ نے بلایا ہے۔۔۔ میں آکر تم سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اپنا موبائل لیتا نیچے چلا گیا۔۔

زوریز نے ایک گہرا سانس لیا۔۔ آریان کے سوالوں سے بچنا ناممکن تھا

"جی ڈیڈ آپ نے بلایا مجھے ؟؟؟_" مصطفی کے پورشن میں آکر وہ پوچھنے لگا۔۔

"ہاں بیٹھو۔۔۔" مصطفی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا...

وہ سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"اب بتاؤ۔۔۔ جو لڑکا یہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔ تمہارے مطابق اس کے

گاؤں والے آئے تھے رائٹ ؟؟!_"

www.novelsclubb.com

مصطفی کسی تفشیشی افسر کی طرح اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"جی بالکل____"اس نے صاف گوئی کی

"اور تمہارے مطابق ان کے گاؤں میں سیلاب آیا تھا____تم نے کچھ رقم بھی دی تھی انہیں___؟"

"جی بالکل____میں نے رقم بھی دی تھی___اور اس آدمی نے مجھے یہی کہا تھا_"

مصطفی کی بات سنتے اس نے اپنی صفائی دی...وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

کچھ تو تھا جو مسنگ تھا۔۔۔

"ہیسے تو ان کے ہاں پہنچے ہیں۔۔۔سیلاب بھی ایٹا ہے۔۔۔لیکن وہ لڑکا وہ اپنے گاؤں نہیں پہنچا۔۔۔۔"

"کچھ تو ہے جو ہم دیکھ کر بھی اندیکھا کر رہے ہیں_"جہاں مصطفی اظہر کی بات سن کر سوچ میں پڑا۔۔وہیں آریان بھی پریشان ہوا۔۔

کون سا راز تھا جس سے پردہ اٹھنے والا تھا؟؟؟_اور بہروپیا بے نقاب ہونے والا

تھا۔۔

خالہ رشید لوگوں کو حیدرآباد پہنچتے کافی دیر ہو گئی۔۔

صائم تو راستے میں ہی اپنی نیند پوری کر گیا۔۔۔

اس وقت اسے بہت زیادہ بھوک لگ رہی تھی۔۔۔واجد نے راستے سے ان لوگوں کے لیے کھانا لیا۔۔

صائم نے برگر کھانے کی خواہش کی۔۔واجد نے خوشی خوشی سے برگر خرید کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی دائم کے لیے بھی خرید لیا۔۔جیسے ہی وہ لوگ گھر کے سامنے پہنچے۔۔

صائم حسنہ کے دیے ہوئے تحفے اور برگر اٹھا کر اپنے گھر کو بھاگ گیا۔۔

ایک تو سے نیند آ رہی تھی۔۔۔دوسرا وہ دائم سے ملنا چاہتا تھا۔۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

دائم صحن میری بیٹھا تھا۔۔ جیسے ہی دستک ہوئی وہ دوڑ کر دروازے تک گیا۔۔

جلدی سے دروازہ کھولا۔۔

صائم نے جھٹ سے اس کے گلے لگا۔۔

"بڑے میں نے تمہیں بہت مس کیا..

تم نہیں جانتے خالہ رشیدہ تو بہت زیادہ تنگ کرتی ہے۔۔۔"اس نے پیچھے ہوتے

خالہ رشیدہ کی ہوئی شکایت لگائی۔۔

دائم نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا۔۔

"چلو آؤ۔۔۔"اس لے جا کر وہ تحفے میز پر رکھے۔۔ برگر والا شوپر بھی اس کے

ساتھ ہی رکھ دیا۔

"دیکھو بڑے میں نے راستے سے برگر لیے ہیں اور کھایا نہیں ہے۔۔۔میں نے کہا

دونوں مل کر کھائیں گے۔۔"

وہ جلدی سے کچن میں جا کر پلیٹ اٹھالایا۔۔ برگر نکال کر پلیٹ میں ڈالے۔۔

"چلو جلدی جلدی کھاؤ اس سے پہلے کے ٹھنڈے ہو جائیں___" دونوں مل کر کھانے لگے۔۔

"ان شاپروں میں کیا ہے___؟ دائم اشارے سے پوچھنے لگا

"ارے ہاں وہ جو حسنہ خالہ ہے نا۔۔انہوں نے ہمارے لیے تحفے دیکھے ہیں۔۔"

دائم کے ہاتھ وہیں تھمے۔۔وہ صائم کو گھورنے لگا۔۔ بر گر واپس پلیٹ میں رکھا۔۔

"میں نے تمہیں اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم وہاں سے تحفے تحائف اٹھا کر لے آؤ ...کیوں لیا تم نے____؟" وہ تیز آواز میں صائم سے پوچھ رہا تھا۔۔

"خدا کی قسم بڑے میں نے بہت منع کیا۔۔اور حسنہ خالہ نے کہا کہ وہ بہت پیار سے دے رہی ہیں۔۔ کسی کی محبت سے دی گئی چیز کو ٹھکرانا نہیں چاہیے۔۔ ماما بھی تو یہی کہتی تھیں"

صائم اسے سمجھانے لگا۔۔دائم تھوڑا نرم پڑا۔۔

"یہ آخری بار ہے۔۔ خبردار آئندہ کسی سے کوئی چیز لی تو۔۔" اسے وارننگ دیتے

وہ پھر سے برگر کھانے لگا۔۔۔

دونوں کو نیند آگئی۔۔

"چلو جلدی جلدی سو جاؤ۔۔ صبح اٹھ کر ٹیسٹ دینے بھی جانا ہے۔۔" دائم نے سٹور سے کل کے لیے چھٹی لے لی.

کل اس کا ٹیسٹ تھا۔۔ سٹور کے مالک نے اس کے کام کو دیکھتے ہوئے اسے چھٹی دے دی۔۔

صبح کا اجالا سب کے لیے خوشیاں لے کر آیا۔۔۔ صائم اور دائم خوشی خوشی اپنے سکول گئے۔۔

آج ان کا ٹیسٹ تھا۔۔ دائم نے صبح چار بجے ہی صائم کو اٹھا دیا۔۔

دونوں نے مل کر بائیو کی تیاری کی۔۔ ان کا ٹیسٹ کافی اچھا ہو گیا ہے۔۔۔ تبھی ماسٹر صاحب نے اعلان کیا کہ اردو کا سرپرائز ٹیسٹ بھی موجود ہے۔۔۔ جسے سنتے

www.novelsclubb.com

ہی صائم اور دائم کے منہ کھلے کے کھلے رہ کر گئے۔۔۔ خیر ٹیسٹ تو دینا ہی تھا وہ دونوں ٹیسٹ ہاتھ میں لیے اسے گھورنے میں مصروف تھے۔۔ سلیبس کی کتاب کو چھوڑ کر باقی دنیا جہان کی اردو میں انہیں دلچسپی تھی۔۔

خیر جو انہیں آتا تھا انہوں نے وہ صفوں پر بھر دیا۔۔۔ وہ اس قدر زور شور سے وہ لکھ رہے تھے کہ ماسٹر صاحب کے دل میں تو لڈو پھوٹنے لگے۔۔

انہیں امید تھی کہ اردو کا ٹیسٹ ان دونوں کا ہی بیسٹ ہو گا۔۔۔ اب یہ تھوڑی پتہ تھا کہ اندر کیا لکھا جا رہا ہے۔۔۔

ٹیسٹ دے کر وہ لوگ فارغ ہوئے۔۔ سکول سے چھٹی ہو گئی۔۔

وہ اپنی سائیکل لیتے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔

"یار بڑے میں نے تو جو بھی ذہن میں آیا۔۔ وہ لکھ ڈالا۔۔۔ غزل کی میں نے ایسی تشریح کی ہے کہ ماسٹر صاحب سوچتے رہ جائیں گے کہ شاعر کی غلطی تھی یا ممتحن کی۔۔

پیچھے بیٹھے صائم نے جو باتیں شروع کیں تو چپ نہیں ہوا۔۔

تبھی وہ لوگ بڑے روڈ پر پہنچے۔۔۔وہاں پر ڈرائیور گاڑی روکے ایک لڑکے کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

وہ بینچ پر بیٹھا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔۔۔دائم میں سائیکل روکی۔۔۔

"یار دیکھنا لگتا ہے ان کی طبیعت خراب ہے_ء

"چلو آؤ دیکھتے ہیں___"دونوں سائیکل سے اترتے ان کی طرف گئے۔۔

"آپ کی طبیعت خراب ہے۔۔۔؟_"صائم نے اس کے پاس بیٹھ کے پوچھا۔۔

داور نے نگاہ اٹھا کر اس پیارے سے لڑکے کو دیکھا۔

"ہاں___"وہ بہت مشکل سے بولا۔

"آپ یہ انرجی ڈرنک لیں۔میرا بھائی بہت اچھا بناتا ہے۔۔۔اپنے بیگ سے نکال کر وہ بوٹل صائم نے داور کی طرح بڑھائی۔۔

داور بنا کچھ سوچے سمجھے وہ پکڑ کر پینے لگا۔۔۔۔

ڈرائیور نے اسے روکنا بھی چاہا۔۔ لیکن داور کو وہ دونوں اپنے اپنے سے لگے۔۔۔

"اب کیسا لگ رہا ہے آپ کو___ ؟" دائم آگے بڑھتا پوچھنے لگا۔۔۔

داور نے دوسرے لڑکے کو دیکھا۔۔

"تم دونوں ایک جیسے لگ رہے ہو؟؟_ "انہیں دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا

۔۔

صائم اور دائم ہنسنے لگے۔۔۔

"ارے لگ تو آپ بھی ہمارے جیسے ہی رہے ہیں___ ایسے لگ رہا ہے جیسے تینوں بھائی ایک جگہ پر اکٹھے ہو گئے ہیں____ "دائم کے پاس سن کر داور ہنسنے لگا

"ہاں لگ تو ایسے رہ رہا ہے۔۔۔"

"آپکی طبعیت خراب ہے آپ ہمارے گھر چلیں گے____ ؟" صائم نے جھٹ سے اسے آفر کی۔۔۔

"نہیں چھوٹے صاحب آپ کے گھر نہیں جائیں گے۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے

۔۔۔"ڈرائیور نے آگے بڑھتے داور کو اٹھانا چاہا۔۔۔

"نہیں میں ان کے ساتھ جاؤں گا..."داور ڈرائیور کے ساتھ جانا سے انکار کر گیا

۔۔

"چلو ٹھیک ہے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔آئیں گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔"صائم

اور دائم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

داور بھی ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں میں اس چھوٹے بے بی بوائے کے ساتھ سائیکل پر جاؤں گا۔۔۔۔اور تم

چھوٹو۔۔۔۔میری گاڑی میں چلے جاؤ۔۔۔"

صائم تو جیسے تیار کھڑا تھا۔وہ فوراسے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

دائم نے داور کو اپنے پیچھے بٹھایا۔۔۔

وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔کالونی میں ایک بڑی سی گاڑی داخل ہوئی

۔۔۔سب لوگ گردن باہر نکالے اس گاڑی کو دیکھنے لگے۔۔صائم بڑی ہی شان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے ٹشن مارتا گاڑی سے نکلا۔۔۔

اس کے تور نگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔۔۔اکڑ کر چلتا وہ دروازے تک گیا

۔۔۔جیب سے چابی نکال کر لاک کھولا۔۔۔۔

دائم بھی داور کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔۔

"آپ جائیں میں آپ کو کال کر دوں گا۔۔"ڈرائیور وہاں سے چلا گیا..

"ارے آئیں نا ہمارا گھر چھوٹا ہے... لیکن مزہ بہت آتا ہے...."

دائم اسے لے کر گھر کے اندر چلا گیا۔۔۔داور میں پہلی بار وہ چھوٹا سا گھر دیکھا

تھا۔۔۔اس کا گھر بہت زیادہ بڑا تھا۔۔ہر چیز نفاست سے سجائی ہوئی تھی۔۔۔

"واؤ بہت اچھا گھر ہے تم لوگوں کا۔۔۔"

"آپ آئیں نا ہمارے کمرے میں۔۔۔"دائم نے اسے کمرے میں آنے کی دعوت

دی۔۔۔

وہیں صائم دوڑ کر اندر بھاگا۔۔۔بیڈ پر ان کے کپڑے بکھرے ہوئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔۔۔ جرابیں فرش پر بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

کتابیں کچھ میز پر اور کچھ نیچے پڑی تھیں۔۔۔

وہ جلدی جلدی وہ پھیلا ہوا سمیٹنے لگا۔۔۔ دائم داور کو لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔

داور بہت صفائی پسند تھا۔۔۔ کمرے میں اتنا پھیلا ہوا دیکھ وہ آگے بڑھ کر ان لوگوں کی مدد کرنے لگا۔۔۔

"سوری وہ کیا ہے نا۔۔۔ پہلے ہماری مما کام کرتی تھیں۔۔۔ اب ہم لوگ کر رہے ہیں نا۔۔۔ اس لیے مشکل ہو رہی ہے۔۔۔ن" صائم نے معذرت کرتے اسے بتایا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اور تم لوگوں کو پتہ ہے۔۔۔ میں شروع سے اپنے کام خود کرتا ہوں مم۔ پہلے میری مما نہیں تھیں۔۔۔ لیکن اب مجھے میری مما مل گئی ہیں۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔"

وہ دونوں اس کے لہجے میں خوشی محسوس کر سکتے تھے۔۔

داور نے ایک سائیڈ پر پڑا ان کا ناولز کا سٹاک دیکھا۔۔

"کیا اس گھر میں کوئی گرلز بھی ہیں؟؟؟_"وہ گردن موڑ کر پوچھنے لگا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔"دونوں جھٹ سے بولے۔۔

"تو پھر یہ اتنے سارے ناولز کون پڑتا ہے؟؟؟_"وہ ناول اٹھاتا پوچھنے لگا۔۔

"ارے ہم لوگ پڑھتے ہیں____زندگی کے بہت سارے تلخ سبق ان ناولز نے سکھائے ہیں ہمیں۔۔"

داور ایک ناول لے کر بیٹھ گیا۔۔۔الٹ پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تو بند کر گیا۔۔

اس کی نظر اس سیاہ ڈائری پر پڑی۔۔۔

ہاتھ بڑھاتے وہ اسے اٹھا گیا۔۔۔۔

"نیلم___"اس نام پر ہاتھ پھیرتے وہ زیر لب بولا۔۔۔ تبھی کچھ تصویریں نیچے گریں۔۔

www.novelsclubb.com

"سوری سوری___"دائم نے جھٹ سے نیچے بیٹھتے وہ تصویریں اٹھا کر ڈائری میں ڈالتا۔۔وہ ڈائری اٹھا دراز میں رکھ دی۔۔۔

"آپ کہاں سے آئے ہیں ویسے؟؟؟_"بیڈ پر چھلانگ لگاتے صائم داور سے پوچھنے لگا۔۔

"میں اسلام آباد سے آیا ہوں..."داور بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

"ویسے تم دونوں کو دیکھ کر نا بھائی والی فیلنگ آتی ہے۔۔۔۔یوں لگتا ہے کہ میں اپنے ہی بھائیوں سے مل رہا ہوں۔۔۔۔۔"

دائم کو اپنے پاس بٹھاتے داور نے ان دونوں کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔

اسے بہت سکون مل رہا تھا۔۔۔ایک گھبراہٹ جو بہت دنوں سے اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔اب ختم ہو گئی۔۔۔

ایک اداسی جو کئی سالوں سے اس کے چہرے پر چھائی تھی۔۔۔وہ جھٹ سے غائب ہو گئی۔۔۔داور مصطفی آج خوش تھا۔۔۔بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔۔

صرف ان دو لڑکوں کی وجہ سے۔۔۔۔جو انجانے میں اسے ملے تھے۔۔۔لیکن دل بار بار کہہ رہا تھا کہ ان سے بہت گہرا رشتہ ہے۔۔۔

"آپ بیٹھیں ہم لوگ کھانا بنانے جا رہے ہیں۔۔" وہ دونوں جھٹ سے کھڑے ہوئے۔۔

"ارے کیوں۔۔۔۔میں بھی چلوں گا۔۔"

داور بھی پہلی بار ہر چیز میں شرکت کر رہا تھا۔۔۔وہ پہلے نوجوان تھے۔۔۔جن کے ساتھ وہ کھل کر بات کر رہا تھا۔۔

"چلیں آ جائیں۔۔"

"تم لوگ آج سے مجھے داور بھیو بولو گے۔۔۔"

"ٹھیک ہے..."

"اور میں تم لوگوں کو چھوٹے بڑے بلاؤں گا۔۔۔"

ان دونوں کے کندھوں بازو رکھتے داور ان کے ساتھ کچن میں چلا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انجانے میں ہی سہی مصطفی کمال کے اولاد ساتھ تھی۔۔

******

صائم اور دائم داور کے ساتھ مل کر کچھ کھانا بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

داور کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی۔۔۔ان چھوٹے لڑکوں کے ساتھ داور کو کچھ پل کے لیے ہی سہی بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ڈرائیور نے کال کر کے اپنی آنے کی اطلاع دے دی تھی۔۔۔وہ چاہ کر بھی ڈرائیور کو روک نہیں سکا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی نے اسے گھر پر رہنے کا کہا تھا۔۔۔اور وہ بنا اجازت ان انجان لڑکوں کے پاس آ گیا۔۔۔

"ارے بڑے دیکھو نا یہ آٹے والا ڈبہ پھر سے اوپر رکھ دیا تم نے...اب کیسے اتاروں میں؟؟_"

کرسی پر پیر رکھے ایڑیاں اٹھا کر صائم آٹے کا ڈبہ اٹھانے لگا۔۔۔

داور کا قد تھوڑا بڑا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھتا ڈبے کی طرف ہاتھ بڑھانے ہی لگا تھا جب صائم نے جلد بازی میں ڈبے کو نیچے سے کھینچا۔۔۔

اس کا ہاتھ سلپ ہوا۔۔آٹے کا ڈبہ جو کھلا ہوا تھا۔۔۔داور کے اوپر الٹ گیا۔۔۔

داور دیکھتے ہی دیکھتے آٹے سے سفید ہو گیا۔۔۔

وہ دونوں بھائی ہونک زدہ چہرے لیے داور کو دیکھنے لگے۔۔صائم اچھل کر سی سے نیچے اترا۔۔

"ارے بڑے بھیو۔۔آپ کو کیا ہوا۔۔رکیے میں آپ کو صاف کرتا ہوں۔۔" وہ ہاتھ سے داور سے اڑا ہٹانے لگا۔۔۔

دائم کافی دیر دونوں کی کاروائی دیکھتا رہا۔۔جب ضبط نہ ہو سکا تو پیٹ پر ہاتھ رکھتا زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔

صائم نے اتنے دنوں بعد اسے یوں ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے ہاتھ تھم گئے۔۔آنکھیں نم ہو گئیں۔۔ایک وقت ایسا تھا کہ دونوں بھائی جی بھر کر ہنستے تھے۔۔اب تو حسرت ہی رہ گئی کہ کبھی وہ دونوں مل کر ہنسیں گے۔۔۔

"کیا ہوا تم ایسے اداس کیوں ہو گئے؟؟_ارے میں گھر جا کر کپڑے بدل لوں گا ۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔"

صائم کو اداس دیکھ کر داور اسے سمجھانے لگا۔۔صائم نے اپنا سر ہلایا۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔اب اٹا تو گر گیا۔۔بڑے ایسا کرو ناجا کر تنور سے روٹیاں لے آؤ۔۔۔دراز میں پیسے پڑے ہیں۔۔۔اور وہیں سے تڑکے والی دال بھی لے لینا۔۔۔اب کھانا آج باہر سے ہی کھا لیتے ہیں۔۔۔"

دائم اپنا سر ہلاتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔

"چلیں آئیں آپ کپڑے بدل لیں میں اپ کے کپڑے دھلوا دیتا ہوں۔۔"صائم نے اسے واش روم میں چھوڑا اپنا ایک نارمل سا تھ جوڑا اس کو دیا۔۔۔

جو اسے تھوڑا تنگ اور چھوٹا تھا۔۔پر اس وقت وہی ایک جوڑا تھا جو صائم کو اس کے لیے مناسب لگا۔۔۔

وہ اس کے کپڑے لے کر خالہ رشیدہ کے گھر چلا گیا۔۔دروازہ کھٹکھٹایا۔

"ارے رک جاؤ آ رہی ہوں۔۔۔" خالہ رشیدہ کمر پر ہاتھ رکھتے دروازے تک گئی۔۔۔دروازہ کھولا۔۔وہ کپڑے لیے کھڑا تھا۔۔

"ارے کیا ہوا اور یہ آٹے سے بھرے ہوئے کپڑے کہاں سے لائے ہو___؟"

صائم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ اندر چلا گیا۔۔خالہ رشیدہ بھی دروازہ بند کرتی اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی۔۔۔

صائم نے کپڑوں کی مشین چلائی۔۔اس میں داور کے کپڑے ڈٹرجن ڈال کر اندر ڈال دیے۔۔

"خالہ رشتہ جلدی سے یہ کپڑے دھو دیں۔۔۔ہمارا ایک دوست آیا ہے۔۔۔اس پر اٹا گر گیا ہے۔۔۔تو اس کا ڈرائیور لینے آنے والا ہے اس سے پہلے پہلے اس کے

کپڑے خشک ہو جائیں۔۔۔"

خالہ رشیدہ کی طرف مڑتے وہ انہیں بتانے لگا۔۔

مریم آپا واجد بھائی کے ساتھ گھومنے نکلی ہوئی تھی۔۔ان لوگوں نے شام میں واپس ملتان جانا تھا۔۔واجد اب واپس جانے والا تھا۔۔اس کی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں۔۔

"ہاں ہاں تو پہلے بتا دیتے۔۔خود کیوں اتنا تردد کر رہے ہو۔۔ہٹ سائیڈ پہ میں دھوتی ہوں۔"اسے سائیڈ پر کرتی خالہ کپڑے دھونے لگی۔۔

انہوں نے جلدی سے کپڑے دھوئے پھر اچھے سے نچوڑتے تار پر لٹکا دیا۔۔۔

کپڑے تھوڑے سے خشک ہوئے۔۔۔صائم انہیں اتارتا جانے لگا۔۔

"خالہ میں بعد میں آؤں گا مہمان گھر میں اکیلا ہے۔۔"وہ جلدی سے اپنے گھر کی طرف دوڑ گیا۔۔

داور صائم کے کپڑوں میں بہت ان کمفرٹیبل فیل کر رہا تھا۔۔وہ اسے کافی تنگ تھے

اور پھر وہ ان لوگوں سے چار سال بڑا بھی تو تھا۔۔صائم نے کپڑے لے جا کر تار پر لٹکا دیے۔۔۔

اتنے میں دائم بھی کھانا لے کر آ گیا۔۔انہوں نے جلدی جلدی برتنوں میں کھانا ڈالا۔۔۔

"ارے آ جائیں بڑے بھیو۔۔۔ہمارے ساتھ اج عام لوگوں والا کھانا کھائیں۔۔"

داور خوشی خوشی ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔۔

کھانا کھاتے ہی دائم نے جلدی سے برتن دھو دیے۔۔۔داور کے کپڑے خشک ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

صائم نے بڑی مشکل سے کپڑے استری کیے۔۔۔

پھر داور کے حوالے کر دیے۔۔۔داور جلدی سے کپڑے بدل آیا۔۔۔اتنے میں باہر اس کا ڈرائیور آ گیا۔۔۔

"چلو چھوٹے بڑے۔۔۔آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ۔اگر اسلام آباد آنا تو

میرے گھر ضرور آنا۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔"

داور نے انہیں اپنے گھر کا ایڈریس لکھ کر دیا۔۔۔

"ابھی میں چلتا ہوں... کل مجھے اسلام آباد کے لیے بھی نکلنا ہے_ پھر ملاقات ہو گی ان شاءاللہ۔۔۔"

داور ان دونوں سے ملتا باہر کی جانب چل دیا۔۔۔وہ دونوں بھائی بھی اسے دروازے تک چھوڑنے آئے۔۔۔

جیسے ہی داور کی گاڑی کالونی سے نکلی۔۔۔دونوں اداسی سے اسے جاتے دیکھتے رہے۔۔یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی اپنا جدا ہو گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

میں نے اک شخص جیت کے ہارا ہے

اب مجھکو کھیل کے میدان برے لگتے ہیں

حور بے کچن میں کھڑی کام کر رہی تھی۔۔وہ ایئر فورس میں جانا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن پتہ نہیں جب سے اس کے وہ دو کزن آئے تھے۔۔۔اس کی زندگی بدل گئی تھی۔۔ جیسے کوئی مقصد ہی نہ رہا ہو۔۔

وہ اپنے لیے پاستہ بنا رہی تھی۔۔۔۔اپنے کام میں اس قدر مگن تھی کہ اسے آس پاس کا ہوش ہی نہیں رہا۔۔

تبھی اسے کوئی چیز جلنے کی بو محسوس ہوئی۔۔۔۔اس نے پاس نظر گھما کر دیکھا۔۔۔ اس کے دوپٹے میں آگ لگ چکی تھی۔۔۔

اس نے چھوئی موئی لڑکیوں کی طرح شور مچانے کی بجائے۔۔۔دوپٹہ اور خود سے الگ کرتے بیسن کے اندر پھینک دیا۔۔۔جلدی سے نل کھولتے آگ بجھا دی۔۔

اس نے معصوم ہیروئنوں کی طرح کسی ہیرو کے آنے کا انتظار نہیں کیا۔۔۔جو دوڑ کر آئے گا۔

اس کا دوپٹہ کھینچ کر اپنے ہاتھوں سے اگ بجھانے کی کوشش کرے گا۔۔۔

اسی کوشش میں اس کے دونوں ہاتھ جل جائیں گے۔۔پھر وہ افسوس سے اس کے

ہاتھوں کو دیکھے گی۔۔۔چند آنسو بہائے گی۔۔۔پھر اس کے ہاتھ پکڑ کر اس پر برنال لگائے گی۔

نہیں یہ صرف کہانیوں میں ہی ہوتا ہے۔۔۔اور حورب مصطفی کہانیوں پر یقین نہیں رکھتی۔۔۔

وہ کافی دیر اپنے دوپٹے کو دیکھتی رہی۔۔۔ادھر پاستہ جلنا شروع ہوا۔۔

اس نے جلدی جلدی پاستے کو دیکھا۔۔جو خوش قسمتی سے بچ گیا تھا۔۔اسے نکال کر پلیٹ میں ڈالا۔۔

وہ پلیٹ لیتی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔ابھی مڑی ہی تھی کہ پیچھے آریان دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

حورب نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"شرم نہیں آتی۔۔۔ایسے آنکھیں پھاڑ کر کیا دیکھ رہے ہو تم_____؟"۔۔پاستے کی پلیٹ کو مضبوطی سے تھامتے وہ شدید غصے سے پوچھنے لگی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبھی یہ شخص اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوا کرتا تھا۔۔اسے دیکھے بنا حورب مصطفی کا دن نہیں گزرتا تھا۔۔

لیکن اب اسے دیکھتے ہی آنکھوں میں جلن ہونے لگ جاتی تھی۔۔۔

آریان چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔۔۔

"زیادہ کچھ نہیں دیکھ رہا۔۔یہ جو اپنے ان ہاتھوں سے پاستہ بنایا ہے نا۔۔اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔تم جانتی ہو تمہارے ہاتھ کا پاستہ مجھے کس قدر پسند ہے۔"

آریان نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑنی چاہی۔۔۔حورب نے اپنی گرفت مضبوط کر لی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار سوچنا بھی مت۔۔بہت مشکل سے بنایا ہے میں نے۔۔"وہ پلیٹ کھینچتی دانت پیستے میں بولی

"بالکل بھی نہیں۔۔تم جانتی ہو میں سب کچھ بھول سکتا ہوں۔۔۔لیکن یہ پاستہ کھانا بالکل بھی نہیں۔۔۔"آریان نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ جھپٹ لی۔۔

حورب نے اسے دوسری پلیٹ میں پاستہ آدھا ڈالتے دیکھا تو اس کے بال مٹھی میں جکڑ گئی۔۔

"آریان میں تمہیں کہہ رہی ہوں میرا پاستہ واپس دو۔۔" وہ اس کے بال کھینچتے ہوئے بولی۔

"بس کرو چڑیل۔۔ کتنی بار کہا ہے یہ پاستہ مجھے اپنی محبوبہ سے زیادہ عزیز ہے۔۔ تم اتنا مرتی کیوں ہو یار۔۔۔" آریان نے ایک ہاتھ سے اپنے بال آزاد کروانے کی کوشش کی۔۔۔ حورب نے اپنی گرفت مضبوط رکھی۔

آریان بھی صدا کا ڈھیٹ تھا۔۔ آدھا پاستہ اپنے پلیٹ میں ڈال لیا۔۔ باقی کا آدھا لیتے اس کی طرف مڑا۔۔

"یہ لو اور کھاؤ مرو۔۔ ڈائن کہیں کی۔۔ اچھا ہے زوریز سے تمہاری شادی ہو رہی ہے۔۔ دیکھنا وہ تو صدا کا پیٹو ہے۔۔ پاستے کو دیکھ کر رال ٹپکانے لگ جاتا ہے۔۔ تمہیں ایک دانہ نصیب نہیں ہو گا۔۔۔ اللہ کرے تمہیں یہ کھانا بھی نصیب نہ

ہو۔۔"

وہ اپنے حصے کا آدھا پاستہ لیتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔۔

حورب پیر پٹخ کر رہ گئی۔

" کبھی کبھی تو میرا دل کرتا ہے کہ اس شخص کو اٹھا کر کسی گندے نالے میں پھینک دوں۔۔ لیکن کیا کروں آفٹر آل میرے ماموں کا بیٹا ہے۔۔ میری ماں کا لاڈلا بھتیجا "

وہ اسے کوستے باقی کا پاستہ لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ایک کونے میں کھڑا زوریز خونخوار نظروں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا منن

اسے حورب پر بہت غصہ ارہا تھا۔۔

خود پر کنٹرول کرتا ہے وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔اسے وہ لڑکی قطعی ناپسند تھی

"جی تو آفیسر صاحب۔۔پہلے تو آپ کو ویلکم۔۔آپ بتائیں کیا معلومات لینے آئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں آپ؟؟_اور میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں____؟"

مصطفی نے سامنے کھڑے نوجوان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

مصطفی کا اشارہ ملتے ہی وہ جلدی سے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جی میں المیر بغدادی کے بارے میں معلومات لے کر آیا ہوں۔۔

ہمیں اس کی تلاش ہے۔۔"

مصطفی کو بتاتا ہوں وہ اپنا کھانا کھا رہا تھا

"اچھا المیر کیا مقصد ہے اس کا___؟"مصطفی کو اس کے بارے میں اتنی زیادہ معلومات حاصل نہیں ہوئی تھیں۔۔۔

سوائے چند ایک کے۔۔ تبھی اس نے اپنی ٹیم کے ذریعے اس آفیسر سے رابطہ کیا

مصطفی اسے پوچھ رہا تھا۔۔ لیکن اسے اپنا کھانا زیادہ عزیز تھا۔۔

"سوری سر وہ کیا ہے نا بغیر کچھ کھائے کوئی بھی معلومات میرے پیٹ سے باہر نہیں نکلتیں۔۔ صرف دو نوالے اور لینے دیں پھر بتاتا ہوں..."

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مصطفی اسے گھور کر رہ گیا۔۔

"آج کل کے نوجوان کتنے پیٹو ہوتے ہیں ایک ہم تھے کہ کام کے وقت ہمیں کھانے پینے کا ہوش ہی نہیں رہتا تھا_"

مصطفی اپنے منہ میں بڑبڑایا۔اتنے میں وہ نوجوان اپنا کھانا ختم کر چکا تھا۔

اس نے برتن ایک سائیڈ پر رکھے۔۔۔پانی کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا۔دو گھونٹ بھرتے ہیں گلاس واپس رکھا۔۔

"جی سر اب کچھ افاقہ ہوا ہے۔۔تو میں شروع کرتا ہوں_"

اس نے ایک فائل سائیڈ سے اٹھا کر مصطفی کے سامنے رکھی۔۔۔

مصطفی فائل اٹھا کر کھول کر دیکھنے لگا۔۔

"المیر بغدادی عرف البرٹ برگ الیگزینڈر۔۔اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے نہیں ہے۔۔نہ یہ مسلم ہے____نہ یہ ہندو ہے____نہ عیسائی ہے اور نہ ہی یہودی ہے____یہ کسی خدا کو نہیں مانتا____اس کے لیے پیسہ ہی اس کا خدا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔۔پیسے کے لیے یہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔16 سال کی عمر میں اس نے اپنی ماں کا قتل کیا تھا_____

اس کا کچھ زیور چوری کرنے کی وجہ سے اس کی ماں نے اسے مارا تھا۔۔۔ تبھی اس نے اپنی ماں کا بے دردی سے قتل کر دیا۔۔۔

اس کا باپ الیگزینڈر ایک ڈاکٹر تھا۔۔۔۔۔البرٹ نے کچھ ذاتی چپقلش کی وجہ سے اس کا بھی قتل کر دیا۔۔۔بس اب یہ صرف دو بھائی ہیں۔

اس کا ایک اور بھائی رابرٹ برگ الگزینڈر عرف جنید بغدادی۔۔۔جو کہ ڈرگ مافیا کا بہت بڑا کارندہ ہے۔۔۔اور آج کل اپ لوگوں کے پاس قید ہے۔۔

کینیڈا میں ہی اس کی ملاقات جنید مرادی نام کے ایک بندے سے ہوئی۔۔جو کہ استاد جی کے نام سے جانا جاتا ہے۔۔۔ہماری ٹیم ان لوگوں کو تلاش کر رہی تھی

۔۔۔

تبھی یہ وہاں سے غائب ہو گیا اور اسی کی تلاش میں مجھے یہاں تک آنا پڑا ہے۔۔۔

مجھے یقین ہے کہ وہ آپ لوگوں تک پہنچنے کی کوشش ضرور کرے گا۔۔۔"

مصطفی نے پوری فائل چیک کرلی۔۔اس لڑکے کے فوٹو گرافس بھی دیکھ لیے۔۔۔

"لیکن اتنا شاطر لڑکا بے وقوف تھوڑی ہوگا کہ یوں ہی ہمارے سامنے آجائے گا۔۔

"

مصطفی فائل بند کر کے میز پر رکھتا اس سے پوچھنے لگا۔۔نوجوان مسکرایا۔۔

"بالکل سر۔۔۔ٹھیک کہا یہ ہمارے سامنے خود نہیں آئے گا۔۔بلکہ ہمیں خود اس سے بل سے نکالنا ہوگا۔۔اس کی پہچان صرف اس کی کمر کے بیچ و بیچ بنے اس بڑے سے بچھو کے ٹیٹو سے کی جاسکتی ہے۔۔۔جو کہ اسے بہت زیادہ پسند ہے۔۔۔۔میں بھی صرف اسی نشان کی بیس پر ہی اسے تلاش کر رہا ہوں۔۔۔

مصطفی سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

"لیکن ویسا ٹیٹو تو کوئی بھی بنوا سکتا ہے۔۔یہ کوئی جواز تھوڑی ہو یا کسی کو تلاش کرنے کا۔۔"

نوجوان مسکرایا۔۔

"بالکل ٹھیک کہا سر۔یہ کوئی جواز نہیں ہوا۔۔لیکن اس کی کمر پر جو بچھو کا نشان بنا ہوا ہے۔۔وہ ہر کوئی نہیں بنا سکتا۔۔اسے جس آدمی نے بنایا تھا۔۔پچھلے مہینے اس کی ڈیتھ ہو گئیمم۔وہ ایک خاص ڈیزائن کا بچھو ہے۔۔۔اور بس ہم اسی کے ذریعے اس تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔"

مصطفی سے کہتا ہے وہ نوجوان اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"ایک بات۔۔اور سر احتیاط ضرور کریے گا۔آپ کے خاندان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔۔میں چاہتا تو آپ کو یہ سب کچھ نہ بتاتا۔۔۔لیکن یہ سب کچھ ضروری ہو گیا ہے۔۔۔آپ کے گھر کے ملازم کا غائب ہونا۔۔۔اس بات کی علامت ہے کہ وہ آپ کے گھر تک پہنچ چکا ہے۔۔۔

کوئی اپنا یا کوئی پرایا کوئی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔تو آپ اپنے اس پاس نظر رکھیے گا۔۔۔

مصطفی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ چلتا ہوا اس نوجوان تک آیا۔۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ تمہارا آفیسر۔۔مجھے خوشی ہوئی کہ تم اپنے کام کو لے کر بہت سنجیدہ ہو۔ٹھیک ہے۔۔۔ تمہیں میری جو بھی مدد چاہیے ہو مجھے ضرور بتانا۔۔۔ میں اپنی ٹیم سے بات کرتا ہوں۔۔۔تاکہ جلد از جلد اس البرٹ عرف المیر کو تلاش کر سکیں۔۔'

وہ نوجوان مصطفی سے مصافحہ کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

وقت گزرتا گیا صائم اور دائم پہلے سے زیادہ سمجھدار ہو چکے تھے۔۔صائم سکول میں جا کر سارا کام اچھے سے یاد کرتا ہے۔۔۔پھر نوٹس بنا کر گھر لاتا۔

دائم سٹور پر کام بھی کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ وہاں پر اپنی پڑھائی بھی کر رہا تھا۔۔

ان لوگوں کے امتحان نزدیک آ گئے۔۔

دونوں نے دل لگا کر محنت کی۔۔۔انہیں نیلم کی وہ نصیحت یاد آئی جب اس نے کہا تھا

www.novelsclubb.com

کہ وہ چاہتی ہے کہ اس کے بچے پڑھیں۔۔۔

آسمان کی بلندیوں کو چھوئیں۔

جو وہ نہیں کر سکی وہ اس کے بیٹے کریں۔۔۔امتحان کا دن بھی آن پہنچا۔۔۔

سٹور کے مالک نے دائم کو چھٹیاں دے دیں۔۔۔اس نے کچھ پیسے بھی دیے۔۔۔

تاکہ وہ اپنی ضروریات کی چیزیں خرید سکیں۔۔۔

دونوں بھائیوں کا سینٹر الگ الگ بنا تھا۔۔۔انہیں انگلش کچھ خاص پسند نہیں

تھی۔۔۔لیکن امتحان میں انہوں نے بہت زیادہ محنت کی۔۔اپنی انگلش کو درست

کیا

www.novelsclubb.com

یہ نہیں تھا کہ وہ کمزور طالب علم تھے۔۔۔بس نیلم کے لاڈ پیار کی وجہ سے وہ

تھوڑے پڑھائی سے دور ہو گئے تھے۔۔

انہوں نے بڑی لگن سے امتحان دیے۔۔۔

۔سکول سے امتحان دیتے ہی وہ لوگ فارغ ہو گئے۔۔۔

امتحانوں کے بعد سکول میں ایک سرمنی رکھی گئی۔۔جس میں صائم کو ریگولر سکول آنے پر سند دی گئی۔۔جبکہ دائم کو ٹیسٹ میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے پر انعام دیا گیا۔۔۔

پرنسپل نے بھی دونوں بچوں کو شاباش دی۔۔۔انگلش کے ماسٹر صاحب آج ان سے بہت زیادہ خوش تھے۔

وقت ہر انسان کو بدل دیتا ہے۔۔۔کبھی کبھی کسی کو چلنے کے لیے ایک دھکے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔

اور شاید ان دونوں کو بھی وقت نے ایک دھکا دے دیا تھا۔۔

اب صائم اس سٹور کے مالک کے بھائی کی دکان پر کام کرنے لگا۔۔دونوں بھائی بہت ہی محنت سے اپنا کام کر رہے تھے۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا صائم کھانا کھانے کے لیے دائم کے پاس آیا۔۔وہ دونوں بھائی ایک بینچ پر بیٹھے کھانا کھانے لگے۔۔

سٹور کا مالک اخبار پڑھ رہا تھا۔۔

"ارے تم دونوں کا میٹرک ہو گیا ہے نا___؟"_____

وہ اخبار ایک سائیڈ پر رکھتا ان سے پوچھنے لگا۔

"جی امتحان تو دے دیے ہیں تقریباً دو مہینے تک رزلٹ آ جائے گا_"

کھانا کھاتے ہوئے دائم انہیں بتانے لگا۔

"ارے تو پھر ایسا کرو نا فوج کی سیٹیں آ گئی ہیں۔۔ تم دونوں اپلائی کر لو ویسے بھی قد کاٹ والے ہو۔ کچھ ٹوٹا پھوٹا بھی نہیں ہے تو امید ہے کہ تم دونوں کی سلیکشن ہو جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

دائم کے ذہن میں خالہ رشیدہ کی بات آئیں۔ اس کا باپ فوج میں تھا۔۔

اسے تلاش کرنے کے لیے انہیں فوج میں جانا ہی ہو گا

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں_"

"ہاں تو اپلائی کر دو نا تم دونوں___"

"یہ کس چیز کی سیٹس آئی ہیں___؟"وہ کھانا چھوڑتا اپنے مالک سے پوچھنے لگا۔۔

"ارے یہ تو ایئر فورس کی ہیں_"

"نہیں ہمیں اس میں اپلائی نہیں کرنا ہم لوگ رینجرز میں کریں گے_"

"اچھا___"اس کے مالک نے اچھا کو تھوڑا لمبا کھینچا۔۔

"تو اس کی تو دو مہینے بعد ہی آئیں گی۔۔۔تم لوگ پھر اپنی دوڑ سپیڈ بڑھاؤ۔۔اکثر لڑکے دوڑ میں رہ جاتے ہیں۔تو جتنی زیادہ سپیڈ تمہاری دوڑ میں ہو گی اتنے تم لوگوں کے آگے بڑھنے کے چانسز ہیں۔"

"جی ٹھیک ہے___"دونوں نے کھانا کھایا صائم اپنے کام پر چلا گیا۔۔دائم بھی کام پر لگ گیا۔۔

۔

دو مہینے مزید گزر گئے ان لوگوں کا رزلٹ آ گیا۔۔۔

صائم نے پاس والی دکان سے اپنا اور دائم کا رزلٹ نکلوالایا۔۔صائم کے 800 نمبر تھے۔۔جبکہ دائم کے 850 نمبر آئے تھے۔۔

دونوں بہت خوش تھے۔۔دائم اس وقت نین کی ڈائری کھول کر بیٹھا تھا۔

جس کے صرف دو صفحے لکھے ہوئے تھے۔۔ایک صفحے پر لکھا تھا کہ اس نے میٹرک میں 790 نمبر ارٹس کی کلاس میں حاصل کیے تھے۔۔۔

وہ پڑھ کر دائم ہنسنے لگا۔۔صائم نے اسے ہنستے دیکھا تو جا کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

"کیا ہوا اتنے ہنس کیوں رہے ہو تم؟؟_"اسے یوں ہنستے دیکھ دائم پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے تمہیں نہیں پتا ہماری مما نے میٹرک میں 790 نمبر حاصل کیے تھے..اور تمہیں پتہ ہے ڈیڈ نے کیا کہا_____؟"

مصطفی کی بات پر صائم کا حلق کڑوا ہوا۔۔۔

"مجھے نہیں سننا___"وہ اٹھ کھڑا ہوا.

دائم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔۔۔

"سنو تو سہی۔۔۔ڈیڈ نے موم کو کہا کہ وہ جھلی ہیں اور انہیں وہ جھلی بہت زیادہ پسند ہے۔۔۔" جانے کیوں دائم کو مصطفی کی یہ بات بہت اچھی لگی...

'ہاں بالکل وہ جھلی ہی تھی۔۔ تبھی تو مصطفی کمال نے ہماری خبر تک نہیں لی۔۔"

صائم مصطفی سے بد ظن ہو گیا تھا۔۔۔دائم اس پر افسوس کر کے رہ گیا۔۔

لیکن اس کا قصور نہیں تھا۔۔۔حالات ہی ایسے تھے کہ بد ظن ہونا بنتا تھا۔۔۔

"چلو چل کر خالہ رشیدہ کو مٹھائی کھلا کر آتے ہیں.."

وہ کھڑا ہوا۔۔

"مٹھائی کہاں سے لاؤ گے &_؟"

"میرے پاس ہے نا...500 روپیہ آج ہی استاد نے دیا ہے... پاس ہونے کی خوشی میں انہوں نے مجھے 2000 انعام الگ دیا_____

اور مٹھائی کا 500 الگ دیا ہے۔۔۔تو اسی کی مٹھائی خرید خالہ رشیدہ کو دیتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

صائم نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

پھر اپنی جیب سے ہزار روپیہ نکالا۔۔۔

"ایسے تھوڑی ہو گا پوری کالونی والے ہم سے کتنا پیار کرتے ہیں.. تو ہمیں بھی سب کو میٹھا کھلانا چاہیے نا۔۔،"۔

انہوں نے وہ پیسے اکٹھے کیے ٹوٹل 25 سو روپیہ بن گیا۔۔صائم نے جا کر حلوائی کی دکان سے جلیبی خریدی۔۔۔پھر اپنی کالونی کے سب لوگوں کا منہ میٹھا کروایا ۔۔۔سب نے انہیں بہت ساری دعائیں دی۔۔

صائم اور دائم نے فوج میں اپلائی کر دیا۔۔۔

آج دائم خالہ رشیدہ کے گھر میں موجود تھا۔۔وہ کافی دیر چپ بیٹھا رہا۔۔۔پھر بولا۔۔۔

"ہم لوگ فوج میں جا رہے ہیں۔۔میں اپنے باپ کو تلاش کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ اتنے مہینے گزر گئے۔۔۔پولیس کے پاس جا جا کر میں تھک گیا ہوں۔۔۔تھانے

والے کوئی مثبت جواب دیتے ہی نہیں ہیں۔۔۔

اگر میرے پاس ان کے گھر کا پتہ ہوتا۔۔۔تو میں اپنے بھائی کو لے کر وہاں چلا جاتا ۔۔۔لیکن لگتا ہے کہ وہیں پر ہی ملاقات ہو گی۔۔۔"

خالہ رشیدہ نے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔"۔خدا تمہیں کامیاب کرے ...میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں.."دائم اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلیں خالہ مجھے جا کر لسٹ دیکھنی ہے... کہ ہمارا نام آیا یا نہیں..آپ دعا کیجئے گا کہ ہمارا نام آجائے۔۔۔"خالہ رشیدہ سے کہتا...وہ کمپیوٹر کی دکان پر چلا گیا...

خالہ نے اپنی جھولی پھیلاتے ان دونوں بچوں کے لیے دعا کی۔۔

"اے میرے مالک اب ان کی مشکلات کو ختم کر دے...انہیں ان کے ماں باپ سے ملوا دے..نماز کا وقت ہونے والا تھا۔۔خالہ رشیدہ وضو کرنے چلی گئیں۔۔

دائم نے جا کر لسٹ چیک کی ان دونوں بھائیوں کا نام آگیا تھا۔۔۔ابھی دوڑ کا مقابلہ ہونا تھا۔۔۔دونوں بھائیوں نے بہت تیاری کی۔۔۔ویسے وہ دبلے پتلے تھے تو

انہیں اتنی مشکل درپیش نہیں آئی۔۔

دوڑ کے مقابلے میں دائم کی تیسری جبکہ صائم کی دوسری پوزیشن آئی۔۔۔پہلی پوزیشن پر ایک اور لڑکا آیا تھا۔۔

وہ لوگ خوش تھے چلو دوڑ میں تو پاس ہو گئے۔۔۔پھر انہیں میڈیکل کے لیے بلایا گیا۔۔۔

تمام ٹیسٹ اچھے سے کلیئر کرنے کے بعد۔۔۔دونوں بھائیوں کا فوج میں سلیکشن ہو گیا۔۔۔آج صائم اور دائم ٹریننگ کے لیے اسلام آباد جا رہے تھے۔۔۔۔

ان کی نو مہینے کی ٹریننگ تھی۔۔۔جس میں انہیں صرف تین چھٹیاں ہی ملنی تھی۔۔۔

ہر ہفتے بعد ایک دن گھر کال کرنے کی اجازت بھی تھی۔۔۔لیکن وہ کال کرتے تو کسے۔۔

آج پوری کالونی والوں نے ان کی دعوت کی...رات کو سب نے مل کر خوب ہلا گلا

کیا...دائم نے آگے بڑھتے گھر کی چابی خالہ رشیدہ کو تھمادی..

"یہ ہماری امانت ہم آپ کو سونپ کر جارہے ہیں۔۔۔امید ہے کہ آپ خیال رکھیں گی۔۔۔"

خالہ رشیدہ نے بڑی تسلی دلائی۔۔۔کہ وہ ان کے گھر کا خیال رکھیں گی۔۔۔

"ہائے نہ جاؤ۔۔۔تم لوگ چلے جاؤ گے تو ہم لوگ کیسے رہیں گے ____"

آج وہ خالہ حمیدہ جو ایک بار گلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہی تھیں۔۔آج پھر ان لوگوں کے جانے کی وجہ سے سچ میں تو رو رہی تھیں۔۔۔

دونوں بھائی آبیدہ ہو گئے۔۔

"ارے خالہ اپ اداس کیوں ہوتی ہیں۔۔ہمیں جب بھی چھٹی ملے گی۔۔ہم اپ لوگوں سے ملنے آئیں گے۔۔اور ویسے بھی آپ لوگ ہمارے گھر والے ہیں۔۔۔ہم لوگوں نے ادھر ہی مڑ کر آنا ہے۔۔۔ہم جب کال کریں گے تو وجاہت چاچا سے کہیں گے کہ کالونی میں سب کو اکٹھا کر لیں۔۔۔سب سے بات ہو گی ٹھیک

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔؟"

دونوں خالہ حمیدہ سے لپٹ گئے۔۔۔خالہ نے انہیں جی بھر کر پیار کیا۔۔

سب کی دعائیں لیتے۔۔۔وہ سونے کے لیے چلے گئے۔۔۔ صبح صبح ہی وہ لوگ اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔دائم دل میں دعا کر رہا تھا کہ اس کی ملاقات مصطفی کمال سے ہو جائے۔۔۔

جبکہ صائم چپ چاپ کچھ سوچنے میں مگن تھا۔۔صائم بہت ہی تیز مزاج کا لڑکا تھا۔۔وہ کسی غلط بات پر چپ نہیں رہ سکتا تھا۔۔

جبکہ دائم پہلے سوچو وبچار کرتا اور پھر رد عمل دیتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی کیمپ میں چلا گیا۔۔۔نئے نوجوان ٹریننگ کے لیے آ رہے تھے۔۔۔اسے ان لوگوں کو ٹریننگ دینی تھی۔۔

بالاج کی نو مہینے کی ٹریننگ ختم ہو گئی تھی۔۔۔وہ چھٹی لے کر گھر واپس آ گیا۔۔

حورب آج پھر پاستہ بنا رہی تھی۔۔۔ لیکن آج وہ اپنے چھوٹے بھائی کے لیے بنا رہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس کی خوشبو محسوس کرتے ہی آریان افریدی کہیں نہ کہیں سے ٹپک پڑے گا۔۔۔

تبھی تو اس نے ڈائننگ ٹیبل پر بالاج کو بٹھا دیا۔۔۔ تاکہ اس کی موجودگی میں آریان کوئی بھی بات نہ کر سکے۔۔۔

پاستے کی خوشبو آریان کے نتھنوں میں پڑی۔۔ وہ بلی کی طرح بو سونگھتا کچن کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سامنے ہی چوہے بلے کی طرح بالاج فوجی بنا چوکیداری کر رہا تھا۔۔۔

اب ملائی کھانی تھی تو چوکیدار کو تو ہٹانا

"ارے بالاج تم یہاں پر بیٹھے ہو۔۔۔ اندر تمہاری مما کے بولنے کی آواز آ رہی ہے۔۔۔۔ء

آریان نے صرف اسے وہاں سے بھگانے کے لیے کہا۔۔۔بالاج جھٹ سے اٹھتا۔۔۔نین کے کمرے میں بھاگ گیا۔۔۔

"ارے بالاج دیکھو میں نے تمہارے لیے پاستہ بنالیا ہے۔۔۔"حورب جیسے ہی پلیٹ میں پاستہ ڈالتے واپس مڑی۔۔۔آریان نے جھٹ سے اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھپٹی۔

تم سے کچھ کہنا تھا بھول گیا 🙂

اس نے پاستے کا ایک چمچ بھر کر اپنے منہ میں ڈالا

ہائے کیا بات تھی کیا بھول گیا۔۔؟؟_🤔

پاستہ جیسے ہی اس کے منہ میں گھلا۔۔۔اس کے چہرے پر الگ ہی مسکراہٹ آئی

۔۔۔

ہو گئی سو وعدوں کی وفا۔۔ 😉

اس کی اگلی بات پر حورب اسے سیخ پا ہوتے دیکھنے لگی

ہنس کے جب تو نے کہا بھول گیا 😉

آریان اسے چڑھاتا پاستہ لے کر وہاں سے دوڑ گیا۔۔۔

"بد تمیز۔۔ کہیں کا۔۔ خدا کرے تمہیں ہضم ہی نہ ہو یہ پاستہ۔۔۔۔اور یہ بالاج کہاں چلا گیا_____؟"

وہ اس کے پیچھے پیچھے نین کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

جیسے ہی دروازے پر پہنچی بالاج کے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

لیکن اس میں ایک اور آواز بھی شامل تھی۔۔۔۔حورب جھٹ سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اندر کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

نین ٹھیک ہو چکی تھی۔ وہ بالاج کو اپنے ساتھ لگائے ہنس رہی تھی۔۔۔ باتیں کر رہی تھی۔۔۔ حورب دوڑ کر جا کر اس کے ساتھ لگی۔۔۔

"مما آپ ٹھیک ہو گئی ہیں۔۔ آپ نہیں جانتیں ہمیں آپ کی کتنے ضرورت

تھی۔۔۔"

وہ نین سے لپٹ کر رونے لگی۔۔

"چپ کرو میرے بچے۔۔میں ہو گئی ہوں نا ٹھیک اب سب کو ٹھیک ہو جائے گا

۔۔۔۔اور داور کہاں ہے____"

وہ ان دونوں سے پوچھنے لگی۔۔۔داور تو کالج گیا ہے۔۔آتا ہی ہو گا۔

حورب پیچھے ہوتے ہیں نین کو بتانے لگی۔۔

"تم نہیں جانتے تم لوگوں کو جب میں روتے دیکھتی تھی۔۔۔تو مجھے کتنی تکلیف

ہوتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن تم لوگوں سے بھی زیادہ تکلیف مجھے یہ سوچ کر ہوتی تھی۔۔۔

کہ تم لوگوں کے چھوٹے بھائیوں کا کیا حال ہو گا___؟

انہیں تو زمانے میں اٹھنا بیٹھنا بھی نہیں آتا تھا___؟"

وہ کسی سوچ میں ڈوبے بولی۔۔۔حورب اور بالاج ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

۔۔۔پھر نین کی طرف دیکھا۔۔

"بھائی مطلب۔۔۔" وہ دونوں یک آواز بولے۔۔۔

"ہاں تم لوگوں کے دو جڑواں بھائی ہیں۔۔۔صائم اور دائم۔۔حیدرآباد میں رہتے ہیں وہ لوگ۔۔۔" نین نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

"اوواؤ میرے دو بھائی ہیں۔۔۔یس۔۔۔اب دیکھنا ہم لوگ اپنی ٹیم بنائیں گے۔۔۔"

دروازے کے بیچوں بیچ کھڑا اور ایکسائٹڈ ہو کر بولا۔۔۔

وہ دوڑ کر جا کر نین کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

نین اسے اپنے ساتھ لگائے دیوانہ وار چومنے لگی۔۔

"تم نہیں جانتے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا۔۔۔"

"مما میں جاؤں گا۔۔آپ مجھے پتہ بتائیں میں دونوں کو خود لے کر آؤں گا۔۔"

داور بہت ایکسائٹڈ ہو رہا تھا۔۔۔

"ہاں ہاں میں تم لوگوں کو پتہ بتاتی ہوں۔۔ تم اور بالاج پہلی فرصت میں ہی ان لوگوں کو لے آؤ۔۔۔ مجھے ان کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔"

داور بھاگ کر پین اور ڈائری لے آیا۔۔۔ نین نے انہیں اپنے گھر کا پتہ لکھ کر دیا

۔۔۔

داور نے وہ پیج پھاڑ لیا۔۔

"چلو بھائی ہم چلتے ہیں مجھے جلد از جلد اپنے بھائیوں سے ملنا ہے۔۔۔ آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔ آپی آپ مما کا خیال رکھیے گا۔۔۔ ہم جلد ہی اپنے بھائیوں کو لے کر آئیں گے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

داور ایک بار پھر نین کے گلے ملا۔۔۔ پھر جھٹ کھڑا ہوا۔۔۔

بالاج بھی کھڑا ہوا۔ اسے ایک ہفتے کی چھٹی ملی تھی۔۔ اتنے میں وہ حیدر آباد سے آرام سے اپنے بھائیوں کو لا کر ان کے ساتھ تھوڑا وقت گزار سکتا تھا۔۔۔۔

نین سے اجازت لے کر وہ دونوں حیدر آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

نین اب خوش تھی چلو آخر کار اس کا خاندان مکمل ہونے والا تھا

****

شدید دُکھ تھا اگرچہ تری جُدائی کا

سِوا ہے رنج ہمیں تیری بے وفائی کا

تجھے بھی ذوق نئے تجربات کا ہو گا

ہمیں بھی شوق تھا کچھ بخت آزمائی کا

جو میرے سر سے دوپٹہ نہ ہٹنے دیتا تھا

اُسے بھی رنج نہیں میری بے ردائی کا

سفر میں رات جو آئی تو ساتھ چھوڑ گئے

جنھوں نے ہاتھ بڑھایا تھا رہنمائی کا

ردا چھٹی مرے سر سے، مگر میں کیا کہتی

کٹا ہُوا تو نہ تھا ہاتھ میرے بھائی کا

www.novelsclubb.com

ملے تو ایسے، رگِ جاں کو جیسے چُھو آئے

جُدا ہُوئے تو وہی کرب نارسائی کا

کوئی سوال جو پُوچھے، تو کیا کہوں اُس سے

بچھڑنے والے! سبب تو بتا جدائی کا

میں سچ کو سچ ہی کہوں گی، مجھے خبر ہی نہ تھی

تجھے بھی علم نہ تھا میری اس بُرائی کا

نہ دے سکا مجھے تعبیر، خواب تو بخشے

میں احترام کروں گی تری بڑائی کا

پروین شاکر

بالاج اور داور بائے روڈ حیدر آباد کے لیے نکل پڑے۔۔۔

داور بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔اتنا خوش وہ تب ہوا تھا جب وہ ان دو لڑکوں سے ملا

تھا۔۔۔جن کے بارے میں وہ ابھی تک نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کے بھائی تھے۔۔۔

ڈرائیور اپنے دھیان میں گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔جبکہ داور بار بار بالاج کو مخاطب کر رہا تھا

۔۔

"بھائی وہاں پر روکیں نا مجھے کچھ گفٹس لینے ہیں اپنے بھائیوں کے لیے۔۔۔۔پلیز پلیز پلیز۔۔۔"دونوں ہاتھ جوڑتا بالاج سے التجا کرنے لگا۔۔۔بالاج ہلکا سا مسکرایا۔۔۔پھر ڈرائیور کو گاڑی روکنے کو کہا۔۔۔

گاڑی رکی۔۔۔داور جلدی سے گاڑی سے اترتا سامنے والی شاپ پر چلا گیا۔۔۔

اس نے بہت سارے تحفے خریدے بالاج بس اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

اتنا خوش وہ پہلے کبھی بھی نہیں تھا۔۔بالاج مطمئن ہو گیا۔۔۔چلو اس کا بھائی پھر سے اپنی زندگی کی طرف لوٹ رہا تھا۔۔۔

اس کی اداسیاں ختم ہو رہی تھیں۔۔۔چاہے وجہ کوئی بھی تھی۔۔۔۔

وہ خوش تھا بس بالاج کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔وہ کافی سارے تحفے لے کر گاڑی کی طرف آیا۔۔۔ڈرائیور نے تمام تحفے ڈگی میں رکھ دیے۔۔

"اب چلو یا کچھ اور بھی لینا ہے۔۔؟؟_ء بالاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔پھر جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔سفر پھر سے شروع ہوا۔۔

"بھائی آپ کو نہیں پتہ میں کتنا خوش ہوں۔۔۔اب ہم لوگ نا ایک سپورٹس کار لیں گے۔۔۔پھر ہم خوب مزے کریں گے۔۔۔لانگ ڈرائیو پر جایا کریں گے ۔۔۔مقابلے لگایا کریں گے۔۔۔میں ان کے ساتھ گولف کھیلا کروں گا۔۔۔۔ہاکی کھیلا کروں گا۔۔۔وہ سب کچھ کروں گا جو میں نہیں کر سکا۔۔"

وہ بہت ایکسائٹڈ لگ رہا تھا۔۔۔سفر ابھی بہت رہتا تھا۔۔بالاج کو نیند آنے لگی۔۔۔ وہ سیٹ کی بیک پر سر ٹکا تھا آنکھیں بند کر گیا۔۔داور نے منہ بناتے اسے دیکھا ۔۔۔۔پھر کھڑکی کے باہر سر نکالتا آس پاس کے نظاروں میں مگن ہو گیا۔۔

وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہ سفر ختم ہو۔اور وہ اپنے بھائیوں تک پہنچ جائے۔۔۔ابھی تو انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔پتہ نہیں وہ کیسے ہوں گے؟؟_اسے بھی نیند آنے لگی۔۔۔

گاڑی کا شیشہ بند کرتے وہ سیٹ پر سر ٹکا گیا۔۔۔ڈرائیور نے اپنی سپیڈ نارمل کر دی۔۔۔شام کے سائے ڈھلنے لگے تھے۔۔۔

روڈ پر حد سے زیادہ رش تھا۔۔۔تھوڑی سی بے احتیاطی کسی بڑے حادثے کا موجب بن سکتی تھی۔۔۔اسی لیے دیر سے پہنچو لیکن صحیح سلامت پہنچو

www.novelsclubb.com

حورب نین کو دوائی دے کر لان میں چلی گئی۔۔۔شام کا وقت ہو رہا تھا ۔۔۔پرندے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔۔۔سورج غروب ہونے کو تھا۔۔آسمان پر وہ لالگی اسے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔وہ چلتی ہوئی جا کر املی کے پیڑ کے سائے تلے بیٹھ گئی۔۔۔

املی اسے بہت زیادہ پسند تھی۔۔۔ہاتھ بڑھا کر اس نے تھوڑی سی املی توڑی۔۔۔

اتنی کھٹی کہ تھوڑی سی کھاتے ہی وہ کانپنے لگی۔۔

"اف اتنی کھٹی میں مر جاؤں"____

۔باقی وہیں کرسی پر رکھ دی۔۔۔

"یہ کھا کر تو میرا گلا خراب ہو جائے گا...نہ بابا ڈیڈ سے باتیں نہیں سننیں۔۔۔"وہ اپنی سکیچنگ بک لے کر سورج غروب ہونے کے نظارے کو سکیچ بک پر اتارنے لگی...

اس کے بالوں کی ایک لٹ بار بار سامنے آ رہی تھی۔۔

"کیا مصیبت ہے____میری ہی غلطی تھی جوان کو تھوڑا چھوٹا کر دیا___"

اس نے غصے سے لٹ کو پکڑ کر کیچر میں قید کیا۔۔۔وہ اپنی نارسائی پر افسوس کر کر رہ گئی۔۔۔

کتنی عجیب لڑکی تھی۔۔

۔لڑکیاں تو اتنے شوق سے اس خوبصورت لٹ کو اپنے چہرے پر چھوڑتی تھیں۔کہ ان کی خوبصورتی میں چار چاند لگ جائیں۔۔۔

اور ایک یہ آدی واسی کہیں کی۔۔۔اسے تو جنگلوں میں ہی ہونا چاہیے۔۔۔یہ سوچ اس کی نہیں لیکن شاید اس بدقسمت لٹ کی ضرور تھی۔

اس نے تھوڑی ہی دیر میں اس تمام نظارے کو اپنی سکیچ بک پر اتار لیا۔۔۔پھر ایک اچٹتی نگاہ اسکیچ پر ڈالی۔۔۔

"واؤ پرفیکٹ کتنا خوبصورت ہے نا یہ۔۔"۔تصویر کو دیکھتے اس نے اپنی قابلیت کو داد دیتے کہا..

www.novelsclubb.com

"بالکل خوبصورت تو بہت ہے۔۔آخر حورب مصطفی کمال نے جو بنائی ہے۔۔۔کچھ تو ان کا بھی کمال ہے۔۔۔ورنہ اس تصویر کی کیا مجال کے خوبصورت بن جاتی۔۔"

اسے اپنے عقب سے آریان کی آواز سنائی دی۔۔وہ جھٹ سے اٹھ کھڑی

ہوئی۔۔۔مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔وہ بہت سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے آگے بڑھتے سکیچ بک اس کے ہاتھ سے لے لی۔۔

اس کے صفحے پلٹتا اس نے ایک تصویر حورب کے سامنے کی۔

"میرے خیال میں ماضی کی یادوں کو اپنی زندگی سے کھرچ کر باہر پھینک دو تو ہی اچھا ہے۔۔۔ورنہ یہ سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں دیں گی۔۔۔"آریان نے اپنا سکیچ پھاڑتے بک اس کو پکڑائی۔۔۔

پھر انہیں ٹکڑوں میں بانٹتا حورب پر اچھال گیا۔۔حورب افسوس سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں اب تک تمہاری یادوں کو سنبھال کر بیٹھی ہوں ۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔آریان آفریدی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔۔۔اور یہ بات تمہیں تسلیم کر لینی چاہیے۔۔"

خود کو مضبوط کرتے وہ آریان کے دوبدو ہو کر بولی۔۔آریان طنزیہ مسکرایا۔۔۔

"وہ تو نظر آ رہا ہے۔۔اگر ایسا ہی ہوتا تو اب تک تم نے میرے سکیچ سنبھال کر نہیں رکھے ہوتے۔۔۔انہیں نظر آتش کر چکی ہوتی۔۔۔تو لیکن نہیں۔۔۔تم ماضی سے نکلنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔حورب مصطفی خود کو مضبوط بناؤ۔۔یہ نہ ہو کہ ماضی کی یہ اگ تمہارے حال کو جلا کر راکھ کر دے۔۔۔۔"

اپنے زہر خندہ الفاظ کہتے آریان وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔حورب کو بہت تکلیف ہوئی۔۔وہ شخص ہر بار ہی ایسا کرتا تھا۔۔۔

ہر بار اسے تکلیف سے دوچار کر کے چلا جاتا تھا۔۔۔خود کو کمپوز کرتے اس نے سکیچ بک کے صفحے پلٹنے شروع کیے۔۔آریان کا ایک ایک سکیچ پھاڑ کر انہیں ٹکڑوں میں کرتے اس نے چند ہی پل میں پوری سکیچ بک خراب کر ڈالی۔۔

اسے وہیں اچھالتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔آریان ایک کونے میں کھڑا بہت مشکل سے یہ منظر دیکھ پایا۔۔وہ چاہ کر بھی حورب کا ہاتھ نہیں تھام سکتا تھا

"کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ تم میری زندگی میں کتنی اہم ہو۔۔لیکن نہیں ہماری قسمت میں ملنا لکھا ہی نہیں ہے۔۔۔۔

ہم دریا کے وہ دو کنارے ہیں جو ساتھ تو چل سکتے ہیں۔۔۔لیکن مل نہیں سکتے۔۔ ہمارے مقدر میں یہی لکھا ہے۔"

وہ گھڑی پر ٹائم دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

بالاج اور داور صبح کے وقت حیدر آباد پہنچے۔۔۔وہ نین کے گھر کا پتہ تلاش کرتے اس کالونی میں بہت گئے۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے بھائی میں یہاں پر پہلے بھی آچکا ہوں____"وہ بالاج کو بتانے لگا۔۔۔

بالاج نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"تم یہاں کب آئے تھے۔؟؟؟."داور اپنی زبان دانتوں تلے دبا گیا۔

"وہ ایک دفعہ میری طبیعت خراب ہوئی تھی نا۔۔۔تب دو لڑکے مجھے یہاں پر لے

کر آئے تھے۔۔۔انہوں نے میرا بہت خیال رکھا۔۔۔بہت اچھے تھے وہ۔۔"

گاڑی ایک گھر کے آگے رکی۔۔

"تم بیٹھو میں بعد میں تمہاری بات سنوں گا۔۔۔ابھی میں پوچھ کر آتا ہوں۔۔۔"

بالاج نے گاڑی سے اترتے ایک گھر کا دروازہ بجایا۔۔اندر سے ایک عمر رسیدہ خاتون باہر نکلی۔۔۔

"جی السلام علیکم!!!_"بالاج نے سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام!!!___جی بیٹا____"خالہ رشیدہ نے بڑی ہی شفقت سے اسے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"جی یہاں پر نین تارا..میرا مطلب ہے نیلم کا گھر ہے۔۔آپ جانتی ہیں انہیں____؟"

خالہ رشیدہ سوچ بھی پڑ گئی۔

"ہاں بالکل۔۔۔لیکن تم لوگ کون ہو___؟"

خالہ رشیدہ نیلم کو اچھے سے جانتی تھی۔۔آج تک اس سے کوئی بھی ملنے نہیں آیا تھا۔۔۔تو پھر اچانک وہ نوجوان۔۔۔

"جی دراصل میں ان کا بڑا بیٹا ہوں"___۔۔بالاج نے مسکراتے ہوئے بتایا۔خالہ رشید نے خوش ہوتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

"ارے ماشاءاللہ تم بالاج ہو۔۔۔آجاؤ۔۔جلدی اندر آؤ۔۔"

داور گاڑی سے گردن نکال کر ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔خالہ رشیدہ نے پیچھے اس خوبصورت نوجوان کو دیکھا۔۔۔

"ارے آجاؤ آجاؤ۔۔تم بھی آجاؤ۔۔"وہ انہیں لے کر اندر چلی گئیں۔۔۔

"بیٹھو۔۔"جلدی سے چارپائی کو جھاڑتے انہیں بیٹھنے کو کہا۔۔دونوں خوشی خوشی بیٹھ گئے۔۔

"آپ خالہ رشیدہ ہیں نا.؟؟؟_"بالاج نے نین سے خالہ رشیدہ کے بارے میں سنا تھا۔

"ہاں ہاں۔۔ بالکل میں ہی خالہ رشید اہوں۔۔۔۔ تم نیلم کے بڑے بیٹے ہو نا بالاج۔۔۔؟؟.___ اور تم داور ہو____؟____ نیلم اکثر خالہ رشیدہ سے ان لوگوں کی باتیں کیا کرتی تھی۔۔۔ اور ہمیشہ حسرت کرتی تھی کہ کاش وہ ان بچوں کو دیکھ سکتی۔۔۔ جن کے لیے وہ اتنا تڑپتی تھی۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔ میں ان کا بڑا بیٹا ہوں۔۔"

"اچھا نیلم تو ایسی غائب ہوئی کہ ملی ہی نہیں۔۔۔ بیچارے بچوں نے بہت مشکل وقت گزارا ہے۔۔ لیکن اتنے خوددار ہیں کہ کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔۔"

www.novelsclubb.com

خالہ رشید ا افسوس سے اسے بتانے لگی۔۔۔

بالاج کو بھی بہت افسوس ہوا۔۔۔ یہ جان کر کہ اس کے بھائی اتنی مشکل سے رہ رہے تھے۔۔

"اچھا اپ ہمیں ان سے ملوائیں گی۔۔ ہم ان کے گھر جانا چاہتے ہیں۔۔۔ ہماری مما

نے کہا تھا۔"

"ہاں ہاں چلو آؤ۔۔"

خالہ رشیدہ نے اٹھ کر دراز سے چابی اٹھائی۔۔۔پھر انہیں لے کر نیلم کے گھر کی طرف چل دی۔۔۔

انہوں نے جا کر دروازہ کھولا

۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

پر بولے کچھ نہیں۔۔۔

خالہ رشیدہ اندر داخل ہوئی۔۔پھر ان کی طرف مڑی۔

"ارے آجاؤ۔۔"

وہ ان کے پیچھے پیچھے اندر چل دی۔۔۔

"یہ ہے تمہاری ماں کا گھر. بالاج نے گھوم پھر کر اس گھر کو دیکھا۔۔۔کتنا چھوٹا گھر تھا۔۔اس گھر میں ان کی ماں رہ رہی تھی۔۔۔جبکہ داور تو اس گھر کو دیکھ کر ہی

پہچان گیا۔۔

"ارے بھیا یہی وہ گھر ہے جس میں میں آیا تھا۔۔اور وہ دو چھوٹے لڑکے اس گھر میں رہتے تھے۔۔۔بہت اچھے تھے۔۔ایک دوسرے سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔۔۔کیا نام تھا ان کا_____؟ء

"صائم اور دائم_____"خالہ رشیدہ بولیں۔۔

"ہاں صائم اور دائم۔۔۔چھوٹے بڑے۔۔مجھے تو بہت پسند تھے۔۔۔"

وہ وہ بڑا ہی ایکسائٹڈ ہو کر بالاج کو بتانے لگا۔

"اچھا تو تم وہ مہمان ہو جس کے کپڑے دھلوانے کے لیے صائم میرے گھر پر گیا تھا؟؟؟_"

خالہ رشیدہ داور کے سامنے آتی ہے اس سے پوچھنے لگی۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا

-

"جی جی میں ہی آیا تھا کچھ مہینے پہلے۔۔"

اس سے پہلے کہ داور اپنی بات شروع کرتا۔۔ بالاج پھر سے بولا۔۔

"آپ پلیز ان دونوں کو بلا دیں ہم انہیں لینے کے لیے آئے ہیں____"

خالہ رشیدہ خاموش ہو گئیں۔۔۔

"آپ بتائیں نا کہاں ہیں وہ_؟؟؟_آپ انہیں بلا کیوں نہیں رہی ہیں____؟"

خالہ رشیدہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"کیا ہوا آنٹی۔۔ کیا آپ کو اچھا نہیں لگ رہا کہ وہ ہم لوگوں سے مل رہے ہیں

____؟۔ہماری مما انتظار کر رہی ہیں ان کا۔۔"

نیلم کا نام سن کر خالہ رشیدہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا نیلم تم لوگوں کے ساتھ ہے۔۔؟"

اس نے اپنا سر ہلایا۔

"جی بالکل وہ ہمارے ساتھ ہیں۔۔ان کا جب ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔تب ہم لوگ

یہیں پر تھے۔۔وہ کوما میں چلی گئیں تھیں۔۔تو ہم لوگ انہیں لے کر اپنے گھر اسلام آباد چلے گئے۔۔اب جب انہیں ہوش آیا۔۔۔ تبھی تو انہوں نے ہمیں صائم اور دائم کو لینے بھیجا ہے۔۔"

بالاج نے خالہ رشیدہ کو ساری بات بتائی۔۔اب خالہ رشیدہ انہیں کیا بتاتی۔۔وہ لوگ تو خالہ رشیدہ کے کہنے پر مصطفی کو ڈھونڈنے کے لیے نکل گئے تھے۔

"لیکن بیٹا وہ تو فوج میں چلے گئے۔۔جو دائم تھا وہ مصطفی سے ملنا چاہتا تھا۔۔میرے پاس تم لوگوں کے گھر کا پتہ نہیں تھا۔۔تو میں نے اسے بتا دیا کہ اس کا باپ فوج میں تھا۔۔۔وہیں ملے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

دونوں بھائی افسوس کر کے رہ گئے... مطلب ان کا وہاں پر آنا رائیگاں گیا۔۔خالی ہاتھ رہ گئے وہ۔۔۔

"وہ دونوں بھائی فوج میں چلے گئے ہیں۔۔پرسوں ہی وہ لوگ نکلے ہیں یہاں سے ۔۔اب تو وہاں پر مل سکتے ہیں۔۔"

انہیں کہہ کر خالہ رشیدہ خاموش ہو گئی۔۔۔داور ان دونوں کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔اس نے کچھ مہینے پہلے اس چھوٹی دراز میں بہت زیادہ ڈائری دائم کو رکھتے ہوئے دیکھا تھا۔۔آگے بڑھ کر اس نے دراز کھولی۔۔۔اندر سے ایک ڈائری نکلی ۔۔۔جس میں ان لوگوں کی کچھ تصاویر تھیں۔۔

"بھائی یہ دیکھیں ہم لوگوں کی تصویریں۔۔۔وہ ڈائری باہر لاتا بالاج کے پاس آ کر بتانے لگا۔۔بالاج نے ڈائری تھامی۔۔۔

آپ کے پاس ان لوگوں کی کوئی تصویر وغیرہ ہے۔۔؟" بالاج کی خواہش تھی کہ بس ایک بار ان کو دیکھ لیتا۔۔پھر وہ خود ہی کیمپ میں انہیں تلاش کر لیتا۔۔

"ارے ہاں نیلم کے کمرے میں موجود ہیں۔۔۔میں دکھاتی ہوں۔۔"

خالہ رشیدہ نیلم کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔تھوڑی دیر بعد وہ ایک البم لے کر باہر آئی۔

"یہ لو بچپن سے لے کر اب تک ایک ایک تصویر ہے اس میں۔۔"

بالاج جلدی سے البم تھامتے اسے کھول کر دیکھنے لگا۔۔۔داور بھی ایکسائٹڈ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔وہ بچپن میں بالکل داور کی کاپی تھے۔۔

بالاج نے ایک ایک تصویر کو دیکھا۔۔۔اسے افسوس ہوا کاش اس کے بھائی اس کے ساتھ ہوتے۔۔

داور نے جلدی سے وہ البم تھام لی۔۔

"بھائی میں یہ ساتھ لے کر جاؤں گا۔ان کے ساتھ اپنی پکچر ایڈ کروا کے میں اپنے روم میں لگواؤں گا۔۔"

"چلیں ٹھیک ہے خالہ...ہم لوگ نکلتے ہیں.."اب وہاں پر رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا

۔۔جب وہ لوگ موجود نہیں تھے تو۔۔۔

انہیں سلام کرتا وہ جانے لگا..

"بیٹا نیلم کو میرا اسلام کہنا۔۔۔اللہ کرے کہ اپ

ب سب کچھ اچھا ہو۔۔"

خالہ رشیدہ سے اجازت لے کر دونوں بھائی دوبارہ اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔۔

نئے آنے والے نوجوانوں کی یونیفارم کا ماپ لے لیا گیا تھا۔۔۔آج انہیں ان کی کٹ دے دی گئی تھی۔۔۔ صبح ناشتے میں انہیں انڈا پراٹھا اور دودھ دیا گیا۔۔۔ جس نے چائے پینی تھی اسے چائے بھی دی گئی۔۔۔

"یار بڑے اینویں ہی باہر والے باتیں کرتے ہیں کہ فوج والوں کو اچھا کھانا نہیں ملتا ۔۔یہ دیکھ یہاں پر تو موج ہے موج۔۔"

صائم اس کے کان میں بولا۔۔

"چپ کرو اس سے پہلے کہ کوئی سن لے___"

دائم نے اسے ڈانٹتے ہوئے خاموش کروایا___ کھانے سے فارغ ہوتے ان لوگوں

www.novelsclubb.com

کو گراؤنڈ میں جمع ہونے کو کہا گیا..

ایک کمرے میں تقریبا12 لڑکے وجود تھے۔۔وہ ایک ہال نما کمرہ تھا۔۔سب نے جلدی سے تیار ہوتے اپنا سامان سمیٹ کر ایک سائیڈ پر رکھا اور باہر بھاگ گئے۔۔

دائم آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کا سامان گر گیا۔

"یار چھوٹے تو چل میں آرہا ہوں____ایسے نہ ہو کہ دونوں کو سزا مل جائے___"

دائم نے, صائم کو جلدی سے وہاں سے بھیج دیا____وہ کچھ سامان سمیٹنے لگا___

اسے تقریبا پانچ منٹ وہیں پر لگ گئے۔۔۔جلدی سے فارغ ہوتا وہ گراؤنڈ میں پہنچا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سامنے ہی کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے قدم خود بخود تھم گئے۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ شخص اتنی جلدی اس کے سامنے آجائے گا۔۔

"آگیے نوجوان۔۔۔مجھے لگتا ہے کچھ زیادہ ہی جلدی آگئے ہو۔۔۔ابھی سے وقت کی پابندی نہیں کرتے_آگے چل کر کیا کرو گے____؟؟"

مصطفی نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے سختی سے کہا۔

"سوری سر میری غلطی ہے___"اس نے سر جھکاتے جواب دیا_

"وقت کی قدر کرو_ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت تمہیں پیروں تلے روند ڈالے_"

اسے کہتا مصطفی تلخ ہوا۔صائم کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔وہ شخص اس کے بھائی کو کیسے وقت کی قدر بتا سکتا تھا۔۔

جس نے ان دونوں کا برا وقت دیکھا تھا کہ نہیں تھا۔۔اس کا بس نہیں چلا کہ سامنے کھڑی شخص کو جا کر جواب دے۔۔

کہ وقت کی قدر انہیں کرنی چاہیے جو اپنے بچوں کی زندگی کا ایک پل بھی نہیں دیکھ سکا۔۔

اور اب ان کے سامنے کھڑا انہیں وقت کی قدر بتا رہا تھا۔۔

مصطفی نے صائم کو دیکھا جو بڑی ہی سخت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا زیادہ غصہ آرہا ہے___؟___کیا لگتا ہے تمہارا___؟"

دائم جلدی سے جا کر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔

"میرا بھائی لگتا ہے___"اس نے بڑے ہی اکڑ کر جواب دیا۔۔

"چلو ادھر آ کر کھڑے ہو۔"مصطفی نے اسے لائن سے باہر بلایا۔۔۔وہ اب گروپ سے تھوڑا دور ہو کر کھڑا تھا۔۔

"بہت اکڑ ہے تم میں___خود میں تھوڑی عاجزی پیدا کرو___تھوڑی لچک لاؤ___ورنہ ٹوٹ جاؤ گے___کیونکہ اکثر اکڑی ہوئی چیزیں روند دی جاتی ہیں_"

صائم طنزیہ مسکرایا۔۔

"کیا بتا رہے ہیں۔۔کیا آپ کے اندر تھوڑی بھی لچک تھی۔۔؟؟"اس کی بات سن کر مصطفی نے اسے گھورا۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا نوجوان____تم کہنا کیا چاہتے ہو؟؟_"

"سوری سر زبان پھسل گئی میری_"

www.novelsclubb.com

اس نے سیدھا کھڑے ہوتے معذرت کی۔

"زبان خود بخود نہیں پھسلتی۔۔اکثر جلد بازی میں وہی بولا جاتا ہے جو ہمارے دل میں ہو۔۔۔"

مصطفی جانے کیوں اس کے ساتھ تلخ ہوا۔۔

"جی سر بالکل ٹھیک کہا___ اکثر وہی بولا جاتا ہے جو ہمارے دل میں ہو۔۔۔اور عزت سوچ سمجھ کر دی جاتی ہے۔۔۔میں اپنے مزاج کے خلاف کچھ نہیں کرتا ۔۔۔اور اگر میرے مزاج کے خلاف کچھ ہو تو میری برداشت باہر ہو جاتا ہے۔۔"

وہ پہلا نوجوان تھا جو مصطفی کمال کے سامنے تن کر کھڑا تھا..اس کی آنکھوں میں انکھیں ڈال کر اسے جواب دے رہا تھا

۔

حیرت کی بات تھی کہ مصطفی اسے کچھ نہیں کہہ سکا۔۔اس کے آنکھوں میں ایک تیج تھ۔۔کچھ کر گزرنے کی جستجو تھی۔۔بہت سارے سوال تھے۔۔ مصطفی خود

بخود ہی اپنی نگاہ پھیر گیا

۔پھر غصے سے بولا۔

"تمہیں تمیز نہیں ہے بات کرنے تو آرمی میں کیا کر رہے ہو____؟؟"اس نے سامنے کھڑے اس صائم کو ڈانٹا جو اس کے بھائی کو ڈانٹنے پر اس سے بد تمیزی کر رہا تھا

"کیوں آرمی پر اسٹامپ لگا کہ کہ اس میں آپ لوگوں کے بچے آ سکتے ہیں ہم لوگ نہیں۔۔"اس نے نہایت متانت سے جواب دیا آس پاس والے یہی سمجھ رہے تھے کہ مصطفیٰ کو بلاوجہ غصہ آرہا ہے بچے پر۔۔

"لگتا ہے کبھی باپ کے جوتے نہیں پڑے جو اتنے بگڑ گئے ہو۔میرے بیٹے ہوتے تو تیر کی طرح سیدھا کر دیتا۔"وہ انتہائی سرد مہری سے بولا۔۔جبکہ اسکی بات سامنے کھڑے دونوں بھائیوں کو اندر تک سلگا گئی

"کیوں لوہار کا کام بھی کرتے رہے ہیں آپ۔۔؟؟_"وہ تھوڑا قریب ہوتا مصطفی

کو تپا گیا۔۔

"شٹ اپ۔۔"مصطفی دھاڑا تو اس پاس کے لڑکے سیدھے ہوئے۔۔کچھ آفیسر اس کے پاس آئے۔۔۔

"سر آپ چھوڑیں اس کام کو۔۔ہم۔خود دیکھ لیں گے_آپ یہ نئے بھرتی ہونے والوں کی لسٹ ہے دیکھ لیں۔۔"مصطفی لسٹ پکڑتا وہاں سے نکل گیا۔۔پیچھے کھڑا صائم ہنسنے لگا۔۔۔

"کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔تمہیں پتہ ہے ناوہ۔۔۔

"باپ ہے ہمارا۔۔جانتا ہوں۔۔۔"اس کی بات کاٹتا وہ واپس لائن میں جا کر کھڑا ہو گیا۔۔جبکہ دائم سر پیٹ کر رہ گیا۔کیا کرے اپنے اس جڑواں بھائی کا۔۔۔

"میں تمہیں کہہ رہا ہوں ایسے بد تمیزی نہ کرو۔۔۔اگر ہماری شکایت پہنچ گئی تو ہمیں کیمپ سے نکال دیا جائے گا۔۔۔"دائم اسے سمجھانے لگا۔۔

"تو نکال دیں ہم کون سا یہاں رہنے والے ہیں_&میں تو یہاں بالکل نہیں رہ

سکتا۔"

ابھی وہ دونوں کھسر پھسر کر ہی رہے تھے کہ چند افیسر ان کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے۔۔۔

سب لوگ الرٹ ہوئے۔۔

"جی تو کیڈٹس آپ سب کو اکیڈمی میں خوش آمدید۔

امید ہے کہ آپ سب یہاں پر بہت کچھ سیکھیں گے۔۔اور ان شاءاللہ پوری ایمانداری کے ساتھ اپنے ملک کا نام روشن کریں گے۔۔

آفیسر بول رہا تھا.اس کو سن کر صائم کو بے زاری سی محسوس ہونے لگی۔

وہ بس دائم سے دور نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔ تبھی تو اس کے پیچھے پیچھے یہاں تک آ گیا۔۔

ورنہ کہاں وہ اتنا خوار ہو سکتا تھا۔۔آفیسر نے انہیں چند ہدایات دیں۔

پھر ایک حلف نامہ لیا گیا۔۔

"جی تو نوجوانوں آپ کی ٹریننگ آج سے شروع ہو گی.." آفیسر انہیں بتا رہے تھے ۔ تبھی ان کی نظر صائم پر پڑی جو انہیں دیکھ کر عجیب و غریب شکلیں بنا رہا تھا۔۔۔

"نوجوان تم آگے اور۔۔۔"

اس کا تو حلق خشک ہوا۔۔ پتہ نہیں کیا ہونے والا تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ان کے سامنے آیا۔

"آج وائپر تم لگاؤ گے کمروں میں سے۔۔ تاکہ یہ جو تھوڑی سستی ہے وہ اتر جائے۔۔ چلو جاؤ۔۔"

"آل رائٹ سر۔" انہیں سلیوٹ کرتا صائم۔ وہاں سے نکل گیا۔۔

"چلو تھوڑی دیر کے لیے اسے ان بورنگ چیزوں سے چھٹکارا تو ملے گا جیسی بیزاریت اسے ہو رہی تھی۔۔۔ لگتا نہیں تھا کہ وہ زیادہ دن وہاں پر ٹک پائے گا۔۔۔ شاید وہ جلد ہی کیمپ سے فرار ہو جائے۔۔۔

مصطفی ابھی بیٹھا ان لوگوں کی لسٹ چیک کر ہی رہا تھا۔۔۔

جب اسے حورب کی کال آئی۔۔۔

"السلام علیکم ڈیڈ۔۔۔"

"وعلیکم السلام___"اس نے لسٹ سائیڈ پر رکھتے اسے جواب دیا۔۔

"ڈیڈ آپ جلدی سے گھر پر آجائیں۔۔آپ کے لیے ایک بہت بڑا سرپرائز ہے۔۔

"

وہ بڑی پرجوش ہو کر بات کر رہی تھی۔۔۔مصطفی نے اسے پہلے کبھی بھی اتنا پرجوش نہیں دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا ایسے ہی بتا دو نا آپ۔۔آج کل میں تھوڑا بزی ہوں۔۔ہو سکتا ہے کہ ویک اینڈ پر چکر لگاؤ۔۔"

مصطفی کا گھر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔نین کو بستر پر لگے دیکھ اسے بہت افسوس ہوتا تھا۔۔۔وہ خود کو بڑا ہی لاچار محسوس کرتا تھا۔۔

ءماما کو ہوش آگیا ہے۔۔۔اور آپ کو پتہ ہے بالاج اور داور میرے بھائیوں کو لینے گئے ہوئے ہیں۔۔۔وہ ٹوین برادر ہیں۔۔۔۔ڈیڈ میں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔"

مصطفی اس کی بات سن کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟؟___نین کو ہوش آگیا_____"

"جی ڈیڈ۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ماما کو ہوش آگیا ہے۔۔۔انہوں نے ہی ہمیں بتایا کہ ہمارے دو بھائی ہیں۔۔حیدر آباد میں رہتے ہیں۔۔۔بس کل ہی بالاج اور داور انہیں لینے حیدر آباد چلے گئے۔۔۔"

مصطفی نے دل سے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

"تم کال رکھو میں نکل رہا ہوں۔۔۔"

حورب۔۔نے کال بند کر دی۔۔۔

مصطفی لسٹ اٹھاتا وہاں سے نکلا۔۔۔

اگر وہ ایک نظر لسٹ کو دیکھ لیتا تو اسے اتنا دور جانا ہی نہیں پڑتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بڑی ہی تیزی سے چلتا جا رہا تھا۔۔۔جب سامنے پانی کی بالٹی لیے وائپر پکڑے صائم آیا۔۔۔اس نے پہلے پانی فرش پر انڈیلا۔۔۔۔

پھر اوپر سے وائپر پھیرنے لگا۔۔۔

"نوجوان لگتا ہے پہلے کبھی کام نہیں کیا۔۔۔یہ وائپر لگانے کا کون سا طریقہ ہے۔۔۔" پانی سیدھا اس کے بوٹوں پر گیا۔۔ مصطفی غصہ ہوتے اس کے پوچھنے لگا۔۔۔

"سر وائپر پانی میں لگے یا۔۔۔پانی وائپر میں اصل کام تو پوچھا پھیرنا ہے نا۔۔۔فرش صاف ہو جائے گا۔۔۔فکر نہ کریں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے مصطفی کو دیکھے بنا اسے زچ کرتے کہا۔۔۔ مصطفی کو وہ بڑا ہی اکڑو لگا۔۔

"لیکن پانی کا ضیاع گناہ ہے۔۔ مصطفی نے نیا جواز اس کے سامنے رکھا۔۔

"اچھا تو پھر تو تپڑی لگانی نہیں چاہیے۔۔۔ایسے ہی چل سکتے ہیں۔۔۔زمین تو اللہ کی دی ہے نا۔۔اور اللہ نے یہ تھوڑی کہا ہے۔۔کہ آپ اوپر سے پانی پھیرتے رہو۔۔

"

اس بار اس کی آنکھوں میں آنکھیں ملاتے صائم نے دلیل دی۔۔۔ مصطفی لاجواب ہو کر رہ گیا۔۔

"کون سی چکی کا آٹا کھاتے ہو۔۔ جو اتنا بڑ بڑ کرتے ہو۔۔ ابھی 16 کا ہندسہ پار کیا ہو گا تم نے۔۔۔ اور باتیں 36_37 سال کے پختہ عمر کے آدمی کی طرح کر رہے ہو___"

مصطفی نے لسٹ کو مروڑتے ہوئے ذرا سخت لہجے میں پوچھا۔۔

"وہ کیا ہے ناجب بڑے بچے بن جائیں___ تو بچوں کو بڑا بن کر ان کی جگہ سنبھالنی ہی پڑتی ہے۔۔۔ بس کچھ ایسا ہی میرے ساتھ بھی ہوا ہے۔۔۔ خیر میں اپنا کام کر لوں۔۔۔ کہیں مجھے سزا میں سوکھی روٹی اور پیاز نہ دے دیا جائے۔۔۔

میں وہ بھی کھا سکتا ہوں اگر ساتھ تھوڑا سا اچار مل جائے تو۔

لیکن وہ کیا ہے نا یہ میری خالہ کا گھر نہیں ہے۔۔"

مصطفی کو جواب دیتا وہ جلدی جلدی وائپر لگانے لگا۔۔۔ مصطفی اسے اگنور کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔ مصطفی نے یہی سوچ کر اگنور کر دیا کہ ایسے بہت سے اکڑو والے نوجوان وہاں آتے تھے۔۔

اور چند ہی دنوں میں ان کی اکڑ غائب ہو جاتی تھی۔۔

اور شاید یہ نوجوان بھی جلد ہی سیدھا ہو جائے۔۔۔ ابھی بس اسے گھر جانے کی جلدی تھی۔۔ اس نے جا کر اپنے ساتھیوں سے بات کی۔۔ لسٹ ان کو دیتا وہ گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔ وہ جلد از جلد نین سے ملنا چاہتا تھا۔۔ ہو سکتا تھا کہ تب تک اس کے بیٹے بھی وہاں پہنچ جائیں۔۔

www.novelsclubb.com

****

تُم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو

جو ملے خواب میں وہ دولت ہو

کس طرح چھوڑ دوں تمہیں جانا

تم میری زندگی کی عادت ہو

داستاں ختم ہونے والی ہے

تُم میری آخری محبت ہو 🖤

حورب نین کے پیروں کی مالش کر رہی تھی۔۔۔ نین کافی دیر سے اس کے چہرے کی بے چینی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"حورب!!!!!!"

www.novelsclubb.com

نین نے اسے پکارا۔۔۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

"حورب کہاں گم ہو بیٹا_؟؟"۔ نین نے اسے دوبارہ پکارا۔۔

"اوسوری مام۔۔۔۔ میں بس ویسے ہی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔"

اپنے خیال کو جھٹکتے وہ نین کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"آپ کو پتہ ہے میں نے ڈیڈ کو کال کر دی ہے۔۔۔وہ آتے ہی ہوں گے۔۔"

مصطفی کا نام سن کر نین کے چہرے پر الگ ہی مسکان آئی۔۔۔وہ جو کئی سالوں پہلے اس کو سامنے دیکھ کر شرما سی جاتی تھی۔۔۔

اج بھی اس کا حال ویسا ہی تھا۔۔

"اچھا مجھے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔اور سچ سچ جواب دینا۔۔۔"

"جی مام۔"اس کے پیروں کی مالش کرتے وہ پوچھنے لگی۔۔

"آریان کو پسند کرتی ہو تم___؟"

نین کی بات سن کر اس کے ہاتھ تھمے۔۔۔وہ نفی میں اپنا سر ہلانے لگی۔۔

"دیکھو حور ب میں تمہاری ماں ہوں۔۔۔اچھے سے سمجھتی ہوں۔۔۔۔سچ بتاؤ کیا تم آریان کو پسند کرتی ہو___؟"

سمجھ تو نین پہلے ہی گئی تھی۔۔۔جب ایک بار آریان اس کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔اور ان دونوں کے بیچ میں جھڑپ ہوئی تھی۔۔۔ہاں تب نین کچھ کہہ نہیں

سکتی تھی۔۔۔۔لیکن دیکھ اور سن تو سکتی تھی نا۔۔۔

"نہیں مام ایسا کچھ نہیں ہے۔۔آپ تو جانتی ہیں نا۔۔ مما نے بچپن میں میرا رشتہ زوریز کے ساتھ طے کیا تھا۔۔۔اور میں اپنی مما کی خواہش کو کیسے ٹال سکتی ہوں۔۔ "

وہ بڑی ہی اداسی سے بولی۔۔۔ نین اٹھ بیٹھی۔۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔حبہ باجی یہ تھوڑی چاہتی تھیں۔۔۔کہ ان کی بیٹی دکھی ہو ۔۔۔اور صرف ان کی خواہش پہ وہ ایک ان چاہے رشتے کو نبھائے۔۔۔ نہیں بیٹا ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔وہ صرف یہ چاہتی تھیں کہ ان کا رشتہ ان کے بھائی کے ساتھ جڑا رہے۔۔۔

"اب بتاؤ آریان کو پسند کرتی ہو___؟"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"بہت پسند کرتی ہوں۔۔۔اتنا کہ پہلی نگاہ میں اسے دیکھتے ہی کئی رات سو نہیں سکی تھی۔۔۔آپ کو پتہ ہے جب اس نے مجھے ریجیکٹ کیا۔۔۔مجھے کتنی تکلیف ہوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔۔۔

بچھڑ گیا تھا وہ رات خواب میں محسن۔۔۔!!!

دن بھر سو کر دیکھا وہ لوٹ کر نہیں آیا۔۔!! 🙂🖤

نین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"میری بیٹی کو آریان سے شادی کرنی ہے۔۔۔"

وہ بڑے ہی پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھنے لگی۔۔۔

"مما وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔وہ چاہتا ہے کہ میں زوریز سے شادی کر لوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سیدھے ہو کر بیٹھتے نین کو بتایا۔۔۔ نین مسکرائی۔۔۔

"یہ سب کچھ تم مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔اگر میری بیٹی آریان سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔تو میں اس کی شادی اس سے ہی کرواؤں گی۔۔۔ تم جاؤ اور اس لڑکے سے کہو ایک بار مجھ سے آ کر ملے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔؟"

"تھینک یو مام۔۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔ میں آج بہت زیادہ خوش ہوں۔۔"

آج حورب مصطفی کو لگ رہا تھا کہ اسے اس کی خوشیاں واپس ملنے والی تھیں ۔۔۔ جسے وہ چاہتی تھی۔۔ جس سے وہ بے انتہا محبت کرتی تھی۔۔۔ وہ اسے واپس ملنے والا تھا۔۔۔

"اب زیادہ مسکے مت لگاؤ۔۔ اچھا بتاؤ داور اور بالاج کی کال آئی کہ نہیں۔؟؟؟؟۔"

"ان کی کال تو نہیں آئی۔۔ لیکن لگتا ہے تھوڑی دیر تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔ چلیں اپ بیٹھیں میں آپ کے لیے سوپ بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"

وہ جھٹ سے بیڈ سے اتری۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں سوپ کی ضرورت نہیں ہے۔۔ تم میرے لیے وہی پاستہ بنا کر لاؤ جس کی لڑائی اس دن گھر میں ہو رہی تھی۔۔"

نین نے حورب اور آریان کی لڑائی سنی تھی۔۔۔ وہ کس قدر اونچی آواز میں ایک پاستے کے لیے لڑ رہے تھے۔۔

حورب نے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔

"مام میری غلطی نہیں ہے۔۔۔وہ ہے ہی ایک نمبر کا بھوکڑ۔۔۔آپ کو پتہ ہے جب میں کینیڈا میں گئی تھی نا۔۔۔اس بندے نے مجھے ایک بھی دن سکون سے پاستہ نہیں کھانے دیا۔۔میں بنا کر ہٹتی تھی اور وہ چور کہیں کا اٹھا کر اپنے کمرے میں بھاگ جاتا تھا۔۔"

وہ بڑی ہی ایکسائٹڈ ہو کر نین کو بتا رہی تھی۔۔۔نین کے چہرے پر ہولے سے مسکراہٹ آئی۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا۔۔۔مصطفی پوری آب و تاب کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔

"چلیں میں آپ کے لیے پاستہ بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

حورب وہاں سے کھسک گئی۔۔۔مصطفی نے دروازہ بند کیا۔۔۔وہ تیز تیز چلتا اس تک گیا۔

"تمہیں ہوش آگیا مسخری۔۔۔،؟؟"

نین اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی... مصطفی نے اسے کھینچ کر گلے لگایا.

"تم سچ میں جھلی ہو۔۔۔ جھلی کہیں کی۔۔۔ بلکہ اب تو تم بلبتوڑی ناساں چوڑی ہو گئی ہو۔۔۔ چڑیل، ڈائن کہیں کی۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔۔ بھلا اتنا وقت کوئی سوتا ہے؟؟."

مصطفی نے پیچھے ہٹتے اس کے گال پر چٹکی کاٹی۔۔۔ وہ ہلکا سا چیخ کر رہ گئی۔۔

"شرم کریں۔۔ آج بھی آپ اتنے ہی کھڑوس ہیں۔۔۔ جتنے پہلے تھے۔۔۔"

اسے دیکھ کر وہ ناراضگی سے بولی۔۔۔ مصطفی منہ بنا کے رہ گیا۔۔۔

نین نے اسے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا۔۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔۔۔ میرے بوڑھے کرنل۔۔"۔ نین اس کی عمر پر جملہ کسا۔۔۔ مصطفی اسے گھور کر رہ گیا۔۔

"بس کرو تمہیں ہی شوق تھا اس بوڑھے سے شادی کرنے کا۔۔۔ اب بھگتو۔۔"

نین ہنسنے لگی۔۔۔

"میں تو خوشی خوشی بھگتنے کو تیار ہوں۔۔۔بس موقع ہی نہیں ملتا۔۔"

اس نے اداسی سے اپنی بات مکمل کی۔۔۔ مصطفی کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔۔

"میں تم سے بہت ناراض نین....اور اس بار میں کوئی مذاق نہیں کر رہا..."

اس نے بڑی ہی سنجیدگی سے اپنی بات شروع کی۔۔۔

نین بھی سنجیدہ ہوئی۔۔۔

"کیوں ناراض ہیں___؟"

اپ وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔

"اس لیے ناراض ہوں کہ... تم بے وقوف تھی...اگر دادی نے گھر سے نکال دیا تھا...تو کیا تم ایک بار کوشش نہیں کر سکتی تھی مجھے ڈھونڈنے کی...."

وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میں نے آپ کو تلاش نہیں کیا ہو گا۔۔۔کیا تھا بہت بار کیا تھا۔۔

"

سر اٹھاتے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔

"میں اسلام آباد بھی آئی تھی... سفینہ سے پوچھیے گا اگر کبھی ملے تو۔۔۔دادی نے مجھے دھکے دے کر گھر سے نکال دیا۔۔۔۔میں تو چاہتی تھی کہ میرے بیٹے اپنے باپ سے ملیں۔۔۔آپ انہیں پیار کریں۔۔۔لیکن ایسا کچھ نہیں ہو سکا۔۔۔ دائم تو بالکل میرے جیسا ہے۔۔۔لیکن صائم آپ کے جیسا اکڑو ہے۔۔۔۔"

وہ اسے اپنے بیٹوں کے بارے میں بتانے لگی۔۔۔مصطفی دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔۔۔لیکن چہرے پر سنجیدگی برقرار رکھی۔۔

"میں تم سے بہت ناراض ہوں... جانتی ہو نا میں اپنے بچوں کی ماں چاہتا تھا... تم نہیں جانتی تمہارے پیچھے سے داور کس کنڈیشن سے گزرا ہے۔۔کئی مہینے مجھے ہسپتالوں کے چکر کاٹنے پڑے ہیں.... وہ راتوں کو اٹھ کر رونے لگ جاتا تھا... اسے ڈر لگتا تھا.. صرف تمہاری وجہ سے نین...

صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میرا بیٹا تنہائی کا شکار ہو گیا۔۔۔وہ کسی کو دوست نہیں بناتا۔۔۔کیونکہ اسے ڈر ہے کہ جس سے وہ دوستی کرے گا۔۔۔وہ اسے چھوڑ جائے گا۔۔۔"

نین کو شرمندگی ہوئی۔۔۔لیکن وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔وہ بھی تو اپنی جگہ پر مجبور تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو جب ہسپتال میں...میں تمہیں لے کر گیا تھا....تب پہلی بار اس نے کسی کے لیے آواز اٹھائی تھی۔۔۔اور وہ تم تھی نین۔۔۔تم۔۔۔۔صرف تمہاری وجہ سے میں نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔"

"کیا کوئی سوتیلی اولاد اپنی سوتیلی ماں سے اتنی محبت کرتی ہے؟؟._نہیں نا۔۔۔۔۔لیکن میری اولاد جی جان سے چاہتی ہے تمہیں۔۔"

نین کی انکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔۔اس کی ہچکی بندھ گئی۔۔

"آپ نہیں جانتے۔۔۔۔خدا کی قسم میری زندگی کا وہ حصہ کس قدر دردناک تھا

www.novelsclubb.com

۔۔جب میں تارا تھی تب مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی تھی۔۔۔جتنی نین بن کر آپ لوگوں سے دور رہ کر مجھے ہوئی۔۔۔

مجھے تب تکلیف ہوتی تھی مصطفی۔۔۔جب بچے پوچھتے تھے کہ پیرنٹس میٹنگ میں ان کا باپ ان کے ساتھ کیوں نہیں ہے۔۔۔جانتے ہیں ایک سنگل مدر ہونا کس قدر مشکل کام ہے۔۔۔۔میں جانتی ہوں کہ میں نے کس قدر مشکلات سے ان بچوں کی پرورش کی ہے۔۔۔

لیکن خدا گواہ ہے اس بیچ میں آپ لوگوں کو بھولی نہیں ہوں۔۔۔

ہاں کچھ مصلحت کے تحت میں خود ہی پیچھے ہٹ گئی۔۔۔صائم باپ کا نام سننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ایک آدھ بار جب اسے ڈانٹتے ہوئے میں نے اس کے باپ کا حوالہ دیا۔۔۔تو وہ چڑھ گیا۔۔۔

اور مجھے لگا وہ خود سر ہو جائے گا۔۔۔۔بس اسی لیے۔۔۔"

مصطفی نے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

"چلو چپ ہو جاؤ.... جو ہوا... برا ہوا ____ لیکن برا وقت ٹل گیا ہے۔۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ کہ اب ہم لوگ ساتھ ہیں۔۔۔۔"

"ہاں اور آپ کو پتہ ہے بالاج اور داور ان دونوں کو لینے گئے ہیں حیدرآباد۔۔۔ بڑے ہی شرارتی ہیں دونوں۔۔۔ اور لڑکیوں کی طرح اتنے ناولز پڑھتے ہیں۔۔۔ کہ میں کیا بتاؤں۔۔۔"

مصطفی نے آنکھیں چھوٹی کرتی اسے دیکھا۔۔۔

"ناول تو تم بھی بہت پڑتی تھی۔۔۔ ضرور تم نے ہی لگایا ہو گا انہیں۔۔۔۔"

اس بار وہ تھوڑا شرارت سے بولا۔۔۔

نین ناراضگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ مصطفی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس اس کی جگہ پر بٹھایا۔۔

"بیٹھ جاؤ.. بڑی آئی تیز گام۔۔۔۔"

اس نے جھٹ سے مصطفی کی طرف گردن موڑی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا شہزادہ بھی مجھے تیز گام ہی کہتا ہے۔۔"

مصطفی ہنسنے لگا صائم کی جتنی تعریف نین کر چکی تھی۔۔۔اب تو مصطفی کا بھی دل تھا کہ وہ ایک بار صائم سے ملے۔۔۔

"ارے تمہیں میں کیا بتاؤں آج میرا آنے کا ارادہ نہیں تھا.. حورب نے مجھے جب بتایا نا تم ہوش میں آگئی ہو۔۔تو سارے کام چھوڑ کر آگیا۔۔۔حالانکہ ابھی ہی ٹریننگ کے لیے نوجوان آئے ہیں۔۔اور اس بار یہ کام مجھے سونپا گیا ہے۔۔ بس ایک دن کے لیے میں چھٹی لے کر گھر لوٹ آیا۔۔۔"

مصطفی نے کھڑے ہوتے اپنے کالر کا اوپری بٹن کھولتے اسے بتایا۔۔۔

"اور وہاں پر دو نوجوان ایسے بھی تھے۔۔جو مجھے حیرت میں ڈال گئے۔۔ ایک جتنا خاموش طبع تھا۔۔دوسرا اتنا ہی تیز تھا۔۔۔" بالوں میں برش کرتے وہ آئینے میں دیکھتے بولا

"اچھا ایسا کیا کیا اس نے؟؟_"

نین بھی دلچسپی سے سننے لگی۔۔

"ارے کرنا کیا تھا۔۔جب اس کا بھائی لیٹ ایا تو میں نے اسے ڈانٹ دیا____ بس مجھے ایسے گھور کر دیکھنے لگا___ جیسے ابھی کھا جائے گا___"

"توبہ حد ہو گئی ہے۔۔مطلب اس پدے سے لڑکے نے ذرا لحاظ نہیں کیا میرا۔۔" مصطفی کمرے میں ٹہلتا بڑبڑا رہا تھا۔۔نین کافی دیر اسے ٹہلتے دیکھتی رہی پھر تنگ آ کر بول ہی پڑی۔۔

"بس کر دیں مصطفی۔۔آپ کو چکر لگاتے دیکھ کر مجھے بھی چکر آ رہے ہیں۔۔اور ویسے بھی سینتالیس کی عمر میں ہڈیاں چٹخنے لگتی ہیں۔۔۔"وہ اسکی عمر کو نشانہ بناتے بولی۔۔مصطفی اپنا غصہ بھول کر اسکے سامنے جا بیٹھا۔۔

"اچھا اب میں تمہیں بوڑھا لگ رہا ہوں۔۔تب تو مجھ سے شادی کیلئے مر رہی تھی تم۔۔۔"وہ اسے جتاتے ہوئے بولا۔۔نین نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔

"تب میں معصوم تھی آپ جیسے وائلڈ مین کی اسیر ہو گئی تھی"۔۔اسکا ڈائیلاگ

سن کر مصطفی غش کھاتے کھاتے رہ گیا۔۔

"یا خدا گواہ رہنا۔۔ مجھ پر یہ بھی الزام لگ گیا۔۔۔ارے سچ کیوں نہیں کہتی بچوں کو ساتھ ملا لیا تھا میرے۔۔۔"

وہ دونوں کافی دیر بحث کرتے رہے۔۔ نین کو دو تین دن پہلے ہوش آیا تھا۔۔تب سے مصطفی پھر سے زندگی کی طرف لوٹ آیا تھا۔۔ ہمسفر کی ضرورت عمر کے ہر حصے میں پڑتی ہے اور اس بات کا اعتراف وہ کھلے دل سے کرتا تھا۔۔اسے آج بھی نین مصطفی کمال کی ضرورت ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حورب خوشی خوشی کچن میں کھڑی پاستہ بنا رہی تھی۔۔

اب تو نین نے بھی کہہ دیا تھا کہ وہ آریان سے اس کی شادی کروا دی دے گی۔۔۔۔

زوریز آجکل گھر سے غائب تھا۔۔۔وہ بھی شکر کر رہی تھی۔۔

وہ جانتی تھی کہ پاستے کی خوشبو سونگھتے ہی آریان اپنے پورشن سے اس کے پورشن

میں آتے وقت نہیں لگائے گا۔۔

اس لیے تو بہت زیادہ مقدار میں پاستہ بنا رہی تھی۔۔ مصطفی بھی بہت شوق سے اس کے ہاتھ کا بنا پاستہ کھاتا تھا۔۔

وہ اپنے پیچھے اس کی موجودگی محسوس کر چکی تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی اگنور کیے کھڑی رہی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ آریان پاستے کی پلیٹ کی ضرور اٹھائے گا۔۔۔

تبھی تو پلیٹ کی تہہ میں نمک ڈال کر اس کے اوپر پاستہ ڈال دیا۔۔۔

وہ پلیٹ چپکے سے اپنے ساتھ رکھ دی۔۔۔

آریان میں چپکے سے پلیٹ اٹھائی۔ حور ب ہنوز ویسے ہی کھڑی رہی۔۔۔

وہ چپکے سے چمچ اٹھاتا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتا پاستہ کھانے لگا۔۔۔

جیسے ہی پہلا چمچ لیا۔۔ اس کا حلق کڑوا ہوا۔۔

"اف توبہ اتنا زیادہ نمک کہاں سے آیا۔۔؟؟"

جلدی سے فریج کی طرف دوڑتے اس نے پانی کی بوتل اٹھائی۔۔۔ اسے کھول کر

منہ سے لگایا۔۔

"توبہ چڑیل کہیں کی۔۔۔ بھلا رزق کی اتنی بے ادبی کون کرتا ہے۔۔۔ شرم نہیں آتی۔؟؟۔

پاستے کے ساتھ تم نے یہ کیا کر دیا؟؟____"آریان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف رخ کرتے ناراضگی سے پوچھا۔۔

حورب اسے اگنور کرتی اپنے کام میں مصروف رہی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں... تم نے یہ جان بوجھ کر کیا نا۔۔۔؟؟"

آریان تیز آواز میں بولا۔۔ حورب نے چمچ وہیں پر پٹخا۔ پھر غصے سے اس کی طرف مڑ گئی۔۔۔

"جب تمہیں میں پسند نہیں ہوں۔۔۔ تم کہتے ہو میں ماضی کو بھول جاؤں۔۔۔ تو ہر دفعہ منہ اٹھا کر کیوں آجاتے ہو؟؟_

'کیوں چاہتے ہو کہ میں تمہیں یاد رکھوں؟؟؟_ آریان آفریدی تم کہیں دفع کیوں

نہیں ہو جاتے۔۔۔۔جہاں پہلے کینیڈا میں مر رہے تھے۔۔اب بھی چلے

جاؤ۔۔۔خدا کے لیے چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ کلامی کر گئی۔۔

آریان کو چپ لگ گئی۔۔

سچی تو کہہ رہی تھی_ وہی تو چاہتا تھا کہ حورب اسے بھول جائے___ تو پھر اسے

تکلیف کیوں ہو رہی تھی_

" صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔مجھے تمہارے اس پاس نہیں منڈلانا چاہیے۔۔"

وہ چپ چاپ واپس پلٹا۔۔تبھی حورب جھٹ سے بولی۔۔

"میری مما تم سے ملنا چاہتی ہیں..."

نین کے نام پر اس کے کان کھڑے ہیں۔۔۔

وہ جلدی سے اس کی طرف پلٹا۔۔

"تتت۔۔۔۔تمہاری۔۔ ممممم۔۔۔ مما۔۔۔ ککککک۔۔۔کیوں۔۔ملنا چاہتی ہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"؟؟۔۔۔"

وہ اٹکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

"یہ تو نہیں پتا ____ ممانے کہا آریان کو بولو مجھ سے آکر ملے...ابھی تو ڈیڈ بیڈ روم میں ہیں۔۔۔تم تھوڑی دیر بعد مل لینا۔۔۔"

نین نے اسے تنہائی میں ملنے کا کہا تھا اور حورب بھی چاہتی تھی کہ مصطفی کی غیر موجودگی میں بھی یہ ساری بات ہو۔۔

آریان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ چپ چاپ اپنے پورشن میں چلا گیا۔۔۔حورب خوش تھی اب اسے کوئی ڈر نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

دوپہر کا وقت تھا کیمپ میں ٹی ٹائم چل رہا تھا۔۔۔صائم نے تین چار سموسے اٹھا کر چھپا لیے۔۔۔

دائم جلدی جلدی اس کے ساتھ آکر بیٹھا

۔۔باقی نوجوان اپنا اپنا کھانا کھا رہے تھے

۔۔

"ارے بڑے اتنی دیر کیوں کر دی۔۔۔دیکھو نا تمہارے لیے سموسے چھپا کر بیٹھا ہوں۔۔۔"

اس نے میز کے نیچے سے دائم کی طرف سموسے بڑھائے۔۔۔

دائیم نے ایک سموسہ پکڑا

۔۔چائے کا کپ اٹھاتا ہے وہ کھانے لگا۔۔۔

"ویسے چھوٹے یہ کام شادی پر کچھ آنٹیاں کرتی ہیں....پر س میں کھانا چھپاتی رہتی ہے

۔۔پھر گھر جا کر خوب مزے سے کھاتی ہیں۔۔۔ تمہیں کس نے سکھایا___؟____یہ نہیں کہنا کہ خالہ حمیدہ سے سیکھا تھا..."

صائم ہنسنے لگا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے نہیں.. خالہ حمیدہ تھوڑی پرس میں کھانا چھپا کر لاتی تھیں۔۔۔۔وہ تو بلکہ پرس لے کر انہیں جاتی تھیں۔۔۔۔یاد نہیں ہے سمیرا باجی ایک دفعہ انہیں پرس پکڑا کر گئی تھی۔۔۔اور انہوں نے کسی اور کو پکڑا دیا۔۔۔۔جو پرس اور موبائل لے کر غائب ہو گیا_"

،دونوں خالہ حمیدہ کے کارنامے کرتے خوش ہونے لگے

"چلو چلو جلدی کرو نوجوانوں.... تم لوگوں کی کلاس کا ٹائم بھی ہونے والا ہے... جلدی جلدی سے چائے ختم کرو....اور کلاس میں جاؤ..."

سینیئر افیسر کی دھاڑ سنتے ہی وہ جلدی جلدی کھانے لگے۔۔۔صائم کے ہاتھ میں ابھی بھی دو سموسے تھے۔۔۔وہ افیسر پیچھے سے آ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

نظر صائم کے ہاتھ میں سموسوں پر پڑی۔۔۔

"واہ پھر کہتے ہیں فوج بھوکی رہتی ہے...ارے یہاں تو دو سموسے بھی چھپا کر کھائے جا رہے ہیں..." وہ شرارت سے بولا...صائم نے جلدی سے سموسے پلیٹ

میں رکھ دیے۔۔۔

"سوری سر... وہ میں ٹھنڈے کر رہا تھا اسی لیے...." وہ جلدی جلدی اپنی صفائی دینے لگا... آفیسر ہنسنے لگا۔۔۔

"کھالو کھالو اور جلدی سے کلاس میں جاؤ..."

صائم نے پھر سے دونوں سموسے اٹھا لیے۔۔۔ایک دائم کو دیا اور ایک خود کھانے لگا۔۔۔

ٹی ٹائم سے فارغ ہو کر وہ لوگ اپنی کلاس میں چلے گئے۔۔۔

ٹریننگ کے ساتھ ہی وہ اپنی پڑھائی بھی کر رہے تھے۔

۔ابھی کلاس شروع ہی ہوئی تھی۔۔۔کہ کچھ سینیئر آفیسر کلاس روم میں آئے

۔۔۔

انہیں دیکھتے ہی وہ لوگ جلدی سے کھڑے ہوئے۔۔

"جی تو نوجوانوں سپورٹس کا آغاز ہو رہا ہے... جو جو نوجوان سپورٹس میں حصہ لینا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چاہتا ہے....وہ جلدی جلدی اپنا نام لکھوائیں..."

صائم کو فٹ بال کھیلنے کا بہت شوق تھا۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا۔۔

"جی نوجوان___"

"سر میں فٹ بال کی ٹیم میں جانا چاہتا ہوں_"اس نے بڑے ہی کانفیڈنس سے بتایا...

آفیسر نے اشارہ کیا۔۔۔ساتھ کھڑے شخص نے اس کا نام وغیرہ لکھ لیا۔۔آہستہ آہستہ چند اور نوجوانوں نے بھی سپورٹس میں اپنا نام لکھوایا۔۔۔

پھر وہ لوگ واپس چلے گئے۔۔۔ان کی کلاس پھر سے شروع ہو گئی۔۔۔وہ بڑی ہی توجہ سے اپنی کلاس لے رہے تھے۔۔۔

صائم بس مصطفی کمال کو مس کر رہا تھا۔۔۔جو کہ غائب ہو چکا تھا۔۔

"ہائے مصطفی کمال..آپ تو میری بھاگی ہوئی محبوبہ جیسے ہو گئے ہیں۔۔۔۔جو کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔۔"

۔اس نے ایک سرد آہ بھرتے کہا۔

۔۔ تبھی بورڈ مارکر اڑتا ہوا اس کے سر پر لگا

۔۔وہ اپنا ماتھا سہلا کر رہ گیا۔

"نوجوان یہاں پر کسی محبوبہ کے خیال میں نہیں کھونا...اپنے ٹارگٹ پر فوکس رکھیں... چلیں ایک کلاس لیں

"

اس بار اس نے کسی بھی خیال میں کھونے کی غلطی نہیں کی۔

۔۔ورنہ پھر سے کوئی چیز اڑتی ہوئی اس کے سر میں لگنی تھی

مصطفی فریش ہو کر سفید کرتا شلوار پہنے باہر نکلا۔۔

اس پر نظر پڑتے ہی نین کے دل سے ماشاءاللہ نکلا۔۔

"بس کریں بیگم۔۔۔ نظر لگائیں گی کیا۔۔۔"اسے یوں خود کو تخت پا کر مصطفی اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹوک گیا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔میں کیوں نظر لگاؤں گی۔۔۔" نین منہ ٹیڑھا کرتے ہیں اسے جواب دیا۔۔

"ویسے یار یہ جو گھر کے ملازم ہیں نا۔۔۔اچھے سے کپڑے نہیں دھوتے۔۔۔مجھے تو یہ کرتا بھی کچھ خاص پسند نہیں آرہا۔۔۔پتہ نہیں کیسے دھویا ہے انہوں نے۔۔"

"یار جو کپڑے میرے نیلم ڈرائی کلیننگ ہاؤس سے دھل کر آتے تھے قسمے کیا مہک ہوتی تھی اس میں۔دل کرتا ایک بار کپڑے دھونے والی کے ہاتھ چوم لوں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کپڑوں کو بیگ میں رکھتا نین کو جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نین تو منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔پھر ناراضگی سے بولی۔۔

"کر دی نا بے وفائی۔۔نکل آئے نا روائتی مردوں کی طرح۔۔۔۔۔"

(ان کو کیا پتہ وہ نیلم بھی میں ہی ہوں۔۔اب دیکھنا کرنل صاحب کیسے اس بات کو

لے کر پریشان کرتی ہوں آپ کو) اگلی بات اس نے دل میں کہی۔۔

تبھی دروازہ کھلا اور اور بالاج اندر آئے۔۔

نین جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

۔

"ارے تم دونوں لے آئے ہو۔۔۔صائم ٹائم کہاں ہے_____؟۔۔۔وہ نہیں آئے

۔۔۔"

وہ جلدی سے دروازے تک گئی۔۔

۔۔پھر باہر گئی۔۔۔کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

نین واپس ان تک آئی۔۔۔

"بولو وہ دونوں نہیں آئے۔۔۔کیا وہ ناراض تھے؟؟؟_تم نے بتایا نہیں کہ میں ان

کا انتظار کر رہی ہوں_____؟؟؟_____"

نین نے ایک ساتھ کئی سوال ان سے کر ڈالے۔۔۔وہ دونوں چپ رہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بولو تمہاری ماں کچھ پوچھ رہی ہے...جواب کیوں نہیں دے رہے تم...؟"

مصطفی نے اس بار سخت آواز میں پوچھا

۔

"ڈیڈ ہم لوگ گئے تھے لیکن وہ لوگ وہاں پر نہیں رہتے.." بالاج نے سر جھکائے جواب دیا۔۔

نین کا ہاتھ دل پر گیا۔۔

"کیا مطلب وہاں پر نہیں رہتے...کہاں گئے میرے بچے_؟_؟_؟_بتاؤ بالاج کہاں گئے وہ..."

www.novelsclubb.com

"مام وہ لوگ آرمی میں چلے گئے"

۔۔۔نین کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔اس کے نازک مزاج بیٹے اتنی سخت ٹریننگ کے لیے چلے گئے۔۔۔وہیں مصطفی بھی حیران ہوا۔۔

"ہاں مام۔۔۔رشیدہ خالہ نے ہمیں بتایا کہ وہ ڈیڈ کو تلاش کرنے کے لیے آرمی میں

چلے گئے۔۔۔اور ماما آپ کو پتہ ہے کچھ مہینے پہلے جب میں حیدرآباد گیا تھا

۔۔۔تب میں انہی کے گھر میں تھا۔

۔۔

لگے ہاتھ داور نے وہ بات بھی ان لوگوں کو بتادے۔۔۔ مصطفی اپنا سر تھام کر رہ

گیا۔۔۔

تبھی اس کی نظر داور کے ہاتھ میں موجود البم پر پڑی۔۔۔۔

اس نے اگے بڑھتے البم اس کے ہاتھ سے لے لی

۔

www.novelsclubb.com

"اس میں کیا ہے___؟"اس نے بغیر کھولے داور کی طرف دیکھتے پوچھا۔

"اس میں میرے چھوٹو بھائیوں کی پکس ہیں..."

مصطفی نے ایلبم کا صفحہ پلٹا

۔پہلی نظر دو تصویروں پر پڑی۔۔۔جوان کی پیدائش کی تصویریں تھیں۔۔۔پھر

آہستہ آہستہ وہ پلٹتا گیا۔۔۔ایک ایک تصویر دیکھ کر اس کی آنکھیں نم ہوتی گئیں

۔۔۔

اس کے بیٹے جنھیں وہ ایک بار بھی دیکھ نہیں پایا۔۔۔۔پھر آخری تصویروں پر نظر گئی۔۔۔

مصطفی نے غور سے دیکھا۔۔

"ارے یہ...."

اس کی نظر جیسے ہی صائم پر پڑی وہ نین کی طرف دیکھنے لگا

"۔۔کیا ہوا اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں_____؟"مصطفی البم لے کر اس کے سامنے آیا

"یہ یہ لڑکا کون ہے؟؟؟؟_____"صائم کے چہرے پر انگلی رکھتے وہ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ارے اپ تو ایسے پوچھ رہے ہیں... جیسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ارے یہ

صائم ہے اور یہ دائم ہے۔۔۔ہمارے بیٹے ہیں یہ دونوں۔۔۔"

مصطفی کا ہاتھ اپنے سر پر گیا۔

وہ پریشانی سے اپنا سر کھجانے لگا

۔

"کیا ہوا اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں آپ

۔۔

"ارے یہی تو وہ شیطان لڑکا ہے... جس نے مجھے کیمپ میں پریشان کیا تھا...اور اسی سے میری بحث ہوئی ہے.."

نین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

۔"ارے میں سچ کہہ رہا ہوں یہی تھا...جو بار بار لڑائی کے بہانے تلاش کر رہا تھا۔

۔ہاں مام مجھے یاد آیا۔۔۔ان کے پاس ہم لوگوں کی تصویریں بھی تھیں۔۔۔

اور نین کو وقت نہیں لگا یہ سمجھنے میں کہ وہ مصطفی کے بارے میں سب کچھ جان

www.novelsclubb.com

چکے تھے۔

"کیا کروں میں ان شیطانوں کا...؟"

وہ دائم کے مزاج سے تو واقف تھی۔۔۔دائم شرارتی ضرور تھا۔۔۔لیکن مزاج کا دھیما تھا۔۔۔

لیکن صائم بڑا ہی تیز مزاج لڑکا تھا

۔۔اب پتہ نہیں وہ کیمپ میں مصطفی کے ساتھ کون سی جنگ لڑے گا

۔۔

"چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں...اپنے ان سپوتوں کی خبر لینے۔۔۔اب میں اس چھچھوندر کو بتاؤں گا کہ جوتا سر پر لگے۔۔۔یا سر جوتے پر۔۔۔۔چوٹ سر کو ہی لگتی ہے۔۔۔

مصطفی کو صائم کی وہ بات یاد آئی۔۔۔جب اس نے پانی پھینک کر اس کے بوٹ خراب کر دیے۔۔۔

"لیکن مصطفی وہ بچے ہیں..." نین نے کچھ کہنا چاہا...

"بس بیگم آپ اپنے یہ والے بچے سنبھالیں۔۔۔اور میں اپنے وہ والے بچے سنبھالوں گا۔۔۔ خبر دار جو میرے اور میرے بچوں کے بیچ میں آنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔

چلو بچوں اپنی ماں کے پاس بیٹھو۔۔۔میں جا رہا ہوں اپنے بیٹوں کے پاس۔۔۔ مصطفی سے پاس شرارت سے کہتا وہاں سے نکل گیا

داور البم اٹھا کر اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔۔۔وہ جلد از جلد اپنے کمرے کو پھر سے تیار کروانا چاہتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

حورب باہر لاؤنج میں بیٹھی پینٹنگ کر رہی تھی۔۔۔وہ جلدی سے حورب کے پاس گیا۔۔۔

"آپی آپی دیکھیں نا ہمارے بھائیوں کی تصویریں کتنی پیاری ہے نا۔۔۔"

اس نے جلدی سے جا کر حورب کو صائم اور دائم کی تصویریں دکھائی۔۔۔

"ارے واہ یہ کتنی گولو مولو سے ہیں... بالکل تمہارے جیسے ہیں..." حورب نے اس کا گال کھینچا۔۔۔

"آپی آپ میرے کمرے کو رینیو ویٹ کروادیں نا۔۔۔اور وہاں پر ان لوگوں کا بیڈ بھی لگوادیجیے۔۔۔ہم تینوں ایک ہی روم میں رہیں گے۔۔"

داور نے حورب سے ریکویسٹ کی۔۔۔حورب مسکرائی۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے... میں کل ہی بات کرتی ہوں... ایک دو دن تک تمہارا کمرہ تیار ہو جائے گا.... تم ایسا کرو تب تک بالاج کے کمرے میں شفٹ ہو جاؤ۔۔۔ میں تمہارے کمرے کو جیسا تم کہو گے ویسے ہی تیار کروادوں گی۔۔۔"

"تھینک یو آپی... تھینک یو سو مچ..."

وہ اچھل کر حورب کے گلے میں بازو ڈال گیا۔۔۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔۔"

"چل چل ہٹ پیچھے... کافی وزنی ہو گیا تو.

ان دونوں کو دیکھا ہے کیسے سوکھی ٹہنی ہیں۔۔۔اور تم بھاری ہو گئے۔۔۔ورزش کیا کرو۔۔"

وہ منہ بناتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔حورب پھر سے پینٹنگ کرنے لگی۔۔۔

اس کی نظر اپنے پیروں میں پڑی ایک تصویر پر گئی۔۔۔

صائم اور دائم نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔

تصویر اٹھاتی وہ سکیچ بک کا صفحہ پلٹی ان لوگوں کا سکیچ بنانے لگی۔۔۔

آریان افریدی کے بعد وہ دونوں ہی تھے جن کا سکیچ وہ بنا رہی تھی۔۔

****

www.novelsclubb.com

کیمپ میں آج صائم اور دائم کو تقریبا ایک ہفتہ ہونے کو تھا۔۔۔صائم تو کرنل مصطفی کمال کو بہت شدت سے یاد کر رہا تھا۔

اسے لگتا تھا کہ مصطفی کمال ہی اس کی ٹکر کا آدمی ہے

۔۔ صبح کی ٹریننگ سے فارغ ہونے کے بعد وہ لوگ کیمپ کے ایک کونے میں بینچ پر بیٹھے تھے۔۔

دائم مونگ پھلی گریاں نکال رہا تھا۔۔ جبکہ صائم بڑی ہی پھرتی سے مونگ پھلی کی گریاں کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

"یار چھوٹے یہ بری بات ہے___ میں اتنی مشکل سے نکال رہا ہوں_ اور تم آرام سے کھائے جا رہے ہو___ اور دیکھو نیچے گند بھی پھیلا دیا ہے___ اب یہاں سے جھاڑو لگانا پڑے گا___"

دائم اسے ڈانٹنے لگا لیکن صائم صدا کا ڈھیٹ بلکہ مہا ڈھیٹ تھا۔۔

اس پر کہاں اثر ہونا تھا۔۔ آرام سے منہ پھلیاں کھاتا رہا۔ تبھی کچھ سینیئرز ان کی طرف آتے نظر آئے۔۔

"یار بڑے مجھے خطرے کی بو آ رہی ہے___ تم یہاں پر کھڑے ہو___ میں ابھی آیا___"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مونگ پھلی اس کی گود میں پھینکتا صائم وہاں سے نکل گیا۔۔ سینیئرز چلتے ہوئے ان تک آئے۔۔

"اے یو سٹینڈ اپ____"

"لیکن میں کیسے_؟؟؟___"اس کی گود میں کافی ساری مونگ پھلی پڑی تھیں ۔۔۔اگر کھڑا ہوتا تو سارے گر جاتیں۔۔۔اور چھلکے بھی۔۔

"ہم نے کہا کھڑے ہو جاؤ___کیا انگلش سمجھ میں نہیں آتی____؟"

وہ سینیئر لڑکا کافی بد تمیز لگ رہا تھا۔۔دائم نے پاس پڑا شاپر اٹھایا۔۔سارے مونگ پھلی اس کے اندر انڈیل دی۔۔۔باقی چھلکے اس سیمنٹ کی بینچ پر رکھے۔۔۔پھر کھڑا ہوا۔۔

"جی سر!!!_حکم کیجئے_وہ نہایت مودبانہ انداز میں اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ سینیئر لڑکا اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔

"حکم کیجیے___حکم ہی کرنے آئے ہیں____جونیئر ہو۔نا____؟"

'جی بالکل___"اس نے فٹ سے جواب دیا.

'تو ٹھیک ہے ابھی گانا گاؤ___اور ناچ کر دکھاؤ ہم تمہارا ٹک ٹاک بنائیں گے___"

اس کی عجیب و غریب بات پر دائم منہ کھولے اسے دیکھنے لگا۔۔

"لیکن کیمپ میں تو موبائل کی اجازت نہیں ہے___تو آپ کے پاس موبائل کہاں سے آیا_!____"

"جہاں سے بھی آیا ہو___تم جلدی سے گانا گا کر ڈانس کرو___ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں ہوگا____"وہ اینڈرائڈ موبائل نکالتے اب اس کی ریکارڈنگ کرنے لگے____

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے تو گانا آتا ہی نہیں____"اس نے صاف گوئی کی ہاں وہ شرارتیں کرتا تھا... لیکن گانوں سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں تھا...اس معاملے میں صائم تھوڑا تیز تھا۔۔۔

"ہمیں نہیں پتہ... جلدی کرو جلدی جلدی ڈانس کرو...اور گانا گاؤ..."

دائم بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔کاش کہیں سے صائم آتا نظر آ جائے۔۔۔اور اس کی جان چھوٹ جائے۔۔۔لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔صائم تو ڈنڈی مار گیا۔۔۔

"کرتے ہو یا؟؟؟؟_

"جی جی کرتا ہوں...کرتا ہوں۔۔"

"آہم آہم آہم"

اس نے اپنا گلا صاف کیا وہ لڑکے ہنسنے لگے ریکارڈنگ شروع ہو چکی تھی

twinkle twinkle little star

...how I wonder what you are

up above the world so high

like a diamond in the sky

دونوں مٹھیوں کو کھولتا بند کرتا...وہ ناچنے کی ناکام کوشش کرنے لگا...جبکہ اس کا

www.novelsclubb.com

گانا سن کر وہ لڑکے منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے..

"بیوقوف سمجھ رکھا ہے... ہمیں یہ گانا تھا؟؟؟"

"چلو گانا گاؤ ورنہ ہم سے مار کھاؤ گے____"

اس بار لڑکا ذرا سختی سے بولا۔۔۔دائم کا گلا خشک ہوا۔۔۔اسے صائم پر بہت غصہ ا

رہا تھا۔۔۔جو اسے چھوڑ کر پتہ نہیں کہاں بھاگ گیا۔۔۔

اب وہ سوچنے لگا کہ گانا کون سا گائے۔۔۔

"جی جی ابھی کرتا ہوں۔۔۔"وہ یاد کرنے لگا۔۔۔اس سے پھر سے ایک نظم یاد آئی

---

www.novelsclubb.com

baby baby

yes mama.... eating sugar ...no mama ..

.....telling a lie..no mama .....open your

mouth .....hahaha

نظم کے ختم ہوتے ہی وہ پریشانی سے سامنے کھڑے لڑکوں کو دیکھنے لگا۔۔۔جواب شدید غصے سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"بے وقوف کہیں کے.... یہ گانا تھا؟؟؟؟_ کس کلاس میں پڑھتے ہو تم ؟؟؟؟؟؟"

"جی میں نے میٹرک کیا ہے۔۔۔اب فرسٹ ایئر میں ہوں۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا___

"تو تمہیں کوئی گانا نہیں آتا___ارے اب تو پانچ سال کے بچوں کو بھی گانے آتے ہیں

www.novelsclubb.com

۔۔۔بلو بگے بلیاں دا کی کریں گی؟؟_ تمہیں کچھ نہیں آتا۔___"وہ اس کی پیشانی پر ہاتھ مارتے پہنچنے لگا...

دائم نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"میں گانے نہیں سنتا"

تبھی صائم سینیئر آفیسر کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔۔

"سر ان لوگوں کے پاس موبائل ہے

۔۔اور یہ میرے بھائی کو تنگ کر رہے ہیں۔۔۔"

"جی نوجوانوں!!! جلدی جلدی تلاشی دو۔۔۔"

میجر صاحب نے صوبیدار کو آرڈر دیا۔۔۔وہ کی تلاشی لینے لگا۔سب کے پاس موبائل موجود تھا...ادھر مصطفی بھی ان دونوں کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اسی جگہ پر پہنچ گیا..

مصطفی کو دیکھ کر صائم کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے۔۔۔۔

"اتنی محبت تو لیلی سے مجنوں کو بھی نہیں ہو گی.. جتنی آج کل صائم کو مصطفی کمال سے ہو رہی ہے۔۔"

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟؟؟_"مصطفی خفگی سے دریافت کرنے لگا۔۔

"سر ان لڑکوں کے پاس موبائل تھا..."

مصطفی نے گھور کر ان چاروں لڑکوں کو دیکھا۔۔۔

"آفیسر ولید ایسا کیجئے۔۔۔ان لوگوں کو ہمارے سپیشل روم لے جا کر ان کی تھوڑی مالش کروائیں۔۔۔اور یاد رکھیے گا تشریف بالکل خراب ٹماٹر کی طرح ہونی چاہیے۔۔۔کہ چار دن سیدھا سو نہیں سکیں"_

"یس سر۔۔۔"میجر ولید نے سلیوٹ کیا۔۔۔پھر صوبیدار کے ساتھ ان چاروں کو لے کر چلا گیا۔۔۔

مصطفی اب سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔اس کی نظر سیمنٹ کی بینچ پر پڑی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور مونگ پھلی والے کے چھلکوں پر گئی۔۔۔"یہ گند کس نے پھیلایا ہے؟؟."_ء

چہرے پر ناراضگی لاتے وہ سختی سے دریافت کرنے لگا۔۔۔

"سوری سر میں نے پھیلایا ہے۔۔۔"

دائم نے جھٹ سے بات بدلتے کہا۔۔۔وہ چھلکے دوسرے شاپر میں ڈالنے لگا۔۔۔

"میرے آفس میں اور... کچھ بات کرنی ہے تم لوگوں سے..."

وہ سنجیدگی سے کہتا پلٹ گیا۔۔

ءکچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"

صائم نے اسے چڑایا۔۔دائم نے اس کے پیر پر اپنا پیر مارا۔۔

"شرم کرو وہ ہمارے ڈیڈ ہیں۔۔۔ایسے تھوڑی کرتے ہیں۔۔۔چلو اب۔۔۔"

دائم نے چھلکے ڈسٹ بن میں ڈالے۔۔۔باقی مونگ پھلی کو چھپا کر رکھ دیا

۔۔۔دونوں اب مصطفی کے پیچھے تیز تیز چلنے لگے۔۔۔۔جو انہیں دور جاتا نظر آرہا

تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔دونوں دروازے پر کھڑے تھے۔۔۔

"اندر آجاؤ۔۔۔"

دونوں اندر آئے۔۔۔مصطفی کو سلیوٹ کیا۔۔

"یس سر..."

اگر مصطفی سیر تھا۔۔۔تو اس کی اولاد بھی سوا سیر تھی۔۔۔وہ بالکل عام سپاہیوں کی طرح اس سے مخاطب ہوئے۔۔۔

"تو صائم مصطفی اور دائم مصطفی۔۔۔سنا ہے اپنے باپ کی تلاش میں فوج تک آئے ہو۔۔۔"

وہ فائل پر دیکھتے ہیں ان دونوں سے پوچھنے لگا۔۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

"بالکل نہیں...ہم کیوں اپنے باپ کی تلاس میں فوج تک آئیں گے۔۔۔اور آپ سے کس نے کہہ دیا۔۔۔؟۔۔ہم تو اپنے شوق سے یہاں پر آئے ہیں۔۔۔۔سوچا تھوڑا سا لہو ہم بھی اس مٹی کی نظر کر دیں۔۔۔۔"

دائم کی بجائے صائم نے مصطفی کو جواب دیا۔۔۔۔مصطفی کی ساری اولاد میں سے اسے یہی سب سے زیادہ تیز یہی لگا۔۔۔

مصطفی نے فائل بند کر کے دونوں ہاتھ آپس میں ملا کر میز پر رکھے۔۔۔

"اچھا۔۔پھر تو نین تارا کو بھی نہیں جانتے ہو کہ تم لوگ؟؟____"

"کیوں نہیں جانتے ہماری ماما ہیں وہ۔۔۔بھلا پیاسا بھی کنویں کو بھول سکتا ہے___؟_؟_؟_نین تارا تو صائم اور دائم کی آکسیجن تھی۔۔۔ان دونوں بھائیوں کے چہرے کی مسکان تھی۔۔۔ان کی خوشی کی وجہ تھی۔۔۔ وہ اٹھتے بیٹھتے اس کا نام لیتے تھے۔۔

"اچھا تو ایک سال ہونے کو ہے ماں کے یاد نہیں آئی کبھی؟؟؟_"

مصطفی نے کھڑے ہوتے دونوں سے پوچھا۔۔

"کیوں نہیں آئی... کیا آپ نے اس بچے کو دیکھا ہے جس کی ماں اس سے بچھڑ جائے؟؟؟؟_اور وہ تن تنہا رہ جائے_____اس کا کوئی سہارا نہ ہو_____اس بچے کو پتہ نہ ہو کہ اب اسے کھانا کون کھلائے گا____؟؟____اس کا سر کون دبائے گا___؟؟؟____آپ نہیں جانتے مصطفی کمال____ہم لوگ جانتے ہیں ____ہم جانتے ہیں کہ ہم نے اپنی ماں کو تلاش کرنے کے لیے اپنی جوتیاں گھسائی

ہیں تھانے کے چکر لگا لگا کر_____اور آپ اپنی اولاد کے ساتھ عیش کی زندگی گزار رہے تھے_____

"کیا کبھی آپ نے ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش کی نہیں؟؟؟____کیونکہ آپ کے پاس آپ کی اولاد موجود تھی_____"

وہ چاہتا نہیں تھا مصطفی کے ساتھ ایسی باتیں کرنا۔۔۔پر دل میں ایک درد تھا ۔۔۔ایک شکوہ تھا۔۔۔وہ اپنے باپ سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس سے پوچھنا چاہتا تھا ۔۔۔آخر کیوں مصطفی کمال نے ان دونوں بھائیوں کو اپنی شفقت سے محروم رکھا ؟؟؟___مصطفی ضبط کر کے رہ گیا وہ چلتا ہوا ان کے مد مقابل آیا۔۔۔

"ماں کی یاد آتی تھی... کبھی باپ کی یاد نہیں آئی؟؟؟_"دل میں ایک آس تھی کہ کہہ دیں آتی تھی۔۔۔

"بالکل بھی نہیں... جن بچوں نے اپنی پیدائش سے لے کر اب تک ایک موقع پر بھی اپنے باپ کو سامنے نہیں دیکھا____اپنے ساتھ نہیں دیکھا کیا____انہیں

اپنے باپ کی یاد آئے گی؟؟؟____ بالکل بھی نہیں_____ ہمارے لیے ہمارا باپ ہماری ماں صرف ایک ہی عورت ہے_____ آپ کی تو ہماری زندگی میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے_____"

دائم کی آواز پست تھی لیکن جملے کسی تیر کی طرح مصطفی کے دل پر وار کر گئے۔۔۔

"چپ کرو تم دونوں... بہت زیادہ بڑ بڑ کرنے لگے ہو۔۔مت بھولو میں تمہارا باپ تھا اور ہمیشہ رہوں گا۔۔۔۔اور تصویر کا ایک روپ دیکھ کر فیصلہ کبھی بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔جب اپنی ماں سے ملنا تو ساری حقیقت پوچھ لینا۔۔۔۔اس کے بعد ہی مجھے الزام دینا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مصطفی چاہتا تھا ایک بار ان لوگوں کو اپنے گلے لگائے۔۔۔۔انہیں پیار کرے۔۔۔ لیکن شاید ابھی اس کا وقت ہی نہیں آیا تھا۔۔

مصطفی کا بی پی لو ہونے لگا۔۔۔خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اس نے میز کا سہارا لیا۔۔۔اس کا ہاتھ پھسلا میز پر موجود پیپر نیچے گرے۔۔۔دونوں بھائی مڑے۔۔۔

مصطفی کو یوں گرتے دیکھ دونوں جھٹ سے اس کے پاس پہنچے۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ گرتا دونوں نے اسے سنبھال لیا۔۔۔

مصطفی نے اپنے بازو دونوں کے گرد باندھے دونوں کی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں نا؟؟؟_"دونوں سنجیدگی سے پوچھنے لگے۔۔۔۔

مصطفی ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔۔

"بڑے مجھے لگتا ہے ان کا بی پی لو ہو رہا ہے_"

"ہاں تو چلو نا انہیں میڈیکل لے کر چلتے ہیں_____اگر انہیں کچھ ہو گیا تو؟؟؟_"

وہ مصطفی سے غصہ ضرور تھے۔۔۔لیکن ان کا باپ تھا یوں تھوڑی چھوڑ سکتے تھے۔۔۔مصطفی بھی سمجھ چکا تھا۔۔۔کہ ان کا غصہ صرف وقتی ہے۔۔۔۔

تھوڑا وقت ضرور لگے گا لیکن ان کی ناراضگی جلد ہی ختم ہو جائے گی۔۔

"چلیں سر ہم آپ کو میڈیکل لے کر چلتے ہیں۔۔۔"

انہوں نے مصطفی کو پکڑ کر اٹھانا چاہا۔۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے... تم لوگ جا کر میجر ولید سے بول دو... وہ کسی کو بھیج دیں گے.... اب جاؤ تم لوگوں کی کلاس کا وقت ہونے والا ہے...."

وہ ان کا باپ ضرور تھا۔۔۔ لیکن اصول پسند تھا۔۔۔ اس وقت وہ عام سپاہی تھے۔۔۔ اس کے بیٹے نہیں۔۔۔۔

"لیکن آپ کی طبیعت۔۔۔"

دائم نے کہنا چاہا۔۔

"میں ٹھیک ہو جاؤں گا.. تم لوگ جاؤ۔۔۔"

مصطفی نے سنجیدہ ہوتے ان دونوں کو آرڈر دیا۔۔۔ دونوں سلیوٹ کرتے وہاں سے نکل گئے۔۔۔

ان کا رخ اب اپنی کلاس کی طرف تھا۔۔۔

"چھوٹے ان کی طبیعت خراب تھی... اگر انہیں کچھ ہو گیا تو___؟"،

دائم کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ گھبرا تو سر بھی رہا تھا۔۔۔ لیکن ظاہر نہیں کر رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا انہیں... وہ بہت ہی مضبوط ہے.... تم چلو ہم اپنی کلاس میں چلتے ہیں..."

انہوں نے میجر ولید کو جا کر اطلاع دی پھر اپنی کلاس میں چلے گئے

آریان اس وقت نین کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ وہ تذبذب کا شکار تھا۔۔۔

پتہ نہیں نین اس سے کیا کہنے والی تھی؟؟_

وہ دونوں ہی اس وقت کمرے میں موجود تھے۔۔ تیسرا کوئی نہیں تھا۔۔۔ کافی دیر کمرے میں سکوت چھایا رہا۔۔۔ پھر نین کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔۔۔

"تو لڑکے انکار کی وجہ جان سکتی ہوں میں؟؟؟_ بقول حورب کے تم اسے بہت زیادہ پسند کرتے تھے_____ بات محبت تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔۔ تو پھر ایسا کیا ہوا جو تم یوں انکار کر گئے؟؟؟_

www.novelsclubb.com

نین تمام بات جان کر ہی اس سے شادی کی بات کرنے والی تھی۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔بس وہ میرے بھائی کی منگیتر ہے۔۔۔پہلے مجھے اس چیز کا علم نہیں تھا۔۔جب موم ڈیڈ نے بتایا تو بس اپنے قدم پیچھے کھینچ لیے۔۔۔"

اس نے دریا کو کوزے میں قید کرنے کی کوشش کی۔۔۔نین اس کی حاضر دماغی پر لاجواب ہو کر رہ گئی۔۔۔

"اچھی کوشش ہے۔۔لیکن وہ کیا ہے نا لڑکی کی ماں ہوں۔۔۔مجھے کوزے کی ضرورت نہیں ہے مجھے دریا کی ضرورت ہے۔۔۔تو اب تفصیل سے بتاؤ کیا ہوا تھا؟؟؟ء

www.novelsclubb.com

آریان نے گہرا سانس لیا۔۔پھر بولا۔۔

"یہ اس وقت کی بات ہے جب حورب نے اپنا سیکنڈ ایئر کا ایگزایم دیا تھا۔۔وہ اپنی سٹڈی کے لیے ہم لوگوں کے پاس کینیڈا گئی تھی۔۔

انکل نے اسے ہمارے ہی گھر بھیج دیا تھا۔۔میں اور حورب زیادہ مذاق کرتے تھے

۔۔۔زوریز بھی کبھی کبھی ہنسی مذاق کر لیا کرتا تھا۔۔

وہ تھوڑا شرمیلا سا تھا۔۔زیادہ گھلتا ملتا نہیں تھا۔۔میں اور حورب یونیورسٹی پڑھنے جاتے تھے۔۔۔

پھر اس کے بعد ہم لوگ گھومنے پھرنے جاتے تھے۔۔۔ہمارے ساتھ زوریز بھی ہوتا تھا۔۔۔

حورب پہلے بہت سنجیدہ تھی۔۔۔لیکن جب وہ مجھ سے ملی تو وہ ہنسنے کھیلنے لگی ۔۔۔مسکرانے لگی۔۔حورب کو پینٹنگ کا بہت زیادہ شوق تھا۔۔۔اور اس نے صرف میری تصویریں بنائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی زیادہ کہ میں خود اس کے پاگل پن پر حیران رہ جاتا تھا۔۔۔۔ہم لوگوں کی دوستی آہستہ آہستہ محبت میں بدلنے لگی۔۔

حورب کو وہاں پر تین مہینے ہونے کو تھے۔۔۔ایک رات نیو ائیر پارٹی میں یونیورسٹی کی طرف سے سب کو بلایا گیا تھا۔۔۔۔

واپسی پر میں نے حورب کو پرپوز کیا تھا۔۔۔وہ بھی مجھے پسند کرتی تھی۔۔۔ تبھی وہ ہاں کر گئی۔۔۔"

نین بہت ہی توجہ سے ساری کہانی سن رہی تھی...

"ہم لوگ خوشی خوشی رہ رہے ہیں۔۔گھر پر ہم لوگ نارمل رہتے تھے۔۔۔اس رات ہم نے موبائل پر بہت لمبی چیٹ کی تھی۔۔

میں ڈیڈ کو بتانے والا تھا۔۔۔ تبھی صبح جب میں ان سے اپنے اور حورب کے رشتے کی بارے میں بات کرنے جا رہا تھا۔۔۔

تب ہی روم سے زوریز، مام اور ڈیڈ کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"ڈیڈ آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟؟_ حورب سچ میں میری فیانسی ہے؟؟؟_ تھینک یو ڈیڈ۔۔آپ کو نہیں پتہ میں اسے کتنا پسند کرتا ہوں۔میں نے تو کتنی بار کوشش کی تھی اس کو بول سکوں۔۔۔ڈیڈ ائی لو ہر سو مچ۔۔۔"

آریان نے دروازے کی اوٹ سے دیکھا۔

زوریز اظہر کے گلے لگا۔۔وہ ان کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔

تب اس کا دل ٹوٹ گیا۔۔۔وہ جو اپنی نئی نئی محبت کا اعلان کرنے جا رہا تھا۔۔

جب اسے حقیقت پتہ چلی تو خود کو زمین میں گڑھا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

وہ الٹے پاؤں واپس لوٹ گیا۔۔۔

صبح ناشتے پر بھی حورب نے اس سے بات کرنے کی کتنی کوشش کی۔۔لیکن وہ چپ رہا۔۔اس نے کوئی بات نہیں کی۔۔

وہ لوگ یونیورسٹی پہنچے۔۔آریان نے آج حورب کو پک نہیں کیا۔۔۔اس کے ساتھ زوریز تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لگاتار باتیں کر رہا تھا۔۔

"بھائی آپ کو پتہ ہے میں حورب سے کتنا پیار کرتا ہوں____آپ کی دوست ہے نا اس سے بولے نا۔۔کہ بس ایک بار میری محبت پر یقین کر لے۔۔۔مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے۔جب ڈیڈ نہیں بتایا کہ حورب میری فیانسی ہے۔۔۔"

وہ بہت خوشی خوشی آریان سے سب کچھ شیئر کر رہا تھا۔۔اس بات سے بے خبر کہ آریان کا کلیجہ اس کی باتوں سے چھلنی ہو رہا تھا۔۔

زوریز اس کا چھوٹا بھائی تھا۔۔اس کا لاڈلا۔۔

تو کیا وہ اس کی خوشیاں نگل جاتا____ وہ سانپ بن جاتا____ بالکل بھی نہیں_

میں حورب کو ساتھ نہیں لایا۔۔وہ ڈرائیور ساتھ یونیورسٹی گئی۔واپسی پر میں اسے اپنے ساتھ آؤٹنگ پر لے گیا۔۔۔

میں اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔

"حورب میری بات غور سے سنو۔۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو___ تم نے اپنے ڈیڈ سے بات کر لی____ کب کر رہے ہیں وہ ہم لوگوں کی شادی کی ڈیٹ فکس۔۔۔"

حورب کو شاید بہت جلدی تھی۔۔اسے شادی مجھ سے شادی کرنی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو رہا... میری بات غور سے سنو۔۔۔ پھپھو نے تمہارا رشتہ زوریز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے ساتھ طے کیا تھا۔۔اور ڈیڈ جاتے ہیں کہ تمہاری شادی زوریز کے ساتھ ہی ہو۔۔۔

تو تم مجھے بھول جاؤ۔۔"حورب نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو؟؟_تم مذاق کر رہے ہو نا___؟_"اسے ابھی تک آریان کی بات پر یقین نہیں آیا..

"میں سچ کہہ رہا ہوں..تم زوریز کی منگیتر کرو...تو پھر میں بھلا کیسے تم سے شادی کر سکتا ہوں..ہم لوگوں کے لیے اچھا یہی پر سب کچھ بھول جائیں۔۔تم بھول جانا کہ کبھی تم نے میری چاہت کی تھی۔

اور میں بھول جاؤں گا کہ تم کبھی میری پسند تھی..."

اس نے کیسے عام سے لہجے میں ساری بات کہہ دی۔۔حورب نے آگے بڑھتے ہیں اس کا گریبان پکڑا۔۔

"یہ کوئی مذاق ہے کہ بھول جاؤ۔۔ارے کوئی نیند میں آیا خواب نہیں ہے۔۔یہ حقیقت ہے۔۔تم اتنے آرام سے کیسے کہہ سکتے ہو آریان آفریدی!!!!____کہ بھول جاؤ...میں کوئی گڑیا نہیں ہوں. کہ چابی دی اور کسی کی طرف بھی موڑ دیا۔۔میں انسان ہوں۔۔جو میرا دل کرے گا۔۔میں وہی کروں گی۔۔۔تم پلیز اپنے مام ڈیڈ سے بات کرو۔"

اپنا غصہ بھولتی وہ غصہ التجا کرنے لگی۔۔

جب محبت ہو نا تو غصے کی کوئی جگہ نہیں بچتی۔۔آریان نے اپنا گریبان چھڑایا۔۔وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو آئندہ مجھ سے دور رہنا...تمہارے لیے یہی بہتر ہو گا۔۔اور خود کو اس بات کے لیے راضی کر لو کہ تم میرے بھائی کی بیوی بنو گی۔۔۔"

آریان اسے وہیں پر چھوڑتا گاڑی وہاں سے بھگا لے گیا...حورب اسے جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔جس نے عمر بھر ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔۔وہ اسے جو بے سر و سامان

چھوڑ کر آگے نکل گیا۔۔۔

حورب دو دن بعد پاکستان واپس آ گئی۔۔

اس کے بعد اس نے کبھی بھی ہم لوگوں سے کوئی رابطہ نہیں رکھا۔۔

میں مانتا ہوں میری وجہ سے وہ سنجیدہ ہو گئی ہے... وہ ہنسنا مسکرانا بھول گئی ہے۔۔

لیکن میرا بھائی اس سے بہت محبت کرتا ہے۔۔میں یہ بات نہیں بھول سکتا۔"

آریان نے سنجیدگی سے اپنی بات ختم کی۔۔۔نین سانس لے کر رہ گئی۔۔

اسے آریان کا فیصلہ کافی بچگانہ لگا۔۔۔وہ اس کے چہرے کی طرف سنجیدگی دیکھتا رہا

۔۔پھر میں بولی۔۔

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے. یہ تو بچگانہ حرکت ہوئی۔۔۔

مطلب میری بیٹی کوئی کھلونا تھوڑی ہے۔

"اب یہ بتاؤ محبت کرتے ہوں اس سے سچ بتانا؟؟؟ ____ ایک وقت کے لیے

بھول جاؤ کہ تمہارا بھائی ہے۔۔اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔یہ بھی بھول جاؤ کہ اس

کی ماں نے بچپن میں اس کا رشتہ طے کیا تھا۔۔

تم صرف یہ یاد رکھو کیا تم اس سے محبت کرتے ہو۔۔"

آریان کو سوچنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ حورب مصطفی سے محبت کرتا تھا۔اور بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔یہ بھلا بتانے کی ضرورت تھوڑی تھی

۔۔۔

"کرتا ہوں اور بہت زیادہ کرتا ہوں.."

نین اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آریان گھبرایا وہ کیا کرنے والی تھی۔۔۔

"میں تمہاری ساری حقیقت جانتی ہوں..چاہوں تو گھر والوں کو ایک ایک بات بتا سکتی ہوں۔۔لیکن نہیں بتاؤں گی۔میری بیٹی کی محبت کا سوال ہے۔اسی لیے یہ بات چھپا رہی ہوں۔۔لیکن میری بیٹی کی شادی تم سے ہی ہو گی۔۔۔۔سمجھ گئے تم؟؟؟_"

نین نے اتنے برسوں میں پہلی بار کوئی ضبط فیصلہ لیا تھا۔۔

"لیکن انٹی زوریز اور باقی لوگ۔؟" آریان نے کہنا چاہا۔۔۔

"مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔ مصطفی کے آتے ہی میں بات کروں گی۔۔اور تم جا کر میری بیٹی سے اپنے رویے کی معافی مانگو تو اچھا ہو گا۔۔۔ورنہ یاد رکھنا میری بیٹی ہے ساری عمر اس چیز کے لیے تمہیں معاف نہیں کرے گی۔۔"

نین نے اس کا کان کھینچتے کہا۔۔۔وہ اداسی میں بھی مسکرا اٹھا۔۔

"آپ بے فکر رہیں۔۔۔اس سے معافی مانگنے جاتا ہوں۔۔ تھوڑا کام ہے مجھے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کا موبائل وائبریٹ ہوا۔۔۔ نین سے اجازت لیتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

نین کو وہ لڑکا حورب کے لیے بہترین لگا۔اب بس انتظار تھا مصطفی کے سامنے وہ بات رکھنے کی۔۔۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے ان دونوں کی شادی تو کروا کر ہی رہے گی۔۔

وہ لڑکا جیسا بھی تھا اگر اس کی بیٹی کو پسند تھا تو اس کے لیے اچھا تھا۔

المیر کے بھائی کو ایک مہینے بعد پھانسی کی سزا سنا دی گئی۔۔۔المیر کو جب سے یہ پتہ چلا تھا وہ غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔اتنے مہینوں سے وہ ان لوگوں کے بیچ میں رہ رہا تھا۔۔

پورا گھر تلاش کر لیا لیکن وہ فائل اس کے ہاتھ نہیں لگی۔۔۔اگر وہ فائل اس کے ہاتھ لگ جاتی تو وہ اپنے بھائی کے خلاف تمام ثبوت مٹا دیتا۔

اب صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے بھائی کو ان کی قید سے بھگا کر لے جائے۔۔اور مصطفی پر غداری کا الزام لگ جائے۔۔

ویسے بھی وہ کینیڈا اسے اپنے بھائی کو چھڑانے ہی آیا تھا۔۔

ورنہ اس کا پاکستان میں کیا لینا دینا ہے۔۔وہاں پر اس کا اچھا بھلا کام چل رہا تھا

یہ تو اس کے بھائی کو ڈرگ ڈیلنگ کا شوق چڑھ گیا۔۔اور وہ استاد جی کی وجہ سے ان

لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا

المیر کا دل کر رہا تھا کہ جا کر سب سے پہلے وہ استاد جی کو ختم کر ڈالے۔۔ جس کی وجہ سے اس کی پہچان بدل گئی۔۔۔ وہ کسی بھی وقت پکڑا جا سکتا تھا۔ ابھی تک کسی کو نہیں پتہ تھا کہ آریان بہروپیا ہے یا زوریز۔۔

اب تو دونوں ایک کمرے میں بھی نہیں رہتے تھے۔ ایک جیسے کپڑے بھی نہیں پہنتے تھے۔۔

اب اسے کچھ بڑا کرنا تھا۔۔۔ کچھ دھماکے دار۔۔ جو مصطفی کے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالے۔۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں مصطفی کمال.. میرا بھائی نہ رہا تو میں بھی کسی کو رہنے نہیں دوں گا۔۔۔" اس اندھیرے کمرے میں کھڑے المیر نے پنچنگ بیگ کو ایک پنچ غصے سے مارا۔۔

حورب اپنے گھر کے گارڈن میں کھڑی تھی۔۔۔جو کہ پچھلے حصے میں واقع تھا ۔۔۔اس میں بہت ہی خوبصورت پھلوں کے درخت لگے ہوئے تھے۔۔۔کچھ رنگ برنگے پھول بھی لگے ہوئے تھے۔۔۔جسے مالی نے اپنی محنت سے سنبھالا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک مالٹا توڑا اسے چھیل کر وہ کھانے لگی۔۔۔مالٹا ابھی تھوڑا کھٹا تھا۔۔۔ اسے کھٹی چیزوں سے الرجی تھی۔۔۔گلا خراب ہو جاتا تھا۔۔پھر بھی وہ مالٹا کھانے لگی۔۔۔

ابھی تیسرا حصہ ہی کھایا تھا کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے مالٹا اچک لیا۔۔۔

وہ جھٹ سے واپس پلٹی۔۔۔

"تم یہاں پر کیا کر رہے ہو؟؟_تم میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے آریان۔۔۔؟"

حورب نے اس کے ہاتھ سے مالٹا چھیننے کی کوشش کی۔۔جسے آریان ہاتھ بلند کرتا ناکام بنا گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔"وہ کیا ہے نا میرے تو تمام راستے تم تک ہی آتے ہیں.. شمال، جنوب، مشرق، مغرب جس طرف سے بھی آؤں سامنے تم ہی کھڑی ملتی ہو۔۔۔وہ شاعر کیا کہتا ہے"

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارہ

تو میں تمہارا

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر کوئی اشارا

تو میں تمہارا

غرور پرورانا کا مالک کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے اک نام بھی پکارا

تو میں تمہارا

حورب نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

وہ اسے اگنور کرتے وہاں سے جانے لگی۔۔۔اریان اس جلدی سے اس کے سامنے

آیا۔۔

"ارے سنو تو سہی آگے بھی کچھ کہا گیا ہے۔۔"

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو میں جیسے چاہے لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے اگر میں ہارا تو میں تمہارا

تمہارا عاشق تمہارا مخلص تمہارا ساتھی تمہارا اپنا

رہنہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا تو میں تمہارا

وہ اس کی بے تکی شاعری سے اکتا گئی۔۔۔

"دیکھو آریان میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔بس کر دو میں اکتا گئی ہوں ان

سب چیزوں سے۔۔۔تم میرے ساتھ یہ سب کھیل کھیلنا بند کر دو۔۔۔"

اسے کہتے ہی حورب کی آواز رندھ گئی۔۔

آریان پھر بھی مسکراتا رہا۔۔"۔میں اس بار مذاق نہیں کر رہا سچ کہہ رہا ہوں"

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا کبھی ستارا تو میں تمہارا

یہ کس پہ تعویذ کر رہے ہو یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے

تمام چھوڑو بس ایک کر لو جو استخارہ تو میں تمہارا

"شادی کرو گی مجھ سے..._"اس کی بات پر حور ب ہنسنے لگی..

"مذاق سمجھ رکھا ہے تم نے..."

ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اپنا ہی مذاق اڑا رہی ہو۔۔

"پہلے کرتی..ضرور کرتی۔۔۔لیکن اب نہیں۔۔"

آریان جو بہت خوش لگ رہا تھا۔۔۔ایک دم سے سنجیدہ ہوا۔۔

"کیا مطلب اب نہیں کرو گی..؟؟؟اب کس سے کرو گی تم شادی؟؟؟_"لہجے میں ایک دم سے سختی آ گئی۔۔۔

"جس سے بھی کروں کسی بشیر، نظیر، کریم سے کر لوں گی۔۔لیکن تم دونوں

بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں کروں گی۔۔حورب نے اسے اپنا فیصلہ سنایا۔۔آریان کے ماتھے کی رگیں تنیں۔۔

"سوچنا بھی مت حورب مصطفی۔۔۔یہ کبھی نہیں ہوگا۔۔اگر تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی تھی۔۔تو اپنی ماں کو کیوں بولا؟؟؟_اب جب تمہاری ماں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔تو بس تمہاری شادی اب مجھ سے ہی ہو گی۔۔

بھول جانا کہ میں کسی سلیم،ندیم یا ہاشم سے تمہاری شادی ہونے دوں گا۔"

وہ اسی کے انداز میں اسے جواب دیتا۔۔وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔حورب مسکرائی۔۔

www.novelsclubb.com

مرتے ہوئے کو زندگی مل جائے۔۔تو اس سے بڑی کیا بات ہوتی ہے۔۔۔لیکن جتنا تنگ آریان نے اسے کیا تھا۔۔آخر اس کا تھوڑا حصہ تو اسے بھی بھگتنا ہی تھا نا

۔۔۔

وہ جلدی سے نین کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اس کے کمرے میں بھاگ گئی

بالاج بھی کیمپ پہنچ گیا۔۔۔ مصطفی سے پوچھ کر اس نے صائم دائم سے ملنے کا فیصلہ کیا۔۔

ابھی وہ دونوں اپنی مخصوص جگہ پر ہی بیٹھے تھے۔۔۔

بالاج ان دونوں کے پاس پہنچا۔۔ دونوں پھر سے سینیئر کو دیکھ کر ڈر گئے۔۔

"پلیز مجھے کوئی گانا نہیں آتا اور مجھے ناچنا بھی نہیں آتا۔۔ تو اپ ہماری ریگنگ مت کیجئے گا_"

دائم تو ویسے بھی ان چیزوں سے جان چھڑاتا تھا۔۔۔ پہلے تھوڑے بہت شوق تھے اب وہ بھی ختم ہو گئے تھے۔

"ہاں لیکن مجھے آتا ہے. آپ کہیں تو میں تو آپ کو ہر طرح کا ڈانس کر کے دکھا سکتا ہوں۔۔۔ بیلی ڈانس تو میرا فیورٹ ہے۔۔ اور لنگی ڈانس بھی۔ اور انارکلی ڈسکو چلی تو مجھ سے اچھا کوئی کر ہی نہیں سکتا۔۔۔

وہ صائم تھا جس کے پاس ہر چیز کا حل موجود تھا۔۔ بالاج کو وہ دونوں بہت ہی اچھے لگے۔۔ وہ ہنسنے لگا دونوں بھائی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔۔

"یہ کیسا سینیئر تھا جو سزا دینے کی بجائے ہنس رہا تھا..

بالاج نے اگے بڑھتے دونوں کو پکڑ کر گلے لگایا۔۔

"ارے میرے شہزادوں. بھلا کوئی بھائی بھی اپنے بھائیوں کو سزا دیتا ہے۔۔"

بھائی پر دونوں اٹکے۔۔ پھر ایک دم سے پیچھے ہٹے۔۔ "آپ ہمارے بھائی کیسے لگتے ہیں؟؟"

"کیونکہ میں تمہارا بڑا بھائی ہوں.. اور تم دونوں میرے چھوٹے بھائی ہو"

بالاج نے ان دونوں کے گال کھینچتے بڑے ہی پیار سے کہا۔۔ دونوں کو اندر ہی اندر بڑی خوشی ہوئی۔ تبھی بالاج بولا۔

"آج ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔۔ تم گھر بات کر سکتے ہو۔۔ مما آپی اور داور بے چین ہے تم لوگوں سے بات کرنے کے لیے۔۔"

"مما سے مراد؟؟؟_ کیا آپ کے ڈیڈ نے اور شادی کی ہے۔۔۔؟"

صائم اپنا دماغ لڑاتے اسے پوچھنے لگا۔۔ بالاج نے نفی میں سر ہلایا۔

"بالکل بھی نہیں۔ مما سے مراد ہماری نین مما۔۔۔"

"کیا وہ____ وہ آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔؟؟___ وہ ٹھیک ہیں نا؟؟؟____ تو کیا وہ ہمیں بھول گئیں....؟؟ وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔۔ ہمیں چھوڑ کر وہ آپ لوگوں کے پاس کیسے جا سکتی ہیں۔۔۔"

صائم کو تو غصہ آنے لگا۔۔

"ارے چپ چپ میرے تیز طرار بھائی.. ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا نا۔ تو بس ہم لوگ علاج کے لیے اسلام آباد لے آئے تھے۔ اب جب وہ ٹھیک ہوئی ہیں۔ تو تم لوگوں کے بارے میں بتایا۔۔۔

رات کو ویڈیو کال پر بات کرواؤں گا۔۔۔ خود ہی سارے گلے شکوے دور کر لینا۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ابھی چلتا ہوں میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔"

دونوں کے گال تھپتھپاتے بالاج وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔ جبکہ ان دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔ کہ ارمی کیمپ سے بھاگ کر مصطفی کمال کے گھر پہنچ جاتے اپنی ماں سے ملنے۔۔

لیکن ابھی انہیں نین سے ملنے کے لیے انتظار کرنا تھا۔۔۔ایک چھٹی ملنی تھی تبھی وہ مل سکتے تھے۔۔۔۔۔

چھوٹے۔۔

بڑے۔۔۔

"۔آئی لو یو۔۔"دونوں نے بڑے ڈرامائی انداز میں ایک دوسرے کو گلے لگایا۔۔۔

******

رات کا وقت تھا صائم اور دائم کو کال کرنے کی اجازت مل گئی۔۔۔ مصطفی نے اپنا موبائل بالاج کو دیا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بلاج نے حورب کو ویڈیو کال کی۔۔۔داور اور نین ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

جیسے ہی نین نے ان دونوں کو دیکھا وہ بے ساختہ رونے لگی۔۔۔

"میرے بچوں کیسی حالت کر لی تم لوگوں نے؟؟؟؟____ارے کتنے دبلے پتلے ہو گئے ہو

۔۔۔تم ٹھیک ہو نا؟؟؟_"

موبائل پکڑتی نین بے قراری سے دونوں بچوں سے پوچھنے لگی۔۔

"ماما ہم ٹھیک ہیں..آپ کہاں چلی گئی تھیں۔۔۔۔آپ کو پتہ ہے ہم نے آپ کو کہاں کہاں نہیں تلاش کیا۔۔ء

دونوں بھائی ہی رونے لگے۔۔۔نین سے بچھڑے انہیں سال سے اوپر ہونے کو تھا۔۔۔وہ تو اسے دیکھنے کو ہی ترس گئے تھے۔۔۔۔آج یوں سے سامنے دیکھ کر دل کر رہا تھا یہاں سے بھاگ جائیں۔۔۔

بس جا کر اپنی ماں سے مل لیں۔۔۔وہی حال نین کا بھی تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اپنے_____اپنے پاپا موبائل دو_____مجھے ان سے کچھ کہنا ہے___"صائم نے منہ بناتے موبائل مصطفی کو پکڑا دیا۔۔

"ہاں بولو مسخری کیا ہوا؟؟؟_"مصطفی نے ہمیشہ کی طرح شرارتی انداز میں کہا ۔۔۔جبکہ اسے مسخری کہنے پر صائم کو بہت غصہ آیا۔۔۔

"کیا انہیں چھٹی نہیں مل سکتی___؟؟؟_میرا بہت دل کر رہا ہے۔۔۔تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی کیا یہ گھر نہیں آ سکتے؟؟؟_"

اس کی ممتا تڑپ رہی تھی۔۔اپنے بچوں کو دیکھ تو رہی تھی۔۔لیکن ایک بار اپنے سینے سے لگانا چاہتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نین ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ٹریننگ کے دوران صرف تین چھٹیاں ملتی ہیں.. اور ابھی تو انہیں یہاں پر آئے ایک ہفتہ ہی ہوا ہے۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔تم بات کر لو جلدی سے۔۔۔"

مصطفی نے فون دائم کو پکڑا دیا۔۔۔

"ارے بڑے بھیو آپ۔۔؟؟_آپ ہماری مما کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟؟؟_"

نین سے بات کرنے کے چکر میں ان دونوں کا دھیان داور پر گیا ہی نہیں۔۔۔۔

"کیونکہ میں تمہارا بڑا بھائی ہوں... کاش مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں تب ہی تم لوگوں کو اپنے ساتھ لے آتا.... خیر میں نے کمرہ تیار کروانے کو کہہ دیا ہے۔۔۔ جیسے تم لوگ واپس آؤ گے۔۔۔ ہم لوگ خوب مزہ کریں گے۔۔۔"

داور تو موبائل پکڑ کر ان لوگوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔۔۔ وہ بھی کسی سے کم نہیں تھے۔

"ارے ہاں تم لوگوں کو میں ہماری آپی سے ملوانا تو بھول ہی گیا۔۔۔۔ دیکھو یہ ہماری بڑی اپنی ہیں۔۔۔ حورب آپی۔۔۔"

"السلام علیکم آپی!!!_____"۔دونوں نے یک آواز میں سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام.. ارے چھوٹے بڑے تم تو بہت ہی پیارے ہو۔۔۔ تم لوگ گھر آنا ۔۔میں تم لوگوں کو پاستہ کھلاؤں گی۔۔"

"بس کر دیں آپی۔۔ کس کس کو پاستہ کھلائیں گی۔۔ کچھ اور بھی بنا لیا کریں۔"

"بالاج بھائی آپ چپ کریں نا۔۔۔ ہم کھائیں گے آپی۔۔ آپ کے ہاتھ کا پاستہ ۔۔۔"

بالاج کو حورب کا مذاق اڑاتے دیکھ دائم اسے ٹوک گیا۔۔۔ حورب ہنسنے لگی۔۔

"ہاں ہاں ضرور.. بلکہ تم لوگوں کے آنے تک میں بریانی بنانی بھی سیکھ لوں گی ۔۔۔ پھر میں اپنے بھائیوں کو زبردست بریانی کھلاؤں گی۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے بچو. اب بہت ہو گیا۔۔۔ نین ٹائم ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔ انہوں نے دو جگہ پر بات کرنی ہے۔۔۔ اور آدھا ٹائم تم لوگوں سے بات کے لیے دیا گیا تھا۔۔۔ پھر کبھی بات ہو گی۔۔۔ ابھی کال رکھتا ہوں۔۔"

مصطفی نے موبائل پکڑ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔ صائم تو پتہ نہیں کیوں لگا۔۔ مصطفی کی سوتن کی طرح اس کے پیچھے ہی پڑ گیا تھا۔۔۔۔

اسے لگتا تھا جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ مصطفی کی وجہ سے ہی ہو رہا تھا۔۔ "چلو دس منٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں اپنی کالونی والوں سے بات کر لو۔۔۔پھر تم لوگوں کی کال کا ٹائم ختم ہو جائے گا____میں تب تک راؤنڈ لگا کر آتا ہوں___"

دائم نے وجاہت چچا کو کال ملائی۔۔۔ایک بار تو کال کاٹی گئی۔۔دوبارہ ملائی۔۔تب وجاہت چچا نے کال اٹھالی

"السلام علیکم وجاہت چاچا۔۔"

دائم کو دیکھتے ہی وجاہت چچا تو کھل اٹھے۔

"ارے میں تو انتظار کر رہا تھا..کب کال کرو گے تم۔۔رکو ابھی سب کو بلاتا ہوں ن۔"

www.novelsclubb.com

وہ کالونی کے گراؤنڈ میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔ن رات کے وقت تمام مرد وہیں پر بیٹھ کر بات چیت کیا کرتے تھے۔۔۔

اتنے تیز ترین دور میں اگر لوگ پرانی روایات کو برقرار رکھ لیں۔۔تو شاید تھوڑی سی محبت قائم رہے۔لوگوں کے بیچ احساس ختم نہ ہو ایک دوسرے کے حالات کا

پتہ چلتا رہے۔

"ارے آجاؤ سب صائم دائم کی کال آئی ہے۔۔ جلدی آجاؤ۔۔"

خالہ رشیدہ کا گھر زیادہ قریب تھا۔۔۔ وہ تو جلدی سے دروازہ کھولتی ان تک جا پہنچیں۔۔

"ارے میرے بچو کیا حال ہے تم لوگوں کا۔۔۔؟"

"سلام خالہ رشیدہ!!! کیا حال ہے آپ کا؟؟؟"

"ہاں وعلیکم السلام.... میں بہت اچھی ہوں.. تم لوگ سناؤ۔۔ ٹھیک ہو نا؟؟؟ ملے ان سے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

خالہ رشیدہ نے آس پاس کا لحاظ کرتے ہوئے مصطفی کا نام نہیں لیا۔۔

"جی جی مل لیا ان سے..." بالاج بھی ایک سائیڈ پر کھڑا ان لوگوں کی بات چیت سن رہا تھا؟. وہ لوگ ان دونوں بھائیوں سے کس قدر محبت کرتے تھے۔۔۔

"ارے تم لوگ ٹھیک تو ہو نا؟؟ دیکھو نا ایک ہی ہفتے میں کیسے سوکھی لکڑی

بن گئے ہو۔۔۔کیا وہاں پر کھانا نہیں ملتا تم لوگوں کو؟؟"____

خالہ حمیدہ جیسے ہی پہنچی بس ان کی صحت کو لے کر پریشان ہو گئی۔۔

"ارے نہیں خالہ حمیدہ۔۔یہاں پر بہت اچھا کھانا ملتا ہے۔۔ہم لوگ تو بہت زیادہ خوش ہیں۔۔۔مجھے تو آپ لوگوں کو بتانا تھا کہ یہاں پر ہم لوگ اچھے سے ٹریننگ کر رہے ہیں۔۔اور مما بھی مل گئی ہیں۔۔"

کالونی والے یہ خبر سن کر بہت زیادہ خوش ہوئے۔۔

"ارے تو نین کو بولو نا ایک دفعہ آجائے۔۔ہم لوگوں کو بڑی یاد آرہی ہے اس کی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

خالہ رشیدہ تو آبیدہ ہو گئیں۔۔نین کو انہوں نے اپنی بیٹی کی طرح رکھا ہوا تھا۔۔ اتنے سال ان کے ساتھ رہی تھی۔انسان تو ایک کتا بھی پال لے تو اس سے بھی انسیت ہو جاتی ہے۔۔اور وہ تو دل کا رشتہ تھا۔۔۔ماں بیٹی جیسا۔۔۔

"ہاں ہاں ہم بول دیں گے. وہ جلد ہی آپ لوگوں کے پاس آئیں گے۔۔دس منٹ

پورے ہو گئے. چلیں ٹھیک ہے ہم رکھتے ہیں۔وقت ختم ہو گیا ہے پھر بات ہو گی

"_____

"کب کال کرو گے پھر_؟_؟_؟_؟"

وہ لوگ بڑی بے چینی سے اس سے پوچھ رہے تھے۔

"اگلے ہفتے کال کریں گے اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا..اور جو لوگ نہیں آئے ان کو بھی ہمارا سلام کہیے گا۔"

کال کٹ گئی۔۔ابھی آدھے لوگ تو اپنے گھروں سے نکل کر آرہے تھے۔۔

"ارے کہاں ہیں صائم دائمن۔۔ہماری بھی بات کراؤنا_____"خالہ فرخندہ اور باقی لوگ تو ابھی پہنچے تھے..

"ارے دس منٹ صرف ٹائم دیا ان کمبختوں نے بچوں کو۔۔۔کھل کر بات بھی نہیں کرنی دی۔ارے ایسا بھی کوئی ظلم کرتا ہے۔۔۔ہم لوگ ایک ہفتے سے انتظار کر رہے ہیں۔"

خالہ حمیدہ تو شروع ہو گئی۔۔۔

"اوپر سے ظالموں نے بال بھی کاٹ ڈالے...ایسے لگ رہا تھا سر پر گوند سے بال چپکائے ہوئے ہیں۔۔بیچارے سوکھ سوکھ کر کانٹا ہو گئے ہیں۔"

جو مائیں ہوتی ہیں انہیں ہمیشہ اپنی اولاد کمزور ہی دکھتی ہے۔۔ہمیشہ ان کی صحت کا خیال رہتا ہے۔۔۔

اور وہ لوگ تو انہیں اپنے بچوں کی طرح مانتے تھے۔۔

"نہ بھائی یہ تو زیادتی ہے ہم لوگ آرہے تھے. کم از کم تھوڑی دیر تو رکنا چاہیے تھا نا۔۔پورا ہفتہ انتظار کیا اور بات بھی نہیں ہو سکی۔۔"

کافی لوگ تھے جو بات نہیں کر سکے۔۔۔

"کوئی بات نہیں جانتے تو ہو بچوں کی مجبوری ہے...اگلی بار کر لینا۔۔نو بجے فون کریں گے تو اگلی بار وقت سے آجانا تم لوگ۔۔۔"

وجاہت چچا نے سب کو مطمئن کیا۔۔عورتیں اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئی مرد

وہیں پر بیٹھ گئے۔۔۔

صائم اور دائم اب اپنی ماں سے بات کر کے بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔وہ مطمئن تھے کہ ان کی ماں بالکل ٹھیک تھی۔۔۔اور اب وہ اپنی ٹریننگ پر پوری توجہ سے دھیان دے رہے تھے۔۔

مصطفی کے ساتھ صائم کی ان بن ابھی بھی جاری تھی۔۔جبکہ دائم کا رویہ لیا دیا تھا۔ وہ زیادہ بحث میں نہیں پڑتا تھا۔۔

ان کی ٹریننگ کو تقریبا مہینہ ہونے والا تھا۔اب وہ وہاں کی ایک ایک چیز سے واقف ہو چکے تھے۔۔شام کا وقت تھا کچھ نوجوان باہر جانے کی تیاری پکڑ رہے تھے۔۔

جن میں صائم اور دائم بھی شامل تھے

ان لوگوں نے آج باہر کھانے کا پروگرام بنایا تھا۔کیمپ سے باہر جانے کی انہیں اجازت نہیں تھی

بہت مشکل سے وہ آنکھ بچا کر وہاں سے نکلے۔

"یار آج تو کھلی فضا میں نکل کر بہت اچھا لگ رہا ہے..یوں لگ رہا ہے جیسے کسی نے شاہین کو پنجرے سے آزاد کر دیا ہو۔۔"

کھلے روڈ پر وہ سات نوجوان اپنی ہی مستی میں ٹہلتے جا رہے تھے۔۔۔

"اور جلدی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ واپسی پر ہمیں سزا مل جائے.... جلدی جلدی چلتے ہیں اور کچھ کھا کر واپس آتے ہیں..خ

ان میں سے ایک پتلا سا نوجوان جو کہ کافی ڈرپوک تھا۔۔ان لوگوں سے کہنے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے چپ کر کتنا ڈرتا ہے تو.... ہم لوگ ہیں نا تو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔"

صائم نے اس لڑکے کو ڈانٹ کر چپ کروایا۔۔۔وہ لوگ سادہ کپڑوں میں موجود تھے۔۔۔ساتوں کے ساتوں ایک پیزا شاپ میں پہنچے۔۔

"یار پیسے بھی چیک کر لو... کہیں ایسا نہ ہو کہ برتن دھونے پڑ جائیں...اور رات

یہیں پر گزر جائے..."

اب تو دائم کو بھی پریشانی ہونے لگی۔۔۔سب نے اپنی اپنی جیبیں ٹٹولیں۔۔۔جو بھی پیسے نکلے انہیں میز پر رکھ دیا۔۔۔

صائم نے سارے پیسے اٹھا کر گننے شروع کیے۔۔۔"ارے یار یہ تو چار ہزار ہیں۔"

"بہت ہیں ختم ہی نہیں ہوں گے۔۔۔ایسے کرو ایک ایکسٹرا لارج پیزا منگوالو۔۔۔ اور ساتھ کولڈ رنکس منگوالو۔۔۔"

ان میں سے ایک لڑکے عباد نے مشورہ دیا۔۔۔صائم نے ویٹر کو بلایا۔۔انہیں آرڈر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ بہت ہی ریلیکس ہو کر بیٹھ گئے..

"یار مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے. کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟"

"ارے ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے...اگر میری معشوقہ کرنل مصطفی نے مجھے دیکھ لیا تو یقیناً بری حالت کرے گا میری۔۔۔وہ تو ویسے بھی بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔۔"

صائم منہ میں بڑبڑایا۔۔ارسل اسے دیکھنے لگا۔۔

"ارے کیا بول رہے ہو۔۔اونچا بولو نا ہمیں بھی پتہ چلے۔۔۔"

"کچھ نہیں کچھ نہیں میں ویسے سوچ رہا تھا تو. آج بہت خوشی ہو رہی ہے باہر نکل کر۔۔"

وہ سیدھا ہوتے بات بدل گیا۔۔۔جبکہ دائم سمجھ چکا تھا کہ وہ مصطفی کی بات ہی کر رہا تھا۔۔صائم نے اشارے سے اسے چپ رہنے کا کہا۔۔دونوں نے ابھی تک یہ بات چھپائی ہوئی تھی کہ مصطفی کمال ان کا باپ تھا۔۔

ان کا پیزا آ گیا ساتھ ہی کولڈ ڈرنکس بھی۔

"چلو جناب جلدی جلدی کھانا شروع کرو.."سب نے پیزا کھانا شروع کیا..

"ارے دائم تم سب کو کولڈ ڈرنک ڈال کے دے دو نا..ورنہ یہ دو تو بڑے ہی بھوکے ہیں۔۔ساری کولڈ ڈرنک پی جائیں گے۔۔۔"

ارسل نے دائم کو مشورہ دیا۔۔دائم نے کولڈ ڈرنک اٹھائی پھر سب کے گلاس میں

ڈالنے لگا۔۔سب نے سیر ہو کر کھایا۔۔

"ویسے یار اتفاق میں برکت ہے۔۔ورنہ یہی پیزا ہوتا ہے اور بھوک ہی ختم نہیں ہوتی۔۔۔"

کھانے سے فارغ ہوتے ہی عباد بولا۔۔

"چلو چلو اپ جلدی اٹھو۔۔۔اس سے پہلے کہ ہم نے لیٹ ہو جائیں۔۔۔"

ندیم بہت زیادہ ڈر تھا۔۔وہ تو چاہتا تھا کہ جلد از جلد وہ لوگ کیمپ میں پہنچ جائیں۔۔ پچھلی بار بھی ان کے سینیئرز کو باہر نکلنے پر اچھی خاصی سزا دی گئی تھی۔۔۔بس اسی لیے ندیم بہت خوف زدہ ہو رہا تھا۔۔باقی لوگ اس کی حالت پر ہنس رہے تھے۔۔۔

"بیٹا اب ہنس رہے ہو نا دیکھنا وہاں جا کر جب تشریف لال ہو گی نا۔۔۔تب پتہ چلے گا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں ابھی چلو_"

سب لوگ خوشی خوشی کیمپ کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔وہ لوگ روڈ پر گاتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے جا رہے تھے

ہاں یاد ہے وہ دوستی کا ہر مزہ

محبتیں وہ رونقیں وہ مستیاں

لگا کے شرط وہ زندگی کی پھر کوئی

جو وعدے کر لیے نہ ہوں گے ہم جدا کبھی جو وعدے کر لیے نہ ہوں گے ہم جدا کبھی

او میرے یارا تیری یاریاں دل کی وفا

میری خوشیاں تو ساریاں

ہوں گے نہ جدا

دل کا دل سے ہوا ہے عہد وفا

او میرے یارا تیری یاریاں دل کی وفا

تجھ پہ خوشیاں تو ساریاں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوں گے نہ جدا دل کا دل سے ہوا ہے عہد وفا

ایک دوسرے کو تنگ کرتے چھیڑتے وہ جیسے ہی دیوار پھلانگ کر اکیڈمی کے اندر داخل ہوئے۔۔۔سامنے ہی مصطفی کمال دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سخت تیور لیے انہیں گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ جو بڑے تن کر اکیڈمی میں داخل ہوئے تھے۔۔ ایک دوسرے کو آگے دھکیلنے لگے۔۔۔یوں ہی دھکیلتے دھکیلتے صائم سب سے آگے ۔۔۔اس کے پیچھے دائم۔۔پھر ارسل پھر عباد باقی سب کو ملا کر ندیم سب سے آخر میں کھڑا تھا۔۔۔ایسی ترتیب تو انہوں نے کبھی ٹریننگ کے دوران بھی نہیں دکھائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"کہاں گئے تھے نوجوان آپ لوگ۔؟؟._"۔۔مصطفی نے دبنگ آواز میں پوچھا۔۔۔پل بھر کو تو صائم بھی ڈر گیا۔۔۔اکیڈمی کے لڑکوں سے وہ سن چکا تھا کہ مصطفی بہت ہی سخت تھا۔۔

"سر وہ میں نے ان کو بولا تھا...یہ مجھے بھی زبردستی لے گئے باہر کھانا کھانے

"....

ندیم نے پیچھے سے نکلتے ان لوگوں کی شکایت لگائی۔۔سب لوگ گردن موڑ کر ندیم کو دیکھنے لگے۔۔۔۔وہ دبے پاؤں کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"سر اللہ پاک دی قسمے۔۔اماں ابے دی قسمے۔۔۔۔میں نہیں جانا چاندا سی۔۔

اے سارے منڈیاں نے مینوں زبردستی چکیا تے کند تو باہر سٹیا۔

پھر اتھے لے جا کے پیزا کھوایا۔۔

تہاڈی قسم میں نہیں جانا چاہندا سی

ندیم تو خوب پنجابی میں مصطفی کی منتیں کرنے لگا۔۔

"لطیف لطیف!!!!____"مصطفی نے جیسے ہی آواز لگائی. صوبیدار لطیف بجلی کی طرح اس کے سامنے کھڑا تھا

"یس سر_____"

"بچوں نے بڑی مشکل سے کھانا کھایا ہے... جاؤ اور ہضم کرنے میں مدد کرو....

جاؤسب لوگ۔____"

مصطفی نے سختی سے بولا۔۔۔لطیف ان سب کو لے کر چلا گیا۔۔۔آدھی رات کو اکیڈمی میں ان سب کی چیخوں کی آوازیں آرہی تھی

"ہائے اماں مار ڈالا____میں اکھیا بھی سی میں نہیں جانا چاہدا_____ایناں بغیر تاں نوں پیزا کھانا سی۔۔۔ہن کھالو۔۔۔ہائے اوئے لیٹا بھی نہیں جارہا۔۔۔"

وہ ساتوں کے ساتوں کمرے میں الٹے لیٹے تھے____

"ارسل تمہیں اللہ پوچھے گا۔۔۔ہائے اللہ اکتنا زور سے چھتر مارا ہے۔۔۔۔ارے وہ پیزے کے دو سلائس بھی اندر بد عائیں دے رہے ہوں گے۔۔۔۔کتنی زور سے لگی ہو گی بچوں کو___"صائم کو خود پہلی بار ایسی سزا ملی تھی۔۔اور ایسی خاطر تواضو کے بعد تو اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔

رات ایسے ہی ان کے کراہتے کراہتے گزر گئی۔۔

صبح پھر سے وسل بجائی گئی۔۔

چار بجے وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

"اللہ مجھ سے تو چلا بھی نہیں جا رہا۔۔۔ کیا کروں۔۔۔۔"

ان ساتوں کو چھوڑ کر سب لوگ ہی بڑے چست تھے۔۔۔ جبکہ وہ لوگ تو چلنے پھرنے سے بھی قاصر دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

مصطفی نے اچھی خاصی ورزش کروائی۔۔ صائم کی اکڑ آج تھوڑی کم ہو گئی تھی۔۔ لیکن پھر بھی مصطفی کو سخت تیوروں سے دیکھنا وہ بھولا نہیں تھا۔۔۔ مصطفی کو بڑی ہنسی آ رہی تھی۔۔۔ جسے اس نے بڑی ہی مشکل سے کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔

رات کو وہ نین کو اپنے بیٹوں کے کارنامے سنا چکا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی انہیں دی جانے والی سزا کا بھی بتا چکا تھا۔۔۔۔

نین اور مصطفی کی بڑی ہی بحث ہوئی لیکن لڑائی والی نہیں۔۔

وہ لوگ ناشتہ کرنے کے لیے جمع ہوئے۔۔

"ارے کیا ہوا شہزادو آج تو بڑے اچھل رہے ہو____ سیدھے ہو کر بیٹھو نا___"

ان کی حالت دیکھ کچھ سینیئرز آ کر انہیں چھیڑنے لگے۔

"آپ تو جائیں نا پلیز۔۔۔ ہم لوگ پہلے ہی بڑے تنگ ہیں۔۔" صائم نے بڑی مشکل سے کرسی پر بیٹھتے ان لوگوں کو جواب دیا۔۔۔۔

جب کہ وہ خود بھی اس سزا سے گزر چکے تھے۔۔۔ اسی لیے اپنی ہنسی دباتے جا کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔۔۔ جیسے تیسے کر کے ان لوگوں نے ناشتہ کیا۔۔

اب ان کی کلاس شروع ہونے والی تھی۔۔ صائم اور دائم جب اپنے کمرے میں گئے تو اس کے ساتھی تیار ہو کر جا چکے تھے۔۔۔۔۔

"یار چھوٹے جلدی کرو۔۔۔ اگر لیٹ ہو گئے نا تو سر نے پھر سے ہمیں سزا دینی ہے ۔۔۔ میں نے کہا بھی تھا کہ اسے مت الجھو۔۔۔ لیکن تم تو گدھے کی پونچھ ہو ۔۔۔ جسے سکون نہیں ہے۔۔۔ اب بھگتو۔۔۔۔۔"

دائم نے جلدی جلدی تیاری کرتے ہیں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔ صائم بھی جلدی

سے تیار ہو گیا۔۔۔وہ لوگ تیزی سے اپنی کلاس کی طرف جا رہے تھے۔۔

تبھی یونیفارم پہنے ایک نوجوان سادہ کپڑوں والے نوجوان کو لے جا رہا تھا۔۔

صائم دوڑا۔۔غلطی سے اس نوجوان سے ٹکرا گیا۔۔

"اوسوری سوری____غلطی سے ہو گیا_"

صائم نے جھٹ سے معذرت کی۔۔۔جبکہ وہ دونوں نوجوان غصے سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔

وردی والے نے اپنی کیپ تھوڑی نیچے کی ہوئی تھی۔جس سے اس کا آدھا چہرہ نظر آ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے یہ تو کلاس کا وقت ہے نا...تو آپ نے یونیفارم کیوں نہیں پہنی ہوئی۔۔۔

؟؟_صائم اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"یہ تمہارا کام نہیں ہے___جا کر اپنا کام کرو____بلاوجہ ہر کام میں ٹانگ مت اڑایا کرو___"۔۔یونیفارم والے نوجوان نے دائم کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"کیوں کام نہیں ہے____ یہ تو نیو لگ رہا ہے کیونکہ جو سینیئرز ہیں وہ ایسے بالکل نہیں ہیں۔۔۔اس کے دو بال بھی لمبے لمبے ہیں۔۔۔۔

تم نے بال کیوں نہیں کاٹے؟؟؟؟___"صائم کی عادت تھی ہر چیز ابزرو کر کے اس پر سوال کرنے کے۔۔۔

وہ نوجوان سادہ کپڑے والے کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلنے لگا۔۔۔ تبھی صبح صائم اس کے آگے آگیا۔۔۔

"ایسے نہیں___ اسے بتانا ہو گا کہ اس کے بال کیوں نہیں کٹے ہوئے۔۔۔۔اوپر سے اس کا حلیہ بھی کچھ غیر معمولی سا لگ رہا ہے۔۔۔۔"

"تم لوگ جاؤ نا پلیز ہمیں کچھ کام کرنا ہے_"المیر جو بڑی مشکل سے بچ کر اکیڈمی میں چھپا تھا_____ اب اپنے بھائی سمیت ان دونوں کے ہتھے چڑھ گیا..

"ایسے کیسے... صائم کی آواز اونچی ہوئی۔۔۔۔

تبھی اس لڑکے نے اگٹے بڑھتے صائم کا گریبان پکڑا۔۔۔

صائم نے ہاتھ بڑھا کر اس کی کیپ اتار دی۔۔۔اس کا چہرہ صائم کو نظر آ گیا۔۔۔

تبھی دوسرا بھاگنے لگا۔۔۔ان دونوں نے اس نوجوان کو پکڑ لیا۔۔۔جبکہ وردی والا وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔۔پیچھے ہی فورس دوڑتی ہوئی اکیڈمی میں داخل ہوئیم۔۔۔وہ نوجوان ان دونوں کو بری طرح مار رہا تھا۔۔۔

لیکن ان دونوں نے اس کی ٹانگیں نہیں چھوڑی تھیں۔۔۔۔

میجر ولید ان تک پہنچے۔۔۔انہوں نے جاتے ہی المیر کے بھائی کو قابو کر لیا۔۔

"میں نے کہا چھوڑو مجھے ____ مجھے چھوڑو ___"وہ خود کو چھڑانے لگا صائم اور دائم کو بھی معاملہ بالکل سمجھ نہیں آیا۔۔وہ صرف یہی سمجھ رہے تھے کہ دونوں ٹریننگ سے تنگ آ کر وہاں سے بھاگ رہے تھے۔۔۔

"شکریہ نوجوانوں آپ لوگوں نے ایک مجرم کو پکڑنے میں ہماری مدد کی.... چلو اس کی پھانسی کا وقت ہو گیا ہے

"__

میجر ولید نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔۔۔وہ اسے پکڑ کر لے گئے۔۔صائم اور دائم کے چہروں پر خوبصورت سے نشان بن چکے تھے المیر کی بدولت۔۔۔

"چل یار ابھی تو کل والی سزا یاد تھی اب پتہ نہیں یہ گھونسوں والی چوٹ کیسے ٹھیک ہو گی___"وہ دونوں جا کر سیمیٹ کی بینچ پر بیٹھ گئے...

صائم نیچے کو جھکا اس کی ناک سے نکسیر بہنے لگی۔۔۔دائم نے جلدی سے اپنی جیب سے رومال نکال کر اسے صاف کیا۔۔

"کیا ہوا ٹھیک تو ہو؟؟____زیادہ لگ گئی کیا؟؟_"وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔

صائم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے____ایسی چوٹیں تو لگتی ہی رہیں گی___وہ جو وردی والا لڑکا تھا ____کچھ مشکوک سا تھا____تبھی تو بھاگ گیا_تم نے دیکھا اسے_؟؟؟"

وہ دائم سے پوچھنے لگا۔۔۔"نہیں یار میں تو اس سے بات کرنے میں مصروف تھا_____ویسے تم نے دیکھا___"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں بالکل اگر سامنے آجائے تو جھٹ سے پہچان جاؤں گا میں۔۔"مصطفی کو جب ان دونوں کے بارے میں پتہ چلا وہ تیز تیز چلتا ان تک آیا.....دونوں نے جیسے مصطفی کو دیکھا کھڑے ہو کر سلیوٹ کیا..

"بہت شکریہ نوجوانوں آپ کا_____زیادہ لگی تو نہیں آپ دونوں کو؟؟؟_"وہ بڑے ہی پروفیشنل انداز میں ان دونوں سے پوچھ رہا تھا_.

"نہیں سر ہم لوگ ٹھیک ہیں_____"صائم نہیں اپنے ناک سے بہتے لہو کو صاف کرتے کہا۔۔۔۔مصطفی نے آگے بڑھ کر اس کے سر کو اونچا کیا۔۔۔۔۔

اس کو تھوڑا اوپر رکھو اور دونوں میڈیکل میں جا کر چیک کروالو۔۔۔

دونوں سلیوٹ کرتے میڈیکل سینٹر چلے گئے۔۔

المیر وہاں سے تو بھاگ آیا لیکن وہ اپنے بھائی کو آزاد نہیں کروا سکا۔۔۔کتنی مشکل سے اس نے اپنے بھائی کو وہاں سے نکالا تھا۔۔لیکن ان دو بیوقوف لڑکوں کی وجہ

سے اس کا بھائی پکڑا گیا۔۔۔

"چھوڑوں گا نہیں میں تم دونوں کو____ایسی دردناک سزا دوں گا کہ یاد رکھو گے۔۔"

المیر کا موبائل بجنے لگا اس نے جھٹ سے کال اٹینڈ کی..

"ہاں بولو___"دوسری طرف سے جو اطلاع اسے دی گئی تھی..وہ اس کے پیروں تلے زمین نکالنے کو کافی تھی.

"کیا یہ نہیں ہو سکتا____"اس نے موبائل غصے سے دیوار میں دے مارا..

"مصطفی کمال میں چھوڑوں گا نہیں تمہارے خاندان کو...میرے بھائی کو پھانسی ہو گئی تو اب تمہارے خاندان والے بھی تڑپیں گے....ایک ایک کو چن چن کر ختم کروں گا میں....میں قسم کھاتا ہوں..."

اس نے نظر بچا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔آس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اس جگہ سے نکل گیا۔۔۔جانتا تھا کہ ٹیم اسے تلاش کر رہی ہو گی۔۔

اسی لیے وہ سیدھا مصطفی کمال کے گھر میں جا کر چھپا

اکیڈمی میں صائم اور دائم کے کارنامے کی دھوم مچ گئی۔۔سب نے ان دونوں کی تعریف کی انجانے میں ہی صحیح ان دونوں نے ایک مجرم کو پکڑا تھا۔

اس وقت اکیڈمی کے ہیڈ ان کے سامنے موجود تھے۔۔۔،

"جی نوجوانوں آپ لوگوں نے جو کارنامہ انجام دیا ہے..اس پر ہم اپ کو انعام دینا چاہتے ہیں۔۔۔"دونوں بھائی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

"سر اگر ہم اپنا انعام خود مانگ لیں تو..."

www.novelsclubb.com

دائم نے پوچھا۔۔

"ہاں ضرور بولو سر ہمیں صرف ایک دن کی چھٹی چاہیے...ہم اپنی ماں سے ملنا چاہتے ہیں پلیز....اس کے علاوہ ہمیں کوئی تمغہ کوئی سرٹیفکیٹ نہیں چاہیے..."

اس نے درخواست کی آفیسر مسکرائے۔۔۔پھر اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ان کے

مدمقابل آئے۔۔

"ٹھیک ہے آپ لوگوں کو کل کی چھٹی دی جاتی ہے... شام کو آپ لوگ جا سکتے ہیں... لیکن کل شام کو آپ لوگ یہاں پر موجود ہوں گے..."

دونوں نے خوشی خوشی سر کو سلوٹ کیا۔۔

"شکریہ سر آپ کا... بہت بہت شکریہ... آپ نہیں جانتے ہم دونوں کتنے خوش ہیں۔۔۔"

وہ بڑے ہی ادب سے ان کے آفس سے نکلے۔۔۔۔ پھر جو وہاں سے دوڑ لگائی تو اپنے کمرے میں جا کر رکے۔۔۔

www.novelsclubb.com

شام ہونے میں صرف دو گھنٹے باقی تھے۔۔۔ وہ خوش تھے کہ پہلے ہی مہینے میں انہیں ایک چھٹی مل گئی۔۔۔۔ اب وہ ایک دن اپنی ماں کے ساتھ گزار سکتے تھے۔

شام ہوتے ہی وہ مصطفی کے آفس میں موجود تھے۔۔۔

"ہاں بولو____" مصطفی نے بڑا مصروف تھا سوال کیا۔

"ہم اپنی ماما کے پاس جانا چاہتے ہیں۔۔۔"

"تو جاؤ میں نے کون سا روکا ہے.." مصطفی انہیں اگنور کیے بیٹھا رہا..

"ہماری ماں آپ کے گھر پر ہیں.." دائم نے کہا مصطفی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا...

"تو؟؟؟؟؟_"

"تو یہ کہ آپ ہمیں اپنے گھر لے چلیں..." دائم نے بڑے ہی نرم لہجے میں کہا..

"میں کیوں لے چلوں۔۔۔؟؟_ تم لوگ تو مجھے اپنا باپ بھی نہیں مانتے..."

مصطفی جان بوجھ کر انہیں تنگ کر رہا تھا...

"ہمارے ماننے نہ ماننے سے کیا ہو سکتا ہے سر... حقیقت کبھی بدلے گی نہیں....

شام ہونے والی ہے ہم اپنی ماما کے پاس جانا چاہتے ہیں۔۔۔اگر اپ کرنل مصطفی

بننے کی بجائے ہمارے والد گرامی بن کر ہماری بات سن لیں۔۔۔تو ہم آپ کے

بڑے ہی شکر گزار ہوں گے۔۔۔۔" دائم جانتا تھا کہ صائم جلد بازی میں کوئی غلط

بات کہہ کر مصطفی کو غصہ دلا دے گا۔۔۔تب ہی تو وہ بڑے ہی مودبانہ انداز میں

مصطفی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

مصطفی اپنی چند ضروری چیزیں اٹھا کر کھڑا ہوا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے آجاؤ... میں انتظار کر رہا ہوں۔۔"

دونوں جلدی جلدی مصطفی کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔۔۔چند آفیسرز کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ دونوں مصطفی کے بیٹے تھے۔بالاج کو چھٹی نہیں ملی۔۔۔۔پر وہ خوش تھا اب اس کا خاندان مکمل ہو گیا تھا۔۔۔۔

دونوں جا کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔۔۔ مصطفی نے اگلی سیٹ سنبھالی ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

www.novelsclubb.com

راستے میں ان لوگوں کی کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔۔۔ مصطفی نے نین کو یا کسی کو بھی اطلاع نہیں دی۔۔۔۔کہ وہ بچوں کو لے کر گھر آ رہا ہے۔۔۔

گاڑی گھر کے آگے رکھی اظہر اور واحبہ رات کے اس وقت گھر کے آگے گاڑی دیکھ کر باہر آئے۔

مصطفی کے ساتھ دو لڑکے تھے۔۔۔

"یہ کون ہیں؟؟؟_"اظہر نے سامنے آتے مصطفی سے پوچھا۔۔

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں... یہ دائم ہے اور یہ صائم ہے۔۔۔"

"ارے ماشاءاللہ۔۔۔ نین بھابھی کے بچے ہیں۔۔۔؟"

"ہاں بالکل..."گھر آکر مصطفی کا رویہ بالکل بدل چکا تھا... جبکہ صائم اور دائم تھوڑے کنفیوز ہو رہے تھے۔۔۔

کالونی میں تو وہ خوب ہلا گلا کرتے تھے۔۔۔ لیکن پتہ نہیں یہاں کیا حال ہو گا۔۔۔

واحبہ بھی ان لوگوں سے ملی۔۔

"ہم لوگ تم لوگوں کے ماما مامی ہی لگتے ہیں. میں مصطفی کا کزن ہوں۔اور اس کی جو پہلی بیوی تھی اس کا بھائی بھی۔۔۔ تو اس ناطے سے تم لوگ مجھے اپنا ماما کہہ سکتے ہو۔۔۔اور مجھے اپنی مامی۔۔۔۔۔

لیکن مامی مت کہنا تم لوگ۔۔۔۔مجھے واحبہ ہی بلانا۔۔۔"

واحبہ اتیج کو نشیس تھی۔۔جب کوئی اسے آنٹی یا ایسے بلاتا تھا تو اسے لگتا تھا۔۔جیسے وہ بوڑھی ہو رہی ہے۔

"اوکے آنٹی ہم آپ کو مامی نہیں بلائیں گے۔"

صائم تو صدا کا شرارتی تھا۔۔۔بھلا وہ باز آسکتا تھا۔۔۔

"چلو اندر چلو ٹھیک ہے اظہر صبح ملتے ہیں۔ابھی بچے اپنی ماں سے ملنا چاہتے ہیں۔۔"

ان لوگوں سے اجازت لیتا مصطفی اپنے پورشن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"ارے نین____حورب___داور جلدی باہر آؤ"

رات کے وقت مصطفی کو دیکھ کر انہیں کچھ اچنبھا ہوا۔۔۔صائم اور دائم اس کے پیچھے ہی کھڑے تھے۔۔۔

"کیا ہوا مصطفی اور آپ اتنی جلدی آگئے؟؟؟_آپ نے تو کہا تھا کہ دو تین مہینے لگیں گے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نین انکھیں ملتی کمرے سے باہر نکلی۔۔

"ہاں بالکل... لیکن وہ کیا ہے نا کچھ لوگ ہیں جنہیں تم سے ملنے کی بڑی جلدی تھی ۔۔۔بس اسی لیے آنا پڑا۔۔"

نین حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ مصطفی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔وہ پیچھے ہٹا ۔۔۔صائم اور دائم نین کے لیے سامنے کھڑے تھے۔۔

"میرے بچے..." نین نے آگے بڑھ کر دونوں کو گلے لگالیا....

"مما ہم نے آپ کو بہت یاد کیا... آپ کو پتہ ہے آپ کی ہمیں یاد آتی تھی۔۔۔۔"

وہ دو سالہ کے بچوں کی طرح روتے ہوئے اسے شکایتیں لگا رہے تھے. اس سے گلہ کر رہے تھے۔۔۔

حورب اور داور بھی اپنے کمرے سے باہر آ گئے۔۔

نین پیچھے ہٹی۔

"ارے ہم لوگوں سے نہیں ملنا.. یا کوئی ناراضگی ہے۔۔؟" حورب بڑی تھی

تھوڑی سنجیدہ بھی تھی۔۔۔پر گولو مولو سے لڑکوں کو دیکھ کر وہ بہت خوش تھی۔

"کیسی ہیں آپ آپی۔۔۔"دونوں ایسے مل گئے تھے جیسے برسوں سے جانتے ہوں

۔۔

"ارے بڑے بھیو!!!____آپ کیسے ہیں..ہم نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔"

داور سے ملتے وہ بڑے ہی لاڈ سے بولے۔۔۔

"چلو آجاؤ کمرے میں چلتے ہیں..پھر بات ہو گی۔۔"

نین ان سب کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔حورب نے ملازمہ سے کچھ بنانے کو کہہ

دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اس وقت سب لوگ مصطفی کے کمرے میں موجود تھے...اندر سے بڑے ہی

کھلکھلانے کی آواز آرہی تھیں

۔۔

"مما آپ کو پتہ ہے ہم لوگ پولیو کی ٹیم کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں___"_

صائم نے نین کا گھٹنا تھامتے پر جوش ہو کر بتایا۔۔جہاں نین چونکی وہیں مصطفی کو دھچکا لگا اس پدے کی بات پر۔

"اچھا اور وہاں بھی تم اپنے ناولوں کے دکھڑے لے کر بیٹھ گئے ہو گے۔۔۔" نین کو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا اپنے سپوتوں پر کہ وہ ناولوں کے علاوہ کچھ سوچ بھی سکتے ہیں۔۔۔

"ارے کہاں۔۔اب تو بہت وقت ہو گیا آخری بار جب پڑھا تھا تب زمر فارس کی آبدار کو لے کر بحث ہو رہی تھی۔پتہ نہیں ہمارے دو نمبر آدمی نے کیا کیا ہو گا۔۔۔ نین کے یاد کرانے پر صائم کو فورا نمل کی یاد نے ستایا۔۔۔

چپ کرو نالائقوں داور سے کچھ سیکھو کتنا پڑھتا ہے وہ۔۔ تبھی صائم جھٹ سے بولا تو ہم بھی کتابیں پڑھتے ہیں وہ بھی ہر مہینے خرید کر اور داور بھیو کو بھی جلد ہم ناول پڑھنا سکھا دیں گے۔۔"

دائم تو پہلے ہی داور کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔۔صائم بھی جگہ بناتا اس کے گلے میں بازو

ڈال گیا۔۔۔ مصطفی اپنے ان دونوں سپوتوں کو دیکھ رہا تھا جو ابھی تک اس سے بات بھی نہیں کر رہے تھے۔۔

"مما میں پانی پی کر آیا..."

صائم دروازہ کھولتا باہر نکلا۔۔

"میں بھی جاتی ہوں اسے کیا پتہ کچن کہاں پر ہو گا____"حورب بھی اس کے پیچھے پیچھے نکلی۔۔۔

"مجھے بھی پیاس لگی ہے..."

"چلو ٹھیک ہے میں لے کر چلتا ہوں تمہیں۔۔۔"

داور اسے لے کر باہر نکلا۔۔۔ حورب چلتی ہوئی صائم کے مد مقابل آ گئی۔۔۔

"ہمارا گھر پسند آیا تمہیں؟؟؟_"اس کے برابر چلتے وہ پوچھنے لگی۔۔

"ہاں بہت اچھا ہے... آپ بھی بہت اچھی ہیں۔۔۔ مجھے پہلے پتہ نہیں تھا کہ میری کوئی بہن بھی ہے۔۔۔ لیکن اب بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔"

وہ دونوں باتیں کرتے جا رہے تھے تبھی صائم کسی سے ٹکرایا۔۔۔

"اندھے ہو؟؟؟" مدمقابل نے انتہائی غصے سے کہا۔۔

"ایم سوری میری غلطی_____" صائم نے جیسے ہی نظر اٹھا کر سامنے کھڑے نوجوان کو دیکھا اسے پہچان گیا۔۔۔

"تم یہاں_____ تم اس مجرم کے ساتھ تھے نا____؟"

"کیا کہہ رہے ہو...میں کب اس مجرم کے ساتھ تھا...اور کون سے مجرم کے ساتھ تھا؟؟؟_"

صائم کے یوں بولنے پر وہ گڑبڑا گیا۔۔قدم پیچھے کو لیے۔۔

"نہیں نہیں مجھے یاد ہے اچھے سے...جب میں نے تمہارے سر سے کیپ اتاری تھی۔۔۔تم ہی تھے۔۔صائم اسے اچھے سے پہچان چکا تھا۔۔۔باہر سے شور سن کر نین اور مصطفی باہر آئے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

"پاپا یہ تھا اس لڑکے کے ساتھ۔۔۔جو بھاگ رہا تھا۔۔۔"صائم نے سامنے کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو صائم یہ تو تمہارے اظہر انکل کا بیٹا ہے نا۔۔۔یہ کیسے۔۔۔"

"نہیں نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔یہ یونیفارم میں تھا۔۔اس نے مجھے مارا بھی تھا۔۔۔"صائم ابھی اسے بتا ہی رہا تھا جب اس لڑکے نے گن نکال کر مصطفی پر فائر کیا۔۔۔۔

"پاپا یہ تھا اس لڑکے کے ساتھ۔۔۔جو بھاگ رہا تھا۔۔۔"صائم نے سامنے کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو صائم یہ تو تمہارے اظہر انکل کا بیٹا ہے نا۔۔۔یہ کیسے۔۔۔"

"نہیں نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔یہ یونیفارم میں تھا۔۔اس نے مجھے مارا بھی تھا۔۔۔"صائم ابھی اسے بتا ہی رہا تھا جب اس لڑکے نے گن نکال کر مصطفی پر فائر

www.novelsclubb.com

کیا۔۔۔

"ڈیڈ!!!!!!_"اس سے پہلے کہ مصطفی سمجھ پاتا دائم اس کے سامنے آیا۔۔

اسے یوں لگا جیسے گرم لاوا اس کے جسم کے اندر داخل ہو گیا ہو۔۔۔ماحول میں

پل بھر میں سکوت چھا گیا۔۔۔

کسی کو سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

دائم ایک دم سے نیچے گرا۔۔۔صائم دوڑ کر اس کے پاس گیا۔۔۔

"بڑے____بڑے___کیا ہوا تمہیں؟؟؟؟____یہ کیا کر دیا تم نے؟؟؟_"

مصطفی نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم

میں آگ جل رہی ہو۔۔۔

"میرے بھائی کو پھانسی دی تم نے مصطفی کمال۔۔۔صرف تمہاری وجہ سے میں اپنے

بھائی سے دور ہوا ہوں۔۔۔تو اب تم بھی اپنے خاندان سے دور ہو جاؤ گے۔۔۔۔

ان لڑکوں پر بھی مجھے غصہ تھا۔۔۔۔شکر ہے کہ پتہ چل گیا کہ یہ بھی تمہارے ہی

بیٹے ہیں۔۔۔"

مصطفی نے حیرانی سے اس کو دیکھا۔۔۔"یہ کیا کہہ رہے ہو تم زوریز۔۔۔۔۔ تمہارا بھائی تو آریان ہے نا۔۔۔۔ پھر کون سے بھائی کی بات کر رہے ہو؟؟؟_"

مصطفی کی بات سن کر اس نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔

"کون سا آریان۔۔۔۔؟؟___ارے میرے بھائی کا نام آریان نہیں تھا۔۔۔۔"

اپنی ہنسی روکتا وہ سنجیدہ ہوا۔۔

"میں ہوں المیر... جس کی سب کو تلاش تھی اور آریان کا بھائی۔۔۔۔ارے وہ تو کب کا ٹپکا ڈالا ہم نے۔۔۔۔۔یہ جو چہرہ ہے نا یہ نقلی ہے۔۔۔۔

"میں المیر بغدادی ہوں۔۔۔۔اپنے بھائی کے لیے پہچان بدلی اور جب بھائی ہی نہیں رہا۔۔۔تو پہچان چھپانے کا کیا فائدہ۔۔۔۔

اب سامنے سے وار ہو گا۔۔۔"اس نے ایک بار پھر سے مصطفی پر گم تانی۔۔۔۔ پیچھے کسی نے اس کے سر پر زور سے وار کیا۔۔۔

اس نے سر پر ہاتھ رکھتے گھوم کر دیکھا۔۔

واحبہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

ہاتھ میں گلاس کا بنا ہوا وہ واز تھا جسے وہ اس کے سر پر زور سے مار چکی تھی۔۔۔۔

المیر پل میں نیچے گرا۔۔۔

"میرے بیٹے کو مارا تم نے... تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔دھوکے باز۔۔۔۔

ارے خدا کا خوف کھا لیتے۔۔ تمہیں رحم نہیں آیا تھا اس کو مارتے ہوئے۔۔۔

ارے ہاتھ کیوں نا کانپے تمہارے۔۔۔

میرا بیٹا تو اتنا پیار کرنے والا تھا۔۔"

اس کے سر پر زور سے وار کیا۔۔دیکھتے ہی دیکھتے اس کے سر سے لہو بہنے لگا۔۔

"نہیں مام آپ اسے کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔یہ ہمارا مجرم ہے۔۔۔اس کو سزا ہم بھی

دیں گے۔۔"آریان نے آگے بڑھتے اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنائی..

"چلیے مسٹر المیر آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے...بہت دوڑ لگوائی ہے آپ نے...."

وہاں موجود کسی بھی انسان کو سمجھ نہیں آئی کہ ہو کیا رہا تھا۔۔۔

انہیں پریشان دیکھ کر آریان بولا۔۔

"میں آفیسر آریان۔۔۔ کینڈین انٹیلیجنس سے ہوں۔۔ ہماری ٹیم بہت عرصے سے اس بندے کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔ اینڈ مصطفی سر!!!_____ آپ کا بہت بہت شکریہ... ابھی مجھے اس سے لے کر واپس کینڈا جانا ہے۔۔ پھر ملاقات ہو گی ۔۔۔ آپ جلد از جلد بچے کو ہسپتال لے کر جائیں۔۔"

آریان اسے گھسیٹتا ہوا گھر سے لے کر چلا گیا۔۔

نین ابھی بھی ساکت کھڑی دائم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ خاموش تھا۔۔۔ لیکن تکلیف سے آنکھیں بہہ رہی تھی۔۔

"دائم اٹھو میرے بیٹے۔۔ آپ کو ہسپتال لے کر چلتے ہیں۔۔۔ تمہیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔ یہ تمہارے باپ کا وعدہ ہے۔۔۔"

مصطفی نے اسے اٹھانا چاہا۔۔ ایک دم سے زور لگا۔۔ خون اور زیادہ تیزی سے بہنے

لگا۔۔

"آپ کیا کر رہے ہیں۔۔ آپ دیکھ نہیں رہے ہیں میرے بھائی کو پہلے ہی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔اتنا زور سے کیوں اٹھایا۔۔۔"

صائم نے جلدی سے اسے پکڑ لیا۔۔اس کے زخم پر اپنا ہاتھ رکھتے خون روکنے کی کوشش کی۔۔۔

"بڑے ایسی بے وفائی مت کرنا۔۔ میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔" صائم نے اسے دھمکی دی۔ پھر رونے لگا۔۔۔

"پلیز بڑے تمہارا یہ بھائی تمہارے بغیر نہیں جی سکتا۔۔

وہ لاپرواہ سا لڑکا تھا۔۔ کیونکہ اسے سنبھالنے کے لیے اس کا بھائی تھا۔۔ جو اس سے صرف چند منٹ بڑا تھا۔۔ لیکن اس کے لیے وہ اس کی دنیا تھا۔ وہ صرف دائم مصطفی نہیں تھا۔ وہ صائم مصطفی کی زندگی تھا۔۔ دائم نے اپنا ہاتھ اٹھاتے اس کے گال پر رکھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سسس۔سدھر جاؤ چھوٹے ششش۔۔۔شاید۔۔ابب۔اب آگے تتتت۔ تمہیں سنبھالنے کیلئے بڑے نہیں لوٹے گا۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ زمین پر گرا۔۔وہ ہوش کھو گیا۔

"نہیں_ نہیں___ پلیز ایسا مت کرو____ تم جو کہو گے میں وہی کروں گا____ تم کہو گے نا کہ صائم جا کر دھوپ میں کھڑے ہو جاؤ___ تمہاری قسم میں ہو جاؤں گا ۔۔۔

نہیں میں سارے کام کروں گا۔۔۔میں کپڑے بھی دھوؤں گا۔۔وقت پر تیار ہوں گا۔۔

www.novelsclubb.com

سب کام کروں گا۔ لیکن ایسے مت کرو۔۔اٹھو نا"اب صائم مصطفی کو ڈر لگ رہا تھا جب اسکا بھائی خون میں لت پت پڑا تھا۔۔۔۔دوار نے جلدی سے دائم کو اٹھایا۔۔ مصطفی نے دوسری سائیڈ سے سہارا دیا۔۔۔وہ اسے لے کر ہسپتال کی طرف دوڑے۔۔

نین ابھی بھی وہیں پر کھڑی تھی۔۔حورب اس کے پاس گئی۔۔

"مما چلیں ناہم نے ہسپتال جانا ہے۔۔۔"حورب نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا

۔۔۔نین نے ساکت نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"میرا بیٹا_____نہیں_____"نین نے اتنا زوردار چیخ ماری کے آفریدی ہاؤس

کے در و دیوار ہل گئے۔۔۔۔اس کی یہ تکلیف پچھلی تمام تکلیفوں پر بھاری تھی۔۔

"مجھے جانا ہے اپنے بیٹے کے پاس. نین نے باہر دوڑ لگادی۔۔واحبہ وہیں پر بیٹھتی

چلی گئی۔۔اسے تو اب پتہ چلا تھا کہ جیسے وہ اتنی محبت دے رہی تھی۔۔اپنی آغوش

میں چھپایا ہوا تھا۔۔وہ تو اس کا بیٹا تھا ہی نہیں۔۔

وہ تو ایک بہروپیا تھا۔۔ایک قاتل تھا۔۔جس نے اس کے بیٹے کی جگہ لے

لی۔۔اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔اظہر

نم آنکھیں لیے کھڑا تھا۔۔

"تم نے سنا اس لڑکے نے ہمارے بیٹے کو مار ڈالا۔۔سن رہے ہو اظہر!!!_____

ہمارا زوریز۔۔ہماری جان۔مجھے کیوں نہیں پتہ چلا۔۔میں کیوں نہیں اسے پہچان پائی۔۔۔اظہر میں سچ میں اچھی ماں نہیں ہوں۔۔۔میں اپنے بیٹے کے قاتل کو پیار دیتی رہی۔۔۔۔آخر کیوں مجھے پتہ نہیں چلا کہ وہ میرا بیٹا نہیں تھا۔۔۔اظہر کا گریبان پکڑتی وہ اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

اظہر تو کچھ کہہ ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔کیا وہ لڑکا کوئی روپیا تھا۔۔۔

"چلو ٹکٹ کراؤ...مجھے کینیڈا جانا ہے...میں اس لڑکے کو اپنی آنکھوں سے پھانسی لگتے دیکھنا چاہتی ہوں

۔۔۔میرے بیٹے کا قاتل ہے وہ۔۔۔سنا تم نے۔۔۔؟؟مجھے کینیڈا واپس جانا ہے

..."

اپنا درد بھولتے وہ شدید غصے میں بولی۔۔

اظہر دو کانپ کر رہ گیا۔۔۔

"ممم_میں کرواتا ہوں..."اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی جیب سے موبائل نکالا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔کال ملاتے وہ کسی سے بات کرنے لگا۔۔

غصے سے واحبہ کی آنکھیں لال ہونے لگیں۔۔۔۔جس نے اس کے بیٹے کو تکلیف دی تھی۔۔اب اسے سزا ہوتے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

مصطفی سے ڈرائیونگ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اس صورتحال میں تو اس کے ہاتھ پیر پھول جاتے تھے۔۔اب وہ کوئی جوان مرد نہیں تھا۔۔۔عمر ڈھل گئی تھی۔۔۔اسے اب اسے یہ چھوٹے موٹے صدمے ہوش سے بیگانہ کرنے لگے تھے۔۔۔۔

بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔دوسری گاڑی میں پورا اور نین آ رہی تھیں داور کے ساتھ۔۔

ایک دم سے سپیڈ بریکر آیا۔۔۔مصطفی کو پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔تبھی گاڑی کو جھٹکا لگا۔۔

"آپ پاگل ہو گئے ہیں۔۔۔آرام سے چلائیں نا۔۔۔دیکھیں ایک جھٹکے سے بڑے کا

کتنا بلڈ نکل رہا ہے۔۔"

اپنی شرٹ اتارتے صائم نے اس کے سینے کو اچھے سے باندھ دیا۔۔۔ مصطفی سمجھ سکتا تھا۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم تھے۔۔۔ایک کو چوٹ پہنچتی تھی تو درد دوسرے کو ہوتا تھا۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے ہم شکل۔۔ہم درد تھے۔۔

"بڑے تمہیں اللہ نبی کا واسطہ ہے..بس مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔تم جو کہو گے نا میں وہی کروں گا۔۔۔پلیز ڈیڈ جلدی چلائیں نا۔۔دیکھیں نا کتنا بلڈ نکل رہا ہے۔۔"

وہ ساری بدتمیزی بھولتا مصطفی سے التجا کر گیا۔۔مصطفی کو تھوڑی ہمت ملی۔۔۔اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ ہسپتال پہنچے۔۔۔

گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی۔۔مصطفی نے جلدی سے گاڑی سے اترتے پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھلا۔۔۔ادھر داور بھی پہنچ گیا۔۔۔گاڑی وہی پر چھوڑتا وہ جلدی جلدی ان لوگوں کے پاس پہنچا۔۔۔تینوں میں مل کر دائم کو باہر نکالا خون مسلسل

بہہ رہا تھا۔۔

مصطفی نے اسے اٹھالیا۔۔۔وہ دبلا پتلا سا تھا۔۔۔زیادہ وزنی نہیں تھا۔۔۔وہ تیز تیز اندر چلنے لگے۔۔کوریڈور میں پہنچ کر داور دوڑ کر ریسپشنسٹ کے پاس گیا۔۔۔

"جلدی سے کسی ڈاکٹر کو بلائیں پیشنٹ کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"انہوں نے جلدی سے سٹریچر منگوایا مصطفی کا سانس پھولنے لگا...

انھوں نے دائم سٹریچر پر ڈالا۔۔۔ڈاکٹر اسے دیکھنے لگے۔۔

"اوگاڈ...ان کا بلڈ بہت زیادہ لاس ہو گیا ہے... ہمیں بلڈ کی ضرورت پڑے گی... بلڈ گروپ کیا ہے ان کا؟؟..بی نیگٹیو۔۔۔۔"

صائم جلدی سے بولا۔۔

"تو ٹھیک ہے جلدی سے بلڈ کا انتظام کریں۔۔۔نرس جلدی سے انہیں اندر لے کر چلیں۔۔۔"وہ سٹریچر کو آپریشن تھیٹر کے اندر بھگا لے گئے...

"داور تمہارا بلڈ گروپ بی نیگیٹو ہے نا۔۔۔تم اپنے بھائی کو بلڈ دے دو

۔۔۔۔جلدی چلو شاباش۔۔"

"نہیں ڈیڈ میں نہیں دے سکتا.."مصطفی جو اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جا رہا تھا...داور وہیں پر رک گیا..

"کیوں نہیں جا سکتے تم اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔تم تو اتنا پیار کرتے ہو نا اس سے۔۔۔۔پھر کیوں۔۔"

مصطفی کو اس کا گریز سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔

"بولو کیوں نہیں جا سکتے تم؟؟؟_ء"

"آپ جانتے ہی ہیں کہ میرا شوگر لیول اکثر لو رہتا ہے۔۔اور مجھے ڈیبٹیز بھی رہ چکی ہیں۔۔۔"

داور نے بہانہ بنایا۔۔

"ہاں لیکن تم تندرست ہو گئے ہو تو پھر

۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نہیں دے سکتا سوری___"

اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تب اس کے سامنے نین آئی۔۔۔

"کیوں نہیں دے سکتے...وہ تمہارا بھائی نہیں ہے کیا...؟؟؟____کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟؟____میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں داور اسے بچا لو۔۔۔۔"

نین ہاتھ جوڑتی اس کے قدموں میں بیٹھتی چلی گئی۔۔داور جھٹ سے نیچے بیٹھا۔۔

"میں نہیں دے سکتا..میں مجبور ہوں۔"

"کیا مجبوری ہے تمہاری..؟؟_"

نین اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتی بولی۔

"کیونکہ____مجھے بلڈ کینسر ہے___"

وہ اداسی سے بولا۔۔اس کے لہجے میں ویرانی تھی۔۔نین وہیں پر ساکت رہ گئی۔۔

جب کہ باقی لوگوں کو یقین ہی نہیں آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہہ رہے ہو...بلڈ نہیں دینا تو نہ دو۔۔ایسے مذاق مت کرو۔۔میرا دل اتنا مضبوط نہیں ہے داور کہ میں یہ برداشت کر سکوں۔۔"

مصطفی غصے سے اس کے پاس پہنچتے بولا۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ڈیڈ مجھے بلڈ کینسر ہے۔۔۔پچھلے کئی مہینوں سے میں اپنا علاج کروا رہا ہوں۔۔"

وہ سر جھکاتے مصطفی کو سب کچھ بتا گیا۔۔۔مصطفی کو اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا ہوتا محسوس ہو۔۔۔

اس نے دیوار کا سہارا لینا چاہا جو کہ ممکن نہ ہو سکا۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ کوریڈور میں گر گیا۔۔

"یا اللہ۔۔کیا ہماری آزمائشیں ختم نہیں ہو گی؟؟____تو نے تو کہا تھا کہ بندے پر اس کی طاقت سے زیادہ آزمائشیں نہیں ڈالتا۔تو یہ کیا ہے؟؟___کیا ہے یہ؟؟____بچپن میں ماں باپ لے لیے صبر کیا۔۔چاچی چاچا کا ظلم سہا صبر کیا

۔۔۔۔دادی چلی گئی صبر کیا۔۔اپنے شوہر اپنے بچوں سے دور رہی۔پھر بھی صبر کیا ۔اور آج جب تھوڑی سی خوشی ملی۔۔تو پھر سے آزمائش۔۔

"نہیں میرے مالک اب اور نہیں۔۔میں اور آزمائش برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ میری کوئی غلطی خطا جانے ان جانے میں ہوئی ہے تو مجھے معاف کر دے۔۔ لیکن بس اور آزمائشیں نہ ڈال۔۔۔"وہ روتی ہوئی دیوار کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی.

حورب اور صائم مصطفی کو اٹھا کر جنرل وارڈ میں لے گئے۔۔۔

ڈاکٹر نے مصطفی کا چیک اپ کیا۔۔۔اس کا بلڈ لو ہو گیا تھا۔۔اسے ڈرپ لگا دی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

داور نین کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

"میرے بچے مجھے بتایا کیوں نہیں... کیا تم مجھے اپنی ماں نہیں سمجھتے؟؟___

بولو___'نین اس سے ناراض تھی. وہ تو اسے سب سے زیادہ پیارا تھا۔۔۔پھر وہ اپنا درد اس سے کیوں چھپا گیا۔۔

"میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا..بس اس لیے۔۔"۔وہ بہت ہی سنجیدگی سے بولا۔۔

"آپ میری مما ہیں اور ہمیشہ رہیں گی...میں نے کسی کو ماں کے روپ میں دیکھا ہے تو وہ صرف آپ ہیں....پیدا کرنے والی ماں کو تو میں نے دیکھا ہی نہیں ہے.... مما میں مرنا نہیں چاہتا۔۔۔میں ابھی جینا چاہتا ہوں۔۔۔۔میں بچ جاؤں گا نا؟؟؟____"وہ بڑی ہی آس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔نین نے اسے خود میں بھینچ لیا ۔۔۔

کیا کرتی ایک بیٹا اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا تو دوسرا باہر۔

"بھائی آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ہم لوگ ہیں نا۔۔آپ دیکھیے گا۔۔آپ ٹھیک ہو جائیں گے

۔۔۔ہم سب ایک ساتھ رہیں گے۔۔۔"

صائم نے اسے حوصلہ دیا۔۔۔ابھی تو پورا خاندان ملا تھا۔۔۔

"چلو کچھ نہیں ہوتا... ہم لوگ بلڈ کا انتظام کرتے ہیں.. آپی آپ ڈیڈ کا خیال رکھیے گا۔۔۔"

حورب سے کہتا داور بلڈ بینک چلا گیا۔۔۔ صائم بھی اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا ۔۔۔ لیکن داور نے اسے روک دیا۔۔۔ اس کی وہاں پر ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔

واحبہ زوریز کی استعمال کی ایک ایک چیز کو اکٹھا کر کے نظر آتش کر چکی تھی۔۔۔۔ وہ چیزیں اس کے بیٹے کی ضرورت تھی۔۔۔ لیکن اتنے مہینوں سے وہ بہروپیا انہیں استعمال کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر میں اس نے کمرے کا حشر نشر کر ڈالا۔۔۔ تبھی کمرے میں اظہر داخل ہوا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ٹکٹ تھے۔۔۔

"چلو دو گھنٹے بعد ہماری فلائٹ ہے ___ ہمیں کینیڈا کے لیے نکلنا ہے۔۔۔" اظہر

نے ٹکٹ اسے تھماتے اطلاع دی۔۔۔۔

"اظہر ہمارے بیٹے کا کیا قصور تھا؟؟؟ ___ وہ تو محبت بانٹتا تھا..." اظہر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اس کے پاس حوصلہ دینے کے لیے الفاظ الفاظ نہیں تھے۔۔۔وہ خود بھی صدمے کی حالت میں تھا۔۔۔جوان بیٹا قتل ہو گیا۔۔۔پتہ نہیں قبر بھی نصیب ہوئی ہو گی یا نہیں۔۔آخری دیدار بھی نہیں کر سکے اس کا۔۔

"صبر کرو ___ چلو ہمیں نکلنا ہو گا ___" وہ دونوں باہر جا ہی رہے تھے کہ کمرے سے موبائل بجنے کی آواز آئی۔۔۔

"یہ کس کا موبائل ہے؟؟؟ _" اظہر نے نظر گما کر ادھر ادھر دیکھا واحبہ بھی موبائل ڈھونڈنے لگی۔۔

ڈسٹ بن کے ساتھ ہی ایک اور ڈسٹ بن پڑی تھی۔۔۔جس میں صرف کاغذ کے چند ٹکڑے تھے۔۔۔اسی کے اندر سے آواز آ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اظہر نے اسے خالی کیا۔۔۔کاغذ کے ٹکڑوں کے نیچے ایک پولیتھین کا لفافہ تھا۔۔۔۔

اسی کے اندر سے آواز آرہی تھی۔۔۔۔اظہر نے موبائل نکالتے کال اٹینڈ کی۔۔

"کہاں مر گئے تھے تم؟؟____ارے جب تمہارے بھائی کو پھانسی ہو ہی گئی ہے____تو کرنل کے گھر میں کیا کر رہے ہو____دیکھو المیر جلد از جلد واپس آؤ____اور کوئی گڑ بڑ نہ کرنا____تمہارا بھائی چلا گیا تو کوئی بات نہیں۔۔۔لیکن ہمارا ڈرگ ڈیکنگ کا کام نہیں رکنا چاہیے۔۔۔"

اظہر خاموشی سے دوسرے بندے کی باتیں سنتا رہا۔۔"لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں جلد از جلد وہاں پر پہنچ جاؤ____یہاں سے سیدھا ہم لوگ فرانس کے لیے نکلیں گے____جب معاملات تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے گا تبھی ہماری واپسی ہو گی_"

اظہر نے کال کٹ کر دی چند ہی منٹوں میں لوکیشن اس کے سامنے تھی۔۔

"کیا ہوا کون تھا یہ کس کا موبائل ہے؟؟____چلو نہ چلتے ہیں_____مجھے کینیڈا

جانا ہے___"واحبہ بہت سی باتیں کر رہی تھے لیکن اظہر محسوس لوکیشن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں____ ہمیں قاتل کو سزا دینے کے لیے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے

"_____

"کیوں_____"وہ اس کی بات ٹوکتے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اظہر اس کی طرف مڑا۔۔موبائل سکرین اس کے سامنے کی۔۔

"ہمارے بیٹے کا قاتل یہاں پر بیٹھا ہے___تم خدارا کسی کو کچھ مت بتانا____میں کسی اعتماد والے بندے سے بات کر کے اس تک پہنچتا ہوں____"اظہر موبائل لیتا ہے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

سب سے پہلے اس نے اپنی لوکیشن بند کر دی۔۔۔تاکہ دوسرے بندے کو پتہ نہ چل سکے۔۔۔کہ موبائل کس لوکیشن میں موجود ہے۔۔ناور اسے شک نہ ہو استاد جی کی بھی اب سزا شروع ہونے والی تھی۔۔۔

کتنی جانیں اب میں کاروبار کے لیے اس نے ضائع کی تھیں

داور نے بلڈ کا انتظام کروادیا۔۔آپریشن شروع ہوئے ایک گھنٹہ ہونے والا تھا۔۔۔

مصطفی کو بھی ہوش آگیا۔۔

وہ ان لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔سب کو ایک بے چینی سی ہو رہی تھی۔۔

مصطفی کچھ نہیں بولا۔۔۔

وہ صدمے کی حالت میں تھا۔۔اس کا بیٹا اتنی بڑی تکلیف سے گزر رہا تھا اور اسے علم تک نہیں تھا۔۔وہ جو دوسروں کی جانیں بچاتا تھا۔۔وہ اپنے گھر کو کیوں بھول گیا ۔۔۔مصطفی کمال فیل ہو گیا آج۔۔

"ڈیڈ____"داور نے مصطفی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔مصطفی نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔داور اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"آپ فکر نہ کریں کچھ نہیں ہو گا دائم کو۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔"داور نے

www.novelsclubb.com

مصطفی کو اپنے تئیں تسلی دینے کی کوشش کی۔۔۔

مصطفی نے اس کی طرف مڑتے اسے کھینچ کر گلے لگا لیا۔۔۔پھر جو رونا شروع ہوا تو

چپ نہیں کیا۔۔۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا داور.... کیوں... تم تو میرے سب سے لاڈلے بیٹھے ہو نا..

پھر کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔"

داور نے مصطفی کے آنسو صاف کیے۔۔۔

"بس آپ لوگ پریشان تھے...اس لیے نہیں بتایا..ڈاکٹر نے کہا ہے میں جلد ہی

ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم بس اپریٹشن تھیٹر کے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔اسے وہ وقت یاد آیا۔۔جب

دونوں بھائی پوری کالونی میں مستی کیا کرتے تھے۔۔

کالونی کی عورتیں ہمیشہ ان دونوں کا مذاق اڑایا کرتی تھیں۔۔

"ارے تم لوگ تو ایسے ساتھ رہتے ہو جیسے میاں بیوی ہو۔۔۔ کبھی تو ایک

دوسرے سے دور بھی ہو جایا کرو۔۔۔"خالہ حمیدہ ہمیشہ ان دونوں کو چھیڑا کرتی تھی۔۔جواب میں صائم ہمیشہ یہی کہتا تھا

"میری زندگی میں جو تمہاری جگہ ہے بڑے وہ شاید میں اپنی زوجہ کو بھی نہ دے سکوں"۔۔

اور اس کا جواب سن کر وہ عورتیں خوب ہنسا کرتی تھیں۔۔۔اور آج وہی وقت آگیا اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

جیسے جیسے وقت بیت رہا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کا بھائی اس سے دور ہوتا جا رہا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

مزید ایک گھنٹہ گزر گیا۔۔ڈاکٹر عجلت میں باہر نکلے۔۔سب لوگ کھڑے ہوئے۔۔ڈاکٹر جلدی جلدی ان تک گئے۔۔۔

"دیکھیے گولی دل کے پاس لگی ہے۔ہماری تھوڑی سی لاپرواہی بچے کی جان لے سکتی ہے۔۔ہمارے سینیئر ابھی آتے ہی ہوں گے۔۔آپ لوگ دو بوتل اور خون کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انتظام کر دیں۔۔۔"

ڈاکٹر جلدی جلدی واپس اندر چلے گئے۔۔۔ان کی تو سانسیں تھمنے کو تھیں۔۔۔پتہ نہیں کیا ہونے والا تھا۔۔

آریان المیر کو لے کر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایئر پورٹ پر پہنچا۔۔ان کی فلائٹ میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔۔وہ ویٹنگ ایریا میں بیٹھے انتظار کرنے لگے ۔۔۔ تبھی المیر نے آریان کو زور سے دھکا دیتے۔۔۔

خود کو آزاد کروایا۔۔۔وہ وہاں سے بھاگنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"رک جاؤ المیر۔۔ورنہ ہمیں تمہیں شوٹ کرنا پڑے گا۔۔"آریان نے اسے وارننگ دی۔۔۔

"بالکل بھی نہیں..موت سے مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔۔لیکن تم لوگوں کی دی ہوئی سزا مجھے قبول نہیں۔۔"

اسے کہتے وہاں سے بھاگنے لگا آریان کے ساتھی بھی اسے پکڑنے کے لیے بھاگے۔۔آریان نے نشانہ لگاتے فائر کر دیا۔۔۔

گولی سیدھے المیر کے سر میں لگی۔۔وہ وہیں پر ڈھیر ہو گیا۔۔اس کے ساتھ بھی افسوس سے المیر کو دیکھنے لگے۔۔۔

المیر کو زندہ پکڑ کر ایمبیسی لانے کا کہا گیا تھا۔۔۔اب وہ لوگ اپنی ٹیم کو کیا جواب دیں گے۔۔۔

"فکر نہ کرو۔ کہہ دینا پاگل ہو گیا تھا۔۔سب پر حملہ کرنے لگا تھا۔ تبھی یہ سب کرنا پڑا۔۔"

www.novelsclubb.com

ایئرپورٹ پولیس نے المیر کی باڈی کو اپنے قبضے میں لے لیا۔۔وہ آریان اور اس کے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے گئے۔۔

آریان نے انہیں اپنے آئیڈنٹٹی بتائی۔۔۔المیر کے بارے میں بھی اطلاع دے دی۔ تھوڑی بہت تفشیش کے بعد ان لوگوں کو جانے دیا گیا۔۔۔المیر کی باڈی بھی

لے جانے کی اجازت مل گئی۔۔۔چونکہ المیر کا تعلق کینیڈا سے تھا

آریان جانتا تھا کہ اسے اپنی جاب سے ہاتھ پہ دونوں پڑ سکتا ہے۔۔۔لیکن وہ المیر کو ختم کرنا چاہتا تھا۔۔جس نے اس کے بھائی کو مار ڈالا۔۔۔وہ بھائی جس سے آریان اپنی جان سے زیادہ پیار کرتا تھا۔۔۔جس کے لیے اس نے اپنی محبت کی قربانی دے دی۔۔۔

اب آریان کو سمجھ آیا کہ وہ حورب سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اس کا بھائی نہیں تھا۔۔۔تبھی تو وہ اتنا اکھڑا اکھڑا رہتا تھا۔۔۔اب آگے جا کر جو بھی فیصلہ ہے بیٹے وہ اپنا بدلہ لے چکا تھا

www.novelsclubb.com

سینیئر ڈاکٹر آ چکے تھے۔۔مزید ایک گھنٹہ گزر گیا۔۔

وہ لوگ آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑے دعا کر رہے تھے کہ دائم کو کچھ نہ ہو۔۔۔

رات بھی ان کی قسمت پر روتی دھوتی گزرتی جا رہی تھی۔۔۔

ایک بار پھر سے آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا۔۔۔یہ دروازہ ان کی دھڑکنیں بند کرنے کو بہت تھا۔

وہ سانس سے روکے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔جانے اب ڈاکٹر کیا کہنے والے تھے۔۔

"دیکھیے ہم نے گولی نکال دی ہے.ان کا ہارٹ ریسپانڈ نہیں کر رہا تھا بہت مشکل سے ہم بالآخر کامیاب ہو گئے ہیں۔"۔ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے شکر کرتے سکون کا سانس لیا؟.جب ڈاکٹر پھر سے بولے ن۔

"لیکن اگلے 12 گھنٹے ان کے لیے ڈینجر زون ہے۔۔۔اگر وہ اس میں سے گزر گئے تو پھر خطرے کی کوئی بات نہیں۔۔بیسٹ اف لک" ____ انہیں کہتا ڈاکٹر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"میں شکرانے کے نفل پڑھنے جا رہی ہوں...امید ہے کہ میرا رب مجھے خالہ جھولی نہیں لوٹائے گا۔۔اور اس اخری ازمائش میں سے گزرنے میں میری مدد

کرے گا۔۔"

نین پریئر روم میں چلی گئی۔ باقی لوگ نہیں باہر بیٹھے تھے داور کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں اس نے آج اپنے دوائی نہیں لی تھی۔۔اسے بیٹھے ہی بیٹھے کھانسی آنے لگی۔۔۔

منہ پر ہاتھ رکھتے اس نے کھانسی کو روکنے کی کوشش کی۔۔ جیسے ہی ہاتھ اٹھایا تو وہ لال ہو گیا۔۔

لیکن اپنے بہن بھائیوں کے سامنے وہ ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا۔۔۔وہ انہیں نہیں دکھانا چاہتا تھا کہ وہ جس قدر خوفزدہ ہے۔۔

بیماری سے زیادہ خوف انسان کی جان لے لیتا ہے۔۔

اس نے جلدی سے اپنی مٹھی کو بند کیا ہوا۔۔

"کوئی مسئلہ ہے؟؟_"

"نہیں نہیں____ کوئی مسئلہ نہیں ہے_"اس نے جھٹ سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں واش روم سے ہو کر آتا ہوں.." وہ اٹھ کر وہ روم چلا گیا.. جا کر اپنا منہ دھویا ۔۔اس کے ہاتھوں پر نشان پڑنے لگ گئے تھے۔۔۔

بیماری اپنا اثر دکھانے لگی تھی۔۔۔اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو کئی بال اس کی مٹھی میں آ گئے۔۔۔۔اس کا دل کیا کہ وہ زور زور سے روئے۔۔۔ لیکن چپ رہا خود پر قابو رکھا۔

چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجاتے وہ پھر سے جا کر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔رات جیسے تیسے گزر گئی۔۔۔ملازم گھر سے کھانا بنا کر لے آئے۔۔۔۔کسی نے کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔

"چلو دا اور جلدی سے کھانا کھاؤ۔۔اور اپنی دوائی لو۔۔" نین نے اسے پاس بٹھاتے نوالہ توڑ کر اس کے منہ کی طرف بڑھایا۔

وہ اپنے ایک بیٹے کے لیے دوسرے بیٹے کو بھول نہیں سکتی تھی۔۔ماں کے لیے اس کی اولاد برابر ہوتی ہے۔۔

داور نے تھوڑا سا کھانا کھایا۔۔

"بس میرا دل نہیں کر رہا؟."

"چلو یہ اپنی دوا بھی لے لو.؟" ملازم اس کی دوائی بھی لے آئے تھے..داور نے پانی کا گلاس اٹھاتے اپنی دوائی لی۔۔

مصطفی بھی باہر سے ہو کر آ گیا۔۔

"میں نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے۔۔۔بہت جلد تمہارا دوسرا سیشن شروع ہو جائے گا۔۔۔ تھوڑا مشکل ہو گا۔۔۔ لیکن مجھے امید ہے میرا بیٹا اس مشکل سے گزر جائے گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مصطفی نے اس کا حوصلہ توڑا نہیں۔۔۔

تبھی نرس ان کے پاس آئی_ "آپ کے مریض کو ہوش آ گیا ہے۔آپ ان سے مل سکتے ہیں۔"

صائم دوڑ کر کمرے میں گیا۔

"بد تمیز۔۔۔کمینے۔۔لنگور کہیں کے۔۔۔شرم نہیں آئی۔۔ایسے کوئی کرتا ہے۔۔ ارے اتنے بھی بہادر نہیں ہو تم۔۔۔چوہے سے ڈر جاتے ہو اور گولی کھالی۔۔۔" وہ جو پچھلے کئی گھنٹوں سے اس کے لیے رو رہا تھا۔۔اس کو ہوش میں دیکھ کر اب غصہ ہونے لگا۔دائم ہلکا سا مسکرایا۔

ڈاکٹر نے اسے بولنے سے منع کیا تھا۔۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے صائم کو اپنے پاس بلایا۔۔

صائم بڑی ہی احتیاط سے اس سے لپٹ گیا۔۔

"تمہیں پتہ ہے میں کتنا ڈر گیا تھا.. آئندہ سا مذاق مت کرنا. ورنہ میں تم سے ناراض ہو کر کہیں چلا جاؤں گا۔۔"

صائم نے اسے دھمکی دی۔دائم جانتا تھا وہ اس سے کتنا پیار کرتا تھا۔۔باقی لوگ بھی کمرے میں آ گئے۔۔سب نے اسے پیار کیا

مصطفی ایک کونے میں کھڑا تھا۔صائم سر جھکاتا اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

مصطفی خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔

"سوری میں نے آج بد تمیزی کر دی۔۔ بڑے کے بغیر جان نکلے لگ جاتی ہے نا اس لیے۔۔۔آپ مجھے معاف کر دیں ناڈیڈ_____"

مصطفی نے سر اٹھایا اسے کھینچ کر کے سینے سے لگایا۔۔

"مجھے برا نہیں لگا۔ تم لوگ ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہو۔۔"

مصطفی نے اس کی پیشانی پر پیار کرتے محبت سے کہا۔۔

وہ لوگ جانتے تھے اپ سب کچھ ٹھیک ہونے والا تھا۔۔۔بس داور ٹھیک ہو جائے۔۔ابھی تک بالاج کو اس حادثے کی خبر نہیں دی گئی تھی۔۔

"آپ لوگ اب باہر جائیں۔۔مریض کو آرام کرنے دیں۔۔"

ڈاکٹر میں اندر آتے ہی ان لوگوں کو باہر بھیج دیا۔۔

مصطفی داور کو لے کر اپنے ایک جاننے والے ڈاکٹر کے پاس چلا گیا۔۔۔اسے امید تھی کہ جلد ہی داور بھی اس موذی مرض سے جیت کر دکھائے گا

****

مصطفی داور کے ساتھ اپنے ایک دوست کے کلینک میں موجود تھا۔ مصطفی اور اس کی دوستی نوری کینسر ہاسپٹل اسلام آباد میں ہوئی تھیم۔۔

تب مصطفی میجر تھا وہ اپنے ایک دوست کی ماں کو لے کر اس ہسپتال میں گیا تھا۔۔

"ہاں بولو وہاج۔۔ کیا مرض زیادہ تو نہیں بڑھ گیا نا۔۔۔ بچے کی بے وقوفی ہے کہ اس نے بتایا نہیں..." مصطفی کو یہی ڈر کھائے جا رہا تھا کہ کہیں مرد زیادہ نہ بڑھ جائے..

www.novelsclubb.com

وہاج اس کی فائل دیکھنے لگا۔۔۔ اس نے ایک ایک چیز کو باریک بینی سے دیکھا۔۔۔ پھر فائل بند کرتے ان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"نہیں ابھی پہلا سٹیج ہی ہے۔۔ لیکن۔۔"

یہ ایک لیکن ان کی جان نکالنے کے لیے کافی تھا۔۔

"لیکن کیا... کوئی خطرے کی بات ہے کیا؟؟" مصطفی کو ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔اس کے بیٹے کی زندگی کا سوال تھا۔۔

اس وقت وہ کوئی کرنل نہیں تھا۔۔۔وہ ایک باپ تھا جس کی اولاد زندگی اور موت کے بیچ میں کھڑی تھی۔

"پہلا سٹیج تقریبا ختم ہونے کو ہے۔۔مطلب مرض بڑھ رہا ہے۔۔ہمیں اس کی کیموتھراپی شروع کرنی ہو گی۔۔"

مصطفی پریشان ہوا۔۔

"لیکن تم جانتے ہو نا کہ یہ علاج کتنا اذیت ناک ہے..."

وہاج مسکرایا۔۔

"دیکھو جو علاج ہوتا ہے نا... وہ مشکل اور اذیت ناک ہی ہوتا ہے..اور کینسر جیسا مرض ہو تو تکلیف تو برداشت کرنی ہی پڑے گی۔۔۔"

"لیکن کیا ہم ریڈیو تھراپی کے ذریعے نہیں کر سکتے علاج اس کا؟؟_"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اپنے دوست کی ماں کے علاج کے وقت ان کے ساتھ تھا۔۔ان کا ریڈیو تھراپی کے ذریعے ہی علاج کیا گیا تھا۔۔ تبھی اپنے دوست سے پوچھنے لگا۔۔

"نہیں اس کا علاج کیموتھروپی کے ذریعے ہی ہوگا۔۔دو سے تین سیشن ہوں گے ۔۔۔امید ہے کہ تیسرے سیشن تک یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔اور ہاں علاج کے دوران گھبراہٹ ہونا۔۔ چکر آنا، متلی آنا۔۔ بال جھڑنا۔۔۔یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔کیونکہ ان کی جو ادویات ہوتی ہیں۔۔وہ بہت سٹرانگ ہوتی ہیں۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے پھر کل سے پہلا سیشن شروع کرتے ہیں..امید ہے کہ تیسرے سیشن تک یہ مکمل صحت یاب ہو جائے گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہی باتیں کر رہے تھے اس بیچ داور کچھ بھی نہیں بولا۔۔اسے زندگی کی ایک رمک دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اتنا ہی بہت تھا۔۔

"چلو میں چلتا ہوں۔۔مجھے ہاسپٹل جانا ہے۔۔"

مصطفی نے کھڑے ہوتے اس سے مصافحہ کیا۔۔داور بھی کھڑا ہو گیا۔۔۔

"کیوں کیا ہوا؟؟___ خیریت تو ہے وہ؟؟_ءپوچھے بنا نہیں رہ سکا۔۔

"ہاں میر امیر ابیٹا حادثے کا شکار ہو گیا ہے... تو بس اسی وجہ سے.... میں چلتا ہوں کل جو ہے ملاقات ہو گی..."

"بیسٹ اف لک ینگ بوائے۔امید ہے کہ تم بہت جلد صحت یاب ہو جاؤ گے۔۔"

داور مسکرایا۔۔اس نے اپنا سر ہلایا۔۔۔پھر مصطفی کے ساتھ نکلتا چلا گیا۔۔ڈاکٹر واپس اپنی کرسی پر بیٹھتا باقی فائلز دیکھنے لگا۔۔

صائم واپس اکیڈمی جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔دائم کے بنا تو اس کا دن ہی نہیں گزرتا تھا۔۔۔۔

لیکن اسے ایک دن کی چھٹی ہی ملی تھی۔۔۔اسی لیے مجبوراً اسے واپس جانا پڑا۔۔۔۔

دائم کو چھٹیاں مل گئی تھیں۔۔جب تک وہ صحت یاب نہیں ہوتا۔

صائم کے جانے سے دائم بہت اداس ہو گیا۔۔مصطفی دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔۔

حورب اور نین دائم کے پاس بیٹھی تھیں۔۔۔داور بھی جا کر اس کے پاس بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔

"ارے یہ کیا مریضوں کی طرح لیٹے ہو...مجھے تو بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے .... تھوڑا ہلا گلا کیا کرو نا...ہنسو مسکراؤ۔۔۔۔ مذاق کرو۔۔۔"

داور جانتا تھا کہ وہ صائم کے جانے سے دکھ کا ہے۔۔ تبھی تو اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کرنے لگا۔۔وہ خود بیمار تھا۔۔۔لیکن ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا۔۔

وہ اب تک لڑ رہا تھا تو بیچ میں آ کر ہار کیوں مان لیتا۔۔۔اور اب تو اس کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔

"بھائی آپ ہیں نا تو میں خوش ہوں___"۔وہ بوجھل آواز میں بولا۔۔اس کا گلا بیٹھا ہوا تھا۔۔اس کی بات سنتے ہی وہاں موجود تمام نفوس ہنسنے لگے۔۔

"مجھے چھٹی کب ملے گی۔۔مجھے یہاں پر گھٹن ہو رہی ہے۔۔"

وہ مصطفی سے پوچھنے لگا۔۔ مصطفی اس کے پاس آیا۔

"ابھی تو نہیں ڈاکٹر نے بولا ہے ایک ہفتہ یہیں پر رکنا پڑے گا۔اس کے بعد ہی چھٹی ملے گی۔"

وہ اسے بتا رہا تھا جب اس کا موبائل بجا۔۔

"ایک منٹ___"ان سب کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے مصطفی نے کال اٹینڈ کی۔۔۔

"ہاں اظہر بولو۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ چلو ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔ تم کوئی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔ہاں۔۔۔جب تک میں نہ آؤں تم اس جگہ پر مت جانا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔"

کال کٹ کرتے اس نے موبائل اپنی جیب میں ڈالا۔۔

وہ سب لوگ اس کی طرف ہی متوجہ کھڑے تھے۔۔

"ہاں مجھے کسی کام سے جانا ہے تم لوگ خیال رکھنا...دیر سویر ہو سکتی ہے تو سنبھال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لینا..."انہیں کہتا مصطفی وہاں سے نکلتا چلا گیا

نین تھوڑی پریشان ہوئی۔۔وہ اظہر کا نام لے رہا تھا۔۔۔ضرور کوئی خاص بات ہو گی۔۔۔

"چلو بچو تم لوگ بیٹھو...میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔"

نین کمرے سے نکل گئی۔۔حورب اور داور دائم کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔

پہلی بار وہ صائم سے الگ ہوا تھا۔۔۔اس لیے چاہ کر بھی اپنی اداسی ختم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اور وہ جانتا تھا صائم کا بھی یہی حال ہو رہا ہو گا۔۔

www.novelsclubb.com

اظہر نے گھر سے نکلتے ہی مصطفی کو کال ملائی۔۔۔کچھ توقف کے بعد کال اٹھائی گئی۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ سٹیرنگ پر تھا دوسرے ہاتھ سے اس نے موبائل پکڑا ہوا تھا۔۔۔

"ہاں بولو کیا ہوا؟؟_"مصطفی نے اس سے پوچھا۔۔

"مصطفی میری بات غور سے سننا....اس مجرم لڑکے کے ساتھی کا پتہ چل گیا ہے۔۔۔اس نے اپنی لوکیشن بھیجی ہے۔۔۔اس لڑکے کے موبائل پر ۔۔۔۔میں وہیں پر جارہا ہوں۔۔۔۔

تم اپنی ٹیم سے کہو کہ جلد از جلد وہاں پر پہنچے۔۔۔اور اسے گرفتار کر لیں۔۔۔۔۔"

۔اظہر کو اس بندے پر شدید غصہ تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اس کا بیٹا اس سے دور ہو گیا۔۔

کیا لوگ اتنے خود غرض بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔کہ اپنے مطلب کے لیے وہ دوسروں کے بچوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیں۔۔۔

مصطفی اسے سمجھانے لگا۔۔

"دیکھو اظہر یہ کام اتنا آسان نہیں ہے..تم خود مت جاؤ...میں آرہا ہوں....ساتھ میں میں اپنی ٹیم کو بھی بلا لیتا ہوں....ہم لوگ بڑی احتیاط سے اس پر حملہ کرے گے.....ایسے تو وہ پکڑا جائے گا اور تمہاری جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے

۔۔"وہ کچھ بھی سننا نہیں چاہتا تھا.. مصطفی نے بڑی مشکل سے اسے راضی کیا___

"تو جلدی پہنچو____ میں آگے نہیں جا رہا لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں___ وہاں پر آ جاؤ___"اظہر نے کال منقطع کرتے اسے لوکیشن بھیجی۔۔۔۔پھر گاڑی سائیڈ پر لگاتا سٹیرنگ پر سر ٹکا گیا۔۔

وہی جانتا تھا کہ وہ کس تکلیف سے گزر رہا تھا۔۔زوریز اس کا لاڈلا بیٹا تھا۔۔۔۔جس کا آخری دیدار بھی وہ نہیں کر سکا۔۔تکلیف کسی طور بھی کم نہیں ہو رہی تھی

صائم اکیڈمی پہنچ گیا۔۔۔وہ آنا نہیں چاہتا تھا پر زبردستی اسے بھیج دیا گیا۔۔۔وہ بڑی کوشش کر رہا تھا کہ پوری توجہ سے ٹریننگ کرے۔۔۔۔لیکن نہیں ہو پا رہی تھی

۔۔۔

اب تک اسے دو بار سزا مل چکی تھی۔۔۔پھر بھی وہ بے دلی سے کام کر رہا تھا۔۔

"چلو نوجوانوں آپ لوگوں نے لونگ جمپ لگانا ہے...دھیان رہے اس گڈے

کے اندر نہیں گرنا"

افسر نے انہیں ہدایت دی... سب نے باری باری جمپ لگایا صائم کا دھیان ہی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ تھوڑا پیچھے گیا پھر ایک دم سے دوڑ لگائی۔۔۔۔دوڑتے دوڑتے اس کا دھیان بھٹکا، پیر اٹکا اور وہ سیدھا گڈے کے اندر جا گرا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہ کیچڑ سے لت پت ہو گیا۔۔۔آفیسر کڑے تیور لیے انہیں دیکھنے لگا۔۔

"نوجوان یہ کیا طریقہ ہے_____میں صبح سے دیکھ رہا ہوں آپ کا ٹریننگ پر دھیان نہیں ہے_____چلو چل کر 20 چکر لگاؤ___"

دو لڑکوں نے اسے کھینچ کر باہر نکالا۔

"جلدی سے اپنے کپڑے بدلو اور گراؤنڈ کے 20 چکر لگاؤ_____اگر ایک بھی باہر رکے تو پھر ڈبل سزا ملے گی___"

"یس سر___ "وہ سلوٹ کرتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا_____

اگلے پانچ منٹ میں وہ گراؤنڈ میں موجود تھا۔۔وہ چکر لگانے ہی لگا تھا کہ آفیسر اس کے پاس آیا۔۔۔۔

"ایسے نہیں نوجوان____ بہت سیانے سمجھتے ہو اپنے آپ کو____ یہ گن پکڑو اب دوڑو___ "

اس نے پھنے خان بنتے گن پکڑنی چاہی۔۔۔جیسے ہی افیسر اسے پکڑا کر پیچھے ہٹے ۔۔۔

وہ اس کے وزن سے بیٹھتا چلا گیا_"سر یہ تو 10 سے 12 کلو کی ہے____ میں اسے پکڑ کر دوڑوں گا کیسے____ ؟؟؟"

"بیٹا فوج میں آئے ہو کسی چڑیا گھر میں نہیں____ اس لیے کام پر توجہ دو جاؤ___ "

افیسر سختی سے بولے وہ دوڑ لگانے لگا۔۔۔پہلا چکر اس نے بڑے ہی جوش میں لگایا۔۔۔دوسرے چکر پر تھوڑا ہوش آیا۔۔۔اہستہ اہستہ جوش اور ہوش دونوں

ایک کم ہوتے گئے۔۔۔ بڑی مشکل سے دس چکر لگائے

۔اب تو اس کی دوڑ رینگنے والی ہو گئی تھی۔۔

"ہمت کرو نوجوان___ ہمت کرو___ تم ملک کی حفاظت خاک کرو گے تم سے تو دوڑا ہی نہیں جا رہا_____ ارے دشمن نے حملہ کر دیا تو تم تو اپنی پتلون سنبھالتے رہ جاؤ گے___"

آفیسر بلند آواز میں بولے۔۔ باقی لڑکے اس کی حالت کا مزہ لے رہے تھے

۔

"چلو نوجوانوں شروع کرو_"انہوں نے پھر سے باقی لوگوں کی ٹریننگ شروع کروائی۔

"دائم کے بچے خود تو آرام سے بیڈ پر پڑے ہو گے۔۔۔اور یہاں میری حالت پتلی ہو رہی ہے۔۔۔۔ارے اتنی بھاری بندوق پکڑا ڈالی ہے بچوں کو۔۔۔۔ میں تو چھوٹا سا ڈنڈا اٹھا کر بھی نہیں بھاگ سکتا۔۔۔اس سے تو میں گھر پر ہی اچھا تھا۔۔۔۔

یہ دائم نا بڑا ہی میسنا ہے۔۔۔۔کس نے کہا تھا مصطفی کمال کو ڈھونڈنے کے لیے فوج میں پہنچ جا۔۔۔۔

ارے ہم ویسے بھی تو آ سکتے تھے نا۔۔۔مجھے عذاب میں ڈال کر خود مزے کر رہا ہو گا میسنا۔۔"دوڑتے ہوئے بھی اسے جتنی گالیاں آتی تھیں....وہ دائم کو دے رہا تھا...

بڑی ہی مشکل سے اس نے 20 چکر پورے کیے۔۔۔بس جیسے ہی چکر ختم ہوا وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

"لڑکے فوج میں آ گئے ہیں۔۔۔ایسے لگتا ہے اب تو ٹی بی، لکوریا کے مریض ہی فوج میں آئے ہیں۔۔۔ارے ان نوجوانوں میں تو طاقت ہی نہیں ہے۔۔۔۔ایک ہم لوگ تھے دیسی غذائیں کھاتے تھے۔۔۔مکھن کھاتے تھے اور یہ کمبخت برگر پیزے سے جان چھوٹے گی تو صحت بنے گی نا۔۔۔۔"

اسے گرے ہوئے دیکھ آفیسر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔پھر دو لڑکے اس کے

ہاتھوں اور پیروں سے اٹھا کر اسے اس کے کمرے میں لے گئے۔۔

آریان المیر کی باڈی کو لے کر کینیڈا پہنچ گیا____اس وقت وہ اپنے ہیڈ کے سامنے سر جھکا کر کھڑا تھا____اس کے سر اسے کڑے تیوروں سے دیکھ رہے تھے

_____جانتا تھا ان کا فیصلہ کچھ بھی ہو سکتا ہے____لیکن وہ ڈر نہیں رہا تھا

_____المیر نے غلطی کی تھی اس کا بھائی اس سے چھین کر۔۔۔اور اس غلطی کی سزا وہ اسے دے چکا تھا۔۔

Officer you made a mistake by killing a " criminal, we wanted him alive anyway; and because of your mistake ,you are ".suspended

مسٹر جارج نے اپنا فیصلہ سنا دیا وہ خاموشی سے کھڑا رہا..جب تک مسٹر جورج کی

www.novelsclubb.com

بات ختم نہیں ہوتی... وہ اپنی صفائی نہیں دے سکتا تھا... جیسے ہی وہ خاموش ہوئے آریان بولا

"سر میرا نہیں خیال کہ میں نے کوئی غلطی کی ہے۔۔۔ایک مجرم جو کئی جانے ضائع کر چکا ہے۔

۔کسی دوسرے کو قتل کر کے اس کا چہرہ لے کر کسی کے گھر میں رہ رہا ہو۔۔۔اس شخص کے بیٹے پر قاتلانہ حملہ کرے۔۔۔ایئرپورٹ سے بھاگنے کی کوشش کرے۔۔۔۔ایسے میں اسے پھولوں کے ہار پہنا کر ہم لوگ نہیں لا سکتے تھے۔۔۔ آپ میری ٹیم سے پوچھ سکتے ہیں۔۔۔ہم نے اسے پکڑنے کی پوری کوشش کی تھی ۔۔جب وہ نہیں پکڑا گیا تب ہی مجھے اسے شوٹ کرنا پڑا۔۔۔۔لیکن مجھے اپ کا فیصلہ منظور ہے"

۔اس نے اپنی کیپ اور بیلٹ اتار کر ٹیبل پر رکھ دیا۔۔اس کے بیجز بھی اتار لیے گئے۔

ءویسے بھی اس نوکری نے اسے کچھ خاص دیا نہیں تھا۔۔۔پہلے وہ اپنے شوق سے یہ کام کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن اب وہ اکتا چکا تھا۔۔۔زوریز کے جانے کے بعد اب وہ یہ کام بالکل بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مسٹر جارج کچھ نہیں بولے۔۔۔

وہ انہیں سلیوٹ کرتا آفس سے نکل گیا۔۔۔

اب وہ پاکستان واپس جا رہا تھا اپنی حورب کے پاس۔۔۔وہ اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا تھا۔

اپنے اپارٹمنٹ پہنچ کر اس نے سامان پیک کیا۔۔اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔وال پیپر پر حورب کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں بہت خوش تھے یہ سیلفی انہوں نے تب لی تھی جب آریان نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے اسکے چہرے پر انگلیاں پھیریں۔۔پھر کچھ سوچتے اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کال ملائی۔۔۔

وہ جانتا تھا حورب کا نمبر آج بھی نہیں بدلا ہو گا کافی دیر بیل جاتی رہی۔۔ لیکن دوسری طرف سے جواب موصول نہیں ہوا۔۔۔اس نے گھور کر موبائل کو دیکھا ۔۔

"کتنی مغرور ہو تم۔۔۔ جانتا ہو موبائل تمہارے پاس ہے۔۔ پھر بھی کال نہیں اٹھا رہی۔۔"

کچھ سوچتے اس نے دوبارہ کال ملائی۔۔۔اس بار کال اٹینڈ کر لی گئی۔۔۔

"ہاں بولو کیا کام ہے۔۔۔؟؟ میں بزی ہوں___"اس نے کال اٹینڈ کرتے ہی اپنی بے تکی باتیں شروع کر دیں۔

آریان سنجیدہ ہوا۔

"ویسے مسلمان ہونے کے ناطے بندے کو سلام میں پہل کرنی چاہیے۔۔ یا دوسرے کو موقع دینا چاہیے۔۔ کہ وہ اپ پر سلامتی بھیج سکے۔۔ لیکن لگتا ہے تم تو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھ پر لعنت بھیجنا بھی گوارا نہیں کرتی۔۔"

اسے حورب کا رویہ بالکل بھی پسند نہیں آیا۔۔۔اس وقت وہ خود پریشان تھا

۔۔۔دکھی تھا۔۔ایسے میں حورب کا اسے اگنور کرنا اچھا نہیں لگا۔۔

"سوری آریان"۔۔حورب کو پشیمانی ہوئی وہ اس سے معذرت کر گئی۔

"کیا تم پرانی باتیں بھول نہیں سکتی۔۔۔۔کیا ہم پھر سے پہلے کی طرح نہیں رہ

سکتے۔۔۔"

وہ کھوئے کھوئے سے لہجے میں بولا۔۔۔حورب جانتی تھی اس وقت وہ بہت اکیلا

محسوس کر رہا ہو گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس بندے کو پتہ چلے کہ وہ اپنے بھائی کے قاتل کے ساتھ رہ رہا تھا۔اس کی حالت

بھلا کیسے ہو سکتی ہے

"کیا تم میرے ساتھ رہنا چاہو گے___؟"

اس کے سوال پر حورب نے سوال داغا۔۔

"تمام عمر رہنا چاہوں گا۔۔"آریان نے جھٹ سے جواب دیا۔۔حورب مسکرائی ۔۔۔اس کے اظہار پر وہ اندر تک سرشار ہو گئی۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔۔میں تمہارا انتظار کروں گی۔۔رکھتی ہوں۔۔"وہ کال کٹ کرنے لگی جب آریان بولا۔۔

"آئی لو یو۔۔"حورب نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ مسکراتے ہوئے کال کٹ گئی ۔۔۔

آریان کافی دیر موبائل کو دیکھتا رہا۔۔پھر بیگ بند کر کے وہ اپنے اپارٹمنٹ سے نکل گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب اسے واپس لوٹنا تھا۔۔اپنے ماں باپ کے لیے۔۔۔حورب کے لیے اپنی زندگی کے لیے۔۔

مصطفی میجر ولید کے ساتھ اظہر کے بتائی ہوئی لوکیشن پر پہنچا۔۔۔اظہر بڑی بے

صبری سے ان لوگوں کا انتظار کر رہا تھا

۔۔

انہیں دیکھتے ہی وہ سیدھا ہوا۔۔۔

"ہاں کہاں پر ہے وہ؟؟_"اس وقت بڑی سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔اظہر نے وہ لوکیشن مصطفی کو دکھائی۔۔

"ارے یہ تو یہاں سے پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر جگہ ہے۔۔۔لیکن وہ تو سنسان علاقہ ہے۔۔۔پر چلو ٹھیک ہے۔۔۔چلتے ہیں۔۔"

اس نے اپنی ٹیم کو الرٹ رہنے کا کہہ دیا سب الگ الگ ہوتے اس جگہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

استاد جی کتنا خطرناک تھا یہ تو نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔۔ کبھی تو چھری کے نیچے آئے گی ۔۔۔استاد جی نے اپنی شامت خود ہی بلالی تھی۔۔۔

تیز بننے کے چکر میں وہ غلطی کر گیا تھا۔۔۔مصطفی کی ٹیم اس جگہ پر پہنچ چکی تھی

۔۔۔

انہوں نے اس جگہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔۔۔اظہر کو وہ لوگ اپنے

ساتھ نہیں لائے۔۔۔

کچھ بھی ہو سکتا تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ اظہر ان کی کمزوری بنے۔۔۔

میجر ولید نے ٹانگ مار کر دروازہ کھولا

۔۔استاد جی بڑے ہی آرام سے صوفے پر لیٹے تھے۔۔۔

اچانک دروازہ کھلنے پر سیدھے ہوئے۔۔۔اپنے سامنے ان لوگوں کو دیکھ کر وہ

بھاگنے لگے۔۔۔

"رک جاؤ استاد جی۔۔۔اب تمہاری شامت آگئی ہے۔

ویسے اپنی عمر دیکھو اور اپنے کام دیکھو۔۔اس عمر میں لوگ اللہ اللہ کرتے

ہیں۔۔۔اور تم ایسے کام کر رہے ہو۔۔۔"

"ہاں کر رہا ہوں۔۔۔" وہ بڑی ہی سفاکی سے بولا۔۔۔

"مجھے امید نہیں تھی ویسے تم سے۔۔۔ لیکن کوئی بات نہیں اب جو چار پانچ سال رہ گئے ہیں۔۔۔ وہ تکلیف دہ زندگی ہمارے ساتھ گزارنا۔۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔" وہ مصطفی کی بات ٹوک گیا

"تم کیا سمجھتے ہو مصطفی کمال۔۔ میں کوئی عام سا بندہ ہوں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ مجھے جانتے ہو نا میں کون ہوں؟؟_ نسیم کا بھائی بشیر۔۔"

"تمہاری بیوی کو دل و جان سے چاہتا تھا۔۔ اسے ہر طرح سے حاصل کرنے کی کوشش بھی میں نے۔۔۔ لیکن وہ تارا۔۔۔ وہ نکل گئی سالی۔۔۔"

بس اتنا سننا تھا کہ مصطفی کا ہاتھ اٹھا وہ اس کے سینے میں گولیاں داغ گیا۔۔۔ استاد جی وہیں پر ڈھیر ہو گیا۔۔۔

"سر یہ کیا کیا آپ نے؟؟_" میجر ولید مصطفی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"جو غیرت مند مرد ہوتے ہیں وہ اپنی عورتوں کا ذکر باہر نہیں کرتے۔۔۔ اور نہ

ہی کسی اور کو حق دیتے ہیں۔۔۔کہ ان کی عورتوں کا ذکر کرے۔۔۔

اگر میں آج اسے چھوڑ دیتا۔۔۔تو یہ جانے کتنے لوگوں کو یہ بات سناتا۔۔

اور میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی

کہ میری بیوی کا ذکر کسی اور مرد کے سامنے لیا جائے۔۔۔

اسے اٹھاؤ اور کہہ دینا مقابلے میں مارا گیا"

میجر ولید سے کہتا وہ نکلتا چلا گیا۔۔۔میجر ولید نے اپنے ساتھیوں کو آرڈر دیا۔۔۔

استاد جی کی باڈی لے کر وہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔بعض اوقات انسان دوسروں کے

غلطیوں سے نہیں سیکھتا۔بشیر کی بہن نے کتنی غلطیاں کیں۔۔۔لیکن وہ نسیم کی

غلطی سے کچھ نہیں سیکھا۔۔۔

بلکہ دو نمبر کام شروع کر دیا اور اپنی زندگی سے ہار گیا۔۔

ایک مہینہ بعد۔۔

دائم اب مکمل صحت یاب ہو گیا تھا۔۔

اس نے فوج میں جانے سے انکار کر دیا۔۔۔۔

تب صائم نے کال کر کے اسے جو باتیں سنائیں کہ دائم اپنے کانوں کو ہاتھ لگا گیا

فلیش بیک 💥💥

"ہاں بڑے کب آ رہے ہو تم؟؟___ تم ٹھیک ہو گئے ہو نا؟؟_____یار جلدی آ جا

۔۔۔یہاں پر کرنل مصطفی نے میری زندگی حرام کر دی ہے۔۔"

اتوار کی رات تھی جب صائم نے گھر کال کی تھی۔۔۔وہ مصطفی کمال کے فون سے

اسی کی شکایت لگا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں اب کیا کیا ڈیڈ نے؟؟_" پھل کھاتے وہ متجسس ہو کر پوچھنے لگا۔۔

"ارے کیا بتاؤں۔۔ہم لوگ باہر نہاری کھانے گئے تھے۔۔۔اور ہمارے۔۔۔۔

میرا مطلب ہے تمہارے جلاد ڈیڈ نے پکڑ لیا۔۔۔۔

یار پھر جو تشریف لال کی ہے نا مت پوچھو

۔۔۔دو دن تک سیدھا سو نہیں سکا۔۔۔اوپر سے عجیب و غریب جنگلی

ایکسر سائز۔۔۔۔ کبھی کچھ تو۔۔۔ کبھی کچھ۔۔۔

تم جلدی آجاؤ یار

۔۔۔میں تنگ آگیا ہوں۔۔۔"

دائم ہنسنے لگا۔۔۔اس کی شکایتیں سن کر دائم کو بڑا مزہ آرہا تھا۔۔

"نہیں یار میں نہیں آرہا۔۔۔۔بھائی کا علاج چل رہا ہے۔۔۔اور ویسے بھی میں فوڈ

سائنس میں جارہا ہوں۔۔۔۔تم فوج میں جاؤ۔۔۔موجیں کرو۔۔۔"

بس یہ سننا تھا کہ صائم کو غصہ آگیا۔۔

"ذلیل۔۔۔بد تمیز لنگور کہیں کے۔۔اللہ کرے تم سیب کھاؤ اور تمہیں قبض ہو

جائے۔۔۔۔تم دودھ پیو اور تمہارا پیٹ پھول جائے۔۔۔۔تم رات کو سوؤ اور

تمہارے اوپر چھپکلی گر جائے۔۔۔۔۔تم واش روم میں نہانے جاؤ اور تمہارا ہاتھ کمر

تک نہ پہنچے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم شیمپو لگاؤ اور پانی چلا جائے۔۔۔ذلیل انسان میں یہاں پر مر رہا ہوں۔۔۔اور تم آ نہیں رہے ہو۔۔۔۔بس پتہ چل گیا ہے بے وفائی کر دی تم نے۔۔۔"

صائم تو غصے سے پھٹ پڑا۔۔۔ایک دو مصطفی نے اس کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔۔۔اوپر سے دائم نے بھی جانے سے انکار کر دیا یہی چیز اسے غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

"جو مرضی کہو میں اب واپس نہیں آؤں گا۔۔۔۔میں تو نئے ناولز خرید کر لایا ہوں۔۔۔وہی پڑھوں گا۔۔۔اور ہاں اپنا خیال رکھنا۔۔۔"

وہ جانتا تھا کہ صائم ابھی سے اور باتیں سنائے گا تبھی کال کٹ کر گیا۔۔۔

حال۔۔

داور کا دوسرا سیشن ہونے والا تھا۔۔۔دوائیوں کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے تھے۔۔۔۔باقی جو تھوڑے بہت بچے تھے وہ اس نے خود ہی صاف کروا دیے۔۔۔

اب خالی میدان تھا جو سورج کی روشنی پڑتے ہی سونے کی طرح چمکنے لگ جاتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسی کے دیکھا دیکھی دائم نے بھی اپنی ٹنڈ کروالی۔۔۔

داور بہت کمزور ہو گیا تھا۔۔۔وہ بستر سے ہی لگ گیا تھا۔۔۔اکثر بیٹھے بیٹھے اسے سردی لگتی تھی۔۔۔اس کا جسم کانپنے لگتا تھا۔۔۔ کبھی عجیب سا درد ہونے لگتا تھا ۔۔۔دائم اب اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔۔۔

داور بیڈ پر لیٹا تھا۔۔۔دائم اسے موبائل سے کہانی سنا رہا تھا۔

(وہ ہیزل بلوائز والا لڑکا۔۔۔ جس کے ہنسنے سے گال پر ایک گہرا ڈمپل پڑ جاتا تھا۔۔۔اس کے گلابی ہونٹ تھے۔۔وہ بہت زیادہ مغرور تھا۔۔۔غصے سے چلتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

سامنے ہی بیڈ پر اس وجود کو لیٹے دیکھ اسے غصہ آ گیا۔۔

وہ تن فن کرتا اس تک پہنچا۔۔

۔۔اس کے بازو سے پکڑ کر کھینچ کر اسے کھڑا کیا۔۔

۔وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔

اس نے غصے سے اس کے بالوں کو دبوچا۔۔اس کی پوری زلفیں اس کی گرفت میں جاتے ہی وہ ہوش میں آئی۔۔درد سے کراہ کر رہ گئی۔۔

"تم میرے بیڈ پر کیا کر رہی تھی؟_"وہ اسکے غصے سے پوچھنے پر وہ کانپنے لگی۔۔۔ جیسے اسے برف کی سل پر کھڑا کر دیا گیا ہو۔

"جواب دو۔"وہ زوردار آواز میں دھاڑا خوف سے اس کی آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا۔۔۔جب کوئی جواب نہ ملا تو ایک تھپڑ اس کے گال پر مارا۔۔۔

"تمہاری اتنی اوقات ہے کہ تم میر خاقان کے بستر کی زینت بنو۔۔۔ارے تم جیسی تو میرے تلوے چھاٹتی ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے مایوسی سے نم آنکھیں لیے سامنے کھڑے اپنے مجاز خدا کو دیکھا۔۔۔جسے 200لوگوں کی گواہی میں اس کا نام دیا گیا تھا۔۔۔آج وہ اسے بازاری عورتوں سے ملا رہا تھا

"ایسے مت کریں میر خاقان میں بیوی ہوں۔آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ

نہیں ہو گا۔۔"

وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔۔۔میر خاقان استزائیہ مسکرایا۔۔

۔پھر اسے پکڑ کر باتھ روم میں لے گیا اس نے شاور آن کر دیا۔۔۔

"تمہاری یہ سزا ہے کہ تم ساری رات شاور کے نیچے کھڑی رہو گی۔۔۔اگر تھوڑا بھی ادھر ادھر ہلی نا تو میں تمہارا حشر کر دوں گا۔۔۔"

اسے وہیں پر چھوڑتا وہ بڑے مزے سے بستر پر جا کر سو گیا۔۔۔جنوری کی سردی میں شاور کے نیچے کھڑی کانپتی رہی اور وہیں پر گر گئی۔۔۔)

پڑھتے پڑھتے دائم تو رونا شروع ہو گیا۔۔۔جب کہ داور نے شدید غصے سے اسے دیکھا

"یہ کیا تھا۔۔۔؟؟___"

دائم نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

۔

"ناول تھا بھائی۔۔"موبائل ایک سائیڈ پر رکھتا اسے بتانے لگا

"یہ ناول تھا۔۔____ کیا ہو گیا ہے اج کل کے لکھاریوں کو_____ نہیں ایسا کہاں پر ہوتا ہے؟؟____ تم جانتے ہو جب میں حیدر آباد میں رہتا تھا...ایک بندے کی زبردستی شادی ہوئی تھی...جوش میں آتے اس نے بیوی سے کہہ دیا میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا....

پر جانتے ہو پھر کیا ہوا؟؟____ اس کی بیوی نے گملہ اٹھا کر اس کے سر میں مار دیا ...دو مہینے کوما میں رہا وہ۔"

نازک سی بیویاں کہاں پر ملتی ہیں؟.____ اور ایسے ظالم جلاد شوہر؟____ ہمارے باپ کو دیکھا۔۔۔۔کیا کبھی ہماری ماں پر ہاتھ اٹھایا؟؟____ خبردار اگر آئندہ ایسی کہانیاں پڑھی تو...."

"لیکن بھائی یہ تو صرف کہانی ہے نا.."دائم نے کہنا چاہا...

"ہاں کہانیاں ہیں۔۔۔لیکن کہانیوں سے ہی ذہن سازی ہوتی ہے۔۔۔۔مجھے بتاؤ

ایسی معصوم اور تابعدار لڑکیوں کہاں پر ملتی ہیں۔۔۔۔۔ارے یہاں پر تھوڑی سی بات ہو جائے تو بیویاں کھانا تک نہیں پوچھتیں۔۔۔ کپڑے تک خود استری کرنے پڑتے ہیں۔۔۔۔اور یہ جناب شاور کے نیچے کھڑا کر کے سو گئے ہیں۔۔۔۔ مطلب عجیب۔۔۔"

"چلیں بھائی چھوڑیں۔"

دائم جان چھڑانے والی بات کی۔۔۔ جانتا تھا کہ داور اب شروع ہو جائے گا۔۔۔

"جاؤ یہاں سے مجھے تھوڑی دیر کے لیے سونا ہے۔۔۔"داور شدید غصے سے بولا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

دائم کمرے سے نکل گیا۔۔۔داور نے دراز کھولا۔۔۔اپنی مطلوبہ چیز نکالے پھر پڑھنے لگا..

"فارس بھائی، یہ جل گئی۔" صداقت نے شرٹ سامنے کی۔ شرمندگی سے سر بھی جھکایا۔

زمر نے چونک کر شرٹ کو دیکھا،اس کی تیوری چڑھی، پھر ذرا تھمی، فوراً سے فارس کو دیکھا۔(یہ ابھی صداقت کو ڈانٹے تو سہی! میں اس کو....)

"وہ بلیک والی پریس کر دو پھر۔" فارس نے بس ایک نظر اس شرٹ کو دیکھا،اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔زمر کے لب ذرا کھل گئے۔قدرے تعجب سے اس نے فارس کو جاتے دیکھا۔

"اس نے کچھ بھی نہیں کہا؟"

صداقت نے بہت تسلی آمیز انداز میں ہاتھ جھاڑے۔"پچھلے ہفتے بھی ایک جلائی تھی،،تب بھی کچھ نہیں کہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

زمر کھول کر اس کی طرف مڑی۔اگلے دس منٹ تک صداقت نے سر جھکا کر اس کی صلواتیں سنیں جن میں مسلسل "صداقت آپ کا دھیان کہاں ہوتا ہے؟آپ یہ اور آپ وہ" کی تکرار تھی۔

اور اوپر چڑھتے فارس نے سر جھٹکا تھا۔(ملازم آپ ہے،اور شوہر تم ہے؟یہ عورت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبھی نہیں سیدھی ہو گی!)

اس سین کو پڑھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔ہاں یہ سچ تھا کہ وہ بھی کہانیاں پڑھنے کا عادی ہو گیا تھا۔۔۔

لیکن ایسی کہانیاں جس میں ہر رشتے کو عزت دی جائے۔ایک مقام دیا جائے۔۔۔

اسے اس کے مقام سے گرایا نہ جائے۔

مصطفی پھر سے اپنی ٹیم کے ساتھ موجود تھا۔۔۔آج انہوں نے تمام نوجوانوں کو الگ ٹریننگ دینی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"جی تو نوجوانوں آج اپ لوگوں نے ان پائپوں میں سے گزرنا ہے____"

ان باریک سے پائپوں کو دیکھ کر کچھ لوگوں کا تو تراہ ہی نکل گیا

صائم کو بھی بے ساختہ جھرجھری آئی۔۔

"چلو جلدی جلدی شروع ہو جاؤ۔۔۔"ڈرتے ڈرتے وہ ایک ایک کر کے اندر

جانے لگے۔

"چلو نوجوان اب تمہاری باری ہے۔۔۔"مصطفی بے حد سنجیدگی سے اسے مخاطب کرتے بولا۔۔

"سر مجھے فوبیا ہے میں اندر نہیں جا سکتا۔۔"وائم نے بہانہ بنایا۔۔

"کس چیز سے فوبیا ہے تمہیں؟؟؟_"مصطفی بڑی دلچسپی سے پوچھنے لگا۔۔جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے

۔۔۔پچھلے ایک مہینے سے دونوں باپ بیٹے کی نوک جھوک جا رہی تھی۔۔۔

دیکھنے والے یہی سمجھتے تھے کہ مصطفی سخت گیر آفیسر ہے۔۔۔اور وہ صائم پر سختی کر رہا ہے۔

۔۔لیکن حقیقتا ایسا کچھ نہیں تھا صائم جان بوجھ کر مصطفی کی ناک میں دم کیے ہوئے تھا

۔۔

"سر یہ تنگ سا پائپ ہے میرا تو سانس رک جائے گا.... سر اللہ کا واسطہ ہے مجھے اندر مت بھیجیں... میں قلع بازیاں لگانے کو تیار ہوں۔۔۔۔کچھ اور کروا لیں۔۔۔۔لیکن اندر نہ بھیجیں۔۔۔"

اس نے مسکین سے شکل بناتے منت ترلے کرنے شروع کر دیے۔۔

"تو ٹھیک ہے آؤ تمہارا فوبیا ختم کرتے ہیں۔۔" مصطفی کے ذہن میں ایک ترکیب آئی..

صائم بھی خوش ہوا۔۔۔وہ اسے لے کر دوسری جگہ پر چلا گیا۔۔۔

وہ کافی اونچی عمارت تھی۔۔۔

"چلو آجاؤ۔۔" وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکے تھے.. صائم تو وہ نظارہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔۔

"کرنل صاحب آپ کتنے اچھے ہیں نا.. مجھے خوش کرنے کے لیے آپ نے اتنی تکلیف کی___دل کرتا ہے آپ کو گلے لگالوں۔۔آئی لو یو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم پھر سے شروع ہو گیا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے نوجوان... چلو یہ جو رسی نظر آ رہی ہے نا... اسے پکڑو اور کود جاؤ... وہ جو خوش ہو رہا تھا... مصطفی کی بات سن کر اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی...

"نہیں نہیں سر____ یہ نہ کریں پلیز___ "مصطفی نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔ سیفٹی بیلٹ باندھتے اسے دھکا دے دیا۔۔

"کرنل اللہ کرے تمہارے دانت ٹوٹ جائیں۔۔۔۔ جلاد کہیں کے۔۔۔ مار ڈالا ۔۔۔۔۔ماما_____ "گرتے ہوئے اس نے مصطفی کو کافی باتیں سنائیں_____

بس پھر منزل تک پہنچتے پہنچتے سب نے اس کی چیخیں سنی تھیں۔۔۔

مصطفی بہت خوش ہوا۔۔۔ کافی دنوں سے صائم اسے تنگ کیے ہوئے تھا۔۔۔ اور اب بدلہ لینے کا وقت آ گیا تھا۔۔

"بیٹا اب میں نے تمہاری یہ کتے والی پونچھ سیدھی نہ کی نا تو میرا نام بھی کرنل مصطفی

کمال نہیں۔۔۔"وہ نیچے پہنچ چکا تھا....

مصطفی بھی وہاں سے ہٹ گیا۔۔اب صائم بدلہ لیتا تھا۔۔یا مصطفی اسے سیدھا کرتا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔

****

داور کا علاج مکمل ہو گیا اب وہ مکمل صحت یاب ہو چکا تھا۔۔دونوں بھائی اپنی پڑھائی شروع کر چکے تھے۔۔

دائم فوڈ سائنس کر رہا تھا جبکہ داور فارمیسی کی پڑھائی کر رہا تھا۔۔

آج بھی وہ تھک ہار کر ہی گھر واپس آئے۔۔ گرمیاں شروع ہو چکی تھیں۔ سورج تو اگلا پچھلا تمام حساب برابر کر رہا تھا۔

"افف۔۔۔آج تو مر گیا میں۔۔کوئی پانی ہی پوچھ لو ظالمو۔۔"دائم صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھا۔۔اسکی آواز کافی اونچی تھی۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں

اسکے سامنے پانی کا گلاس کیا گیا۔

"بہت بہت شکریہ۔۔" سیدھے ہوتے اس نے بنا دیکھے گلاس پکڑنا چاہا۔ تبھی پانی اسکے اوپر الٹ دیا گیا۔ وہ جو پسینے سے شرابور ہو رہا تھا پانی گرنے سے بھیگ گیا۔۔

"افففف اللہ۔۔۔ یہ کیا مذاقققق۔۔۔" باقی الفاظ سامنے کھڑے صائم کو دیکھ کر منہ میں ہی رہ گئے۔۔

"صائم میری جان۔۔ میرے لالے۔۔ جگر کے ٹکڑے۔۔۔ تو کب آیا۔۔" دائم نے خوش ہوتے اسے گلے لگانا چاہا جب صائم س

نے اسے صوفے پر دھکا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"بس کر وڈرامے باز۔۔ میں وہاں پچھلے نو ماہ سے اس ظالم کرنل کو برداشت کر رہا ہوں۔ اور تم یہاں موجیں کر رہے تھے۔۔"

صائم تو اس پر چڑھ گیا دائم کو لگا اس کے وزن سے وہ دب جائے گا۔۔ صائم ابھی غصہ تھا۔۔ تبھی تو اس نے پچھلے چند مہینوں میں ایک بار بھی دائم سے بات نہیں کی

۔۔

"داور بھیا پلیز اس سانڈ کو میرے اوپر سے اٹھائیں۔۔صامی اٹھ جانا۔۔دیکھ میرا دل بند ہو رہا ہے۔۔"دائم نے زور زور سے سانس لیتے کہا۔۔صائم جھٹ سے پیچھے ہٹتا اسے دیکھنے لگا۔۔

"بڑے۔۔دامی تم ٹھیک ہو نا۔۔بولو۔۔تم ٹھیک ہو نا۔۔سوری۔۔۔"صائم کو سچ میں لگا اسکی طبعیت خراب ہے تبھی اس سے معافی مانگنے لگا۔۔۔دائم کافی دیر اسے دیکھنا رہا پھر جب اسے ایموشنل ہوتے دیکھا تو زور زور سے ہنسنے لگا۔۔

"ہاہاہا۔۔ہاہاہاہاہا۔۔صامی یار تم سچ میں جھلے ہو۔۔بلکہ وہ تم کیا کہتے ہو۔۔ہاں کملے لولے ہو تم۔۔"دائم نے اٹھتے ہی اپنا ڈرامہ ختم کیا۔۔۔صائم نے اس کا بازو مروڑتے پیٹھ کے پیچھے لگایا۔وہ تو کراہ کر گیا۔۔۔

"آہ۔۔یار صامی معاف کر دے میں تمہارا بڑا بھائی ہوں۔۔"دائم نے دہائی دی ۔۔نین بھی شور سن کر باہر آئی۔۔سامنے داور ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔۔جبکہ صائم

دائم کی پیٹھ پر چڑھا ہوا تھا۔۔دائم اسکی منتیں کر رہا تھا۔

"یار سب تماشہ دیکھ رہے ہو۔۔کوئی مدد ہی کر دو میری۔"وہ نین کو دیکھتے بولا

۔۔۔نین نے پیش قدمی نہیں کی۔۔وہ جانتی تھی صائم کا جب تک دل نہیں

بھرے گا وہ بس نہیں کرے گا۔۔

اس سے پہلے کہ صائم دائم کا کچومر بنا دیتا۔۔۔کسی نے پیچھے سے آکر اسے پکڑا۔۔۔

اور صرف پکڑنے پر ہی بس نہیں کیا۔۔اسے کھینچ کر دائم کی کمر سے اتارا۔

"کیوں کسی چمگادڑ کی اولاد_____واپس آتے ہی پھر سے شروع ہو گئے

.... تمہیں تو چڑیا گھر میں چھوڑنا چاہیے تھا...میری ہی غلطی ہے کہ تمہیں فوج

میں رہنے دیا۔۔۔"

مصطفی کڑے تیور لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس نے منہ بناتے مصطفی کو دیکھا۔۔۔پھر جا کر نین کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ تو جلتے ہیں ظالم کرنل صاحب۔۔۔اوسوری ریٹائرڈ کرنل صاحب۔۔۔شکر

ہے آپ ریٹائر ہو گئے۔۔۔ورنہ مجھے تو لگا تھا آپ میرے اوپر مسلط رہیں گے۔۔۔

"

ٹریننگ کے دوران جو مصطفی نے صائم کی حالت کی تھی وہی جانتا تھا۔۔اب مصطفی ریٹائر ہو گیا تھا اور صائم اسی بات کو لے کر اسے چڑا رہا تھا۔۔۔۔

مصطفی کو غصہ آیا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ صائم تک پہنچتا نین بیچ میں آ گئی۔۔۔

"بس کر دیں کرنل صاحب۔۔۔۔کیوں بچے کی جان لینے پہ تلے ہیں۔۔۔ایک تو تھک ہار کر چھٹی پر واپس آیا ہے۔۔۔اور یہاں پر بھی آپ کا غصہ ختم نہیں ہو رہا۔۔۔بس کریں۔۔۔"

"چلو آؤ میرے بیٹے میں آج اپنے ہاتھوں سے بریانی بنا کر کھلاؤں گی اپنے بیٹے کو

۔۔"

صائم نے وہاں موجود تمام لوگوں کو چڑایا پھر نین کے ساتھ کچن میں چلا گیا۔۔۔

"میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے دیکھو میں بھی تو پڑھائی کر کے واپس آیا ہوں...

www.novelsclubb.com

کسی نے ایک گلاس پانی کا نہیں پوچھا۔۔۔اوپر سے مفت میں نہلا دیا۔۔"

وہ اپنے گیلے یونیفارم کو دیکھتے بولا۔۔۔

"چل یار آجاؤ۔۔۔ہم اپنے روم میں چلتے ہیں۔۔۔چل کر کچھ سنیکس کھاتے ہیں ۔۔"داور اسے لے کر کمرے میں چلا گیا۔۔وہ جانتا تھا کہ صائم بھی تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جائے گا۔۔

لیکن جب تک اس کی ناراضگی ختم نہیں ہوتی۔۔۔اس کو چھیڑنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔دونوں بھائی اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

مصطفی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ریٹائرمنٹ کے بعد اسے کتابیں پڑھنے کا شوق چڑھ گیا تھا۔۔وہ کچھ نہیں کتابیں لایا تھا۔۔۔جنہیں اب وہ اپنی الماری میں رکھنے والا تھا۔۔۔

شام کو کھانے پر سب لوگ جمع تھے۔۔۔مصطفی نے اظہر اور اس کے گھر والوں کو

بھی آج اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی تھی۔۔۔

زوریز کے جانے کے بعد واحبہ تو ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔۔اظہر بھی خاموش سا ہو گیا تھا۔۔

آریان نے اظہر کا کام سنبھال لیا تھا۔۔۔وہ تمام جمیلوں کو چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

"لو جناب مزے کی بریانی تیار ہے۔" نین نے ڈائننگ ٹیبل پر بریانی لا کر رکھ دی ۔۔۔

حورب سب کو بریانی سرو کرنے لگی۔۔

آریان معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔آج وہ کسی مقصد سے ان کے پورشن میں آئے تھے۔۔اٹھ مہینے گزر چکے تھے۔۔۔آریان نے اپنی پسندیدگی کے بارے میں اپنے گھر والوں کو بتا دیا۔۔

اظہر خوش تھا حورب اس کی بہن کی بیٹی تھی۔حبہ کی بہت خواہش تھی کہ وہ اظہر کی بہو بنے۔۔ایک بیٹا نہ سی دوسرا تو اس کی خواہش پوری کر رہا تھا نا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حورب اپنی ہی سوچوں میں پلیٹ میں بریانی ڈالے جا رہی تھی۔۔صائم آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔جو کافی ساری بوٹیاں پلیٹ میں ڈال چکی تھی۔۔ لیکن اس کا دھیان نہیں تھا۔۔

"آپی دیکھیں نا۔۔کیا ساری بوٹیاں آپ نے آریان بھائی کو دے دینی ہیں۔۔ارے ہم انسان نہیں ہیں۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔"

آریان کی پلیٹ میں اتنی ساری بوٹیاں دیکھ صائم تو تپ گیا۔۔حورب ہوش میں آئی ۔۔

"اوہ یہ تو میں تمہارے لیے ڈال رہی تھی نا۔۔آریان کے لیے کیوں اتنی بوٹیاں ڈالوں گی۔۔"

اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے اس نے وہ پلیٹ صائم کے آگے سرکا دی۔۔

اس سے پہلے کہ صائم اس کا بھانڈا پھوڑ دیتا۔۔آریان بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو قابو کرنے میں کامیاب ہوا۔۔

"آپی میرا کھانا تیار کیا آپ نے۔؟؟___"۔۔دائم حورب سے پوچھنے لگا..

"ہاں ہاں تمہارا بھی کھانا تیار ہو گیا ہے۔۔۔گلشن لے کر آ رہی ہے۔۔"

ملازمہ دائم کا کھانا لے کر آ گئی۔۔۔اس نے پکڑ کر دائم کے آگے رکھا۔۔دائم نے پرجوش ہو کر ڈھکن اٹھایا۔۔اور ابلی ہوئی سبزیاں دیکھ اس کا دل کھٹا ہو گیا۔۔۔

"یہ کیا بڑے تم یہ جنگلیوں جیسا کھانا کیوں کھا رہے ہو؟؟____تھوڑی مرغن غذا کھاؤ.. کوئی طاقت آئے گی۔۔یہ کیا ابلی ہوئی سبزیاں اور۔۔وہ بھی ساری سبز ۔۔۔۔"

صائم اس کا مذاق اڑانے لگا۔۔

"تم کیا سمجھو۔۔ہمیں اپنی نیوٹریشن کا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔اچھی غذا کھائیں گے تو ہمارے جسم کو طاقت ملے گی۔۔ایسی گھی تیز مرچ اور تیز نمک والی اگر چیزیں ہم کھاتے رہیں گے۔۔تو ہمارا جسم کمزور ہو جائے گا۔۔"

جب سے وہ فوڈ سائنس میں گیا تھا۔۔نیوٹریشن پر کافی دھیان دے رہا تھا۔۔اسی

www.novelsclubb.com

وجہ سے تو اس نے اپنا کھانا الگ سے بنوانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"خیر تم ہی کھاؤ میں تو نہیں کھا سکتا۔۔آپی ایسا کریں کوئی چار پانچ اور بوٹیاں ڈھونڈ کے دیں مجھے۔۔بلکہ میرے لیے تو چکن کڑاہی بنوا دیں۔۔مجھے تو دل کھول کر چکن کھانا ہے۔۔"

وہ حورب کے کان میں بولا۔۔۔حورب نے اس کے کندھے پر چماٹ ماری۔۔

"چپ کر کتنا کھائے گا۔۔چھوٹا سا پیٹ ہے کیا سارے جہان کھائے گا۔۔"

صائم منہ بنا تا بریانی کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔جب سب لوگ خاموش ہوئے تب اظہر بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"مصطفی میں سوچ رہا تھا اب ہمیں آگے کے بارے میں سوچنا چاہیے___"

مصطفی کے ہاتھ تھمے۔۔وہ اظہر کو دیکھنے لگا۔۔

"کیا مطلب آگے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔آگے کے بارے میں میں تو سوچ چکا ہوں۔۔ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی کام تو ہے نہیں۔۔۔تو بس کتابیں

پڑھوں گا۔۔گھوما پھرا کروں گا۔۔اور کیا کرنا ہے آگے۔۔۔"

مصطفی کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔اظہر دانت کچکچا کر رہ گیا۔۔

"آگے کے بارے میں مطلب میں چاہتا ہوں کہ آریان کی شادی حورب کے ساتھ کر دیں۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔ایسے آپی کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔۔۔اور بچوں کا رشتہ بھی ہو جائے گا۔۔"

نین تو پہلے ہی مصطفی سے اس بابت بات کر چکی تھی۔۔لیکن زوریز کے جانے کی وجہ سے وہ لوگ خاموش ہو گئے تھے

۔۔

www.novelsclubb.com

اب اظہر نے خود بات کر دی تھی تو اس سے اچھا کیا ہو سکتا تھا۔۔

"ہاں بالکل میرے لیے تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔ہاں حورب بولو لڑکا پسند ہے تمہیں؟؟____"حورب کی طرف مڑتے وہ پوچھنے لگا۔۔۔

حورب نے آریان کی طرف دیکھا۔۔

"بولو پسند ہے یا انکار کر دوں؟؟____"

"جو آپ کو اچھا لگے۔۔آپ کر دیں۔۔"حورب فوراً وہاں سے غائب ہو گئی۔۔۔پیچھے سب لوگ ہنسنے لگے۔۔

"اللہ یہ آج کل بھی لڑکیاں شرماتی ہیں۔توبہ۔۔۔آپ کو پتہ ہے ڈیڈ۔۔ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ایک لڑکی بتا رہی تھی اس کی منگنی تھی۔۔ہر چیز اس نے خود پسند کی رشتہ بھی۔اور یہاں ہماری بہن دانتوں میں دوپٹہ دے کر بھاگ گئی۔۔کوئی حال نہیں آپی کا۔۔۔"

داور مصطفی کو بتانے لگا۔۔مصطفی آج کل کی ایڈوانس جنریشن کے بارے میں سن کر تھوڑا حیران ہوا۔۔

"چلو ٹھیک ہے پھر بالاج بھی آجاتا ہے۔۔وہ دراصل میرے ایک دوست کی بیٹی آرہی ہے۔۔ہم دونوں نے بالاج اور اس کا رشتہ طے کر دیا۔۔بس وہ دونوں ایک دوسرے سے بات چیت کر لیں تب بالاج سے پوچھیں گے اور دونوں کی ایک

ساتھ شادی کر دیں گے۔۔۔"

"تو ٹھیک ہے پھر ایک مہینے بعد شادی ہو کے تین دن بعد منگنی رکھ لیتے ہیں یا پھر نکاح؟؟"___ءاظہر نے مشورہ لینا چاہا۔۔۔ مصطفی سوچنے لگا۔۔۔ تبھی آریان بولا۔۔۔

"اگر آپ لوگوں کو برا نہ لگے تو میں کچھ کہوں؟؟"___ اس نے بولنے کی اجازت چاہی۔۔۔ مصطفی نے اپنا سر ہلایا۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"منگنی جیسی رسومات پر مجھے یقین نہیں ہے۔۔ بطور مسلم میں نکاح پر یقین رکھتا ہوں۔ تو اگر آپ لوگ نکاح کریں گے تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔۔۔"

صائم اور دائم کے بعد اگر کسی نے مصطفی کمال کو لاجواب کیا تھا۔۔ تو وہ تھا آریان اظہر آفریدی۔۔ اس کے بعد مصطفی کو بہت اچھی لگی تھی۔۔ مصطفی نے کندھا تھپتھپاتے اسے شاباش دی۔

"مجھے تمہاری سوچ پسند آئی نوجوان۔ تو ٹھیک ہے۔۔ تین دن بعد تمہارا اور حورب

کا نکاح ہو گا۔۔ لیکن خبر دار اگر یہ سوچا کہ اس کے ساتھ شاپنگ پر جاؤ گے۔۔ نا باہر گھومنے جاؤ گے۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔ یہ چیزیں مجھے پسند نہیں ہیں۔۔ اپنے پورشن میں رہنا اب ہمارے پورشن میں قدم بھی رکھا تو ہڈیاں توڑ کر رکھ لوں گا.."

مصطفی اس قدر سخت لہجے میں بولا کہ پل بھر میں آریان بھی ڈر گیا۔۔

وہ لوگ باتوں میں مصروف تھے صائم نے نظر بچا کر ساری بوٹیاں اپنی پلیٹ میں ڈال لی تھیں۔۔ اب بریانی کے نام پر صرف چاول موجود تھے۔۔

"آپ لوگ باتیں کریں میں اپنے روم میں جا کر کھا لیتا ہوں۔"

اپنی پلیٹ کو ڈھانپتے صائم وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔۔

"ارے نین مجھے بھی تھوڑی سی بریانی دونا۔۔ اور دھیان سے تھوڑا سا لیگ پیس ڈھونڈ کے دو۔۔ مجھے بڑا پسند ہے۔۔۔"

مصطفی نے فرمائش کی نین نے دھکن اٹھایا۔۔ خالی چاول منہ چڑھا رہے تھے۔۔

"ارے یہ کیا ہوا لگتا ہے۔۔ بریانی گوشت کھا گئی۔۔"

"کیا مطلب تمہارا___؟؟؟"۔۔۔نین کی بڑبڑاہٹ سن کر اس نے ڈونگے میں جھانکا۔۔۔

"یہ کیا یہ تو صرف چاول ہیں۔۔سچ بتاؤ نین ہم دونوں کی باتوں سے فائدہ اٹھا کر تم ساری بوٹیاں کھا تو نہیں گئی نا؟؟___"

وہ کڑے تیور لیے اس سے پوچھنے لگا...

"پاگل ہو گئے ہیں۔میں کیوں کھاؤں گی۔۔میں بھی تو باتیں کر رہی تھی۔۔"

مصطفی پل بھر میں سمجھ گیا ہو نہ ہو یہ اس کے ہونہار بیٹے کا ہی کام ہو سکتا ہے۔۔

اب تو وہ گھر آ چکا تھا. تو چن چن کر مصطفی سے بدلے ضرور لے گا۔

"چلو ٹھیک ہے سادہ چاول ہی دے دو۔۔میری تو قسمت ہی خراب ہے۔"

نین نے اسے چاول ڈال کر دیے۔۔وہ منہ بناتا کھانے لگا اظہر اور واحبہ اپنی ہنسی دباتے کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔

صائم آج پورے آفریدی ہاؤس کو دیکھ رہا تھا۔۔پہلے جب وہ آیا تھا تو اسے ایک دن کی ہی چھٹی ملی تھی۔۔۔جو دائم کے چکروں میں گزر گئی۔۔اس کے بعد دائم سے ناراضگی میں اس نے گھر کی طرف رخ ہی نہیں کیا۔۔آج وہ گھوم پھر کر پورے گھر کو اچھے سے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ ایک کمرے میں گیا جسے ہلکے گلابی رنگ سے پینٹ کیا گیا تھا۔۔۔اس کے پردے بھی گلابی تھے۔۔

"ارے واہ یہ تو بالکل لڑکیوں جیسا کمرہ ہے۔۔"

اس نے بیڈ پر نظر ڈالی جس پر بیڈ شیٹ ڈالی ہوئی تھی جس کے اوپر باربی والا پرنٹ تھا۔۔کشن بھی باربی والے ہی تھے۔

اس پاس بہت سارے گڑیاں پڑی تھیں۔۔

"ارے لگتا ہے حورب آپی کو ابھی تک چھوٹی بچیوں والے شوق ہیں۔۔"آگے بڑھتے اس نے الماری کھولی۔۔ڈھیر ساری گڑیاں اس کے اوپر گریں۔۔۔

وہ تو نیچے دب کر رہ گیا۔۔۔اتنی زیادہ گڑیاں۔۔۔"کوئی بچاؤ مجھے۔۔"

وہ زور سے چلایا۔۔داور اور دائم دوڑ کر بالاج کے کمرے میں آئے۔۔۔اسے گڑیوں کے نیچے دبے ہوئے دیکھا۔۔دونوں احتیاط سے گڑیا ادھر ادھر اٹھا کر رکھتے اسے نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔۔

"اللہ شکر ہے میں بچ گیا۔۔۔یہ کس کا کمرہ ہے اتنا پنکی پنکی۔۔؟؟_"سانس بحال کرتے وہ داور سے پوچھنے لگا۔۔۔

"اور کس کا ہونا ہے ہمارے بڑے بھیا کا ہے۔۔۔"

جبکہ اس کی بات سن کر صائم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"نہ کریں بھائی کا کمرہ اور وہ بھی گلابی رنگ کا۔۔۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟؟___

آپ جانتے ہیں نا لڑکوں کا رنگ نیلا ہے۔۔"

وہ آنکھیں چھوٹی کرتے داور سے پوچھنے لگا۔۔جیسے اس کی بات پر یقین ہی نہیں آیا ہو۔۔۔داور اسے گھورنے لگا۔

"میں مذاق کر رہا ہوں؟____ اگر تم لوگ ناول پڑھ سکتے ہو۔۔تو کیا ہمارا بڑا بھیا گڑیا نہیں رکھ سکتا۔۔ارے ابھی تو سٹور روم کا ایک کمرہ بھرا پڑا ہے۔۔۔اور یہ جو تم نے گرائی ہیں نا یہ نیو کلیکشن ہے۔۔کینیڈا سے منگوائی تھیں انہوں نے۔۔ جس میں سے کچھ تو تم توڑ چکے ہو۔۔اب دیکھنا تمہاری شامت کیسے آتی ہے۔۔"

داور اسے ڈرانے لگا اور وہ ڈر بھی گیا۔

"یار ایسے نہ کریں بالاج بھائی تو بڑے سخت ہیں۔۔جانتے ہیں کیمپ کے دوران ایک دفعہ انہوں نے مجھے بڑی بری طرح ڈانٹا تھا۔۔"

"اچھا وہ کب؟____"دونوں بھائی اشتیاق سے پوچھنے لگے۔۔

"تمہیں نہیں پتا میں بتاتا ہوں۔۔"

فلیش بیک

صائم کی ٹریننگ ختم ہونے والی تھی۔۔اب صرف ایک مہینہ فروری کے آخری دن چل رہے تھے۔۔۔آج 28 تاریخ تھی۔

صائم بہت زیادہ خوش تھا۔۔کیونکہ 29فروری کو اس کی سالگرہ تھی۔وہ ایسا خوش نصیب بچہ تھا جس کی ہر سال سالگرہ نہیں آتی تھی۔

جب اس کے دوستوں نے سنا کہ اس کی سالگرہ 29فروری کو آتی ہے سب نے اس کا خوب مذاق اڑایا۔۔

"ہنس کیوں رہے ہو۔۔؟___کیا ہوا میں 29فروری کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں ____پھر اپنی سالگرہ مناتا ہوں_____"ان لوگوں کو اپنا مذاق اڑاتے دیکھ صائم ناراضگی سے بولا..

"ارے ہم تو اس لیے ہنس رہے ہیں کہ تمہاری عمر تو بڑھتی نہیں ہے۔۔کیونکہ جب تک تمہاری سالگرہ نہیں آئے گی تم ایک سال بڑے نہیں ہو گے____ مطلب تم تقریبا دو سال بعد ایک سال کے ہوتے ہو_____"

وہ لوگ اس کا خوب ریکارڈ لگاتے بولے صائم چپ رہا۔۔وہ خود بھی کبھی کبھی بہت غصہ ہوتا تھا اپنے سالگرہ کو لے کر۔۔

جب اس کے ساتھی ہر سال اپنی سالگرہ مناتے تھے۔۔اور وہ اور دائم 29 فروری کے آنے کا انتظار کرتے تھے

"چلو اب بک بک بند کرو اور کیک لے کر آؤ۔۔رات کو 12 بجے تم لوگوں نے مجھے وش نہ کیا۔۔تو صبح دیکھ لینا میں کیا کروں گا_"

انہیں دھمکی دیتا صائم وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔ارسل نے جیسے تیسے کر کے کیک کا انتظام کر ہی لیا۔

رات کے 12 بج چکے تھے۔۔اکیڈمی میں سب لوگ سو چکے تھے۔۔وہ لوگ چپکے سے باہر نکلے۔۔اپنی مخصوص جگہ پر پہنچے۔۔صائم بھی وہاں پر آ چکا تھا۔۔۔۔

یہ ایک انوکھی سیلیبریشن تھی۔۔جس میں جس کی سالگرہ تھی اس نے زبردستی سب انتظام کروایا تھا۔۔

"چلو یار جلدی جلدی موم بتیاں لگاؤ اور کیک کاٹو۔۔"انہوں نے موم بتیاں جلائی صائم نے پھونک ماری۔۔۔ساری موم بتیوں کو ایک ساتھ بجھا دیا۔۔اس کے

ساتھ ہی آہستہ آہستہ تالیاں بجانے لگے۔۔

ساتھ ہی ہیپی برتھ ڈے کا سونگ بھی گایا گیا۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ڈیر صائم

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

صائم نے خوش ہوتے کیک کٹ گیا۔۔وہ سب کو باری باری کھلانے لگا۔۔۔

پھر خود بھی کھایا۔۔اس موقع پر دائم اس کے ساتھ موجود نہیں تھا۔۔۔ مجبوری یہ کہ وہ فون بھی نہیں کر سکتا تھا۔

"کیا ہوا تم اداس کیوں ہو گئے؟؟"____ارسل اسے پریشان دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"یار بڑے ساتھ نہیں ہے نا۔۔اس کی بھی تو سالگرہ ہے۔پہلی بار ہے جب ہم دونوں ایک دوسرے سے الگ ہیں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیک واپس رکھتا اداسی سے بولا ارسل نے اپنی جیب سے موبائل نکالا۔۔

"لو کال ملاؤ اسے صائم پھٹی انکھوں سے موبائل دیکھنے لگا۔۔اس کے پاس موبائل آیا

"کہاں سے تمہارے پاس.. کہاں سے آیا موبائل____؟"وہ موبائل پکڑنے کی بجائے الٹا تفشیش کرنے لگا۔۔۔

"یار جلدی سے پکڑ لے اس سے پہلے کوئی اور پکڑ لے۔۔"ارسل نے اس کے ہاتھ میں موبائل تھمایا۔۔صائم نے خوش ہوتے موبائل پکڑا۔۔

لیکن اس کے پاس تو دائم کا نمبر ہی نہیں تھا۔۔

"یار میرے پاس تو نمبر ہی نہیں ہے۔۔اب کیا کروں؟___"اس نے اپنی پریشانی ارسل کو بتائی۔۔ارسل سوچ میں پڑ گیا۔۔

"اپنی آپی کو کرو۔۔۔"

"نہیں نہیں آپی کو نہیں کروں گا۔۔"کچھ سوچتے ہیں اس نے کال کرنے سے انکار

کر دیا۔۔اسے دائم کی بات یاد تھی۔۔اپنی عورتوں کو دوسرے مردوں کے بیچ میں ڈسکس نہیں کیا جاتا۔

"نہیں رہنے دو ہم ایسے کرتے ہیں ویڈیو بناتے ہیں. پھر بالاج بھائی سے کہہ کر میں گھر سینڈ کر دوں گا۔۔" صائم نے مشورہ دیا۔۔وہ لوگ متفق ہو گئے۔۔

"چلو پھر ہم کم آواز میں گانا لگاتے ہیں۔"

ارسل نے ایک بٹنوں والے موبائل پر انڈیا کا گانا چلایا۔۔

"شرم کر جاؤ یار۔۔پاک آرمی کے کیمپ میں بیٹھے ہو۔۔انڈیا ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے بقول ہمارے۔۔اور ہم لوگ ان کے ڈرامے دیکھتے ہیں۔۔ان کی فلمیں دیکھتے ہیں۔۔ان کے گانوں کو ٹرینڈ پر لاتے ہیں۔۔ناچتے بھی ہیں۔۔۔اور دن رات ان کے گانے سن کر ہم اپنا غم ہلکا کرتے ہیں۔۔۔

لیکن خبر دار جو کسی نے ہمیں کچھ کہا۔۔انڈیا ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے ارسل کی اچھی خاصی عزت افزائی کر دی۔۔ تبھی وہاں پر

بالاج صاحب پہنچ گئے۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے اور تم لوگ باہر کیا کر رہے ہو____؟" بالاج ان کا سینیئر تھا۔۔

اسے دیکھ کر ان چاروں کے حلق خشک ہو گئے۔۔جان منہ کو آئی۔۔

بالاج نے موبائل قبضے میں لے لیے۔۔

"چلو نکلو یہاں سے۔"

ان چاروں نے باری باری کیک کو دیکھا۔۔۔جو اپنی قسمت پر رو رہا تھا۔۔پھر وہاں سے نکل گئے۔بالاج نے آگے بڑھ کر کیک اٹھا لیا۔۔۔اسے لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس نے کیک پر ہاتھ صاف کیا۔۔

حال۔۔۔

"پر یہیں پر بس نہیں ہوئی۔۔بھائی نے کرنل صاحب سے کہہ کر ہم لوگوں کو سزا دلوائی"

"ہاں ہاں مجھے پتہ ہے ہمیشہ کی طرح تمہاری تشریف لال ہوئی ہو گی____"دائم اس کی بات ٹوکتے بولا۔

"بالکل بھی نہیں۔۔کرنل صاحب نے ہمیشہ کی طرح اوپر لے جا کر مجھے دھکا دیا۔ تم جانتے ہو نا مجھے اونچائی سے کتنا ڈر لگتا ہے۔۔اور کرنل صاحب نے میری ایک نہیں سنی۔۔۔ظالم کہیں گے۔۔"

تمام گڑیوں کو ان کی جگہ پر رکھتے صائم نے تمام قصہ ان کے گوش گزار گیا۔۔۔ داور کو آرمی کے واقعات کافی دلچسپ لگے۔۔لیکن وہ پھر بھی جانا نہیں چاہتا تھا۔۔ وہ ایک خوش و خرم زندگی گزار رہا تھا۔۔جس میں اس کے گھر والے اس کے ساتھ تھے۔۔اور کیا چاہیے اسے۔۔

"چلو چلو جلدی سے نکلو۔۔سنا ہے بالاج بھائی آرہے ہیں۔۔اگر انہوں نے اپنی گڑیوں کا یہ حال دیکھ لیا تو صائم بیٹا تمہاری خیر نہیں۔۔"دائم اسے ڈرانے لگا صائم تو فورا کمرے سے رفو چکر ہو گیا

داور اور دائم بھی چپکے سے دروازہ بند کرتے وہاں سے نکل گئے۔

مصطفی کافی دیر سے پڑھ رہا تھا آج جس جس کہانی کو وہ پڑھ رہا تھا اس کا نام تھا

غگ۔۔۔ایک ایسی فرسودہ رسم کے بارے میں جس میں لڑکا جس لڑکی کو بھی پسند

کرے اس کے گھر کے آگے جا کر اعلان کر دیتا۔۔۔

کہ یہ لڑکی آج سے میری ہے۔۔اس کے بعد کوئی بھی اس لڑکی سے رشتہ نہیں بناتا

تھا۔۔نہ ہی لوگ اسے اچھا سمجھتے تھے۔۔اس کا مقصد زیادہ تر لڑکی کے گھر والوں کو

تنگ کرنا ان سے پیسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔۔زیادہ تر لڑکے صرف اپنی

دلی تسکین کے لیے یہ سب کرتے تھے۔۔آج کل بھی کہیں کہیں یہ رسم موجود

ہے۔۔۔لیکن اس کی روک تھام پر کام ہو رہا ہے۔۔

نین کافی دیر اسے موبائل پر جھکے دیکھتی رہی۔۔

"بس کر دیں کرنل صاحب۔۔اپنی عمر دیکھ لیں. اس عمر میں اتنا موبائل پر جھکیں

گے ناتو آنکھیں باہر کو ابل آئیں گی۔۔ نظر تو خدا حافظ ہی بول دے گی۔۔"

وہ اس سے بات چیت کرنا چاہتی تھی۔۔ لیکن مصطفی تو اسے وقت ہی نہیں دے رہا تھا۔۔ تبھی تو غصے سے پھٹ پڑی۔۔

مصطفی نے موبائل بند کر کے سائیڈ پر رکھا۔۔ پھر اٹھ کر اس کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔

"جی محترمہ حکم کیجیے۔۔ بندہ حاضر ہے کیا بات ہے؟؟_"

وہ بڑے ہی شاہانہ انداز میں بولا۔۔ نین نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

ء حکم تو ایسے کہہ رہے ہیں کہ جیسے ابھی تاج محل بنوا دیں گے۔۔ بڑے آئے___"

"اب کیا ہو گیا ہے_" وہ اکتاہٹ بڑے لہجے میں بولا۔

"کیا ہو گیا۔۔ میں نے کہا تھا جب آپ ریٹائر ہو جائیں گے۔۔ ہم تھوڑا گھوم پھر لیں گے۔۔ لیکن نہیں لگتا ہے مجھے تو ساری عمر ایسے ہی گزارنی پڑے گی۔۔ آپ کی تو گزر گئی ہے۔۔۔ میری بھی گزر جائے گی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہمیشہ کی طرح نین نے اج بھی اس کی عمر پر طعنہ مارنا نہیں چھوڑا۔۔

مصطفی اپنے بال نوچ کر رہ گیا۔

"اللہ کی بندی کبھی تو اس عمر کو سائیڈ پر رکھ دیا کرو۔ یاد کرو میں وہی بندہ ہوں جسے تم دل و جان سے چاہتی تھی۔۔اب کیا ہوا____؟"مصطفی نے اسے یاد دلانے گا

۔۔

'ہاں ہاں چاہتی تھی نہیں آج بھی چاہتی ہوں۔۔ خیر چھوڑیں اس بحث کو۔۔آپ اج کیا کہہ رہے تھے آپ کے دوست کی کون سی بیٹی آرہی ہے؟؟؟_"وہ کافی دیر سے اسی بات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

"اوہ ہاں نور آرہی ہے۔۔ کل تک آجائے گی۔۔اور آپ کا شہزادہ بھی آجائے گا تو بس خیال رکھنا۔۔ کوئی اوٹ پٹانگ حرکت نہ کرے۔۔اور ایک چیز اور غلطی سے بھی نور کو اس کے کمرے میں مت جانے دینا ورنہ اس کے اونٹ پٹانگ شوق دیکھ کر وہ خود ہی بھاگ جائے گی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے تنبیہ کرتا مصطفی دوسری سائیڈ پر جا کر سو گیا۔۔

نین مسکرا کر رہ گئی۔اس کی اولاد نرالی تھی۔۔اور ان کے شوق اس سے بھی نرالے تھے۔

دو فوج میں چلے گئے۔۔ایک فارمیسی میں۔۔ایک فوڈ سائنس میں اور بیٹی اتنی پڑھائی کرنے کے بعد شیف بن چکی تھی۔۔

نین نے دل سے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔مشکل وقت کے بعد بالآخر اس کی زندگی میں آسانی آگئی تھی۔

وہ سب خوش تھے۔۔اب بس ان کے فرض سے سبکدوش ہو کر وہ مصطفی کے ساتھ حج پر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

بیٹھے اسے نیند آنے لگی۔۔لائٹ بند کرتے وہ سو گئی

بالاج چھٹیوں پر واپس گھر جا رہا تھا۔۔اور سب سے پہلے وہ اپنی پسندیدہ شاپ پر

پہنچا۔۔

دکاندار اسے دیکھتے ہی جوش میں آ گیا۔۔۔جانتا تھا کہ سب سے مہنگی گڑیا وہی لے کر جائے گا۔۔

"ارے ارے صاحب آپ آ گئے۔۔میں تو آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔آپ جانتے ہیں میں نے اس دفعہ بہت زبردست سٹاک منگوایا ہے۔۔دکھاؤں آپ کو___؟"""""

اسے دیکھتے ہی وہ خوشامد کرنے لگا۔

"ہاں ہاں جلدی دکھاؤ۔۔۔بالاج خوش ہوا۔۔چلو کچھ نیا تو ملے گا۔"دکاندار نے اپنے ملازم سے نیا سامان لانے کو کہا۔۔۔وہ جلدی سے اوپری منزل سے اٹھا کر لے آیا۔

"لے دیکھیں اس دفعہ بہت زبردست گڑیاں لائے ہیں ہم لوگ...اور یہ میں نے آپ کے لیے سنبھال کر رکھی تھی...اس کی قیمت کافی زیادہ تھی...پہلے وہ اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاپ پر سجی ہوئی تھیں... لیکن کسی نے بھی اسے نہیں خریدا... تبھی تو بالاج کا سوچ کر دکاندار نے اسے پیک کر کے واپس رکھ دیا...

"یہ کتنی پیاری ہے نا اور وہ۔۔؟؟_

"ہاں ہاں یہ بھی دکھاتا ہوں۔۔۔" دکاندار نے وہ چار سے پانچ گڑیاں اسے دکھائیں..

"ارے واہ یہ سب ہی بہت پیاری ہیں۔۔۔ایسے کرو جلدی سے اس کا بل بناؤ ۔۔۔۔اور انہیں پیک کرو۔۔۔وہ تھوڑا جلدی میں تھا مصطفی نے اسے گھر جلدی آنے کا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

دکاندار نے گڑیا پیک کر کے اسے پکڑا دی۔۔۔ساتھ ہی بل بھی دے دیا۔۔۔۔وہ بل ادا کرتا ساری گڑیاں لے کر باہر نکلا۔۔

"ارے واہ بالاج دل خوش ہو گیا میرا۔۔۔" اس کا ماننا تھا کہ شوق میں ناعمر دیکھی جاتی ہے۔۔۔اور نہ ہی جنس۔۔۔

شوق میں صرف شوق کی طرح رکھنا چاہیے۔۔۔اس میں لڑکا لڑکی کو نہیں دیکھنا چاہیے۔۔۔لوگ کیا کہیں گے یہ بھی نہیں سوچنا چاہیے۔۔۔۔۔

کبھی کبھی ہم کیا کہتے ہیں اپنے بارے میں صرف یہ سوچنا چاہیے۔۔۔۔وہ اپنے خیال میں ہی جا رہا تھا۔۔جب کوئی تیز گام اس کے ساتھ ٹکرائی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے شاپر چھوٹ گیا۔۔۔تمام گڑیاں زور سے نیچے گر گئیں ۔۔۔۔بالاج نے غصے سے سامنے کھڑی اس سفر کو دیکھا۔۔۔

آپکو نظر نہیں آتا ساری گڑیاں گر گئیں آپکی وجہ سے۔۔"بالاج نیچے بیٹھتا انہیں پھر سے باکس میں ڈالنے لگا۔۔

اوہ سوری سوری۔۔میری وجہ سے آپکے بچوں کے کھولنے ٹوٹ گئے۔۔۔"نور نے گڑیا باکس میں ڈالتے اس سے معذرت کی جبکہ اسکے منہ سے بچوں کی بات سنتے اسکے ہاتھ تھمے۔۔۔

اوہ ہیلو۔۔۔میرے کوئی بچے نہیں ہیں۔۔بلکہ ابھی تک کنوارہ دکھوں کا مارا ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

___ بالاج تو اسکی بات پر تپ گیا۔۔

اوہ اچھا۔۔ پھر آپکے گھر میں بچے ہوں گے۔۔اس نے اندازہ لگایا۔

جی نہیں۔۔ بالاج نے جھٹ سے جواب دیا۔۔

تو پھر گلی کے بچوں کیلئے گڑیا کی ہیں۔۔؟؟. نور تو تنگ آگئی۔

بالکل بھی نہیں۔۔مجھے شوق ہے گڑیا اکھٹی کرنے کا۔۔"اسکے جواب پر نور کو ہنسی آئی۔۔

ہاہاہا۔ سوری سوری۔۔مجھے نہیں پتہ تھا۔۔ویسے کا بارڈر زپر بھی دشمنوں کو گڑیا گفٹ کرتے ہیں۔۔؟؟؟"وہ اسے تپا گئی۔۔۔

شٹ اپ۔۔مجھے اچھا لگتا ہے گڑیا اکھٹی کرنا۔۔اور بارڈر کا تو پتہ نہیں لیکن اگر تم سامنے سے نہ گئی تو تمہارا مزار ضرور بنوادوں گا۔۔۔اسے پہلے ہی غصہ آرہا تھا ۔۔اس لڑکی کی وجہ سے گڑیا ٹوٹ گئی۔۔گھر پر مصطفی کمال کم تھا جواب ایک اور مصیبت مل گئی۔۔۔

اوہ۔۔ماں کا چھوٹو بے بی۔۔لگتا ہے پیدا ہوتے ہی آرمی میں بھیج دیا۔۔بیچارے کو کھیلنے کا موقع بھی نہیں ملا۔۔۔ویسے فیڈر کہاں ہے آپکا۔۔۔؟؟؟_۔وہ اسے جان بوجھ کر زچ کر رہی تھی۔۔آج اسے احساس ہو رہا تھا کہ مصطفی سچ کہتا تھا۔لڑکیوں کے شوق نہیں پالنے چاہیں۔۔۔اس نے وہ باکس اسے زبردستی تھمایا۔

لو مرو۔اور جان چھوڑو۔۔یہ سب اپنے بچوں کو دے دینا۔۔اللہ کرے تمہارا بیٹا تو لڑکیوں کے فراک پہنے۔۔اسے کہتا بالاج وہ سے نکل گیا۔۔جبکہ نور اس بندے کو دیکھ رہی تھی۔۔ایسا بھی کیا شوق بھلا کہ لڑنے پر اتر آیا۔۔

چل نور۔۔گڑیا تو ملی۔۔یہی گفٹ کر دوں گی مصطفی انکل کی بیٹی کو۔۔"۔اس بات کے بے خبر کے وہ اسکا بیٹا تھا۔۔نور گاڑی میں بیٹھتی مصطفی ہاؤس کی طرف روانہ ہو گئی۔۔۔

*****

مصطفی اپنی ریٹائرمنٹ کو بھرپور طریقے سے گزارنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

زیادہ تر وقت وہ کتابیں پڑھنے میں گزار دیتا تھا۔۔۔باقی کچھ وقت بیوی بچوں کے نام ہوتا تھا۔۔

اور جو تھوڑا بہت بچ جاتا تھا وہ اس کا وہ محبوب صائم مصطفی کھا جاتا تھا۔۔

ابھی مصطفی شکر کر رہا تھا کہ صائم نامی آفت دور دور تک نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

کل مصطفی کو بریانی میں ایک بھی بوٹی کھانی نصیب نہیں ہوں۔۔۔۔اسی لیے تو نین سے ناراض تھا۔۔آج نین نے نظر بچا کر اس کے لیے سپیشل دم بریانی بنائی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بوٹیوں سے سجی پلیٹ اس کے سامنے رکھی گئی۔۔۔نین دوبارہ کچن میں جا چکی تھی۔۔۔

"واہ مصطفی۔۔۔آج تو مزہ آ جائے گا۔۔۔کتنے دنوں بعد اپنی زوجہ کے ہاتھ کی بریانی نصیب ہو رہی ہے۔چلو چلو کھا لو اس سے پہلے کہ وہ بھکڑ کہیں سے آ

جائے۔۔۔۔"

مصطفی نے لیگ پیس اٹھاتے اپنے منہ کی طرف بڑھایا۔۔۔ لیکن منہ تک پہنچنے سے پہلے وہ یوں اچک لیا گیا۔۔۔ جیسے ہی بچے کے ہاتھ سے کوا چیز چھین کر اڑ جاتا ہے۔۔۔۔

مصطفی پر تو وہ مثال ٹھیک ٹھیک ثابت ہو رہی تھی۔۔ کہ ہاتھ تو آیا لیکن منہ نہ لگا۔۔۔

صائم مصطفی کے ساتھ بیٹھ کر مزے سے لیگ پیس کھانے لگا۔۔۔ مصطفی نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تو مجھ سے کون سا بدلہ لے رہا ہے؟؟ ____ ذلیل کہیں کے۔۔خ اسے یوں اپنی بوٹیوں پر ہاتھ صاف کرتے دیکھ مصطفی تو تپ گیا۔۔۔

صائم سیدھا ہوا۔۔۔۔

"اوووو۔ کرنل صاحب غصہ کیوں ہو رہے ہیں؟ ____ اب ان گوشت کے چند

ٹکڑوں کے لیے آپ اپنے اس نوجوان بیٹے کو باتیں سنائیں گے۔۔۔تو بہ خون سفید ہو گیا ہے۔۔۔"

مصطفی کو کہتے اس نے ایک بار پھر سے پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ مصطفی نے اپنا ہاتھ زور سے اس کے ہاتھ پر مارا۔۔

"چل ہٹ۔۔ پیچھے کر اپنا ہاتھ یہ بریانی سپیشل میرے لیے بنائی گئی ہے۔۔اگر زیادہ شوق ہے تو جاؤ اپنی بیوی لے کر آؤ۔۔۔اور اس سے بنواؤ۔۔ خبر دار جس کو ہاتھ لگایا۔۔"

مصطفی تو اسے سنا گیا صائم نے مسکین سی شکل بنائی۔۔

"توبہ یہ دور بھی آنا تھا۔۔آپ نے تو بے وفائی کر دی کرنل صاحب۔ کل تک اپ میری محبوبہ تھے۔۔آج اپ کی محبوبہ کوئی اور ہو گئی۔۔ نہیں مصطفی صاحب یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اپ کو کسی اور کا ہونے ہی نہیں دے سکتا۔۔آپ صرف میرے ہیں۔۔ صرف میرے۔۔۔"

صائم نے کھڑے ہوتے مصطفی کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔۔

مصطفی حق دھک اس کے ڈرامے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"ارے چھوڑ دو کیا میرا کندھا اکھاڑو گے۔۔۔" مصطفی کا سر چکرانے لگا. جب سے اس کا یہ بیٹا ملا تھا۔ مصطفی کو ایک دن بھی سکھ کا نصیب نہیں ہوا۔۔ لیکن مصطفی نے بھی اسے ایک دن بھی سکھ کا نصیب ہونے نہیں دیا۔۔۔ دونوں باپ بیٹے کتے بلی کی طرح ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔۔

"چلیں اب پیارے کرنل صاحب نہیں ہیں۔۔ کہتے ہیں بانٹنے سے محبت بھی بڑھتی ہے اور رزق میں برکت بھی ہوتی ہے۔۔ تو پلیٹ میری طرف سرکائے نا ۔۔ ہم دونوں مل کر کھاتے ہیں۔۔ رشتے میں تو آپ ہمارے باپ لگتے ہیں۔ نام ہے ظالم کرنل_"

کمر پر ہاتھ رکھتے صائم نے ڈائیلاگ مارا... مصطفی کا دل کیا کہ اپنی چپل اتار کر اس کے گال لال کر ڈالے.. پر زبردستی مسکرا گیا۔۔

"ہاں ہاں پہلے تو بڑا باپ کے پاؤں دھو کر پیتے ہو۔۔اب بڑی محبت جاگ رہی ہے مجھے پتہ ہے تمہاری محبت کیوں جاگ رہی ہے۔۔"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔صائم بھی ڈھیٹوں کی طرح اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

اس کی نظر مصطفی کی پلیٹ پر ہی تھی۔۔منہ میں پانی بھر رہا تھا۔۔

"لو ٹھوس لو. مجھے پتہ ہے جب تک تمہارے ساتھ نہ بانٹا۔۔مجھے بھی ہضم نہیں ہو گا۔۔"

"ارے کرنل صاحب کتنے اچھے ہیں آپ۔۔۔آئی لو یو سو مچ۔۔اتنی محبت تو آپ سے آپ کی زوجہ نے بھی نہیں کی ہو گی۔۔آپ کا گال کہاں ہے مجھے آپ کو کس کرنا ہے۔۔۔"اس نے ڈرامے کرتے مصطفی کا گال پکڑنا چاہا۔۔جب مصطفی نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"چپ کرو بہت بے شرم ہو گئے ہو.. یہ کھاؤ اور اس اپنی ڈیوٹی پر جاؤ.. اب مجھے نظر مت آنا..."اس سے جان چھڑا کر گھر آیا تھا..اور یہ مصیبت اس کے ساتھ

ساتھ گھر تک آ گئی...

"نہیں نہیں ایسے نہیں ہو سکتا____ایک ہفتے کی چھٹی ملی ہے مجھے___اور ایک ہفتے میں آپ کو اتنا پیار دوں گا نا___کہ اگلے مہینے تک آپ کو میری یاد بالکل نہیں آئے گی____" چمچ اٹھاتا وہ بریانی کے ساتھ انصاف کرنے لگا.

صائم چکن کے پیس کو اپنی طرف کرتا اور مصطفی اس کے چمچ پر چمچ مارتے چکن اپنی طرف۔۔۔دونوں کی لڑائی جا رہی تھی بریانی ختم ہو گئی۔۔۔

چکن بھی رو دھو کر ختم ہو ہی گیا۔۔۔

"تھینک یو کرنل صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ...ویسے آپ بڑے ظالم اور جابر ہیں____ہلاکو خان بھی آپ سے کم ظالم ہو گا___" کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھتے وہ پھر سے شروع ہو گیا____مصطفی نے پاؤں سے چپل اتاری۔

صائم اس کا ارادہ سمجھ چکا تھا۔ تبھی باہر کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔مصطفی نے نشانہ

تاک کر مارا۔۔صائم نیچے بیٹھ گیا اور چپل سیدھا باہر سے اتے بالاج کے گال پر لگی۔۔۔

"اوہ مار ڈالا کس کم بخت نے پھینکا یہ جوتا___"اپنے گال پر ہاتھ رکھتے وہ بنا دیکھے بولا

۔۔۔۔

"بھائی دھیان سے جملوں کی تصحیح کر لیں____چپل ہمارے والد گرامی کی طرف سے آئی ہے___"صائم نے ہنستے ہوئے اسے بتایا۔۔بالاج کے تو پسینے چھوٹ گئے۔۔

"ڈیڈ ایم سو سوری مجھے نہیں پتا تھا___"صائم جانتا تھا کہ اب اس کا غصہ بالاج پر اترے گا۔وہ آرام سے باہر نکل گیا۔۔پیچھے بالاج کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

واحبہ کی طبیعت آج تھوڑی خراب تھی۔۔۔اسی لیے اس نے کھانا بنانے کے لیے حورب کو بلا لیا۔۔

"واحبہ آنٹی آپ کیا کیا کھائیں گے؟؟___مجھے بتادیں میں پھر بنادیتی ہوں___"

اس نے بڑی ہی تمیز سے پوچھا۔۔واحبہ مسکرائی۔۔

"ایسا کرو ایک میکرونی بنادو ابھی بہت دل کر رہا ہے_____اور میں نے سنا ہے تم بھی کھاتی ہو آج کل_____اور ایک ملائی چکن بنادو___پالک گوشت بنادو ___اور روٹیاں بنادو____سامان کچن میں موجود ہے____$اگر کچھ چاہیے ہو تو آریان سے کہہ دینا___"

اریان کا نام سن کر اس کے چہرے کا رنگ بدلا۔۔۔جب سے دونوں کا رشتہ طے ہوا تھا اسے خود بخود ہی شرم سی آنے لگی تھی۔وہ اس کے سامنے جانے سے گریز کرتی تھی

۔

"چلیں ٹھیک ہے میں بناتی ہوں___"وہ سیدھا کچن میں چلی گئی...سارا سامان نکال کر رکھا۔۔کمر پر ہاتھ رکھتے اب وہ سارے سامان کو دیکھنے لگی_

"ایسے کرتی ہوں سب سے پہلے میکرونی بنا لیتی ہوں___ سب سے آسان ہے___ پھر باقی چیزیں بنا کر گھر چلی جاؤں گی___ "اسے بھی بھوک لگ رہی تھی___ میکرونی بنانا بہت آسان تھا۔۔۔وہ جلدی جلدی بنانے لگی۔۔

"آہم آہم کیا ہم آپ کی تھوڑی مدد کر سکتے ہیں۔۔۔؟_ "آریان بالکل اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے___ جو چیز تمہیں آتی نہیں ہے اسے کرنا بھی نہیں چاہیے____"

حورب نے اسے ٹکا سا تھ جواب دیا۔۔

"اچھا___ یہ بھی ٹھیک ہے____ بندے کے گھر آکر اس کی عزت افزائی کرنا تو کوئی اپ سے سیکھے____ واللہ کیا تہذیب پائی ہے آپ نے۔۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں شاعر صاحب۔۔

ہم ہیں مشتاق اور وہ ہیں بیزار

الہیٰ یہ ماجرا کیا ہے؟؟_

"اوہیلو یہ شاعری وائری نامیرے سامنے مت کرنا۔۔مجھے زہر لگتی ہے بلاوجہ کی یہ شاعری۔۔۔نہ کوئی سر ہوتا ہے نہ پیر ہوتا ہے۔۔۔اتنا تو دکھ بھی نہیں ہوتا جتنا یہ شاعر حضرات بڑھا چڑھا کر سناتے ہیں۔۔۔"

آریان دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بڑی ہی دلچسپی سے اس کی چپڑ چپڑ سننے لگا۔۔

"اچھا آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے کبھی شاعری سنی ہی نہ ہو___"اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا___تم سے آپ تک کا سفر وہ کر چکا تھا_____جس پر حورب نے دھیان نہیں دی۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو آریان مجھے کام کرنے دو___مجھے میکرونی بنا کر باقی چیزیں بنانی ہیں$___پھر گھر بھی جانا ہے___ہمارے گھر پر ایک لڑکی آرہی ہے_____"

"اوہ اچھا میں بھی چلو۔۔"وہ بڑا پرجوش ہو کر پوچھنے لگا. حورب نے اسے چھری دکھائی۔۔

"خبردار ہمارے گھر کی طرف قدم بے مت رکھنا____ اور اس لڑکی کی طرف دیکھنا بھی مت___ میری بھابھی بننے والی ہے وہ___"حورب نے اسے دھمکی دی

--

آریان نے ڈرنے کی اداکاری کی۔۔

"چلو جی معاف کریں میں یہاں پر بیٹھا ہوں... جلدی سے پھر بناؤ اپنی میکرونی... جب تک کھانے کو نہیں دو گی.. میں جاؤں گا نہیں....

ویسے تو میں پاستہ کھانے کے لیے آیا تھا۔۔ لیکن ہائے رے ظالم عورت۔۔۔۔ تم نے تو پاستہ بنانا ہی بند کر دیا ہے۔۔۔"حورب اسے اگنور کرتی میکرونی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

اس نے ناپ ناپ کر ایک ایک چیز ڈالی۔۔۔ تقریبا 15 منٹ میں اس کی میکرونی تیار تھی۔۔۔۔

"اللہ یہ تو بہت زیادہ بن گئی ہے_ حورب تمہارا دھیان کہاں پر ہوتا ہے۔۔"وہ اپنا

سر پیٹتے ہوئے بولی۔۔

"ارے اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے___ جو بچ جائے مجھے دے دینا ___ میں کھالوں گا____ قسم سے یہ سبزیاں یہ گوشت کھا کھا کر میرا جی اوب گیا ہے۔۔۔میرا تو دل کرتا ہے روز پیزا، برگر، پاستہ میکرونی، شوارما ایسی چیزیں ملیں ۔۔۔

لیکن ہائے ہماری امی جان کو یہ چیزیں کہاں پسند ہیں۔۔

وہ تو بس ہماری پسند کو بلائے طاق رکھ کر ہم پر سخت گیری کرنے میں مصروف ہیں ۔۔۔۔۔ارے اتنے اصول تو ریاضی کی کتابوں میں بھی نہیں ہوں گے ۔۔۔۔۔۔جتنے والدہ محترمہ نے ہم پر لاگو کر دیے ہیں۔۔۔"

حورب نے بڑی پلیٹ میں اسے میکرونی ڈال کر تھمائی۔۔

"بس کر دو اتنے تم بڑے آئے بابائے اُردو۔۔۔۔ جیسے بولتے ہو نا ویسے ہی بولو_____ میں ان چیزوں سے امپریس نہیں ہوں گی___"

وہ اپنی واجبہ اور اظہر کی میکرونی لے کر ان کے کمرے میں چلی گئی۔۔

"ارے کتنی پتھر دل لڑکی ہے____ ہم یہاں پر سوچ رہے تھے کہ ہمارے ساتھ یہ تناول فرمائے گی____ لیکن نہیں____ وہ شاعر کیا کہتے ہیں___

دوست ہو کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا

وہی انداز ہے ظالم کا زمانے والا_

"چل یار آریان تمہاری بھینس۔۔۔ مطلب تمہاری ہونے والی زوجہ تو غائب ہو چکی ہیں۔۔۔ کمرے میں چل کر میں میکرونی کا مزہ اٹھاتے ہیں۔۔۔"

اس نے پلیٹ میں اور میکرونی ڈالی۔۔۔ کھانے کے معاملے میں وہ بالکل کنجوسی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

جب تک وہ گلے تک بھر نہیں جاتا تھا کھاتا ہی رہتا تھا۔۔۔ اس کی پلیٹ چھوٹی تک بھر چکی تھی۔۔۔ چمچ اٹھاتے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"لیں آنٹی میں میکرونی بنا کر لے آئی ہوں۔۔۔"

"ارے بہت بہت شکریہ تمہارا آ جاؤ اظہر۔۔۔سنا ہے تمہاری بہو آج کل بڑے زبردست کھانے بنا رہی ہے۔۔۔میں نے سوچا ہم لوگ بھی چکھ لیتے ہیں۔۔۔"

اظہر بھی اپنی فائل رکھتا ان کے ساتھ آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔دونوں نے اپنی اپنی پلیٹیں پکڑیں۔۔۔

وہ تینوں کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔

"ارے واہ مزہ آ گیا۔۔میں تو بہت خوش ہوں حور ب بیٹا۔۔تمہاری ساس کے ابلی ہوئی سبزیوں والے کھانوں سے میری جان چھوٹے گی۔۔۔

"اب تو کوئی تیکھا میٹھا ہر طرح کا کھانا ملے گا۔۔۔اور دیکھنا مرچوں میں بالکل کنجوسی مت کرنا۔۔۔کھانا کھاتے ہوئے جب تک ماتھے پر پسینہ نہ آئے۔۔۔۔۔لگتا ہی نہیں کھانا کھایا ہے۔۔"

اظہر اسے مشورہ دینے لگا۔۔واحبہ نے کہنی اس کے پیٹ میں ماری۔۔

"شرم کریں آپ جانتے ہیں نا زیادہ مرچیں کھانے سے معدے کا السر ہو جاتا ہے ۔۔۔اور اگر اس سے بچ گئے تو باواسیر ہو جائے گی۔۔۔۔تو بیماریوں سے جو بچھنے سے اچھا ہے پرہیز کریں۔۔۔کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔۔"

برتن کر کے انہوں نے میز پر رکھ دیے۔۔

"چلیں ٹھیک ہے میں باقی کا کھانا بنا کر جاتی ہوں۔۔ورنہ سارا کام مما کو کرنا پڑے گا۔۔۔اور اچھا تھوڑی لگے گا کہ وہ کام کریں گی۔۔۔"

وہ جلدی سے کچن میں چلی گئی۔۔۔اب جلدی جلدی کام کر کے اسے اپنے پورشن میں بھی جانا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر بھی اسے لگ رہا تھا تقریبا ایک گھنٹہ تو ان چیزوں کو بنانے میں لگ ہی جائے گا۔۔

نور بالاج کی دی ہوئی گڑیا سنبھالتی آفریدی ہاؤس میں داخل ہو۔۔۔

ملازم سے اس نے مصطفی سے ملنے کا کہا۔۔۔وہ اسے لے کر مصطفی کے پورشن میں چلا گیا۔۔

"یہ سر کا پورشن ہے ہم چلتے ہیں۔۔۔"

ملازم وہیں سے لوٹ گیا۔۔۔وہ تمام شاپر لیتی اندر گئی۔۔

مصطفی بالاج کی دھلائی کرنے کے بعد راجہ گد کتاب پڑھ رہا تھا۔۔وہ مطالعے میں اس قدر غرق تھا کہ آس پاس کا ہوش ہی نہیں رہا۔۔۔

"السلام علیکم انکل!!!!____کیا حال ہے آپ کا____"

وہ قدرے بلند آواز میں بولی۔۔۔مصطفی نے انجانی آواز سنی۔چونک کر سر اٹھایا۔۔۔

سامنے ہی ایک پیاری سی لڑکی کھڑی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام..جی بیٹا آپ کون؟؟____"اس نے بڑی ہی خوش اخلاقی سے پوچھا۔۔

صائم اوپر کھڑا مصطفی کی بات سن کر گرتے گرتے بچا۔

"ارے یہ ظالم کرنل اس قدر پیارا بھی بولتے ہیں..مجھے کیوں نہیں کبھی کہا اتنے پیار سے کچھ بھی۔۔۔"

"میں نور..میجر ولید کی بیٹی۔۔۔"

نور تو اپنے سامنے مصطفی کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔ولید کی باتوں سے اسے لگا تھا کہ مصطفی کوئی 30 سال کا جوان ہو گا۔۔۔

ابھی ولید نے اسے رشتے کی بابت نہیں بتایا تھا۔۔۔بس یہی کہا تھا کہ وہ مصطفی کے گھر جا کر ان کے بچوں سے مل لے۔۔

"آپ کون_؟؟"

"میں تمہارے ڈیڈی کا دوست کرنل مصطفی کمال۔۔"

نور کے ہاتھ سے دونوں شاپر گر گئے۔۔اسے شدید صدمہ پہنچا۔۔کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔۔

"کیا ہوا اپ حیران کیوں ہو رہی ہیں؟؟___"

"ننن۔ ننننن ککک کچھ نہیں... کچھ نہیں... کیسے ہیں آپ انکل_؟؟""""

جلدی سے شاپر اٹھاتے وہ مصطفی کے سامنے گئی۔۔

"الحمدللہ میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔۔آپ کا سفر کیسا رہا؟_"

"جی بہت اچھا رہا___""" بڑی مشکل سے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے وہ نارمل رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"اچھا بیٹھو۔۔"

"انکل یہ آپ کی بیٹی کے لیے میں گڑیاں لائی تھی___"مصطفی نے آنکھیں پھاڑ کر اس کے ہاتھ میں پکڑے شاپروں کو دیکھا۔۔۔

اوپر کھڑا صائم بھی حیرانی سے دیکھنے لگا۔۔۔

گڑیا اور اس کی بڑی بہن کے لیے.

"بیٹا گڑیا____"مصطفی کو سمجھ نہیں ایا اب اسے کیا کہے۔۔

"کیوں کیا ہوا____ ڈیڈی نے کہا تھا آپ کی بچی بڑی ہی اچھی ہے... تو بچے تو گڑیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں نا۔۔۔تو میں اس لیے ان کے لیے گڑیا لے آئی۔۔"

مصطفی نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو روکا۔۔ تبھی بالاج اپنی پیٹھ سہلاتا باہر نکلا۔۔

"اوہ چورنی۔۔۔تو یہاں پر۔۔"سامنے نور کو دیکھ کر وہ تیز تیز چلتا اس تک آیا

نور بھی بالاج کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔

"تم یہاں پر کیا کر رہے ہو ڈول بوائے____؟"

"اوہیلو میں کوئی ڈول بوائے نہیں ہوں۔۔۔ایم بالاج مصطفی۔۔۔تمیز سے نام لو میرا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ تڑخ کر بولا مصطفی ان دونوں کی لڑائی دیکھتا رہا۔۔۔

"اچھا تمیز سے بات کروں۔۔۔اپنی عمر دیکھو اور شوق دیکھو۔۔۔۔چار سال کے بچے کی طرح گڑیا رکھنے کا شوق ہے تمہیں۔۔۔۔اور وہ بھی لڑکیوں والا۔۔۔

"تو_____" بالاج اس کی بات ٹوک گیا۔۔

"تمہیں کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔"

"بالکل ہے۔۔"

"اچھا کیا شوق ہے تمہارا___"

"مجھے جہاز اکٹھے کرنے کا شوق ہے____"

"اوہ۔۔۔واؤ۔۔۔"اپنے ہونٹ گول کرتے وہ اسے چڑانے لگا۔۔۔

"اگر تمہیں پتہ ہو تو جہاز لڑکوں کو پسند ہوتے ہیں لڑکیوں کو نہیں۔۔"

"او مسٹر مجھے جہاز پسند ہے کیونکہ میں ایک ایئر ہوسٹس ہوں۔۔ سمجھے۔۔۔"

نور کو وہ بڑا ہی بد تمیز اور بد دماغ لگا۔۔۔حوعب بھی اپنے پورشن میں آگئی۔۔۔

سامنے ہی بالاج کسی لڑکی کے ساتھ لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔وہ تیز تیز چلتی ان تک

آئی۔۔۔

"ہائے آپ نور ہیں نا۔۔؟؟_""

اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے وہ بڑی ہی خوش اخلاق کی سے پوچھنے لگی۔۔

"جی جی میں نور۔۔۔اور آپ میں ؟؟_"

"حورب مصطفی..."حورب نے اپنا تعارف کروایا..جب کہ نورا تنی بڑی حورب دیکھ کر گرتے گرتے بچی۔۔صائم دوڑ کر نیچے آیا۔۔

"ارے اپی آپ آ گئیں۔۔آپ کو پتہ ہے یہ اپ کے لیے کیا تحفہ لائی ہیں ؟"_____

سائم نے جلدی سے گڑیوں والے شاپر اٹھا کر حورب کو تھمایا۔۔۔

"یہ آپ کے لیے گڑیا لے کر آئی ہیں۔۔"

حورب کبھی گڑیوں کو اور کبھی نور کو دیکھ رہی تھی۔۔

"لیکن نور اس عمر میں گڑیا کے ساتھ کھیلنا تھوڑا عجیب نہیں لگے گا۔۔۔"

اس نے ازراہ مروت گڑیاں لے تو لی تھی لیکن پوچھے بغیر رہ نہیں سکی۔۔۔

"آپی وہ بھی یہ چورنی اپنے پیسوں سے خرید کر نہیں لائی بلکہ میری لی ہوئی گڑیاں آپ کو گفٹ دے رہی ہے۔۔"

نور سر جھکا گئی۔۔۔پھر غصے سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"اچھا تو میں نے کچھ زبردستی لی تھیں تم سے۔۔۔تم خود مجھے دے کر آئے تھے۔۔ اور ڈیڈی کی بھی کہہ رہے تھے حورب بچی۔۔۔حورب بچی۔۔تو مجھے لگا آپ بھی چھوٹی سی بچی ہوں گی۔۔۔اور انہوں نے یہی کہا تھا کہ اپنے مصطفی انکل کے بچوں سے مل کر آجانا۔۔۔

تو مجھے لگا چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے۔۔۔"

وہ اپنی کنفیوژن بتانے لگی۔۔وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگے۔۔۔نور شرمندہ ہو کر رہ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو آؤ میرے کمرے میں۔۔"

"چھوڑو ان چیزوں کو۔۔بالاج نے جھٹ سے اپنی گڑیاں لے لیں۔۔۔

"چورنی کہیں کیمن یہ میری ہیں۔۔میں ہی رکھوں گا۔۔"

وہ لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا اس سے پہلے کہ مصطفی پھر سے اس کی دھلائی کرتا

۔۔

نور بھی حرب کے ساتھ چلی گئی۔۔

اب وہاں پر مصطفی اور صائم ہی موجود تھے۔۔۔

"چچ چچ کرنل صاحب کیسی اولاد ہے آپ کی۔۔آپ کی تو عزت پر حرف آ گیا۔۔۔ کیا ہو گا جب وہ جا کر اپنے ڈیڈی کو بتائیں گی۔کہ کرنل صاحب کا بیٹا گڑیوں سے کھیلتا ہے۔۔"

صائم مصطفی کو تنگ کرنے لگا۔۔۔

"تم کمبخت کہیں کے۔۔ناہنجار۔۔ذلیل دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔مجھے تنگ مت کرو۔۔"

مصطفی اس سے ڈانٹنے لگا صائم ہنستا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔

داور اور دائم بھی یونیورسٹی سے آ چکے تھے۔۔گھر کا ماحول کافی بدلہ بدلہ لگ رہا تھا

۔۔

"چھوٹے_____

"ہاں بڑے____"

"لگ رہا ہے تھوڑی ہی دیر میں ڈیڈی اور صائم کے الفاظوں کے بم پھوٹنے والے ہیں۔۔۔ جلدی سے کپڑے بدلتے ہیں اور کونے میں بیٹھ کر مزہ لیتے ہیں۔۔"

داور میں دائم کو مشورہ دیا۔۔دونوں کمرے میں بھاگ گئے۔۔صائم پہلے سے ہی اندر موجود تھا۔۔۔دونوں نے اپنے اپنے بیگ سنبھال کر رکھے۔۔

اس بیچ صائم نے ان دونوں کو مخاطب نہیں کیا۔۔وہ بس ان دونوں کی کاروائی دیکھتا رہا۔۔

"یہ بڑا کتنا مانوس ہے اور ذلیل بھی۔۔مطلب بڑے بھئیو کے ساتھ اس نے ٹیم بنا لی۔۔اور مجھے چھوڑ دیا۔۔"

داور اور دائم جان بوجھ کر خود کو چھوٹے بڑے کہتے۔۔تاکہ صائم ان سے

چڑھے۔۔انہیں باتیں سنائے۔۔وہ اتنے مہینوں بعد آیا تھا۔۔۔

سب نے اسے بہت مس کیا۔۔جانتے تھے اب پھر سے وہ دو تین مہینے تک تو واپس نہیں آئے گا۔۔اسی لیے وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہے تھے

"چھوٹے۔۔"داور نے صائم کو دیکھتے دائم کو مخاطب کیا۔

"ہاں بڑے___"دائم نے بھی آنکھیں چھوٹی کرتے داور کو جواب دیا۔۔

"سنا ہے ڈیڈی کے دوست کی بیٹی آگئی ہیں۔۔میں تو سوچ رہا ہوں کہ بھائی جلدی سے ہاں کر دیں گے۔۔پھر شادی ہو گی۔صائم_"

وہ صائم کی طرف مڑا۔۔

"تم تو نہیں آسکو گے۔۔کیونکہ تمہاری تو چھٹیاں ختم ہونے والی ہیں نا۔۔چلو کوئی بات نہیں۔۔تم تصویریں دیکھ لینا ہم لوگ سیو کر کے رکھیں گے۔۔"

صائم نے کشن اٹھا کر داور کو مارا۔

"بڑے بھئیو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔وہ تو آتے ہی جنگلیوں کی طرح لڑنے لگے۔۔اور

www.novelsclubb.com

جو آئی ہیں نا وہ بھی کسی سے کم نہیں ہے۔۔پوری چڑیل ہے۔۔چڑیل بھائی سے کتنا لڑ رہی تھی۔۔۔اور ان کا مذاق بھی اڑا رہی تھی۔۔"

داور نے دائم کو آنکھ ماری۔۔ان کا کام ہو چکا تھا۔۔جیو نیوز کی ساری اپڈیٹ انہیں مل چکی تھی۔۔

"چلو ٹھیک ہے آجاؤ دائم ہم لوگ باہر چلتے ہیں۔۔صائم تم چلو گے۔۔"

"نہیں مجھے نہیں جانا۔۔"وہ منہ بناتے صاف انکار کر گیا۔۔

داور اور دائم باہر چلے گئے۔۔

"کتنے بے حس اور پتھر دل ہیں یہ دونوں۔۔مطلب میں نے انکار کیا اور ان دونوں نے مجھے دوبارہ پوچھا بھی نہیں۔۔میں بھی نہیں بولوں گا اب ان سے۔۔۔"

اس نے اٹھ کر الماری کا پٹ کھولا۔۔۔ایک کونے میں داور نے سنیکس چھپا کر رکھے تھے

-

"اب دیکھنا بچو یہ سارے کھا جاؤں گا۔۔آپ لوگوں کو ٹھینگا ملے گا۔۔"

سارے سنیکس اٹھا کر وہ بالکونی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔بالکونی کا دروازہ باہر سے لاک کر لیا تاکہ کوئی اس کی طرف جا نہ سکے۔۔

شام کو کھانے پر سب لوگ موجود تھے۔۔مصطفی بڑا ہی پر سکون ہو کر آلو پالک کا سالن کھا رہا تھا۔۔

یہ آج دائم کی فرمائش پر بنایا گیا تھا۔۔صائم بالکل مصطفی کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

"ارے ایک کرنل صاحب کیا کرتے ہیں۔۔۔اکیلے اکیلے کھائیں گے تو پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگیں گے۔۔۔بیٹے کو بھی تھوڑی سی صلح مار لینی چاہیے۔۔"

روٹی کا نوالہ توڑتے کرنل صاحب کی پلیٹ سے سالن اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔

"نہیں وہ جو ڈونگے میں پڑا ہوا ہے اس کے اوپر سے کون سا بلی گزر گئی ہے۔۔۔یا چھپکلی اندر گر گئی ہے۔۔۔۔وہاں سے لو اور اپنا کھاؤ۔۔۔"

مصطفی نے اپنی پلیٹ اس کے آگے سے سرکا لیں۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی کرنا کرنل صاحب آفٹر ال میں آپ سے اتنی محبت کرتا ہوں ۔۔۔۔اور ایسے تھوڑی ہو گا۔۔"

صائم نے پھر سے پلیٹ اپنی طرف سرکا لی۔۔۔وہ زبردستی مصطفی کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔۔

دونوں باپ بیٹے جتنے مرضی لڑ لیں۔لیکن محبت ایک دوسرے سے بڑھ کر کرتے تھے۔۔۔

نور بڑی حسرت سے ان لوگوں کی نوک جھوک دیکھ رہی تھی۔۔۔

کاش اس کا بھی ایسا ہی ہنستا کھیلتا خاندان ہوتا۔۔لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔

میجر وحید کی طلاق نور کے بچپن میں ہی ہو چکی تھی۔۔۔تب وہ آٹھ سال کی تھی ۔۔۔

کورٹ کے آرڈر کے مطابق نور ایک ہفتہ ماں کے ساتھ اور ایک ہفتہ باپ کے

ساتھ رہنے والی تھی۔

۔نور کی ماں نے دوسری شادی کرلی۔اس سوتیلا باپ اسے بالکل بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔اکثر جب وہ اپنی ماں سے ملنے جاتی تھی وہ بار بار اسے جھڑکتا رہتا تھا۔۔کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا۔۔

ایک بار جب غلطی سے اس سے گلدان ٹوٹ گیا۔۔۔تب اس نے اس نازک سی بچی پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

تب سے نور کا دل رشتوں سے اچاٹ ہو گیا۔۔وہ اپنی دادی کے ساتھ رہنے لگی۔۔ ولید ہر طرح سے اس کا خیال رکھنے لگا۔۔

آج ان لوگوں کو دیکھ کر نور کے دل میں خواہش جاگی۔۔۔کہ کاش اس کا بھی ایسا ہی گھر ہو۔۔جس میں ہر وقت لوگ جھوک ہوتی رہے۔۔

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

تبھی کسی نے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔۔اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا

نین اس کے سر پر کھڑی تھی۔

"کیا ہوا بیٹا؟؟؟____تم رو رہی ہو___"

اس نے جلدی جلدی اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔بالاج اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں نہیں وہ ان لوگوں کی نوک جو مجھے بڑی اچھی لگی۔۔ہمارے گھر میں ایسا نہیں ہوتا نا اس لیے۔۔۔اور میرا تو کوئی بہن بھائی بھی نہیں ہے۔۔"

بالاج کو پہلی بار اس لڑکی سے ہمدردی ہوئی۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"اسے کیا ہوا___؟؟؟_صبح تو جنگلی بلی بنی ہوئی تھی اور ابھی رو رہی ہے۔۔"

بالاج سوچ کر رہ گیا۔۔تبھی مصطفی بولا۔۔

"یہ اٹھ سال کی تھی جب اس کے ماں باپ کی طلاق ہو گئی۔۔ماں نے تو دوسری

شادی کر لی لیکن باپ نے اس کے مستقبل کے لیے دوسری شادی نہیں کی۔۔۔

اب ہر کوئی میری طرح خوش نصیب نہیں ہوتا ہے۔۔۔ جس کے بچوں کو نین جیسی ماں مل جائے۔۔"

نین اس کے برابر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"اپنے بیان کو درست کیجیے ہر ماں بھی اتنی خوش نصیب نہیں ہوتی۔۔ جسے اتنے فرمانبردار اور پیار کرنے والے بچے مل جائیں۔۔۔"

"چلو جاؤ حورب کھانا لے کر کمرے میں چلی جاؤ۔۔۔ اسے بھی کھلا دینا۔۔"

مصطفی بالاج کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"نور کو میں نے خاص مقصد کے لیے بلایا ہے۔۔۔ بالاج۔۔ نور اچھی لڑکی ہے۔۔ سلجھی ہوئی ہے خاندانی بھی ہے۔۔۔ اور سب سے بڑی بات اپنے پیروں پر کھڑی ہے۔۔۔

میں نے اور میرے دوست نے فیصلہ کیا ہے کہ تم دونوں کی شادی کر دیں۔۔"

www.novelsclubb.com

بالاج جو پانی پی رہا تھا زور زور سے کھانسنے لگا۔۔

اس نے گلاس واپس رکھا۔۔ پھر بے یقینی سے مصطفی کو دیکھنے لگا

"لیکن ڈیڈ وہ لڑکی تو میرا مذاق اڑاتی ہے۔۔ مصطفی نے اسے گھورا۔

"دیکھو بالاج۔۔ زندگی گڑیوں کا کھیل نہیں ہے۔۔ تمہیں سوچنا پڑے گا۔۔ زندگی جنگ کا میدان بھی نہیں ہے۔۔ جہاں پر تم رائفل لے کر تن کر کھڑے ہو جاؤ۔۔ زندگی اونچا نیچا ایک میدان ہے۔۔ یہاں پر پتھریلے۔ ڈھلوانی، میدانی ہر قسم کے راستے آئیں گے۔۔ کانٹے بھی آئیں گے۔۔ پھول بھی آئیں گے۔۔ خوشبو بھی آئے گی۔۔ تو گرم لو بھی آئے گی۔۔ ان سب چیزوں سے گزرنا پڑے گا....

پرسوں آریان اور حورب کا نکاح ہے۔۔۔ اگر تم کل تک سوچ کر بتا دو تو تمہارا اور نور کا نکاح بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ باقی تمہاری مرضی ہے میں اپنا فیصلہ تم پر مسلط نہیں کروں گا۔۔"

نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا مصطفی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ صائم کا پیٹ بھی بھر

چکا تھا۔۔۔

وہ صرف مصطفی کو زیادہ کھلانے کی وجہ سے ان کو تنگ کر رہا تھا۔۔

گھر کے افراد نہیں جانتے تھے لیکن مصطفی کی طبیعت آج کل خراب رہتی تھی۔۔

آخری بار جب صائم مصطفی کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا۔۔تب ڈاکٹر نے ہی اسے زیادہ کھانے کو کہا تھا۔۔

بلاج سوچ میں پڑ گیا۔۔اب پتہ نہیں وہ کیا کرے گا۔۔۔ نین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔وہ کرسی کھینچ کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔باقی لوگ وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو بالاج نور مجھے بہت پسند آئی ہے۔۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تمہارے ساتھ زبردستی کروں گی۔۔جانتے ہو جب میں آئی تھی تم بالکل بچے نہیں تھے۔۔ سمجھ تھی تمہیں۔۔جیسے حالات نور دیکھ کر آئی ہے۔اس سے برے حالات دیکھے تھے میں نے۔۔میں چاہوں گی کہ تم ہاں کر دو۔"

"لیکن مام وہ میرا مذاق۔۔"

نین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔

"کیوں اڑائے گی وہ تمہارا مذاق۔۔۔جب وہ اڑائے تم بھی اس کا مذاق اڑانا۔۔اس کے بھی تو لڑکوں جیسے شوق ہیں۔بلکہ میرے پاس ایک ترکیب ہے۔۔"

وہ اس کے کان میں بولی۔۔ بالاج کو نین کی ترکیب پسند ہے۔۔۔اب بس وہ نور سے بات کر کے رشتے کے لیے ہاں کرنے والا تھا۔۔

لیکن کیا نور اس سے شادی کے لیے مان جائے گی؟؟____ یہ تو بالاج بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

بالاج اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔رات اس نے بہت مشکل سے گزاری۔۔۔وہ عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔۔اس نے تو کبھی اپنی شادی کے بارے میں سوچا ہی نہیں

تھا۔۔۔

لیکن اب مصطفی نے اسے سمجھایا تو وہ سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ایک ایسے انسان کے ساتھ ہم کیسے رشتہ جوڑ سکتے ہیں۔۔۔۔جس کے بارے میں ہمیں کچھ پتہ نہ ہو_اس کی اچھائی, برائی,اس کی پسند, ناپسند کچھ بھی معلوم نہ ہو_____

اور اس انسان کے ساتھ زندگی بھر کا تعلق بنا دیا جاتا ہے_____

کیا یہ اتنا ہی اسان ہوتا ہے؟؟؟____کسی بھی انجان شخص کو اپنی زندگی بنا لینا۔___۔

نور سے اس کی بحث ہوئی ٹھیک تھا۔۔وہ اتفاقی طور پر ٹکرا گئے۔۔۔۔جتنا اس نے کیا اتنا ہی نور نے بھی کیا۔۔۔۔

گھر پر بھی پہل اسی نے کی تھی وہ مانتا تھا۔۔۔لیکن نور کو جب اسے دکھی دیکھا اس کی انکھوں میں آنسو دیکھے۔۔۔اسے بہت برا لگا۔۔

ماں باپ کے بغیر بچے کیسے ہوتے ہیں یہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

ان تینوں بہن بھائیوں نے یہ وقت دیکھا تھا۔۔۔اب تو اظہر اور واحبہ روزان سے محبت جتاتے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن جب انہیں ضرورت تھی تب کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔۔تب مصطفی اکیلا تھا جس نے ان تین بچوں کو سنبھالا۔۔۔۔۔۔انہیں سہارا دیا ان کے آرام کا خیال رکھا۔۔۔۔ان کی بیماری میں جاگا۔۔۔۔۔

رات یونہی آنکھوں میں کٹ گئی۔۔۔۔وہ سحر خیزی کا عادی تھا۔۔۔ صبح جلدی اٹھ کر وہ واک پر چلا گیا۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں دوڑے جا رہا تھا۔۔۔جب کوئی دوڑتے ہوئے اس کے مد مقابل آیا۔۔۔۔اس نے سرسری سی نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔ہوڈی پہنے کوئی اس کے ساتھ دوڑ رہا تھا۔۔۔

"ارے یہ کون ہے_؟___"وہ سوچنے لگا پھر اگنور کرتا اپنی سپیڈ بڑھا گیا ۔۔۔۔ساتھ والے نے بھی سپیڈ بڑھا دی۔۔۔

تقریبا20منٹ تک اس نے واک کی پھر پارک کے بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔وہ ہوڈی والا انسان بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔

"ارے بھائی کیا مسئلہ ہے؟؟____کب سے دیکھ رہا ہوں پیچھے ہی پڑ گئے ہو ____کوئی بات کرنی ہے تو بولو____ورنہ ایسے پریشان مت کرو____"

وہ بیزاری سے بولا۔۔۔سامنے والے نے اپنی ہوڈی اتاری۔۔۔۔وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔۔وہ نور تھی۔۔۔

"تم اور اتنی صبح صبح____خیر تو ہے___؟"

نور اس کی طرف مڑی۔۔

"بالکل خیر ہے____وہ کیا ہے نا مجھے بھی صبح واک کرنے کی بہت عادت ہے____جو میرے ڈیڈی ہیں نا بڑے ہی سخت ہیں____صبح صبح اٹھا کر واک پر بھیج دیتے ہیں۔۔۔۔ہمارے گھر میں تو دیر رات تک جاگنا اور صبح دیر تک سونا بہت ناپسند کیا جاتا ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اپنے بالوں کا جوڑا بناتے وہ اسے بتانے لگی۔۔۔

بالاج کافی امپریس ہوا۔۔

"واؤ بہت اچھی بات ہے_____ چلو تمہاری واک ہو گئی ہو تو تھوڑا وارم اپ کر کے چلتے ہیں۔۔۔"

۔"ہاں ہاں کیوں نہیں___"وہ اٹھ کھڑی ہوئی..

انہوں نے تھوڑی سی ایکسر سائز کی پھر گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

"سوری میں نے کل بد تمیزی کر دی تھی تھوڑی۔۔۔لیکن میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا۔۔۔۔میں صرف مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

اس کے ساتھ چلتے ہوئے نور نے معذرت کی۔۔۔بالاج رک گیا۔۔

"نہیں نہیں____ میرا خیال ہے میں اوور ری ایکٹ کر گیا تھا_____ایک مرد ہونے کے ناطے مجھے اپنے اندر تھوڑی برداشت لانی چاہیے___ایم سو سوری___"

بلاج نے اس سے معافی مانگی۔۔۔نور مسکرانے لگی۔۔

--

"کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے___ انسان ہے تو غلطی ہونا تو لازم ہے___ ویسے اگر ڈیڈی مجھے بتا دیتے نا کہ مصطفی انکل کے بڑے بڑے بچے ہیں____ تو میں اتنی کنفیوژن کا شکار ہی نہیں ہوتی____"

"چلو کوئی بات نہیں___ اب تو پتہ چل گیا نا۔۔۔"

بالاج ہنسنے لگا۔۔

"آئس کریم کھاؤ گی...؟؟؟_"

"صبح صبح____"

"ہاں بالکل_____ لیکن اس وقت کہاں سے ملے گی؟؟؟_____ اتنی صبح تو کوئی آئس کریم پارلر نہیں کھلا ہو گا۔۔"

وہ اس کے ساتھ چلتے پوچھنے لگی۔۔

"تو میں نے کون سا کہا ہے کسی آئس کریم پارلر میں ملے گی۔۔۔ گھر میں ملے

www.novelsclubb.com

گی۔۔۔آجاؤ___"

وہ دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے۔۔۔

"میرے روم میں چلو گی؟؟___"نور ہچکچائی پھر سنجیدہ ہوئی۔۔

"سوری لیکن میں اتنی بولڈ نہیں ہوں۔۔۔کہ کسی مرد اور وہ بھی غیر مرد کے کمرے میں چلی جاؤں۔۔"

وہ فورا انکار کر گئی۔۔بالاج سرسری سا مسکرایا۔پھر فریج سے آئس کریم نکالنے لگا

۔۔

"ارے نہیں نہیں۔۔تم غلط سمجھ رہی ہو۔تم کل شوق کی بات کر رہی تھی نا۔۔۔تو میں تمہیں اپنا روم دکھانا چاہتا ہوں۔۔۔شاید تمہیں اچھا لگے۔"

۔بالاج آئس کریم ڈالتے اسے صفائی دینے لگا۔۔اس نے ٹرے میں آئس کریم رکھ کر اٹھالیا۔۔

"چلو ٹھیک ہے۔آجاؤ چلتے ہیں___"وہ دونوں بالاج کے کمرے میں چلے گئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔نور نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا۔۔وہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔

یوں جیسے کسے باربی ہاؤس میں قدم رکھ لیا ہو۔۔۔۔اتنا خوبصورت روم تھا۔۔

"اوواؤ۔۔یہ تمہارا کمرہ ہے_؟؟؟_____"

"بالکل____"بالاج نے دروازہ بند نہیں کیا۔۔۔آئس کریم لے جا کر شیشے کی میز پر رکھ دی۔۔۔۔

"اتنا خوبصورت روم ہے نا۔۔قسم سے مجھے بہت پسند آیا ہے۔۔"

نور کو لڑکیوں جیسے بالکل بھی شوق نہیں تھے۔۔۔ناہی اس نے کبھی کوئی گڑیا دیکھی۔۔ناہی لڑکیوں جیسے رنگ برنگے کپڑے پہنے۔۔۔اس کا تو کمرے بھی سفید رنگ کے پینٹ کیا ہوا تھا۔۔۔کشن، کرٹن ہر چیز سفید رنگ کی تھی۔۔

ہاں اسے جہاز اکٹھے کرنے پسند تھے۔۔لیکن وہ بھی اتنے زیادہ تو نہیں تھے۔۔جتنا شوق بالاج کو تھا۔۔

"لو اس سے پہلے کہ یہ اپنی قسمت پر روتی ہوئی پگھل جائے۔۔۔نوش فرماؤ۔___"

۔

آئس کریم کا کپ اٹھاتے بالاج نے اس کی طرف بڑھایا۔۔۔وہ شکریہ ادا کرتی ہے آئس کریم کھانے لگی۔۔

"بیٹھو____"نور صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"تمہارا روم بہت اچھا ہے۔۔۔اور کلر بھی بہت اچھا ہے۔۔۔"

"چلو شکر ہے تمہیں پسند تو آیا۔۔"

بالاج کو سچ میں اس کا سراہنا بہت اچھا لگا۔۔

"خیر تم شاید جانتے نہیں۔۔۔تمہارے ڈیڈی نے تمہیں اس لیے بھیجا ہے تاکہ ہم دونوں ایک دوسرے سے مل سکیں۔۔"

نور حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔بالاج آئس کریم کھانے میں مصروف رہا۔۔۔

"میرے ڈیڈ اور تمہارے ڈیڈ چاہتے ہیں کہ ہم دونوں کی شادی ہو جائے۔۔۔مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔تم بتاؤ مجھ سے شادی کرو گی؟؟____میرا یہ شوق

دیکھنے کے بعد.."___

بالاج نے آئس کریم کا کپ واپس رکھ دیا۔۔۔نور نے بھی کپ واپس رکھا۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"کیا یہ اتنا آسان ہے____ بالکل بھی نہیں۔۔۔لیکن میں ایک انجان شخص سے کیسے شادی کر سکتی ہوں۔۔جسے میں جانتی تک نہیں۔۔۔"

وہ ایک تلخ زندگی دیکھ چکی تھی..اپنے ماں باپ کا ٹوٹا ہوا رشتہ بھی دیکھ چکی تھی۔۔۔

اب ان چیزوں پر اسے بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔بالاج سنجیدہ ہوا۔۔

"میں فورس نہیں کروں گا آپ کو۔۔۔یہ بھی نہیں کہوں گا کہ آپ مجھ سے ہی شادی کریں۔۔۔زندگی میں اگر ایک بار برا ہو جائے۔۔۔تو اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ ہر بار ہی برا ہو گا۔۔۔

کیا ہمیں ایک بار ٹھوکر لگتی ہے تو ہم چلنا چھوڑ دیتے ہیں؟؟____ بالکل بھی نہیں...ہم چلتے ہیں کیونکہ ہمیں چلنا ہے۔۔۔

ہم بیٹھے رہیں گے تو ہم معذور نہ ہو جائیں گے۔۔۔زندگی بھی اسی طرح کی ہے۔"

بالاج بڑے ہی پر سکون انداز میں اسے سمجھانے لگا۔۔وہ اسے قائل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔۔لیکن رشتوں پر جو اعتبار ختم ہو چکا تھا بہت سے بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

نور اس کے مد مقابل آئی۔۔۔بالاج سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

"میں ایک ایسے انسان سے کیسے شادی کر سکتی ہوں۔۔۔جس کا روم پنکی پنکی ہے ۔۔جو گڑیوں سے کھیلتا ہے۔۔جس کا بچپنا ابھی تک نہیں گیا کیا وہ زندگی کو لے کر سنجیدہ ہو گا۔۔۔؟.___کیا گارنٹی ہے کہ اگے چل کر یہ رشتہ کامیاب رہے گا

"""""؟؟_

اس کی بات سن کر بالاج کو غصہ آیا۔۔۔بڑی مشکل سے اس نے خود پر قابو پایا پھر بولا۔۔۔

"مجھے گڑیاں اکھٹی کرنے کا شوق بچپن سے ہے محترمہ۔۔لیکن میں نے ان سے

کھیلنے کا شوق کبھی نہیں پالا۔۔۔جو مرد کسی غیر کی عورت کی عزت نہیں کرتا۔اسکی عورت کی کوئی عزت نہیں کرتا"

"میرے باپ نے مجھے عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے۔۔۔۔میں خود جا کر انکار کر دیتا ہوں۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔آپ کا نام نہیں ائے گا۔۔۔آئس کریم کھا کر جایئے گا۔"

اسے کہتا وہ باہر نکلتا چلا گیا۔۔نور اس چلبلے سے لڑکے کو جاتے دیکھتی رہی۔۔۔۔

اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی۔۔۔

وہ خوش ہوئی۔۔۔اس گھر میں آ کر اسے بہت الگ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔سب گھر والے ایک دوسرے کا احساس کرتے تھے۔۔۔ایک دوسرے کے لیے جان دیتے تھے۔۔

"میں نے بہت سے مغرور مرد دیکھے ہیں۔۔۔پر بالاج مصطفی کی بات ہی اور ہے۔۔اس کو تو سو خون معاف ہیں۔۔ہم سفر اگر تمہارے جیسا ہو گا۔۔۔تو میں

کانٹوں پر چلنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔"

وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھتے آئس کریم اٹھا کر کھانے لگی۔۔۔جو آدھی سے زیادہ پگھل چکی تھی

اس سے پہلے کہ بالاج انکار کرتا نور نے ولید کو فون کر کے اقرار کر دیا۔۔۔ولید تو بہت زیادہ خوش ہوا۔تقریبا 10 بجے کے قریب ولید ان کے گھر پر موجود تھا۔۔ ساتھ ہی اس کی ماں بھی موجود تھی۔۔بالاج بار بار نین سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تبھی ولید نے اٹھ کر اسے گلے لگایا۔

"مبارک کو نوجوان. میرا داماد بن کر آپ نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا۔" بالاج پر توجیرتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا..اس کی نظر سامنے مسکراتے ہوئے باتیں کرتی نور پر پڑی۔۔۔

"تو کیا اس نے ہاں کر دی؟___"اسے دلی خوشی ہوئی کہ اس کی باتوں کا نور پر اثر ہوا

۔

سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔کل حورب اور آریان کے ساتھ ان دونوں کا نکاح بھی ہونا طے پا گیا۔۔۔

گھر کے بڑوں نے بچوں کے لیے شاپنگ کی۔۔وہ لوگ بس الگ الگ بیٹھے اپنی شادی کے خواب دیکھ رہے تھے۔۔آریان نے مصطفی کے پورشن میں جانے کی کئی بار کوشش کی۔۔لیکن ہر بار مصطفی کے ہاتھوں پکڑا گیا۔

آج مصطفی کمال کے دو بچوں کا نکاح تھا۔۔وہ بہت زیادہ خوش تھا۔۔مصطفی نے اپنے چند احباب کو نکاح میں شرکت کی دعوت دی۔۔ولید کے بھی چند رشتہ دار موجود تھے۔۔نور کی ماں کو بھی بلایا گیا تھا۔۔۔لیکن اس کا سوتیلا باپ نہیں آیا۔۔

لڑکیوں کو کمرے میں بٹھایا گیا تھا۔۔جبکہ مرد حضرات باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔

نکاح شروع ہوا۔

"آریان آفریدی ولد اظہر آفریدی۔۔آپ کا نکاح حورب مصطفی ولد مصطفی کمال کے ساتھ۔۔۔ایک لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"

"قبول ہے____

(مجھے معاف کرنے کے لیے شکریہ)

"کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟_"

"قبول ہے____"

(پھر سے مجھ پر یقین کرنے کے لیے شکریہ)

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے___؟؟_"

"قبول ہے..."

(میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب میں کبھی بھی تمہارا اعتبار نہیں توڑوں گا....)

سب نے آریان کو مبارک باد دی۔۔پھر بالاج کی باری آئی۔۔"بالاج مصطفی ولد

مصطفی کمال۔۔۔آپ کا نکاح نور ولید سکندر ولد ولید سکندر کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟____"

"قبول ہے۔۔۔"

(مجھے میرے شوق کے ساتھ قبول کرنے کا شکریہ)

"کیا آپ کو قبول ہے۔۔؟؟_"

"قبول ہے___"

(دوبارہ رشتوں پر یقین کرنے کے لیے شکریہ)۔۔

"آپ کو قبول ہے؟؟؟_"

"قبول ہے___"

(میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو نہیں ائے گا۔۔میں تمہاری زندگی میں اتنے رنگ بھر دوں گا کہ تم ان سب اندھیروں کو بھول جاؤ گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو بہت بہت مبارک ہو. آپ سب کو۔۔"

سب نے ولید اور آریان کو مبارکباد دی.

"چلیے اب دلہنوں کی طرف چلتے ہیں۔۔"

مصطفی اور ولید نکاح خواں کے ساتھ بچیوں کے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

نین اور نور کی ماں زرتاشہ پہلے سے ہی اندر موجود تھی۔۔۔ نکاح خواں ان کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔ سب سے پہلے حورب کا نکاح شروع ہوا۔

"حورب مصطفی ولد مصطفی کمال____ آپ کا نکاح آریان آفریدی ولد اظہر افریدی کے ساتھ۔۔۔۔ ایک لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟؟_"

"قبول ہے___".

(مجھے یقین تھا میری محبت جیت جائے گی)

"کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟_"

"قبول ہے____"

(آریان آفریدی میری محبت قبول کرنے کا شکریہ۔۔۔)

"کیا آپ کو قبول ہے؟؟_"

"قبول ہے۔۔۔۔"

(وعدہ رہا ہمارے بیچ کبھی بھی کوئی غلط فہمی میں پیدا نہیں ہونے دوں گی)

مصطفی نے حورب کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔لیکن سر جھکایا ہوا تھا۔۔۔نین اسکے گلے لگ گئی۔۔۔اس کے دل میں خواہش جاگی ۔۔۔کاش اس کے نکاح کے وقت بھی اس کے ماں باپ ساتھ ہوتے۔لیکن ایسا کچھ نہیں ہو سکا۔۔

"نور ولید ولد ولید سکندر____آپ کا نکاح بالاج مصطفی ولد مصطفی کمال کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟؟_"

"قبول ہے___

(مجھے رشتوں پر اعتبار نہیں ہے لیکن تم پر کر رہی ہوں بالاج)

"کیا آپ کو قبول ہے___؟"

"قبول ہے_"

(مجھے یہ اوٹ پٹانگ شوق رکھنے والا لڑکا دل سے قبول ہے)

"کیا آپ کو قبول ہے___؟"

"قبول ہے___"

(زندگی کے تلخ پنے پڑھنے کے باوجود بھی میں ایک بار پھر سے اسے موقع دیتی ہوں۔۔صرف تم پر اعتبار کر کے۔۔۔)

"مبارک ہو۔۔"

ولید نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اج اس نے بیٹی کا فرض ادا کر دیا....نور تو ولید کے ساتھ لگ کر باقاعدہ رونے ہی لگی تھی۔

"ارے ارے میری بچی۔۔۔ایسے نہیں روتے۔۔اچھے بچے جو ہوتے ہیں نہیں روتے۔۔۔۔۔خوش ہو جاؤ اب دیکھو کتنا بڑا گھر مل رہا ہے تمہیں۔۔۔۔اس میں کتنے سارے لوگ ہیں۔۔۔۔۔اور تو اور تمہارے دیور شدید قسم کے لڑاکو ہیں۔۔۔۔۔۔خوش رہو۔۔۔۔۔۔"

اسے کہتے ہوئے ولید تھوڑا ایموشنل ہوا۔۔۔

زرتاشہ نے بھی اسے پیار کیا۔۔

"مجھے معاف کر دو___شاید تمہارے معاملے میں مجھ سے کوتاہی ہو گئی_____"

وہ کچھ نہیں بولے شاید زرتاشہ کی غلطی نہیں تھی۔۔۔اس کے آگے بھی تو عمر پڑی تھی۔۔۔کب تک ماں باپ کی دہلیز پر بیٹھی رہتی۔۔

"نہیں مجھے آپ سے گلہ نہیں ہے۔۔آپ خوش ہیں تو میں بھی خوش ہوں۔۔۔"

سب میں مٹھائی بانٹی گئی۔۔۔کھانے کا بھی لان میں بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

وہ لوگ کھانے سے فارغ ہوئے۔۔۔

تبھی رخصتی کا شوشہ چھوڑ دیا گیا۔۔۔۔

نور اور حورب دونوں ہی اس چیز کے لیے تیار نہیں تھیں۔۔۔

لیکن بالاج اور آریان تو بہت زیادہ خوش ہو رہے تھے۔۔۔۔ماں باپ کی مان کر دونوں خاموش ہو گئے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں دونوں کے رخصتی کر دی گئی۔۔۔

حورب اظہر کے پورشن میں رخصت ہو کر چلی گئی۔۔۔جبکہ نور بالاج کے پنکی روم میں۔۔۔

وہ بار بار نظر دوڑا کر کمرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کیا اسے سجانے کی ضرورت تھی۔۔جس کے ہر طرف گڑیاں ہی گڑیاں پڑی تھیں۔۔۔

روم پورا ہلکے گلابی رنگ میں پینٹ کیا ہوا تھا۔۔۔۔اسے بہت ہنسی آ رہی تھی ۔۔۔۔ تبھی دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔۔وہ ایک دم سے سنجیدہ ہوئی۔۔۔

"ہم اندر آ جائیں___"صائم،دائم اور داور دروازے پر کھڑے تھے

۔۔اس نے اپنا سر ہلایا۔۔۔تینوں کے ہاتھ میں گفٹ پکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"ہم بہت خوش ہیں کہ آپ نے ہمارے اونٹ کو نکیل ڈال دی۔"۔

وہ آنکھیں پھاڑے ان لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔

"کیا مطلب___"

"اوسوری ہمارا مطلب ہے ہمارے بھائی سے شادی کرنے کے لیے شکریہ_____

یہ آپ کے لیے___"

"بہت بہت شکریہ تمہارا___"

اس نے تینوں سے گفٹ پکڑ لیے۔۔۔۔وہ جلدی جلدی کھولنے لگی۔۔۔جب صائم

اسے ٹوک گیا۔۔

"ارے اتنا بھی اتاولا پن نہیں دکھانا چاہیے بھابھی جی۔۔۔۔ہمارے بھیا کو آنے

دیں پھر مل کر کھولیے گا۔۔"

اس نے گفٹ واپس رکھ دیے۔۔

"چلیں ہم چلتے ہیں گفٹ کھولیے گا ضرور$_ صبح ملاقات ہو گی___"

تینوں بامشکل اپنی ہنسی دباتے کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔نور کو ان کے ہنسی کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد بالاج اندر آیا۔۔۔۔اس نے بڑی ہی احتیاط سے دروازہ بند کیا۔۔۔

اس کے پنکی روم میں پنک ڈریس پہنے وہ بالکل باربی ڈول لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ تھوڑا فاصلے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"بہت بہت شکریہ مجھ پر اعتبار کرنے کے لیے____"

اس نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔نور نے اپنا سر ہلایا۔۔بالاج حیران ہوا۔۔۔۔

وہ جو کاٹ کھانے کو توڑ رہی تھی ابھی خاموش بیٹھی تھی۔۔

بالاج نے اپنی جیب سے دو کنگن نکال کر اسے پہنائے۔۔

"یہ میری ماں نے دیے ہیں خاندان کی بڑی بہو کے لیے۔۔۔۔جلد بازی میں کچھ

لے نہیں سکا سوری۔۔۔۔۔لیکن وعدہ رہا جو مانگو گی وہ لا کر دوں گا۔۔۔۔"

وہ کچھ زیادہ ہی خوش ہو رہا تھا۔۔ تبھی جلدی جلدی بول گیا۔۔۔۔نور کی تو باچھیں کھل گئی۔۔

"ہاں تو ٹھیک ہے اس کمرے کو آدھا نیلے رنگ میں پینٹ کرواؤ.... میرے حصے کی آدھی بیڈ شیٹ بھی نیلے رنگ کی ہو_____میرا تکیہ بھی نیلے رنگ کا ہو_____ میری سائیڈ پر تمہاری باربی ڈول نہیں ہونی چاہیے_____میری پسند کی چیزیں ہونی چاہیئں۔۔۔۔"

بالاج ہڑبڑایا۔۔۔

اب پچھتائے کیا ہوت

جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

کے مصداق بالاج پھنس چکا تھا۔۔۔۔زبردستی مسکراتے وہ اقرار کر گیا۔۔۔

"ٹھیک ہے_____کل تک ہو جائے گا___"نور بہت خوش ہوئی۔اسے اپنے

www.novelsclubb.com

دیوروں کے گفٹ یاد آئے۔۔۔

"اوہاں یہ گفٹ کھولنے ہیں___ میری مدد کردو___"اس نے بڑے والا گفٹ اٹھا کر بالاج کو پکڑایا۔۔۔خود چھوٹے والا کھولنے لگی۔۔۔۔

"اس میں کیا ہے؟؟___کافی وزنی لگ رہا ہے_"اسے پکڑتے ہی وہ پوچھنے لگا۔۔۔ نور نے کندھے اچکائے۔۔۔وہ چھوٹا گفٹ کھولنے لگی۔۔۔۔۔جیسے ہی کھولا اندر سے ایک باکس نکلا۔۔

"ارے لگتا ہے باکس کے اندر سرپرائز ہے___" بالاج بھی گفٹ کھول چکا تھا۔۔۔ دونوں نے ایک ساتھ باکس کے ڈھکن اٹھائے۔۔۔۔اندر سے مینڈک بدک بدک کر باہر نکلنے لگے۔۔۔

"ارے یہ کیا ہے؟؟؟_" بالاج اچھل کر کھڑا ہوا۔۔۔نور بھی جلدی سے بیڈ سے اتری۔۔۔

"مجھے کیا پتا یہ تو تمہارے بھائی دے کر گئے ہیں نا____"اپنا فراک جھاڑتی وہ پیچھے

ہونے لگی۔۔

"یہ ذلیل نا اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے_" بالاج کو بہت غصہ آیا۔۔

اس کی نظر تیسرے گفٹ پر پڑی۔۔

"پکا اس میں مینڈک ہی ہوں گے___"

اس نے اٹھایا۔۔۔وہ کافی ہلکا لگ رہا تھا۔۔۔اندر سے آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔

بالاج اسے کھولنے لگا۔۔۔پیکنگ کھلی اس کے اندر سے بھی ایک بڑا سا مینڈک اچھل کر بالاج کے اوپر گرا۔۔

www.novelsclubb.com

بالاج تو چیختے ہوئے صوفے پر چڑھ گیا۔۔۔تینوں بھائی باہر کھڑے کان لگا کر اپنے بھائی اور بھابھی کی چیخیں سن رہے تھے۔۔۔

جبکہ وہ دونوں مینڈکوں سے اپنی جان چھڑا رہے تھے۔۔

"ارے تم ڈر کیوں رہے ہو____تو تم آرمی سے ہو____وہاں تو سانپ بھی ہاتھ

سے پکڑ لیتے تھے۔۔۔۔پلیز تم ان کو اکٹھا کر کے باہر پھینک دونا۔۔۔"

"یک کتنے گندے ہیں۔۔۔میں انہیں ہاتھ سے پکڑوں گا۔۔۔" بالاج نے انکار کیا۔۔۔نور نے مسکین سی شکل بنائی۔۔

"پلیز پکڑ دونا___ پلیز____"وہ اس کی منت کرنے لگی۔۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے___ پکڑتا ہوں___"وہ ہمت کرتا مینڈک پکڑنے لگا۔۔۔ کمرے میں تقریبا20 سے 25 مینڈک تھے۔۔۔۔ایک کو پکڑتا تو دوسرا اچھل کر باہر نکل جاتا۔۔

"ارے تم کھڑی کیوں ہو؟؟____کم از کم باکس کے اوپر ڈھکن تو دو۔۔۔" بالاج اسے ڈانٹنے لگا۔۔۔

بڑی ہی مشکل سے مینڈک مشن کامیاب ہو گیا۔۔

"تم رکو میں ابھی آتا ہوں___"وہ باکس لے کر باہر گیا۔۔۔۔وہ تینوں بھی بھاگنے کے لیے تیار ہو گئے۔۔۔۔ تبھی بالاج نے دروازہ کھولا۔۔۔باکس کا ڈھکن اٹھایا ان

کے اوپر انڈیل دیا۔۔۔

"لو مر وذلیل کہیں کے"۔۔سارے مینڈک ان کے اوپر انڈیلتا بالاج واپس کمرے میں چلا گیا....

جبکہ سامنے کھڑے مصطفی کو ان کی حرکت کا پتہ چل گیا اب مصطفی کے کمرے میں ان کی پیشی بلائی گئی تھی۔۔

حورب اریاشن کے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔سامنے ہی دیوار پر ان دونوں کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔جو اس وقت کی تصویر تھی جب آریان نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔۔

تب دونوں نے اس کی یاد میں ایک سیلفی لے تھی۔۔۔۔اسے دیکھ کر حورب خوش ہوئی۔۔۔پھر آریان کی طرف سے دی گئی تکلیف پر اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

آریان جو ابھی باہر سے آیا تھا...اسے روتے دیکھ وہ تیز تیز چلتا اس تک آیا۔۔

"کیا ہوا۔۔۔رو کیوں رہی ہو_ ؟؟"اس نے نفی میں اپنا سر ہلایا۔۔آریان اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

"دیکھو سوری تب جو کچھ بھی ہوا میں مجبور تھا___"حورب نے ناراضگی سے اسے دیکھا۔۔۔آریان اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

"تم مجبور تھے کیسے مجبوری؟؟؟۔۔بچے نہیں تھے تم کہ آئس کریم دے کر بات منوالی جائے۔۔۔۔تم نہیں جانتے تم نے مجھے کتنی تکلیف دی ہے۔۔۔۔اتنے سال صرف تمہاری وجہ سے میں تکلیف میں رہی ہوں۔۔۔۔کیا اس کا بھگتان کر پاؤ گے تم؟؟؟؟؟_"

www.novelsclubb.com

حورب اسے دل سے معاف کر چکی تھی۔۔۔پر پھر بھی اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔اسے احساس دلا رہی تھی۔۔۔

"تم جو کہو گی میں وہ کرنے کو تیار ہوں بس مجھ سے ناراض مت ہونا____آریان آفریدی کا سانس رکنے لگتا ہے۔۔اگر تم مجھ سے ناراض ہوئی ناخدا کی قسم میں اپنی

جان_____"

حورب نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔

"خبردار ایسی اول فول باتیں کیں تو۔۔۔پہلے ہی بڑی مشکل سے سب کچھ ٹھیک ہوا ہے۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔اور میں تم سے ناراض بھی نہیں ہوں۔۔۔ بہت شکریہ تمہارا آریان۔۔۔۔۔"

دونوں ہنسنے لگے آریان نے اسے ایک سکیچ بک گفٹ کی۔۔۔۔وہ اسے کھول کر دیکھنے لگی۔۔۔۔حورب کے ایک ایک لمحے کا سکیچ تھا اس میں۔۔

"یہ کس نے بنایا؟؟؟_"اسے دیکھتے وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"میں نے بنایا___"حورب کو یقین ہی نہیں آیا۔۔

"تمہاری قسم یہ سارے سکیچ میں نے بنائے ہیں____میں نے بھی سکیچنگ سیکھی تھی تمہارے بعد۔۔۔"

"لیکن میری تصویریں تم تک کیسے جاتی تھی؟؟؟_"

یہ بات اسے ابھی بھی سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔۔

"وہ چھوڑو ____ دل والے راستے بھی نکال لیتے ہیں۔۔۔".

"بہت شکریہ ____ بہت خوبصورت تحفہ ہے تمہارا میں اسے ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گی ___"

دونوں خوش تھے اتنی آزمائشوں کے بعد آخر کار ان کی زندگی میں خوشیاں آگئیں تھیں۔۔۔۔دونوں ایک ساتھ تھے اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

صبح ناشتے کی میز پر سب لوگ اکٹھے تھے۔۔۔داور، دائم اور صائم منہ پھلائے بیٹھے تھے۔۔۔

مصطفی نے رات کو اپنے کمرے میں بلا کر تینوں کی تشریف اچھے سے لال کی تھی۔۔۔

مصطفی کی چپل آج کل ان لوگوں پر کچھ زیادہ ہی چل رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نین ابھی ان چیزوں سے نہ واقف تھی۔۔۔بالاج اور نور بھی آکر ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔

"السلام علیکم____"ان دونوں نے یک اواز میں مشترکہ سلام گیا..

"وعلیکم السلام____"سب نے جواب دیا..

صائم،دائم اور داور نے بھی منہ بناتے جواب دیا۔۔۔

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔۔۔نور بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔

"ارے السلام علیکم_____اکیلے اکیلے ہی ناشتہ کر رہے ہو____ہمارا بھی انتظار کر لیتے___"

www.novelsclubb.com

آریان،حورب،اظہر اور واحبہ بھی ان کے پورشن میں آگئے۔۔۔

"آجاؤ آجاؤ ابھی ہم نے شروع تھوڑی کیا ہے___"مصطفی نے کھلے دل سے انہیں ویلکم کیا۔۔۔

نین حورب سے ملی۔۔۔اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر نین کو تسلی ہوئی

۔۔۔چلووہ خوش تھی۔۔۔حورب نین کے ساتھ بیٹھنے لگی جب آریان نے

اشارے سے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا۔۔

وہ چپ چاپ اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

"ارے ان تینوں کو کیا ہوا ہے؟؟____اتنی خاموشی دیکھ کر اظہر پوچھے بغیر نہیں

رہ سکا____"

مصطفی انہیں گھورنے لگا۔۔

"کیا ہوا ہے میں بتاؤں____ان کمبختوں نے اپنی بھابی کو مینڈک گفٹ میں دیے

ہیں___وہ بھی ایک دو نہیں____پورے 25____"

جہاں باقی لوگ حیران ہوئے وہیں۔۔۔نین مطمئن کھڑی تھی

۔۔وہ جانتی تھی کہ اس کے سپوت یہ سب کرنے میں ماہر ہیں۔۔۔

"غلط بات ہے کیوں کیا تم لوگوں نے ایسا؟؟_"وہ مصنوعی غصہ ہوتے انہیں

ڈانٹنے لگی

"مما آپ ہمیں ہی ڈانٹ رہی ہیں؟؟_"ان ظالم کرنل کو آپ نے کیوں کچھ نہیں کہا۔۔۔انہوں نے مجھے جوتوں سے مارا۔۔۔میری کمر میں اتنا درد ہو رہا ہے۔۔۔"

سارے جہان کی مظلومیت چہرے پر سجائے صائم مصطفی کی شکایت لگانے لگا۔۔۔

نین کڑے تیور لیے مصطفی کو گھورنے لگی۔۔۔

"مصطفی آپ نے بچوں کو مارا؟؟!_"وہ سختی سے پوچھنے لگی۔۔۔مصطفی گڑبڑایا۔۔

"ارے بیگم اب تم ان کل کے بچوں کے لیے مجھ سے لڑائی کرو گی؟؟؟_اپنے شوہر سے۔۔۔مجھے پتہ ہوتا نا تو۔۔۔۔"

"تو کیا؟؟؟؟؟_"نین اس کی بات ٹوک گئی۔۔

"تو کچھ نہیں____میں کیا کر سکتا تھا___میں تو ٹھہرا ظالم____یہی سارے جہان کے مظلوم ہیں____نہیں تم مجھے بتاؤ اتنے سارے مینڈک کہاں سے ملے تم لوگوں کو؟؟؟_"

یہ سوال تو بلاج کو بھی تنگ کر رہا تھا۔۔۔ان کے گھر میں تو کہیں مینڈک تھے نہیں

۔۔۔اور جس ایریا میں وہ لوگ رہتے تھے وہاں بھی مشکل تھا۔۔۔تو پھر وہ لوگ اتنے سارے مینڈک لائے۔۔۔

"ارے یہ کون سا مشکل کام ہے... وہ ایک لڑکا جو ہے بوری کی بوری پکڑ کر لے کر جاتا ہے لیب کے لیے... کل ہمیں ملا بس ہم نے ان سے لے لیے..." صائم کالر جھاڑتا اپنا کارنامہ ان لوگوں کو بتانے لگا۔۔۔

مصطفی کو اس سے بڑی ہی چڑ تھی۔۔۔ہر الٹا کام صائم مصطفی کے حصے میں ہی آتا تھا ۔۔

نین نے تھوڑا بہت غصہ کیا وہ بھی مصطفی کو دکھانے کے لیے سب لوگوں نے مل کر ناشتہ کیا۔۔۔۔نور کو ولید اکر لے گیا بلاج نے نور کی فرمائش نین کے سامنے رکھ دی۔۔

"دیکھا جو میں نے کہا تھا وہی ہوا۔۔۔اب اگر وہ تمہیں تنگ کرے تو تم اسے طعنہ مار سکتے ہو۔۔۔"اس کی پسند کو لے کر نین نے بنا کوئی ڈرامہ کیے اس کی بات مان

لی۔۔۔

یہی تو اس نے بالاج کو سمجھایا تھا کہ آدھی چیزیں اس کی پسند کی رکھ دے۔۔۔۔

حساب برابر ہو جائے گا۔۔

"ٹھیک ہے موم آپ سب کچھ کر دیجئے گا___ میں ڈیوٹی پر جا رہا ہوں___" نین سے کہتا وہ تیار ہونے چلا گیا۔۔

نین آج کل بہت زیادہ خوش تھی تمام کام اچھے ہو رہے تھے۔۔۔صائم بھی اپنا بیگ لے کر باہر نکلا۔

"کیا ہوا کہیں جا رہے ہو تم؟؟!_" اسے یوں تیار وہ پوچھنے لگی۔۔

"ہاں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے___ تو مجھے انہوں نے واپس بلا لیا ہے_____ چلتا ہوں دعا کیجئے گا سب اچھا ہو۔"۔

نین نے اسے دعائیں دیں۔۔۔اس کے جانے سے وہ اداس تھی۔۔۔۔پر کام تھا اس کی ذمہ داری تھی تو روک کیسے سکتی تھی۔۔

"چلیے ظالم کرنل صاحب میں جارہاہوں___ خوش رہیے گا....پورے گھر میں اپ کو میں نظر تک نہیں آؤں گا..."

مصطفی نے اگٹے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔

اس کے آنے سے وہ کتنا خوش تھا۔۔۔اب وہ چلا جائے گا تو گھر میں اداسی سی ہو جائے گی۔۔

"جاؤ جاؤاور میرا نام ڈبونا مت___".

"بالکل آپ کا نام ہی تو رہ گیا ہے باقی سب کچھ تو ویسے ہی ڈوبنے والا ہے___"

جاتے ہوئے بھی مصطفی کو تنگ کرنا نہیں بھولا۔۔۔

سب سے مل کر صائم بالاج کے ساتھ ہی گھر سے نکل گیا۔۔۔

مصطفی نین تک آیا۔۔۔نین تھوڑی اداس تھی۔۔۔۔مصطفی نے دو ٹکٹ اسے تھمائے۔۔۔

وہ حیرانی سے دیکھنے لگی۔۔

"پڑھ لو گی یا پڑھ کر سناؤں____؟" نین غصہ ہوئی۔۔۔

"کیوں نہیں پڑھ سکتی____الحمدللہ گریجویشن کی ہے میں نے____" مصطفی پر تو حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔اسے یقین نہیں آیا۔۔۔"کب کی تم نے___؟" وہ بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔

"کب کا مطلب۔۔جب یہاں سے گئی تھی تب سے شروع کی تھی____بس پھر بچوں کے چکروں میں آگے نہیں پڑھ سکی۔۔۔"

مصطفی کو بتا کر وہ ٹکٹ دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ بہت خوش ہوئی۔۔

"بہت بہت شکریہ مصطفی____ہم لوگ عمرے پر جا رہے ہیں_____میں آج بہت خوش ہوں____" مصطفی نے اس کی بہت بڑی خواہش پوری کر دی تھی۔۔۔

****

آج ان کی سعودی عرب کی فلائٹ تھی۔ نین بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔کیونکہ اس کی سب سے بڑی خواہش اپنے محرم کے ساتھ خدا کے گھر کی حاضری دینا تھی۔۔۔جو کہ اب پوری ہونے جا رہی تھی۔۔

کچھ رشتہ دار مصطفی کو مبارکباد دینے کے لیے آئے تھے۔۔۔وہ لوگ ایئرپورٹ کے لیے نکلنے ہی والے تھے۔۔ادھر اظہر اور واحبہ بھی اپنا لگیج لے کر دروازے پر کھڑے تھے۔۔۔

نین ان کو دیکھ کر حیران ہوئی۔کیا وہ بھی کہیں جا رہے تھے؟؟___

"ارے اپ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟؟____"

واحبہ آج سفید کپڑوں میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔پہلی بار اس نے سر پر حجاب لیا تھا۔۔

"ارے بھابھی آپ تو بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی ہیں___قسم سے___"

نین اس کے گلے ملتی تعریف کرنا نہیں بھولی۔۔۔

"ویسے آپ لوگ جا کہاں رہے ہیں؟؟_" وہ پیچھے ہٹتی ان سے پوچھنے لگی۔۔ جبکہ جواب واحبہ کی بجائے اظہر نے دیا۔۔

"ہم لوگ بھی عمرے کے لیے جا رہے ہیں۔۔۔" مصطفی جانتا تھا لیکن نین اس بات سے ناواقف تھی۔۔۔اسے بہت خوشی ہوئی۔۔

"ارے واہ... ماشاءاللہ.. یہ تو بڑی ہی خوشی کی بات ہے۔۔ چلیے پھر نکلتے ہیں ۔۔۔"

نین حورب اور نور سے ملی۔۔

"اب دونوں گھر تم دونوں کے حوالے ہیں... بچوں کا بھی خیال رکھنا اور اپنا بھی.. امید ہے کہ واپسی پر خوشخبری ملے گی۔۔۔"

ان کے کان میں سرگوشی کرتی نین وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔آریان ان لوگوں کو چھوڑنے ایئرپورٹ تک گیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ حورب بھی موجود تھی۔۔

"اللہ کی امان.. پہنچ کر کال کیجئے گا۔۔۔ ہم لوگ انتظار کریں گے۔۔" دونوں نے

ان لوگوں کو الوداع کیا۔۔پھر واپس گھر کے لیے روانہ ہوئے۔

آریان کافی دیر سے دیکھ رہا تھا حورب خاموش خاموش تھی لگ رہی تھی۔۔

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو؟؟___ بڑوں کی یاد آرہی ہے کیا؟؟___" چہرہ اس کی طرف گھماتے آریان پوچھنے لگا۔۔پھر سامنے دیکھنے لگا۔۔

"وہ دراصل مجھے پریکٹس چاہیے تھی؟؟___" حورب تھوڑا پریشانی سے بولی۔۔

"ہاں تو کس چیز کی پریکٹس چاہیے تمہیں؟؟____"

"میں نے ککنگ کمپیٹیشن میں حصہ لیا ہے۔۔۔دو دن بعد مقابلے کے لیے بلایا گیا ہے۔۔۔سوری میں نے تمہیں پہلے بتایا نہیں۔۔۔لیکن اگر تم منع کرو گے تو سچی میں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ اس کے سے معذرت کرنے لگی۔۔آریان اس کی طرف دیکھتے مسکرانے لگا۔۔

"ارے میں بھلا کیوں ناراض ہوں گا___ اچھی بات ہے تم کچھ کرنا چاہتی ہو۔۔تو ضرور کرو۔۔۔بس ایک بات کہوں گا۔۔۔"

اگلی بات پر وہ تھوڑا سنجیدہ ہوا۔۔ حورب پوری توجہ سے اس کی بات سننے لگی۔۔

" کبھی بھی اپنی ترقی میں اتنی مگن مت ہونا۔۔ کہ رشتوں کو پیچھے چھوڑ جاؤ۔۔ان کی وقعت کو بھول جاؤ۔ یہ پیسہ یہ دولت کسی کام کی نہیں رہتی۔۔۔ جب محبت کرنے والے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔۔

میں تمہیں روکوں گا نہیں۔۔ بس اپنی ترقی میں اتنا مت کھو جانا۔۔ کہ مجھے بھول جاؤ۔۔ میں یہ برداشت نہیں کروں گا۔۔"

حورب نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں ایسا کبھی کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ میرے لیے سب سے اہم تم ہو۔۔۔ اس کے بعد کچھ اور۔۔ اگر زندگی کے کسی موڑ پر مجھے لگا کہ میرے رشتے مجھ سے دور ہو رہے ہیں۔۔۔ تو میں یہ کام چھوڑ دوں گی۔۔"

وہ اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔۔۔

آریان بہت خوش تھا.. حورب بالکل ویسی لڑکی تھی۔۔۔ جیسی وہ چاہتا تھا۔۔ سمجھنے

والی،احساس کرنے والی،اس کی بات ماننے والے اور اپنی بات منوانے والی۔

صائم اداسی سے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ارسل ایک جھڑپ میں ان لوگوں کا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔۔وہ واپس نہیں آنے والا تھا۔۔

اتنے دنوں میں ارسل نے ایک دوست کی طرح ان لوگوں کا ساتھ نبھایا تھا۔۔

صائم جب یہاں پہنچا اور اسے ارسل کی شہادت کا پتہ چلا۔۔۔اسے بہت دکھ ہوا۔ دل کیا کہ چلا چلا کر ساری دنیا سے پوچھے۔۔آخر اس کی کیا غلطی تھی؟؟___ہمیشہ غریب کے بچے ہی کیوں گائے بکریوں کی طرح کاٹے جاتے ہیں۔؟___

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہے ہو؟؟_"ندیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

"آسمان کو دیکھ رہا ہوں۔۔یہ کیوں نہیں رویا؟؟___"وہ ندیم کو بنا دیکھے بولا۔۔

"کیوں آسمان کیوں روئے گا؟؟___"

"اس لیے کہ ایک بیوہ عورت نے اپنا اکلوتا بیٹا کھو دیا۔"۔

ندیم خاموش ہو گیا۔

"جانتے ہو ندیم!!!____ لوگ کہتے ہیں آرمی والے ملک کھا رہے ہیں۔۔ لیکن یار کیا کسی نے آکر ہم لوگوں کا حال دیکھا۔۔۔؟؟___ کیا اگر ہمارے خراب ہیں تو ہمارا قصور ہے؟؟___۔

ہم چھوٹے چھوٹے سپاہی جو دن رات اپنی بھوک پیاس کو نظر انداز کیے۔۔ لوگوں کے آرام کے لیے بارڈر پر کھڑے رہتے ہیں۔۔ ہمیں دھوپ، بارش کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا۔۔ کیونکہ ہم کئی ماؤں کی اولادوں کی حفاظت کر رہے ہوتے ہیں۔۔ لیکن صرف چند لوگوں کی وجہ سے ہم سب کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔۔"

"ارسل کی کیا غلطی تھی؟؟____ کیا وہ رشوت کھاتا تھا؟؟____ کسی پر ظلم کرتا تھا وہ؟؟____ تو پھر کیوں اس کو اپنے ہی لوگوں نے اس قدر بے دردی سے

"_____

اس کے الفاظ ختم ہو گئے۔۔وہ کس کو برا کہتا ہے لوگ بھی تو اپنے ہی تھے۔

ندیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"حوصلہ رکھ یار۔۔یہی زندگی ہے جب تک ہمارے بڑے افسران ملک کو کھانا نہیں چھوڑیں گے۔۔تب تک ہم چھوٹے سپاہیوں کی قربانی ہوتے رہے گیں۔"۔

وہ لوگ ارسل کے جانے سے بہت دکھی تھے۔۔پہاڑی علاقے سے گزرتے ہوئے کچھ مقامی لوگوں نے ان کی گاڑی پر حملہ کر دیا۔۔

یہ سب اس قدر جلد بازی میں ہوا کہ کہ چند نوجوان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو اٹھو ارسل کو اس کے گھر تک چھوڑنے جانا ہے۔۔اب یاری کا اتنا فرض تو نبھانا ہی پڑے گا نا۔۔"

ندیم نے اسے کھینچ کر اٹھایا

یاروں کے سکھ بھی اور غم بھی

تیری یادوں کے یہ موسم بھی

انکھوں میں اترا یہ نم بھی

یہ رستہ بھی اور ہم دم بھی

تو لگتا ہے پیار اتنا

اس میرے دل میں ہے جتنا

تیری ایک ادا کے نام کیا

سب عہد وفا کے نام کیا

www.novelsclubb.com

سب عہد وفا کے نام کیا

ارسل کو لے کر وہ اس کے گاؤں پہنچے۔اس کی ماں کا درد دیکھ کر دل پھٹنے کو ہو گیا۔۔۔

اس کے آنسو روح پر گرتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔اکلوتی اولاد واحد سہارا ماں کو چھوڑ گیا۔۔۔ان لوگوں نے ارسل کی ماں کو سنبھالا

"حوصلہ کریں اماں جان___ اللہ کی یہی مرضی تھی۔۔"

ارسل کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔۔وہ لوگ واپس لوٹ گئے سب لوگ اداس تھے۔ایک ساتھی جو سب سے زیادہ شوخ اور چنچل تھا اب ان کے ساتھ نہیں تھا۔۔

یہی زندگی ہے کوئی پہلے چلا جاتا ہے اور کوئی بعد میں

مصطفی لوگ ہوٹل میں پہنچ گئے تھے۔۔ان لوگوں نے گھر کال ملائی۔۔

"السلام علیکم ڈیڈ!!!____کیا حال ہے آپ کا؟؟___"دائم اور داور تو کب سے موبائل پکڑے ان کی کال کا انتظار کر رہے تھے۔

"وعلیکم السلام!!____میں بالکل ٹھیک ہوں تم لوگ کیسے ہو؟؟____اور صائم کی کال آئی؟؟____"

مصطفی کو اس کی بڑی یاد آ رہی تھی۔۔رہ رہ کر اس کا خیال آ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی تک تو نہیں آئی۔۔سنا ہے اس کا ایک دوست شہید ہو گیا ہے۔۔"

بالاج مصطفی کو بتانے لگا۔۔ نین پریشان ہو گئی۔۔

صائم جتنا مضبوط تھا۔اس معاملے میں اتنا ہی کمزور تھا۔۔

"بالاج تم کل اس سے ملنا ضرور۔۔ تھوڑی دیر اس کے ساتھ بیٹھ جانا۔۔وہ ایسے حادثوں کو لے کر تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔۔۔اپنی ماں کی التجا مان لینا۔۔۔"

نین موبائل پکڑے اس سے کہنے لگی۔۔

"ارے نہیں نہیں۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔اسکی ڈیوٹی الگ ہے لیکن میں چکر لگاؤں گا اور اسے سمجھا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

واحبہ اور اظہر نے بھی ان لوگوں سے بات کی۔وہ لوگ کافی دیر بات کرتے رہے پھر الودائی کلمات کہتے کال کٹ کر دی۔

اگلے دن وہ لوگ حرم شریف گئے۔۔ نین کا دل پر سکون ہو گیا۔۔یوں لگا زندگی

کے تمام دکھ ختم ہو گئے۔

اپنے رب کے حضور پیش ہو کر اس نے اپنے تمام گناہوں کو دل سے معاف کر دیا۔

"مصطفی مجھے پیاس لگی ہے___"اس کے گلے میں جلن ہو رہی تھی۔۔

"رکو میں پانی لے کر آتا ہوں۔۔یہاں سے ہلنا نہیں۔۔"

وہ ایک پلر کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔وہاں اتنا سکون مل رہا تھا کہ اپنی انکھیں بند کر گئی۔۔۔ تبھی کوئی اس کے پاس آ کر بیٹھا۔۔

کسی کی موجودگی محسوس کرتے اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔سامنے سفید کپڑوں میں ایک شخص بیٹھا تھا۔۔

وہ اس قدر سنجیدگی سے نین کو دیکھ رہا تھا۔۔کہ ایک پل کو نین کو اس سے خوف محسوس ہونے لگا۔۔ تبھی وہ بولا۔۔

لقد رأیت الکثیر من المشاکل یا ابنتی، وواجهت کل المشاکل بشجاعة.

(بہت پریشانیاں دیکھی ہیں تم نے میری بیٹی اور ہر پریشانی کا ڈٹ کر مقابلہ بھی کیا

ہے)

ربي يحاول بالعطاء و أيضا بالأخذ فقط اصبري يا ابنتي.

(میرا رب دے کر بھی آزماتا ہے اور لے کر بھی۔بس صبر رکھنا بیٹی۔۔)

ابھی وہ شخص اس سے باتیں کر ہی رہا تھا۔۔اسے اس شخص کی ایک بھی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔ تبھی حرم شریف کا ایک گارڈ اس شخص کے پاس آیا۔۔۔

لماذا تزعج الضيوف، اخرج من هنا

(تم مہمانوں کو پریشان کیوں کر رہے ہو؟؟ جاؤ یہاں سے)

والله لست مزعجا. أنت تبلغ. رحمك الله. لعلها تخلق اللين في قلبك.۔۔

(اللہ کی قسم میں پریشان نہیں کر رہا۔آگاہ کر رہا ہو۔اللہ تم پر رحم کرے۔تمہارے دل میں نرمی پیدا کرے۔)

"معاف کیجیے گا یہ شخص دیوانہ ہے۔۔۔کچھ بھی کہتا رہتا ہے۔۔آپ ان کی باتوں پر دھیان مت دیجئے گا۔۔"

وہ اس سے اردو میں بات کر رہا تھا

۔۔نین کو اس شخص کی باتوں میں چھپا پیغام سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔

لیکن کچھ تھا جو وہ کہنا چاہتا تھا۔۔۔وہ سامنے کھڑے گارڈ سے بولی۔۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ وہ شخص کیا کہہ رہا؟؟___"

"معذرت۔۔۔مجھے تو نہیں پتا وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔کیونکہ جب میں آیا وہ اپنی بات مکمل کر چکا تھا۔۔اگر وہ میرے سامنے بات کرتا تو میں ضرور آپ کو آگاہ کر دیتا۔

"_

مصطفی بھی پانی لے کر آ گیا۔۔۔گارڈ وہاں سے چلا گیا۔

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو تم؟؟؟_"اسے پانی کی بوتل تھماتے وہ پوچھنے لگا۔۔۔

نین اس شخص سے ملنے کے بعد کچھ بے چین سی ہو گئی تھی۔۔۔

"پتہ نہیں مصطفی مجھے ایک شخص ملا۔۔زبان اور تھی۔۔لہجہ اور تھا۔۔لیکن لگتا تھا وہ کوئی پیغام دینا چاہتا تھا۔۔"

وہ کافی پریشان ہو گئی۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا بعض اوقات لوگ کہہ کچھ اور رہے ہوتے ہیں۔۔اور ہمیں سمجھ کچھ اور آرہا ہوتا ہے۔۔۔ویسے بھی اب ہمیں کیا پتہ کہ وہ عربی میں ہم سے کون سی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔"

چلو آؤ نماز کا وقت ہونے والا ہے۔۔"نین اپنے خیال کو جھٹکتی اس کے ساتھ چلی گئی۔۔

دن یوں تیزی سے گزر گئے کہ پتہ ہی نہیں چلا۔آج ان کا آخری دن تھا۔۔۔عمرہ مکمل ہو چکا تھا۔۔ان لوگوں کا جانے کو بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔

"اے میرے مالک!!____پھر کب بلاؤ گے؟؟_حسرت ہی رہ جاتی ہے آپ کے گھر حاضری دینے کی_"

وہاں سے نکلتے ہیں وہ دل ہی دل میں اپنے پروردگار کو پکار رہی تھی۔۔۔وہ واپس جانا

www.novelsclubb.com

نہیں چاہتی تھی۔۔۔

لیکن اسے جانا تھا اور انتظار کرنا تھا کہ کب پروردگار اسے دوبارہ اپنے گھر کی حاضری کی توفیق دیتا ہے۔۔

بالاج اور آریان ان لوگوں کو ایئرپورٹ پر لینے گئے۔۔وہ دونوں بہت زیادہ خوش لگ رہے تھے۔۔

21 دنوں بعد وہ اپنے والدین کو روبرو دیکھ رہے تھے۔

وہ لوگ خوشی خوشی گھر پہنچے تمام بچے ان سے لپٹ گئے۔۔

بس صائم ہی موجود نہیں تھا۔۔

"صائم نہیں آیا؟؟___"

مصطفی بالاج سے پوچھنے لگا۔

"نہیں ڈیڈ اس کی ڈیوٹی بارڈر پر لگ گئی ہے۔تو شاید اگلے مہینے تک اسے چھٹی مل جائے۔"

www.novelsclubb.com

مصطفی خاموش ہو گیا۔۔ جتنا یاد وہ اسے کر رہا تھا اور کسی کو نہیں کر رہا تھا۔۔

اب کوئی کھانے کے وقت اسے ٹوکتا نہیں تھا۔۔۔اسے تنگ نہیں کرتا تھا۔۔

مصطفی کو لگ رہا تھا جیسے اس کی زندگی رک سی گئی ہے۔۔۔

کچھ عرصہ بعد۔

وقت نے تیزی پکڑی۔۔ مصطفی ایک بچی کا نانا اور ایک بچے کا دادا بن چکا تھا۔

بالاج کے بیٹے کا نام مومن تھا۔۔جب کہ آریان کی بیٹی کا نام مومنہ تھا۔

دونوں ہی بڑے پیارے بچے تھے۔۔آریان اور بالاج نے ایک دوسرے کا خوب

مذاق اڑایا۔۔۔ان کی شادی بھی ایک ہی دن ہوئی۔۔۔اور بچے بھی اتفاق سے

ایک ہی دن پیدا ہوئے۔

"زیادہ مت بنو آریان آفریدی۔۔میرا بیٹا تمہاری بیٹی سے پانچ گھنٹے بڑا ہے۔۔"

بالاج نے کالر جھاڑتے فخر سے کہا۔۔بس آریان یہیں پر دب گیا۔۔

www.novelsclubb.com

آج کل وہ لوگ داور کا رشتہ دیکھ رہے تھے۔۔ نین کی بڑی خواہش تھی کہ داور کی شادی کر دی جائے۔۔۔تاکہ باقی دونوں کی شادی بھی ہو جائے۔۔صائم بھی آج کل چھٹیوں پر آیا ہوا تھا۔۔

ہمیشہ کی طرح اس نے مصطفی کی ناک میں دم کیا ہوا تھا۔۔

"کیا کرتے ہیں کرنل صاحب!____یہ کوئی طریقہ ہے. آپ اپنی گوٹیاں میرے گھر میں کیسے پکی کر سکتے ہیں؟؟____"

"میں کرنل ہوں___"

"جی نہیں___آپ ریٹائرڈ کرنل ہیں___"صائم نے اس کی بات کی تصحیح کی۔۔

"جو بھی ہے لیکن میری گوٹیاں پکی ہو چکی ہیں۔۔اور تم ہار چکے ہو لڑکے۔۔۔اس لیے میرا حکم ہے کہ تم مرغا بنو۔۔"

صائم نے آنکھیں پھاڑتے مصطفی کو دیکھا۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ کرنل صاحب!!___اب میں مرغا بنتا اچھا تھوڑی لگوں گا

۔۔آپ کو تو چاہیے کہ آپ مجھے دولہا بنائیں۔۔۔نہ کہ مرغا۔۔"

جب سے اس نے داور کی شادی کا سنا تھا اس کے دل میں بھی شادی کے ارمان جاگنے لگے تھے۔۔۔

"چپ کرو۔۔بیگانی شادی میں عبداللہ دیوانہ۔۔۔جب تک تمہارے دونوں بڑے بھائیوں کی شادی نہیں ہو گی۔۔تمہاری باری نہیں آئے گی۔۔"

مصطفی اسے ڈانٹنے لگا صائم نے منہ بنایا۔۔

"ٹھیک ہے میں کروں گا ہی نہیں۔۔"

اس نے منہ ٹیڑھا کرتے مصطفی کو جواب دیا۔۔آج داور کا رشتہ دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آنے والے تھے۔۔۔

نین کی کسی شادی میں ان لوگوں سے ملاقات ہوئی تھی۔وہ لوگ چاہتے تھے کہ ایک بار گھر آ کر داور سے مل لیں۔۔۔

ان کی بیٹی بھی دیکھ لے گی۔۔اگر انہیں مناسب لگا تو پھر رشتے کے لیے ان لوگوں

کو بڑھا لیں گے۔۔۔

نین نے مصطفی کے کانوں میں یہ بات ڈال دی۔۔ مصطفی نے اپنے دونوں ہاتھ کھڑے کر دیے۔۔

"دیکھیے بیگم۔۔۔ یہ کام آپ کا ہے۔۔ آپ ہی دیکھیں۔۔۔"

"ارے نین پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔ میں ہوں نا۔۔" واحبہ نے اسے حوصلہ دیا۔۔ یہ رشتہ بھی واحبہ کے توسط سے ہی آ رہا تھا۔۔

حورب نے مومنہ کو آریان کے حوالے کر دیا۔۔ اور ادھر نور نے مومن کو بالاج کو دیا۔۔

www.novelsclubb.com

دونوں نند بھابی کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔۔ کچن سے اتنی اچھی خوشبو آ رہی تھی۔ آج خوش قسمتی سے آریان کا پاستہ بھی بن رہا تھا۔

"ارے ڈیڈ آپ تھوڑی دیر میری پیاری سی بیٹی کو پکڑیں نا۔ میں ابھی آیا۔۔"

آریان نے مومنہ اظہر کو پکڑایا۔۔ خود بلی کی طرح چپتا چھپاتا کچن میں پہنچا۔۔ وہ

دونوں باہر تھیں۔۔

سامنے ہی ڈش پڑی تھی۔۔۔اریان نے ڈھکن اٹھایا۔۔ڈھیر سارا پاستہ دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آگیا۔۔۔اس نے چپ چاپ پاستہ اٹھایا۔۔اور وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔۔۔

"یار اج تو دل کھول کر واستہ کھاؤں گا۔۔"وہ لائبریری میں بیٹھا پاستہ کھانے کی تیاری کر رہا تھا۔۔ تبھی دروازہ کھلا۔۔۔

سامنے وہ چاروں بھائی چمچ لیے کھڑے تھے۔۔

"اوہ ہیلو۔۔۔ہماری بہن نے بنایا ہے تو آپ اکیلے کیسے کھا سکتے ہو۔۔۔بالکل بھی نہیں___"

"ہاں___جس کے یہ چار نمونے سدلے ہوں۔۔۔وہ بھلا کیسے چین سے رہ سکتا ہے۔۔"آریان منہ ہی منہ میں بڑبڑایا...

ان لوگوں نے آریان کی ایک نے سنی۔۔۔پاستہ درمیان میں رکھا۔۔۔اب وہ

پانچوں اپنا اپنا چمچ لیے پاستہ کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

سب نے جی بھر کر پاستہ کھایا۔۔

"یار آج تو مزہ آگیا۔۔ کتنی بار میں نے حورب کو بولا کہ بنادو۔۔ بنادو_

۔۔۔ مگر مجال ہے اس نے ایک بھی بار میری بات سنی ہو۔۔ اب کھلائے پیانوں کو

پاستہ۔۔۔۔ بڑی آئی۔۔۔"

آریان شیخی بگارتا ان لوگوں سے کہنے لگا

۔۔۔ وہ چاروں خونخوار نظروں سے آریان کو دیکھنے لگے۔۔۔ آریان ڈر گیا۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے بہت ہی بڑی شیف ہے نا وہ۔۔۔ میں تعریف

کر رہا تھا۔۔ بڑا اچھا پاستہ بنایا۔۔۔ قسم سے دل کرتا ہے اور مل جائے۔۔۔"

وہ ان لوگوں سے ڈرتے ڈرتے بولا۔۔

"چلو اب یہ برتن غائب کرتے ہیں۔۔۔ ورنہ پکڑے جائیں گے۔۔"

"مجھے دو۔۔ میں رکھ کر آتا ہوں۔۔" صائم نے چپکے سے برتن اٹھائے اور لے جا کر

کچن میں رکھ دیے۔۔حورب نور اپنا پاستہ ڈھونڈنے میں مصروف تھیں۔۔۔

جب واپس آئیں تو خالی برتن منہ چڑھا رہے تھے

۔

"مجھے پتہ تھا یہ آریان کا بچہ بلی کی طرح سونگتا پہنچ جائے گا.."

وہ ہنستے ہوئے نور کو بتانے لگی... مہمان آ گئے... داور کا منہ بن گیا.... شادی کے نام سے ہی اس کی جان جاتی تھی...

وہ چار لوگ تھے... تین عورتیں تھیں اور ایک مرد تھا.... سب نے اچھی خاصی ڈریسنگ کی ہوئی تھی... عورتوں نے اتنا زیادہ میک اپ کیا ہوا تھا۔۔۔جیسے ہی کسی شادی میں جانا ہو۔

۔صائم تو انہیں دیکھ کر ہی کانوں کو ہاتھ لگانے لگا۔۔۔

میک اپ کی وجہ سے داور کو تو مشکل لگا انہیں پہچاننا۔۔۔اب وہ دیکھ رہا تھا ان تینوں عورتوں میں سے لڑکی کون سی تھی۔۔۔۔

یا شاید لڑکی آئی ہی نہیں تھی۔۔۔۔ تبھی ان میں سے ایک عورت اٹھی۔۔۔۔اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔۔۔

دوپٹے کے نام پر چھوٹا سا رومال اس کے گلے میں تھا۔۔۔۔میک اپ بہت ہیوی کیا ہوا تھا۔۔

بڑے بڑے ایئر نگز پہنے ہوئے تھے

۔۔۔لپسٹک اتنی ڈارک تھی جیسے کسی کا خون پی کر آئی ہو۔۔۔۔

وہ چاروں اس عورت کو ہی دیکھ رہے تھے

ایک دم سے اس کی ہیل قالین میں اٹکی۔۔۔وہ گرنے ہی لگی تھی کہ داور نے اسے پکڑا۔۔۔

"بہت شکریہ آپ کا۔"

وہ باریک سی آواز میں بولی۔۔۔اس کے دانتوں میں بریسز لگے ہوئے تھے۔۔۔

"کوئی بات نہیں آنٹی ہوتا رہتا ہے۔۔آپ بھی اس عمر میں ہیل مت پہنا کریں

۔۔۔فلیٹ جوتے پہنا کریں۔۔۔یقین کریں زمین کچھ بھی نہیں کہتی۔۔"

اس نے بڑے ہی پیار سے سامنے کھڑی خاتون کی اچھی خاصی کر ڈالی۔۔۔

"اوہ ہیلو۔۔آنٹی کس کو بولا؟؟____میں تمہیں آنٹی نظر آتی ہوں۔۔صرف 28 سال کی ہوں۔۔"

وہ تو آنٹی بولنے پر ہی غصہ ہو گئی۔۔باقی دو عورتیں بھی کھڑی ہو گئیں۔۔مرد چپ کر کے بیٹھا تھا۔۔

"یہ کیا بات ہوئی واحبہ۔۔ہم یہاں پر اپنی بیٹی کے رشتے کے لیے آئے ہیں ۔۔۔اور اپ کا بیٹا اسے ہی آنٹی بول رہا ہے۔۔۔مطلب عجیب نہیں ہے آپ لوگ۔۔۔"

ایک عورت ناراضگی سے واحبہ سے کہنے لگی۔۔واحبہ کی زبان تو تالو سے لگ گئی۔۔

اب وہ کیا کہتی۔۔۔۔

وہ لوگ تو خود حیران تھے اس لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔

"ارے بہن معذرت بچہ ہے۔۔۔ نہیں پتہ چلا۔۔۔"

واجبہ زبردستی مسکراتے ان سے معذرت کرنے لگی۔۔۔

"ایسے کیسے پتہ نہیں چلا۔۔ یہ تو اب بھی سے آنٹی تک پہنچ گیا ہے۔۔ کل کلاں کو شادی ہو گئی تو یہ تو مجھے اماں کہنے لگے گا۔۔ موم ڈیڈ مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔۔ آپ لوگ چلیں۔۔"

اپنا فیصلہ سناتی وہ باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔ اس کی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز دور تک سنائی دے رہی تھی۔۔

"معذرت ہم لوگ یہاں پر رشتہ نہیں کر سکتے۔۔ آپ کے بیٹے کو تو تمیز ہی نہیں ہے۔۔۔"

۔وہ عورت باتیں سناتی وہاں سے نکل گئی۔۔

"ایم سوری مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ آنٹی نہیں ہے۔۔" مصطفی کو خود کو گھورتے دیکھ وہ فورا معذرت کر گیا۔۔۔

جبکہ اس کی باقی بھائی ہنسنے لگے۔۔آریان بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔۔۔

مصطفی کی بھی ہنسی نکل گئی۔۔

"ارے اج کل کے بچوں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔میرا خیال ہے اگر بچی میک اپ تھوڑا کم کرتی۔۔۔تو شاید پہچاننے میں اسانی ہو جاتی۔۔۔لیکن ہائے رے زمانہ۔۔۔۔

ان لوگوں کو لگتا ہے کہ میک اپ ہی ان کی اصل پہچان ہے۔۔۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا یہ نہ سہی کوئی اور سہی۔۔"اظہر اسے حوصلہ دینے لگا۔۔

"چلیں آجائیں پھر۔۔صبح سے محنت کر رہی ہوں کھانا بنانے کے لیے۔۔۔مل کر دعوت کرتے ہیں۔۔"حورب نے ان لوگوں کو بلایا۔۔۔

صائم پہلے ہی وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔۔ڈائننگ ٹیبل پر وہ آج اپنی سیٹ لے چکا تھا۔۔۔ساتھ ہی مصطفی کی جگہ تھی۔۔۔مصطفی مسکراتا ہوا اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔

حورب نے جیسے ہی مصطفی کو کھانا سرو کیا۔۔صائم اس کے ساتھ کھانا شروع ہو گیا۔۔

"کیا کر رہے ہو لڑکے ؟____ تم تو سچ میں خود کو میری محبوبہ سمجھنے لگے ہو۔۔۔ ارے اپنی پلیٹ میں ڈالو اور کھاؤ نا۔۔۔کیوں ہر بار میرے کھانے پر ہاتھ صاف کرتے ہو۔۔۔"

وہ مصنوعی غصے میں بولا۔۔صائم ڈھیٹ بنا کھاتا رہا۔۔۔

"جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا..جب تک میں آپ کا کھانا نہ کھاؤں نا تب تک مجھے چین نہیں ملتا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ صائم مصطفی تھا۔۔جس نے ہارنا نہیں سیکھا تھا۔۔اپنے باپ سے بھی نہیں۔۔ باقی لوگ اپنی ہنسی دبانے لگے۔۔حورب آریان کو غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔

آریان جانتا تھا وہ پاستے کی وجہ سے ہی ناراض ہو رہی تھی۔۔۔

"ڈیڈ آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔"وہ سنجیدہ ہوتے مصطفی کو مخاطب کر گئی..

"ہاں ہاں بولو.." مصطفی کھانا کھاتے اسے جواب دینے لگا...

'ہمارے گھر میں چور آ گیا ہے___"

مصطفی نے چمچ واپس پلیٹ میں رکھا۔۔

"کیا کہہ رہی ہو؟؟___چور اور مصطفی کمال کے گھر میں____یہ کب ہوا ؟____"

مصطفی سنجیدہ ہوا۔۔۔اریان کے پسینے چھوٹ گئے۔۔وہیں ان چاروں کے بھی ۔۔نور بھی سنجیدہ بیٹھی تھی۔۔

"جی بالکل ہم نے پاستہ بنایا تھا پورے گھر والوں کے لیے۔۔جب بچوں کو فیڈ کرانے کے لیے ہم گئیں۔۔تو پیچھے کسی نے پاستہ چوری کر لیا۔۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔اٹریان کے ہاتھ سے چمچ گر گیا۔۔۔باقی چاروں بھی سر جھکا گئے۔۔

"انکل میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔میں نے اکیلے نے چوری کیا۔۔لیکن ان چاروں نے

بھی میرے ساتھ کھایا تھا۔۔"

وہ اکیلا کیوں سزا بھگتتا۔۔جب کھایا سب نے مل کے تھا۔۔تو سزا بھی سب کو ہی ملنی چاہیے تھی۔۔ مصطفی کو غصہ آیا

۔

"مصطفی کمال کے گھر میں چوری. بہت غلط کیا تم لوگوں نے۔۔اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے کہ پورے آفریدی ہاؤس کو شیشے کی طرح چمکانا ہو گا۔۔۔پورے گھر کی صفائی کل صبح تم لوگ کرو گے۔۔"

وہ نین کی طرف مڑا۔۔

"تمام ملازمین کو بول دو کہ کل صفائی کی چھٹی.. یہ لوگ پورا گھر صاف کریں گے۔"

ان لوگوں کی تو جان پر بن آئی۔۔ مصطفی نے صرف کہا نہیں۔۔اگلے دن ان کے سر پر کھڑا ہو کے پورا گھر اچھے سے صاف کروایا۔۔

سب نے توبہ کی کیا آئندہ پوچھے بغیر کچھ نہیں اٹھائیں گے۔۔نور اور حورب ان لوگوں کو سزا دلوا کر بہت خوش ہوئی۔۔

کچھ دن گزرے داور کے رشتے والی بات ٹھپ ہو گئی۔۔لیکن نین نے پھر سے وہی بات شروع کر دی۔

آج اسکا رشتہ دیکھنے کیلئے اسے ساتھ ہی لے گئے۔۔وہ سدا کا بیزار طبیعت کا مالک ۔۔وہی جانتا تھا کتنی مشکل سے وہ بیٹھا تھا۔۔ساتھ ہی اسکے دو شرارتی بھائی بیٹھے تھے۔۔۔چھوٹے بھائی چاہتے تھے اسکی شادی ہو تبھی انکی باری آئے گی۔

www.novelsclubb.com

انہیں بیٹھے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دو لڑکیاں چائے بسکٹس لے کر آئیں ۔۔دونوں بے حد پیاری تھیں۔۔ایک نے چائے پکڑا کر آسکی ماں کے آگے سر جھکایا اسکی ماں سے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

پھر دوسری آئی۔۔

السلام علیکم آنٹی۔۔اس نے نین کے آگے سر جھکایا۔۔ نین نے س کے سر پر بھی ہاتھ پھیرا۔۔لڑکی آگے جانے لگی کہ وہ کھڑا ہوا۔۔وہ بھی فاصلہ بناتی رک گئی باقی لوگ اسے دیکھنے لگے وہ کیا کرنے والا تھا۔۔

کیا وہ یہ رشتہ بھی بھگادے گا۔۔اس نے اپنا بھاری ہاتھ لڑکی کے سر پر رکھا۔۔پھر کچھ پیسے وائلٹ سے نکال کر اسے تھمائے۔۔

"جاؤ بیٹا چیز لے لینا اور آپی کو بھی دے دینا۔۔"

لڑکی نے شدید غصے سے اسے دیکھا پھر پیسوں والی مٹھی کو دباتے پیسے مڑور تروڑ کر وہیں پھینکتی اندر چلی گئی۔۔لڑکی کی ماں بھی خفیف سی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آیا اس چھوٹے قد کی بچی کو پیسے دینے سے کیا ہو گیا۔۔

"بہن رشتہ نہیں کرنا تھا تو انکار کر دیتیں۔۔یوں گھر آکر آپکے بیٹے نے تو سر پر ہاتھ ہی پھیر دیا۔۔ نہیں یہ کونسا طریقہ ہے۔۔؟؟۔

اب جائیں ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گی۔۔"

وہ چاروں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح وہاں سے غائب ہوئے۔۔ باہر آتے ہی صائم اور دائم اپنے اس سنجیدہ بھائی کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔

"جاؤ بیٹا چیز لے لینا۔۔" صائم نے دائم کے سر پر ہاتھ رکھتے مذاق بنایا۔

"ہاں اور آپی کو بھی دے دینا۔۔"۔دونوں کے اسکا خوب مذاق بنایا۔۔

"ماما اب آپ ہماری شادی کروادیں۔۔ بھیو کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔ یہ کسی کو آنٹی بنا لیتے ہیں اور کسی کو بیٹا۔۔۔" ان کی بات سن کر نین کے اپنی چپل اتاری۔۔

دونوں فورا وہاں سے رفو چکر ہو گئے۔۔

جبکہ وہ اپنی بیوقوفی پر نادم ہوا جو بڑی کو چھوٹی بہن سمجھ کر اسکے سر پر ہاتھ پھیر بیٹھا ۔۔

"تیرا کچھ نہیں ہو سکا اور مصطفی۔۔ حق ہا۔۔۔" اس نے گہرا سانس لیتے دہائی دی۔

نین ناراضگی سے اسے دیکھتی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔ صائم اور دائم پہلے ہی گاڑی

میں موجود تھے۔۔۔داور نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔آج پھر داور شادی مشن فیل ہو گیا۔

****

ہنستے کھیلتے وہ لوگ گھر واپس آئے۔۔۔نین تھوڑی ناراض تھی داور کی حرکت کی وجہ سے۔۔۔لیکن صائم اور دائم تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔

آج کل آفریدی ہاؤس میں ہر دوسرے دن ایسا ہی کچھ ہو رہا تھا۔۔۔جو سب کی ہنسی کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔وہ غصے سے جا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

نور جلدی سے اس کے لیے پانی ڈال کر لے آئی۔۔۔

"یہ لیجیے امی پانی۔۔۔_'نین نے پانی کا گلاس پکڑ کر دو گھونٹ پیے۔۔۔پھر گلاس میز پر رکھ دیا۔۔۔

نور ویسے ہی اس کے سامنے کھڑی رہی۔۔۔

"کیا ہوا امی آپ اتنی غصے میں کیوں لگ رہی ہیں؟؟؟_"

وہ نین سے پوچھنے لگی۔۔۔ تبھی صائم اور دائم جا کر اس کے آس پاس کھڑے ہو گئے۔۔۔

دونوں نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"ارے ہماری پیاری بھابھی____ آپ کو نہیں پتہ ہم بتاتے ہیں نا____" وہ اسے لے کر صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔

نور بھی متجسس ہوئی۔۔۔ آخر ایسی کیا بات تھی۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے... آج آپ کے دیور نے وہاں پر کیا کیا۔۔۔"

داور ان دونوں کو گھورنے لگا۔۔۔ اس نے غصے سے دیکھتے ان کو تنبیہ کی کچھ بھی نہ بتائیں۔۔۔۔

لیکن وہ باز آ جائیں ایسا کہاں پر لکھا تھا۔۔۔

"ارے جن سے ان کا رشتہ ہونا تھا... بھائی صاحب نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا...

اور بولا بیٹا یہ لو پیسے چیز لے لینا۔۔۔۔"

صائم نے داور کی نقل اتارتے نور کو بتایا۔۔۔۔

"اور آپ کو پتہ ہے ساتھ کیا...."بولا نور کو بھی بہت تجسس ہوا...

"انہوں نے کہا آپی کو بھی دے دینا۔۔۔"دونوں بھائی نور کو بتا کر ہنسنے لگے۔۔۔

داور تو ان کے پیچھے پڑ گیا۔۔۔۔دونوں موقع دیکھ کر اوپر بھاگ گئے۔نور کافی دیر ہستی رہی۔۔

"امی آپ اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہیں؟؟_جب قسمت میں لکھا ہو گا___ہو جائے گا____میرے خیال میں آپ تھوڑا انتظار کر لیں_____تب تک داور کی فارمیسی بھی کمپلیٹ ہو جائے گی۔۔۔۔"

نین کے برابر بیٹھتی نور اسے سمجھانے لگی۔نین نے اس پیاری سی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

جس نے اس گھر کو آکر پورے طریقے سے سنبھال لیا تھا۔۔۔اس نے کبھی بھی

حورب کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔

"ارے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔مجھے بھی بتاؤ۔۔۔"حورب بھی اپنی بیٹی مومنہ کو لے کر ان کے پورشن میں آ گئی۔۔۔

"ارے آؤ نا میں بتاتی ہوں۔۔۔"نور نے مومنہ کو پکڑ لیا۔۔۔

"ہوا یہ کہ آج امی داور کو ساتھ لے کر گئی تھیں۔۔اور دیور صاحب نے وہاں جا کر لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیر دیا۔اور پیسے بھی دے دیے۔۔۔مطلب بڑی مشکل سے ہی بچ کر نکلے ہیں۔۔۔"

حورب ہنسنے لگی۔۔۔وہ داور کو شروع سے ہی جانتی تھی۔۔۔

اس نے نین کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"مما آپ داور کی فکر چھوڑ دیں... ویسے بھی وہ کون سا بوڑھا ہو رہا ہے... میں آپ لوگوں کو یہ بتانے کے لیے آئی تھی.... کہ ماموں کے کسی رشتہ دار کے گھر پر شادی ہے۔۔۔انہوں نے ہم سب کو انوائٹ کیا ہے۔۔

اس لیے میں آپ لوگوں کو بلانے کے لیے آئی تھی۔۔۔۔ ہمیں کل صبح نکلنا ہے۔۔۔۔ نور تو اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئی۔۔۔ ارے واہ چلو اچھا ہے۔۔۔۔ کوئی شادی تو دیکھ لوں گی۔۔۔۔"

"تم لوگ باتیں کرو مجھے نیند آ رہی ہے...." نین اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

"لگتا ہے امی کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو گئی ہیں۔۔۔" اسے جاتے دیکھ نور بولی.

"کوئی بات نہیں یار ہو جاتا ہے۔۔۔ ہر ماں کے ارمان ہوتے ہیں۔۔ اپنی اولاد کا گھر بس دیکھنا۔۔ شاید اس لیے۔۔۔۔ ویسے مومن نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔ کہاں ہے وہ ___ ؟؟""" _____

حور ب ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

"ارے وہ تو کمرے میں ہے ____ اپنے پاپا کے ساتھ ____"

"چلو ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں ___ آج مومنہ کی ویکسین کے لیے جانا ہے ہم

نے___ تو آریان میرا انتظار کر رہا ہو گا_____"

اسے کہہ کر حورب نے مومنہ کو لے لیا۔۔وہ ان کے پورشن سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

"ارے مجھے یاد آیا ویکسین تو مومن کی بھی کروانی ہے...میں بھول گئی___"اس کے جاتے ہی نور نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے اپنے کمرے کی طرف دوڑی۔۔۔

"بیٹا یہ دیکھو کتنا پیارا ہے نا۔۔یہ میں آپ کے لیے لایا ہوں۔۔"بالاج نے مومن کے سامنے ایک روبوٹ رکھا۔۔مومن اسے دیکھ کر رونے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے یہ کیا ہوا۔۔رو کیوں رہے ہو تم؟؟____"بالاج اسے روتے دیکھ پریشان ہو گیا۔۔

"ارے کیا کروں____"وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔نور کے جہاز اٹھا کر اس کو دکھائے۔۔لیکن مومن کے رونے میں اور شدت آتی گئی۔۔۔

وہ اپنا سر تھام کر رہ گیا۔۔۔نور بھی آنے والی تھی۔۔۔اگر وہ اسے روتے دیکھ لیتی تو اس نے یہی کہنا تھا۔۔۔کہ بالاج نے اسے جان بوجھ کر رولایا ہے۔۔۔

وہ اسے چپ کروانے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔تبھی اس کی نظر اپنی بات بھی ڈول پے گئی۔۔۔جلدی سے اسے اٹھاتا مومن کی طرف آیا۔۔۔

"ارے یہ دیکھو کہ اتنی پیاری ہے نا_____بالکل تمہارے جیسی..."مومن اسے دیکھتے ہی ہنسنے لگا...بالاج کا تو منہ پھول گیا۔۔۔۔

"مطلب اس کے بار سچ ثابت ہو رہی تھی۔۔۔اس کا بیٹا بھی گڑیوں کا شوقین تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں_____یہ نہیں ہو سکتا_____میرا بیٹا ڈول بوائے نہیں ہو گا_____سب مذاق اڑائیں گے میرا_____"وہ گڑیا اس کے ساتھ رکھتا ہے خود پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔۔۔پھر اس کی طرف دیکھا۔۔۔جو بہت کھلکھلا رہا تھا۔۔۔بالاج اسے دیکھ کر سنجیدہ۔۔۔۔

"نہیں مجھے یہ بتاؤ پیدا تم لڑکے ہوئے ہو۔۔۔اور شوق تمہارے لڑکیوں والے ہیں۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔تم لڑکے ہو اور لڑکے ہی رہو گے۔۔خبردار جو آج کے بعد گڑیا کی طرف دیکھا بھی تو۔"

بالاج سے ڈانٹنے لگا۔۔۔مومن نے تو پھر سے منہ بنالیا۔۔

اسے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ بالاج اس کی منت کرنے لگا۔۔

تبھی دروازہ کھلا۔۔۔نور اندر داخل ہوئی۔۔وہ اسے دیکھ کر سنجیدگی سے کھڑا ہو گیا۔۔

نور نے کمرے کا جائزہ لیا۔۔بیڈ پر بکھرا سامان دیکھا۔۔۔

"یہ کمرے کی حالت تم نے کی ہے نا؟؟؟_____"

بالاج نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

"بالکل بھی نہیں____یہ تمہارے بیٹے نے کیا___"وہ سارا الزام مومن پر ڈال گیا...

"شرم کرو بالاج۔۔۔وہ اتنا چھوٹا بچہ ہے۔۔۔وہ کیا چیزیں اٹھا اٹھا کر لائے گا۔۔ کیوں اپنا کیا دوسروں پر ڈال رہے ہو۔۔۔"

بالاج مسکین سی شکل بنا گیا۔۔۔نور کی ٹیم بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔وہ اکیلا تھا۔۔۔

"میری کیا غلطی ہے_____ تمہارے بیٹے کو رونا آ گیا_____ میں تو بس اسے چپ کروا رہا تھا_____ اور دیکھو نا میری ڈول کے ساتھ کس قدر خوش ہو رہا ہے___"

وہ اسے غصے سے دیکھتا بولا۔۔۔نور ہنسنے لگی۔۔۔

"تمہارا بیٹا ہے تو تم سے کم تھوڑی ہو گا..."

اس نے اگے بڑھ کر مومن کو اٹھا لیا۔

"چلو تیار ہو جاؤ اس کی ویکسین کے لیے جانا ہے...مجھے تو یاد ہی بھول گیا تھا.."

نور نے اسے یاد دلایا۔۔پھر اس کا کارڈ اٹھانے لگی۔۔بالاج جلدی سے تیار ہونے چلا گیا۔۔۔

پانچ منٹ میں وہ چینج کر کے باہر نکلا۔

اس نے بالوں میں برش کیا گاڑی کی چابی اٹھائی اپنا والٹ جیب میں ڈالا۔

"چلو لاؤ۔۔۔میرا شہزادہ مجھے دو۔۔چلتے ہیں۔۔۔"

اس نے مومن کو پکڑنا چاہا۔۔لیکن مومن تو نور کے ساتھ لپٹ گیا۔۔وہ اس کی طرف آنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔بالاج نے منہ بنایا۔۔لیکن کیا کر سکتا تھا ۔۔۔۔وہ چپ چاپ باہر نکل گیا۔نور بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے چلی گئی۔

"یار بھائی چھوڑ دو۔قسم سے اب نہیں کریں گے۔۔آپ کی قسم بالکل بھی نہیں کریں گے۔۔۔بس ایک بار چھوڑ دو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

داور نے ان دونوں کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

"نہیں اب تو بالکل بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"اس نے تکیہ اٹھا کر اس دائم کو مارا۔۔

صائم دھڑام سے نیچے گرا

"ہائے اللہ۔۔۔مر گیا اتنا بھاری تکیہ۔۔۔میری تو گردن ہی ٹوٹ گئی۔۔۔"

قالین پر اوندھے منہ پڑا وہ درد سے کراہا تھا۔۔

داور نے اس کی پرواہ نہیں کی۔۔وہ صائم کی طرف مڑا۔۔۔

"اب تمہاری باری ہے بیٹا..."صائم دوڑنے لگا۔۔۔جب داور نے چھلانگ لگا اس کی ٹانگ پکڑ لی۔۔۔۔پھر اسے کمرے میں گھسیٹنے لگا۔۔

اس نے یہی پر بس نہیں کی۔۔۔اس کی کمر پر بیٹھا دونوں بازو پکڑ کر پیچھے کی طرف مروڑے۔۔۔

"نہیں تم کچھ زیادہ ہی 30 مار خان بنتے ہو۔۔۔۔ابھی بتاتا ہوں۔۔۔"داور نے اس کی کمر پر زور زور سے تھپڑ مارے...صائم تو اپنی شامت پر چیخ اٹھا۔۔۔اسے بالکل پتہ نہیں تھا کہ داور اس قدر غصے والا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔داور اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اس کی دونوں ٹانگوں سے پکڑا۔۔۔پھر اسے کمرے میں دوبارہ گھسیٹنے لگا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اس نے صائم کا حلیہ بگاڑ ڈالا۔۔

صائم تو اس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا۔۔

"بھائی ایک بار معاف کر دیں___ اللہ کی قسم دوبارہ ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔۔

داور کو اس پر رحم آ گیا....

"چلو اور خبردار آئندہ میرا مذاق اڑایا تو... تمہیں تیر کی طرح سیدھا کر دوں گا۔"

ان دونوں کو دھمکی دیتا داور باہر نکل گیا۔۔۔

صائم بڑی مشکل سے اٹھ کر دائم کے پاس گیا۔۔دائم اپنی گردن پکڑ کر قالین پر لیٹا تھا۔۔

"بڑے اٹھو میرے فسادی بھائی۔۔۔"صائم نے اسے پکڑ کر اٹھایا۔۔

"سچ میں آج تو مر گئے میرے چھوٹے فسادی بھائی۔۔"

صائم اور دائم نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔۔

دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی تھی۔۔ لیکن یہ دونوں بھائی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ سکتے تھے۔۔

شام کا وقت تھا۔ مصطفی کھانے کی میز پر بیٹھا ان لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ان کے گھر کا اصول تھا ہر چیز وقت پر کی جائے۔۔

"نین بچے کہاں ہیں؟؟_ کتنی دیر ہو گئی ہے مجھے انتظار کرتے ہوئے۔۔۔۔"

مصطفی تھوڑا سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا.. نین کو اس کے لہجے میں بے رخی واضح محسوس ہو رہی تھی۔۔

"کیا ہوا مصطفی؟؟____ آج آپ بہت غصہ ہو رہے ہیں۔۔۔ خیر تو ہے؟؟___"

اس کے برابر بیٹھتی وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی نے چمچ پلیٹ میں پٹخا۔۔۔۔

"ابھی کے ابھی صائم کو بلاؤ۔ نن" وہ دھاڑ کر بولا۔۔۔

نین جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ نن وہ ان کے کمرے میں گئی۔۔ صائم اور دائم ایک دوسرے کو پلو سے مار رہے تھے۔۔۔

نین کو دیکھ کر سیدھے ہوئے۔۔

"جی ماما کیا ہوا۔۔؟"اسے پریشان دیکھ وہ پوچھنے لگے۔۔

"جلدی نیچے آؤ۔تم لوگوں کے ڈیڈ بہت غصہ ہیں آج۔۔۔"دونوں نے اپنی اپنی چپل پہنی اور نیچے دوڑے۔۔آہستہ آہستہ سب لوگ کھانے کی میز پر جمع ہونے لگے۔۔

صائم مصطفی کے برابر بیٹھنے لگا جب مصطفی نہیں کرسی کو ٹانگ ماری۔کرسی پیچھے جا گری۔۔۔

"خبردار۔۔بیٹھنے کی جرات بھی مت کرنا۔"مصطفی شدید غصے میں لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔۔؟؟_"

"کیا ہوا؟؟_____مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے آفیسر کے ساتھ بدتمیزی کیوں کی؟؟_"

مصطفی نے اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔

خوف سے اس کی پیشانی پر پسینہ آنے لگا۔

"سوری... لیکن میری غلطی نہیں تھی۔۔۔انہوں نے بلاوجہ مجھے باتیں سنائیں ۔۔۔"

صائم اپنی صفائی دینے لگا مصطفی نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر مارا۔۔

"تمہیں یہ سکھایا گیا ہے.. کیا تمہاری ماں نے تمہاری یہ تربیت کی ہے۔۔کہ اپنے بڑوں کے ساتھ بدتمیزی کرو۔۔کیا عزت رہ گئی میری ہاں۔۔۔آج انہوں نے مجھے فون کر کے اتنی باتیں سنائیں۔۔۔صرف تمہاری وجہ سے میری تربیت پر سوال اٹھایا گیا۔۔۔"

مصطفی نے اسے پیچھے دھکیلا۔۔صائم چپ ہو گیا۔۔

مصطفی کافی دیر اس سے لڑتا رہا۔وہ چپ چاپ اس کی باتیں سنتا رہا مصطفی اپنا غصہ قابو کرتے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مصطفی آپ زیادہ غصہ نہ کریں. لیں پانی پئیں۔۔۔"نین نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔۔

"نہیں پینا مجھے پانی.... زہر لادو.." مصطفی نے صائم کے پیروں میں زور سے گلاس پھینکا۔۔۔فرش پر گرتے ہی گلاس چکنا چور ہو گیا۔۔ایک ٹکڑا صائم کے پیر پر لگا

۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پیر رنگین ہونے لگا۔۔۔ مصطفی پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"دکھاؤ زیادہ تو نہیں لگی تمہیں.."

اس کا پیر پکڑ کر دیکھنے لگا۔۔۔صائم پیچھے ہٹا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے..آپ نے میری بات نہیں سنی۔۔مجھ پر اعتبار نہیں کیا۔۔آپ بالکل اچھے نہیں ہیں۔۔آئی ہیٹ یو۔۔۔

"صائم روتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ مصطفی غصے سے اپنے بال نوچ کر رہ گیا۔۔۔

تھوڑی دیر میں صائم بیگ لے کر باہر نکلا۔۔۔ نین جلدی سے اس کی طرف گئی۔۔۔

"نہیں صائم غصہ مت ہو... تمہارے باپ کو غصہ آ گیا تھا..." نین اسے سمجھانے لگی۔۔۔

"نہیں مما!!____ میرے خیال میں مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا... میں نے غلطی کی واپس آ کر۔۔۔ لیکن وعدہ کرتا ہوں اب نہیں آؤں گا۔۔آپ لوگ بلائیں گے ۔۔تب بھی نہیں آؤں گا۔"

وہ ناراضگی سے مصطفی کو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا.. مصطفی فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔"

نین دوڑ کر مصطفی کے پاس گئی۔۔۔

"کیوں کیا مصطفی۔۔میرا بیٹا بھوکا لوٹ گیا۔۔کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔؟___"

وہ روتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"میں کرنا نہیں چاہتا تھا.. جانتی ہو ان لوگوں نے میری تربیت پر سوال اٹھایا۔۔ تمہاری تربیت پر سوال اٹھایا تو کیسے چپ ہو جاتا میں۔۔چاہے اس کی غلطی نہیں ہے

۔۔۔لیکن اس کو اپنے اندر برداشت پیدا کرنی ہو گی۔۔۔"

مصطفی اٹھتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ تھوڑی دیر پہلے سب لوگ ہنس رہے تھے۔۔

اب اداسی چھا گئی تھی۔

صائم واپس چلا گیا۔۔ سینیئر آفیسر اس سے کافی ناراض تھا۔۔ تبھی اس کی ڈیوٹی

دوبارہ بارڈر پر لگا دی گئی۔۔

ندیم کی ڈیوٹی پہ اس کے ساتھ ہی تھی۔۔صائم پتھر پر بیٹھا رو رہا تھا۔۔

ندیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

آج اس نے اپنے آنسو صاف نہیں کیے۔۔انہیں بہنے دیا۔۔ندیم اس کے ساتھ بیٹھ

گیا۔

"کیا ہوا آج بہت زیادہ رو رہے ہو؟؟ ____ گھر سے لڑائی کر کے آئے ہو

کیا؟؟ _____ یا پھر کرنل صاحب نے کچھ کہہ دیا ہے ___"

www.novelsclubb.com

وہ لوگ جان چکے تھے کہ کرنل مصطفی اس کا باپ تھا۔۔صائم روتے ہوئے اس کے گلے لگ گیا۔۔

ندیم سمجھ گیا ضرور کوئی بڑی بات ہے۔۔

"کیا ہوا یار اتنا کیوں رو رہے ہو؟؟____"

"ان کو مجھ پر یقین نہیں ہے ندیم. انہوں نے مجھے صفائی کا موقع نہیں دیا۔۔ مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔"

وہ روتے ہوئے ندیم کو بتانے لگا۔۔ندیم اس کی کمر سہلانے لگا۔۔

"یار تو بھی پاگل ہے.. خود کو ان کی جگہ پر رکھ کر دیکھ۔۔۔کیا تمہیں اچھا لگتا کہ کوئی تمہارے باپ کے بارے میں برا کہتا۔۔۔ان کی تربیت کو گالی دیتا ہے۔ نہیں نا ____تو پھر اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو____؟_"

ندیم اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔صائم بھی سنجیدہ ہو کر سوچنے لگا

اس نے شاید غصے میں کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا۔۔اس نے مصطفی کے ساتھ بد تمیزی کی۔۔۔اب اسے سچ میں شرمندگی ہونے لگی۔۔۔

"تم صحیح کہہ رہے ہو۔۔مجھے بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔وہ بہت دکھی ہو رہے ہوں گے_"

صائم کو اب مصطفی کی فکر ہونے لگی۔۔

"چلو آؤ اس سائیڈ پر چکر لگا کر آتے ہیں۔۔دوسری سائیڈ پر باقی لوگ ہیں۔۔۔"

دونوں اٹھ کر چکر لگانے چلے گئے۔۔۔

"کون ہو۔۔کون ہو تم؟؟___"پتھروں کے پیچھے انہیں کچھ لوگ بیٹھے دکھائی دیے۔۔"

"رک جاؤ ورنہ ابھی اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے.."ندیم گھمبیر آواز میں بولا

۔۔

صائم نے بھی اپنے گن سنبھالی۔۔۔

"اپنے اپ کو ہمارے حوالے کر دو... ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔۔۔"

پیچھے سے ان کی ٹیم بھی راؤنڈ پر آ رہی تھی۔۔وہ دونوں ان لوگوں کو وارننگ دینے لگے۔۔ تبھی ایک گولی آ کر صائم کو لگی۔۔

صائم کو اپنے کندھے پر یوں محسوس ہوا۔۔ جیسے کسی نے اندر آگ ڈال دی ہو۔۔

اس نے ہاتھ رکھ کر دیکھا اس کا ہاتھ گیلا ہو گیا۔۔

"ندیم!!!_ اگر ہم ڈر گئے تو مارے جائیں گے۔۔تو اچھا ہے ہمت کریں۔۔۔ان کو مار کر ہی مریں۔۔۔"اس نے ندیم کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ندیم نے اپنی گن سنبھالی۔۔دونوں نے ان پر فائرنگ سٹارٹ کر دی۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب سائم کسی کی جان لے رہا تھا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ان چاروں کو ڈھیر کر دیا۔۔صائم کے کندھے میں بہت درد ہو رہا تھا۔

"چلو جلدی سے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں"

ندیم اسے پکڑ کر لے جانے لگا۔۔۔

"یار رک نا میرے کندھے میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔" چلنے سے اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ صائم نے اوپر دیکھا۔۔ اونچی پہاڑی پر ایک شخص نشانہ طاق کر بیٹھا تھا

۔۔

اس کے نشانے پر ندیم تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتے آدمی نے گولی چلائی۔ "ندیم۔۔۔۔"

صائم نے ندیم کو دھکا دیا۔۔ لیکن وہ اس گولی کی زد میں آ گیا۔۔۔

صائم پر پے در پے گولیاں چلائی گئیں۔۔۔ اسے چھ گولیاں لگیں۔۔ وہ آدمی وہاں سے فرار ہو گیا۔۔۔ گولیوں کی آواز سن کر ان کی ٹیم بھی اس جگہ پر آ گئی۔۔۔

وہ لوگ بارڈر کے پاس تھے۔۔ جبکہ یہ تھوڑا دور گشت کر رہے تھے۔۔ ندیم نے اٹھتے صائم کو اٹھایا۔

"کیا کیا تم نے؟؟؟ ____ پاگل ہو ____ بے وقوف گدھے کہیں کے _"

"اللہ دی قسم.. جے تینوں کجھ ہو گیا۔۔تے ساری زندگی ندیم دی جان سولی تے ٹنگی رہے گی۔۔"

ان لوگوں نے صائم کو اٹھایا۔صائم اس وقت بہت تکلیف میں تھا۔۔پورا جسم زخموں سے چور تھا۔۔

"اسے جلد از جلد ریسکیو کرو۔۔میں کرنل صاحب کو کال کر کے آتا ہوں۔"کچھ لوگ اسے جیپ میں ڈالتے وہاں سے لے کر چلے گئے..

مصطفی کا دل بہت گھبرا رہا تھا صائم کو لے کر۔۔ویسے ہی اس کے دل میں خدشات پیدا ہوتے رہتے تھے۔۔۔

آج اس پر ہاتھ اٹھا کر مصطفی کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

اس نے سائیڈ پر بڑا فریم اٹھایا۔۔یہ حورب اور بالاج کی شادی کی تصویر تھی ۔۔۔جس میں پوری فیملی نے اکٹھی تصویر بنوائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ان سب میں صائم بہت زیادہ خوش لگ رہا تھا۔

"یار تو سمجھتا کیوں نہیں ہے_ مصطفی کمال اپنی اولاد میں سب سے زیادہ محبت تم سے کرتا ہے____ تم میری زندگی میں سب سے اہم ہو۔"

صائم کا یوں چلے جانا مصطفی کو بہت تکلیف دے رہا تھا۔۔ تبھی اس کا موبائل بجا۔۔اس نے جلدی سے کال اٹھائی۔۔

"ہاں بولو ولید___ کیا ہوا___؟؟____"

آگے سے جو اطلاع دی گئی تھی۔۔وہ اس کے پیروں تلے زمین نکالنے کے لیے کافی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں بھی آرہا ہوں۔۔۔بس دھیان رکھنا۔" مصطفی کال کٹ کرتا جلدی سے اٹھا۔

ہڑبڑی میں وہ لڑکھڑا کر دو بار گرا۔۔ہمت کرتا وہ دوبارہ اٹھا۔۔۔

"نہیں میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہوگا_ وہ صحیح سلامت ہم لوگوں کے ساتھ رہے

گا____ ابھی تو اس کی اتنی عمر بھی نہیں ہے۔۔"

نین نے اسے پریشانی سے جاتے دیکھا.

"کہاں جا رہے ہیں آپ____ اور اس قدر پریشان کیوں ہیں؟؟____"

وہ پیچھے سے بلاتی رہی لیکن مصطفی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

بالاج بھی اپنی ڈیوٹی پر کیا ہوا تھا۔۔گھر میں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔جسے وہ مصطفی کے پیچھے بھیج سکتی۔۔

"اللہ کی امان۔۔دل بہت بے چین ہے۔یوں لگ رہا ہے جیسے طوفان آنے والا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

اسے بہت گھبراہٹ لگی تھی۔۔۔

"بچوں کے پاس چلی جاتی ہوں۔۔تھوڑا اچھا لگے گا۔"

وہ نور کے کمرے میں چلی گئی۔تاکہ تھوڑی دیر مومن کے ساتھ گزار لے۔شاید اس کی گھبراہٹ ختم ہو جائے_

مصطفی اجلت میں ہسپتال پہنچا۔

بالاج کو بھی اطلاع مل چکی تھی۔وہ بھی ہسپتال پہنچ چکا تھا۔ندیم دیوار کے ساتھ لگا پریشان سا کھڑا تھا۔۔ان لوگوں کو دیکھ کر سیدھا ہوا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا____؟"مصطفی اسے پکڑتے پوچھنے لگا۔ندیم اپنا سر جھکا گیا۔۔

"بولو تم کچھ جواب کیوں نہیں دے رہے____"مصطفی اسے جھنجوڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا۔۔مجھے کچھ نہیں پتا۔۔"

وہ کچھ بھی بتانے سے انکاری تھا۔۔۔ڈاکٹر اور نرس بار بار اندر باہر آجا رہے تھے۔۔

"کوئی کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں تھا۔۔۔مصطفی بظاہر بہت مضبوط دکھائی دے رہا تھا۔لیکن اندر ہی اندر وہ بہت ڈر رہا تھا۔۔یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی انہونی ہونے والی

ہو۔

دو گھنٹے گزر گئے ڈاکٹر باہر نکلے۔وہ سیدھے مصطفی کے پاس آئے

"کرنل صاحب___"مصطفی نے سر اٹھا کر ڈاکٹر کو دیکھا_

"جی ڈاکٹر میرا بیٹا ٹھیک ہے نا۔؟؟"۔۔

ایک کرنل مضبوط ہو سکتا تھا۔۔۔لیکن ایک باپ نہیں۔۔۔ڈاکٹر سر جھکا گیا۔۔

"بولیے نا میرا بیٹا ٹھیک ہے نا۔؟؟"

ڈاکٹر نے سر اٹھا کر مصطفی کو دیکھا۔۔پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔مصطفی کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کی جان کھینچ لی ہو۔۔

"ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کامیاب نہیں ہو سکے۔۔۔"

"خون بہت ضائع ہو چکا ہے۔۔باڈی ریسپونڈ نہیں کر رہی۔۔۔ان کے پاس وقت بہت کم ہے۔۔۔آپ ایک بار ان سے مل لیجیے۔۔"

مصطفی نے ڈاکٹر کی ایک بات نہیں سنی۔۔۔وہ آپریشن تھیٹر کے اندر دوڑ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بالاج اور ندیم بھی جلدی جلدی مصطفی کے پیچھے گئے۔۔

وہ اندر داخل ہوا۔۔۔سامنے ہی اس کا سب سے عزیز بیٹا مشینوں میں جکڑا پڑا تھا۔۔

آج مصطفی کمال کو لگا وہ سچ میں بوڑھا ہو گیا ہے۔۔کسی نے اس کے کندھوں پر وزن ڈال دیا ہے بڑی مشکل سے قدم اٹھاتا وہ اس کے پاس جا کر بیٹھا۔۔صائم کی آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھلی ہوئی تھیں۔۔وہ شدید تکلیف میں تھا۔۔

"تو اتنا ضدی کب سے ہو گیا یار؟؟"____ایک تھپڑ ہی مارا تھا۔۔۔کیا اس کا اتنا بڑا بدلہ لو گے تم۔۔"مصطفی کی اواز رندھ گئی۔۔

"اٹھ جانا۔____اتنی بڑی آزمائش مت ڈال اپنے باپ پر____میں برداشت نہیں کر پاؤں گا___"مصطفی اس کا ہاتھ تھامتے اس نے منانے لگا۔۔۔جیسے دو سال کے بچے کو منایا جاتا ہے۔۔اس نے صائم کا ہاتھ اپنی انکھوں کے ساتھ لگایا۔

"ببب۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔"نے اسے پکارا مصطفی نے جھٹ سے سر اٹھایا

"ہاں میرے بچے بولو کیا ہوا۔؟؟___۔۔۔کچھ نہیں ہو گا____میں تمہارا کسی

بڑے ڈاکٹر سے علاج کرواؤں گا____ اپنی ساری جائیداد بیچ دوں گا___ میرے بیٹے کو بچالوں گا_____ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا میرے بچے۔۔۔"

وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھتا اسے تسلی دینے لگا۔۔۔

"آئی۔للللل۔لوییی۔۔۔یو۔۔۔۔ ممم۔۔۔آپپپپپ سسسسس سے بہت پپپپ پیار ککککک کرتا ہوں۔۔۔۔۔"

"چپ کرو مت بولو۔۔۔دیکھو نا بلڈ نکل رہا ہے تمہارا۔" مصطفی نے اسے چپ رہنے کو کہا۔

" مممم۔۔۔مام کا خخخ۔خیال رکھنا۔۔ببب۔بڑے سسس سے کہنا ممم۔۔میں بہت مممممم محبت کرتا ہوں۔۔۔۔"

صائم کا ہاتھ بے جان ہو کر گر گیا۔۔۔وہ اپنے ابدی سفر پر نکل گیا۔۔ بالاج اس سے لپٹ کر رونے لگا۔۔۔

وہ گھر جا کر نین کو کیا بتائے گا۔۔اپنے بہن بھائیوں کو کیا جواب دے گا۔۔

مصطفی بے یقینی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔یوں جیسے سکتے میں چلا گیا ہو۔

ایک دم سے ہوش میں آیا۔۔۔

"صائم۔۔صامی۔۔___اٹھو نا_____تمہیں میرا کھانا کھانا ہے نا___کھا لینا____مجھے تنگ بھی کر لینا_____میں ظالم کرنل ہوں نا____تم کہہ لینا ____لیکن اپنے باپ پر اتنا بڑا بوجھ مت ڈالو____میں یہ بوجھ نہیں اٹھا سکوں گا ____میرے بچے اٹھ جاؤ۔۔"

مصطفی کتنی دیر اسے اٹھانے کی کوشش کرتا رہا۔۔لیکن وہ جا چکا تھا۔۔۔ان سب کو چھوڑ کر بہت دور۔۔

بالاج نے مصطفی کو حوصلہ دینا چاہا۔۔

"بابا وہ چلا گیا ہے۔۔۔"یہ کہنا تھا کہ مصطفی نہیں ایک تھپڑ بالاج کو مارا۔۔

"چپ کرو۔۔۔شرم نہیں آتی۔۔۔چھوٹے بھائی کے بارے میں ایسے باتیں کر

رہے ہو۔۔میرا بیٹا کہیں نہیں گیا۔۔۔وہ صرف سو رہا ہے۔۔تم سچ میں سوتیلے بھائی بن رہے ہو نا۔۔۔؟""""

مصطفی بلند آواز میں چلایا۔۔

"ڈیڈ۔ڈیڈ۔۔بالاج نے مصطفی کو ہوش دلایا۔۔۔

"وہ چلا گیا ہے۔۔آپ کو ہمت رکھنی ہو گی۔۔ابھی موم کو بھی تو بتانا ہے۔۔"

مصطفی نے اپنے اندر ہمت لانے کی پوری کوشش کی۔۔لیکن سامنے جوان بیٹے کی لاش دیکھ کوئی بھی باپ ہمت ہار سکتا ہے۔۔۔۔۔

اے پُتر ہٹاں تے نئیں وِکدے۔۔۔

کی لَبھنی ایں وچ بازار کُڑے

اے دَین وے میرے داتا دی۔۔۔

نا ایویں ٹکراں مار کُڑے

اے پتر ہٹاں تے نہیں وِکدے

www.novelsclubb.com

اے پُترِ وکاؤ چیز نئیں۔۔۔

مل دے کے جھولی پایئے نی

اے ایڈا سستا مال نئیں۔۔۔

کدوں جا کے منگ لیا یئے نی

اے سودا نقدوی نہیں ملدا۔۔۔

تُولبدی پھریں اُدھار کڑے

اے شیر بہادر غازی نیں۔۔۔

اے کسے کولوں وی ہر دے نئیں

ایناں دشمناں کولوں کی ڈرنا۔۔۔

اے موت کولوں وی ڈر دے نئیں

اے اپنے دیس دی عزت توں۔۔۔

جان اپنی دیندے وار کُڑے

www.novelsclubb.com

تن بھاگ نیں اوہناں ماواں دے۔۔۔

جِنہاں ماواں دے اے جائے نیں

تن بھاگ نیں بہن بھراواں دے۔۔۔

جنہاں گودیاں ویر کِھڈائے نیں

اے آن نیں آناں والیاں دے

نئیں ایس دی تینوں ساڑ کُڑے

اے سودا نقدوی نہیں مل دا۔۔۔

تو لبدی پھریں ادھار کُڑے

اے پتر ہٹاں تے نہیں وکدے۔۔۔

کی لبنی ایں وچ بازار کُڑے

****

www.novelsclubb.com

"صائم۔۔۔۔۔"۔وہ ایک دم سے چلاتی اٹھ بیٹھی۔۔۔

"صائم_____صائم_____صائم_____"اس کا ذہن ایک ہی جگہ پر منجمد ہو چکا تھا۔۔۔۔اسے اور کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

بس وہ زور زور سے صائم کو پکار رہی تھی۔۔۔مصطفی جو ابھی باہر سے تھک ہار کر آیا تھا۔۔۔۔۔

کمرے سے نین کی چیخ و پکار سن کر دوڑ کر اندر گیا۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے زور زور سے چلا رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔انہیں شدت سے کھینچ رہی تھی۔۔۔

مصطفی نے آگے بڑھتے اس کے بالوں کو آزاد کروایا۔۔۔

"کیا ہو نین؟؟؟_____نین ہوش میں آؤ_____کیا ہوا تمہیں؟؟؟___"اس کے گالوں پر ہاتھ رکھتے اسے ہوش دلانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

نین نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔وہ صرف صائم کو پکارے جا رہی تھی۔

"نین ہوش کرو۔۔۔۔کیا ہوا تمہیں؟؟___"

"مصطفی___"اس نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔مصطفی اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"مصطفی مجھے میرا بیٹا چاہیے_____مجھے میرا صائم چاہیے۔۔۔۔

وہ شخص ٹھیک کہہ رہا تھا میرا صائم مجھے چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔۔۔وہ چلا گیا مصطفی۔۔۔۔۔وہ چلا گیا۔۔۔آپ نے اسے کیوں تھپڑ مارا۔۔۔؟؟___نہ آپ اسے مارتے نہ ہی وہ جاتا۔۔۔۔۔مجھے میرا بیٹا چاہیے مصطفی۔۔۔۔۔

مجھے میرا بیٹا چاہیے۔۔۔۔"

اس کی شرٹ جکڑے وہ شدت سے رونے لگی۔۔

"مجھے میرا بیٹا واپس چاہیے_"اس نے ایک ہی بات کی رٹ لگائی ہوئی تھی ۔۔۔۔جبکہ مصطفی کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔اس نے کب صائم پر ہاتھ اٹھایا

اور صائم کہاں گیا۔۔؟؟

"میں نے کب صائم کو مارا_ ؟۔میں تو ابھی واپس آ رہا ہوں باہر سے۔۔۔۔اور تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟؟_"

مصطفی نے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے دیا۔۔۔

بچے بھی اس کے چیخنے کی آوازیں سن کر دوڑ کر اندر آئے۔۔

"کیا ہوا امام_____ آپ ٹھیک تو ہیں.."..وہ سارے اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گئے....

مصطفی نے پانی کا گلاس پکڑ کر واپس رکھا۔۔۔نین نے جیسے ہی صائم کو دیکھا وہ اٹھ کر اس کے پاس گئی۔۔

"میرے بچے تم کہیں مت جانا_____ میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی_____"

وہ اسے پکڑتی دیوانہ وار چومنے لگی۔۔۔۔جیسے صدیوں بعد اس سے مل رہی

ہو۔۔۔سب لوگ ہی پریشان ہو رہے تھے۔۔۔۔کہ آخر نین اس طرح کا رویہ کیوں رکھے ہوئے تھی؟؟؟_

اسے ہوا کیا تھا۔۔"ارے مام ہوا کیا ہے؟؟____آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں؟؟_" بالاج نین کے پاس آتا پوچھنے لگا۔۔۔نین نے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ بس صائم کو اپنے سینے میں بھینچے رکھا۔۔۔۔

اس وقت کوئی بھی اس کی کیفیت سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔وہ اس قدر برا خواب تھا کہ نین کی روح تک تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

اگر وہ سچ ہو جاتا تو شاید نین اپنی زندگی ختم کر لیتی۔

"یار مما اب چھوڑ دو نا۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔"نین کی گرفت میں شدت آ رہی تھی____صائم کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

نین نے نرمی سے اسے چھوڑا۔۔لیکن اس کا ہاتھ پکڑے رکھا۔۔۔

"ارے نین ادھر آؤ نا تم۔۔۔۔بیٹھ جاؤ۔۔۔۔لگتا ہے تم نے کوئی برا خواب دیکھا

ہے۔۔۔"مصطفی نے اسے پکڑ کر بٹھایا...

"مصطفی میں اسے نہیں جانے دوں گی_$$بس یہ اپنی نوکری چھوڑ دے۔۔۔

میں اسے کہیں بھی نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔"اس نے بنا کچھ سنے اپنا فیصلہ سنا دیا۔

"ارے مما آپ نے کوئی خواب دیکھا ہے۔۔۔۔دیکھیں ناٹائم کیا ہو رہا ہے

_____ صائم لیں گھڑی کی طرف اس کی توجہ دلائی۔۔۔۔

شام کے سات بج رہے تھے۔

"آپ جب سے واپس ائی ہیں سو رہی تھی_____ ہم لوگوں نے بھی آپ کو جگایا

نہیں... شاید آپ نے کوئی برا خواب دیکھا ہے.... چلیں اٹھیں نا۔۔۔بہت

بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔چلتے ہیں نیچے۔۔۔"

صائم نے زبردستی اسے پکڑ کر اٹھایا۔۔دائم اور داور بھی نین کو پکڑ کر نیچے لے گئے

۔۔

مصطفی خود پریشان ہو گیا۔۔۔ نین نے اج تک ایسا بیہیو نہیں کیا تھا۔۔۔۔

کچھ تو تھا وہ خود بھی ڈر گیا تھا۔۔۔۔ نین کا صائم کے لیے اس قدر محتاط ہونا۔۔۔ اسے پریشانی میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔ اپنے خیال کو جھٹکتا وہ باہر چلا گیا۔۔۔

"ارے آپ آ گئیں امی۔۔۔ دیکھیں نا لنچ میں نے اچاری چکن بنایا ہے۔" اسے آتے دیکھ نور کہنے لگی۔۔۔

آج صائم نین کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔

"ارے مما آیئے نا مجھے بہت زیادہ بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ ہم دونوں مل کر کھاتے ہیں۔۔"

نین نے اس بیچ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔ وہ بہت بری طرح ڈر گئی تھیم۔ن مصطفی اس کی کیفیت کو سمجھ رہا تھا۔۔۔

ضرور اس نے کوئی برا خواب دیکھا ہو گا۔۔۔ جو اس کے ذہن میں گھر کر گیا تھا۔۔۔

"آج میں تمہیں خود کھانا کھلاؤں گی.... تمہیں بھوک لگ رہی ہے نا؟؟" صائم نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ نین نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ پھر اسے کھانا

کھلانے لگی۔۔۔۔

"میرا بیٹا تم کہیں نہیں جاؤ گے۔۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا۔۔۔"وہ بار بار اسے تاکید کر رہی تھی۔۔۔۔اس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اتنے رشتے کھونے کے بعد نین تارا میں اتنی ہمت نہیں تھی۔۔۔کہ وہ کوئی اور رشتہ کھو پاتی۔۔۔

"مصطفی ہم یتیم خانے جائیں گے۔۔۔مجھے وہاں کے بچوں کو کچھ چیزیں دینی ہیں۔۔ اللہ اس آزمائش سے گزار دے۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔اور صائم تم بھی میرے ساتھ ہی چلو گے۔۔۔۔۔ٹھیک ہے؟؟؟_"

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

"تم کھانا تو کھالو۔۔۔"

"چلیں آج میں آپ کو کھلاتا ہوں کھانا۔۔۔"اس کا دھیان بٹانے کے لیے داور اور دائم اسے کھانا کھلانے لگے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بالاج کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اب وہ کیا کرے۔۔

وہ سب لوگ مل کر نین کی توجہ دوسری طرف لانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

تبھی بالاج بولا۔۔۔

"ارے مام آپ نے اپنی بہو کو کچھ کہا نہیں۔۔۔۔دیکھیں نا اس نے اپنی نوکری چھوڑ دی۔۔۔۔بھلا یہ کوئی اچھی بات ہے۔۔"

بالاج اس کی شکایت لگانے لگا۔۔۔نور اسے گھور کر دیکھنے لگی۔۔

"نہیں نہیں امی۔۔آپ دیکھیں نا میں نوکری پہلے اپنی خوشی کے لیے کرتی تھی۔۔۔کہ گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔اب سب لوگ گھر میں ہوتے ہیں میرا باہر جانے کو دل بھی نہیں کرتا۔۔"

نور نین کو صفائی دینے لگی۔۔۔صائم نے چپکے سے اپنا ہاتھ نین کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔۔

نین اب ان دونوں کا مسئلہ سن رہی تھی۔۔۔صائم اٹھ کر مصطفی کے ساتھ جا کر

بیٹھ گیا۔۔۔

"کرنل صاحب۔۔۔ کھانا کھائیں مجھے پتہ ہے۔۔۔آپ کی توجہ کھانے پر نہیں ہے۔۔"

دونوں باپ بیٹے ایک ہی پلیٹ سے کھانا کھانے لگے۔۔۔

وہ ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم بن چکے تھے۔۔۔۔

مصطفی کو لگا نہیں تھا کہ اپنی ساری اولاد میں سے وہ سب سے چھوٹا اسے اتنا عزیز ہو جائے گا۔۔

"دیکھو بالاج ___ اگر نور نوکری نہیں کرنا چاہتی ___ تو میں زبردستی نہیں کروں گی ___ ویسے بھی اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔۔۔۔تم کس لیے کماتے ہو۔۔۔۔؟؟ ___ اگر وہ گھر پر رہنا چاہتی ہے تو وہ رہنے دو۔۔۔

میں ویسے بھی گھر میں اکیلی نہیں رہ سکتی۔۔"

نین نے نور کی سائیڈ لی۔۔۔۔نور تو اٹھ کر نین کے گلے لگ گئی۔۔۔پھر بالاج کو

چڑانے لگی۔۔

نین کا دھیان صائم پر گیا۔۔۔اس نے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔صائم مصطفی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔دل میں سکون اتر گیا۔۔۔اس کا بیٹا زندہ تھا ۔۔۔۔ صحیح سلامت تھا۔

"ارے امی یاد آیا۔۔۔"نور کچھ یاد کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔ نین اسے دیکھنے لگی۔۔

"کل شادی ہے نا ہم سب نے جانا ہے۔۔صائم تمہاری کتنی چھٹیاں رہ گئ ہیں؟؟___ء"وہ صائم سے پوچھنے لگی۔۔۔

نین کا دل پھر سے دھڑکا۔

"ارے بھابھی 15 دن کی چھٹی پر آیا ہوں۔۔۔آپ فکر نہ کریں داور بھیا کی شادی دیکھ کر ہی جاؤں گا۔۔"

وہ پھر سے داور کو چڑانے لگا۔۔۔داور چپ بیٹھا رہا۔۔۔وہ ماحول میں کشیدگی پیدا

نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۔اوپر سے پتہ نہیں نین اتنی پریشان کیوں ہو رہی تھی۔

سب نے کھانا کھایا پھر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

نور مومن کے کپڑے بدل رہی تھی۔۔ بالاج دوسری سائیڈ پر بیٹھا بڑی ہی سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔

نور نے اس پر دھیان نہیں دیا۔۔۔ مومن کو کپڑے پہنائے پھر بی بی کاٹ میں سلا دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔ بالاج کافی دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔ پھر اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔

نور اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"کیا ہوا___؟" اسے یوں سنجیدہ دیکھ وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"تم سچ میں نوکری نہیں کرنا چاہتی؟؟_"

بالاج ابھی بھی اسی بات پر اٹکا تھا۔۔نور نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"کیوں_____؟"

"کیونکہ تب مجھے وہ گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔۔اسی لیے میں باہر سکون تلاش کرتی تھی۔۔اتنے سارے لوگوں کو دیکھتی تھی۔۔فیملیز کو دیکھتی تھی تو اچھا لگتا تھا۔۔۔لیکن بالاج۔۔۔"

وہ اس کی طرف مڑی۔۔اس کا ہاتھ پکڑا اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔۔

"مجھے اب فیملی مل گئی ہے۔۔۔سب لوگ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔میری سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئی ہے۔۔مجھے نوکری نہیں کرنی۔۔۔"

وہ اسے سمجھانے لگی۔

بالاج تو صرف یہ چاہتا تھا کہ نور یہ نہ سمجھے کہ سسرال آ کر اس پر ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں۔۔

"سچ کہہ رہی ہ؟_"اس نے ہاں میں سر ہلایا

"تمہاری قسم سچ کہہ رہی ہوں...مجھے امی کے ساتھ وقت گزارنا ہے...بابا کے ساتھ اچھا لگتا ہے مجھے۔۔تم لوگ تو گھر ہوتے نہیں۔وہ دونوں کیلے بور ہو جاتے ہیں۔۔۔

اور ویسے بھی اگر میں دوبارہ نوکری کروں گی تو مومن کو کون سنبھالے گا ؟____امی اب تھک چکی ہیں بالاج۔۔۔۔ہمیں ان کی ذمہ داریاں بانٹ لینی چاہئیں۔۔"

اس کے کندھے پر سر ٹکاتی وہ سمجھانے لگی۔۔بالاج مسکرایا۔۔۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔

"جو تمہیں اچھا لگے وہ کرو۔۔۔میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ میری بیوی ہمیشہ خوش رہے۔۔میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جس رشتوں میں توازن کا میں رکھ سکتے۔۔۔

جتنے مجھے اپنے گھر والے عزیز ہیں۔۔۔اتنی ہی تم بھی ہو۔۔۔"اس کی بات سن کر نور نے سر اٹھایا۔۔

وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔

"تم بہت اچھے ہو میں نے بالکل نہیں سوچا تھا کہ ایسے عجیب شوق رکھنے والا شخص اتنا اچھا بھی ہو سکتا ہے___تم بہت اچھے ہو_سب کو تمہارے جیسے عزت دینے والے محبت دینے والے اور خیال رکھنے والے شوہر نہیں ملتے۔۔"..

بالاج اس کے گالوں کو کھینچنے لگا۔۔۔

"تو سب کو تمہارے جیسی بیویاں بھی تو نہیں ملتیں نا۔۔۔۔وہ کیا ہے نا ہم لوگ جیسے ہی امید رکھتے ہیں ہمیں اگلا بندہ ویسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔اب اگر لڑکی کہے گی کہ میں دوست مرد کو زیر کر دوں گی۔۔۔

تو مرد بھی ویسا ہی ملے گا۔جو لڑکی کو زیر کرنا چاہتا ہو۔۔

میاں بیوی گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں اگر ایک میں بھی خرابی آجائے تو گاڑی چلنا

بند ہو جاتی ہے۔۔۔

رشتے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔ چلو اب سو جاؤ کل شادی پر بھی تو جانا ہے۔۔۔۔

اور ہاں ہم تینوں کے ایک جیسے کپڑے ہی نکالنا۔۔"اسے تاکید کرتا وہ دوسری طرف رخ کر کے سو گیا۔۔۔نور بھی مومن کو درمیان میں لٹاتے سو گئی۔

صبح کا سورج سب کے لیے خوشیاں لے کر آیا۔۔۔

"حورب جلدی کرو____ مجھے لیٹ ہو رہی ہے____ تم نے ابھی تک اپنی تیاری مکمل نہیں کی___"وہ بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا کاجل سیٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جو بار بار آریان کے بولنے کی وجہ سے خراب ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ناراضگی سے اس کی طرف مڑی۔۔

"دیکھو آریان۔۔میں کتنی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ دو منٹ چپ ہو جاؤ____ دیکھو

میرا کاجل خراب ہو گیا ہے___"وہ اپنی انکھوں کی طرف اشارہ کرتی اسے دکھانے لگی

۔

آریان چلتا ہوا اس تک آیا۔۔۔ٹیشو باکس سے ٹشو نکالا۔۔۔اس کی آنکھوں کو اچھے سے صاف کیا۔

پھر اس کا میک اپ ہلکا کیا۔۔۔وہ ناراضگی سے آریان کو دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ کیا ہے یار؟؟___اتنی مشکل سے میں نے میک اپ کیا اور تم صاف کر رہے ہو۔؟؟"۔

www.novelsclubb.com

وہ ناراضگی سے اپنا رخ پھیر گئی۔۔۔آریان نے اسے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔

"میری بات سنو___"اس کی ٹھوڑی اٹھاتے اپنی طرف متوجہ کیا

وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔۔

"میں کوئی ڈائیلاگ نہیں ماروں گا۔۔۔کہ تم صرف میرے لیے سجو۔۔۔تمہیں یہ

نہیں کرنا چاہیے وہ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔لیکن میں ایک چیز کہوں گا غور سے سننا۔۔۔۔

"تم اگر اتنی تیار ہو کر جاؤ گے۔اتنا ڈارک میک اپ لگاؤ گی۔۔۔اتنا گہرا کاجل لگاؤ گی۔۔۔اور یہ خوشبو دیکھو۔۔۔کتنی زیادہ آ رہی ہے

۔۔۔اور پھر تم کہو گی کہ کوئی مرد تمہاری طرف دیکھے نہ۔۔۔۔متوجہ نہ ہو نننیہ تو غلط بات ہے۔۔۔۔دیکھو جب بازار میں دکان پر کچھ چیز لائی جاتی ہے۔۔۔۔۔اگلا بندہ لے یا نہ لے ایک بار اسے دیکھتا ضرور ہے۔۔۔۔

اسے چیک بھی کرتا ہے۔۔۔۔ذرا غور کرو اکثر عورتیں کہتی ہیں کہ فلاں مرد ہمیں چھیڑ رہا ہے مم۔۔لیکن وہ اس چیز پر غور کیوں نہیں کرتے کہ وہ خود مرد کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ساماں کیے ہوئے ہیں۔۔۔۔

اتنی تیز خوشبو اگر کوئی مرد سونگھے گا تو یقیناوہ متوجہ ہو گا۔۔۔۔تم میری بیوی ہو۔۔۔

میری غیرت یہ گوارا نہیں کرے گی کہ کوئی تمہیں میلی نگاہ سے دیکھے۔۔۔۔میں تمہیں فیشن کرنے سے روکتا نہیں۔۔۔۔لیکن میرے باپ کے سامنے سر پر دوپٹہ رکھنا۔۔۔اس کمرے میں تمہیں جو پہنا ہے پہنو۔۔لیکن جب بھی باہر نکلو تو حیا کی چادر اوڑھ کر نکلو۔۔۔

کوئی تمہارے کردار پر سوال نہ اٹھائے۔۔۔۔چلو شاباش اب جلدی سے اپنا دوپٹہ سیٹ کرو ہم لوگ نکلتے ہیں۔۔"

حورب کچھ نہیں بولی۔۔۔بس خاموش ہو گئی۔۔۔اپنے بال اچھے سے باندھتے اس پنوں سے دوپٹہ سیٹ کیا۔۔

آریان نے مومنہ کو اٹھالیا۔۔۔پھر اس کا ہاتھ پکڑتا باہر نکل گیا۔۔واجبہ اچھی خاصی تیار ہوئی تھی۔۔۔۔حورب کو یوں سادہ سی تیاری میں دیکھا وہ پوچھنے لگی۔۔

"ارے کیا ہوا تم تیار نہیں ہوئی؟؟_"

حورب کچھ نہیں بولی۔۔ تبھی آریان بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں مام ہم جہاں پر جا رہے ہیں____ وہاں پر ہزاروں نامحرم ہوں گے____ یہ یوں تیار ہو کر لش پش کرتی____ کھلے بال چھوڑے ہوئے گھومے گی____ تو ضرور لوگ اسے دیکھیں گے____ کچھ جملے بھی کسیں گے____ میں کس کس کا منہ بند کرواؤں گا____ اب وہ دور نہیں رہا____ جب کہا جائے کہ حیا آنکھوں میں ہوتی ہے____ اب حیا ہمیں دکھانا پڑتی ہے۔۔۔۔

اپنے لباس سے۔۔۔اپنے پہناوے سے طور طریقے سے۔۔۔۔کوئی دوسرا ہماری آنکھوں کی حیا نہیں دیکھے گا۔۔

وہ ہمارا پہناوا دیکھے گا۔۔۔آپ کے شوہر نے آپ کو ٹوکا نہیں۔۔۔لیکن میری بیوی وہ پہنے گی جس میں لوگ اس کی عزت کریں۔۔۔

چلیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔" واحبہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔اظہر نے بھی پل بھر سوچا۔۔۔

اس نے آج تک واحبہ کو کیوں نہیں ٹوکا۔۔؟۔اس لیے کہ وہ فارنر تھی۔۔۔۔باہر

کی پلی بڑی تھی۔۔۔۔لیکن اس کا بیٹا سمجھدار تھا

بالاج اور نور نے میچنگ کپڑے پہنے تھے۔۔۔۔مومن کو بھی میچنگ ڈریس پہنایا تھا۔۔۔وہ تینوں بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔نور نے دوپٹہ اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا۔

اس کی رنگت سفید تھی تو زیادہ تیاری نہیں کرنی پڑی۔۔۔اس نے لائٹ سا میک اپ کیا جو بغیر غور کیے کسی کو بھی پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔

صائم،دائم اور داور نے بھی میچنگ ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔صائم اور دائم چونکہ شکل و صورت میں ایک ہی جیسے تھے۔۔۔۔گھر والوں کے علاوہ انہیں کوئی بھی پہچان نہیں سکتا تھا۔۔صائم تھوڑا زیادہ پتلا تھا۔۔جب کہ دائم تھوڑا سا موٹا تھا۔۔۔

"چلو بھئی چلتے ہیں۔۔"مصطفی سفید کرتا شلوار پہنے،کلائی میں گھڑی باندھے، پشاوری چپل پہنے کافی اچھا لگ رہا تھا

www.novelsclubb.com

یہاں سے سب لوگ شادی کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔صائم دائم اور داور ایک گاڑی میں تھے۔۔۔دوسری گاڑی میں مصطفی نور بالاج اور نین تھے۔۔۔۔بالاج ڈرائیونگ کر رہا تھا اس کے ساتھ ہی نور بیٹھی تھی۔۔۔۔جبکہ نین نے پیچھے مومن کو پکڑ رکھا تھا۔۔

وہ لوگ ہال میں پہنچے گیٹ پر ان لوگوں کا استقبال کیا گیا۔۔

"ارے لگتا ہے ہم دولہے والوں سے تھوڑا جلدی پہنچ گئے ہیں.." اظہر اپنے دوست کے گلے ملتا ہنستے ہوئے کہنے لگا...

وہ بھی آگے سے ہنسنے لگا۔۔

" صحیح کہہ رہے ہو وہ لوگ بھی بس آتے ہی ہوں گے ___ چلو چلتے ہیں ہم لوگ ___"

"ارے مصطفی سے تو مل لو ___" مصطفی کی گاڑی بھی گیٹ پر رکی۔۔۔وہ باہر نکلا۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے نوید کیا حال ہے تمہارا؟؟؟"_ "نوید ان کا دور پرے کا رشتہ دار تھا۔۔۔ جب مصطفی کا باپ زندہ تھا تب ان لوگوں کا آنا جانا بہت زیادہ تھا۔۔۔ پھر ان کی وفات کے بعد برسوں گزر گئے۔۔۔ان کی ملاقات نہیں ہو سکی۔۔ لیکن اظہر اکثر و بیشتر ان لوگوں سے ملتا رہتا تھا۔۔

"کیسے ہو تم؟؟؟"_ "مصطفی اس کے گلے لگتا پوچھنے لگا۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں"____

"ارے ماشاءاللہ یہ تمہارے بچے ہیں؟!"_ "گاڑی سے نکلتے نوجوانوں کو دیکھ وہ پوچھنے لگا۔۔۔ مصطفی نے فخر سے گردن اکڑائی۔۔

"بالکل_____ارے آؤ تم لوگوں کے چاچو سے ملواتا ہوں___" وہ لوگ مصطفی کے ساتھ آکر کھڑے ہو گئے۔۔

"یہ میرا بڑا بیٹا ہے بالاج۔۔۔" بالاج نے سر جھکاتے سلام کیا..

"یہ اس سے چھوٹا اور۔۔۔۔یہ دونوں جڑواں ہیں صائم اور دائم۔۔۔۔یہ میری

بہو اور یہ میری بیٹی حورب۔۔۔۔اور سب سے سپیشل انسان سے تو میں تمہیں ملوانا ہی بھول گیا۔۔۔۔"

اس نے نین کو پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔۔

"یہ ہے میری وائف نین___"

"السلام علیکم بھائی جان___" نین نے نوید کو سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام____ارے مصطفی تمہاری قسمت سچ میں اچھی ہے____ مطلب حبہ بھابھی بھی ماشاءاللہ بڑی پیاری تھیں۔۔۔اور نین بھابی تو تمہارے بچوں کے برابر لگتی ہیں۔۔۔۔تم تو بوڑھے گھوڑے اور لال لگام ہو گئے ہو۔۔۔"

نوید اس کا مذاق اڑانے لگا۔۔وہ لوگ ہنسنے لگے۔۔

"چلو اب اندر چلتے ہیں____ میں اپنے گھر والوں سے ملواتا ہوں___" صائم اور دائم کو تو کھانے کی جلدی تھی۔۔یقیناً شادی پر رشین سیلڈ اور چکن پکوڑے ضرور ملیں گیں۔۔

نوید نے اپنے گھر والوں سے ملوایا۔۔

"یہ میری بیوی ہیں ناہید۔۔۔یہ میری سب سے چھوٹی بیٹی نمرا۔۔یہ اس سے بڑی نیلم اور اس سے بڑی کی شادی ہے۔۔وہ ہے نویرا۔۔۔"

مصطفی نے بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھتے انہیں دعائیں دیں۔۔۔

پھر اپنی جیب سے کچھ پیسے نکال کر دیے۔۔

"ارے اس کی کیا ضرورت ہے؟؟_"نوید اسے ٹوکنے لگا۔۔۔مصطفی نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"شاید تم بھول چکے ہو۔۔لیکن ہمارے بڑوں کی روایتیں ابھی بھی قائم ہیں۔۔کہ بڑے چھوٹوں کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتے ہیں۔"

"اچھا تو پھر انہوں نے ہمیں کیوں نہیں کچھ دیا.."""

صائم بیچ میں ٹانگ اڑا گیا۔۔۔نوید شرمندہ ہوا۔۔۔اس نے تو مصطفی کے چھوٹے بیٹوں کو کچھ بھی نہیں دیا۔۔۔

جبکہ مصطفی کا دل کیا کہ چپل اتار کر یہیں اس کی پٹائی شروع کر دے۔۔

"تم چپ نہیں رہ سکتے۔۔"

مصطفی مسکراتے ہوئے اسے ڈانٹنے لگا۔۔

"ہاں ہاں بالکل... میں تو مذاق کر رہا تھا.."

صائم نے بھی اپنی جیب سے 500 روپے کا نوٹ نکالا۔۔۔پھر سب سے چھوٹی لڑکی کے پاس گیا۔۔

"یہ لو بیٹا چیز لے لینا۔۔۔"پھر دائم بھی دوڑ کر اس کے ساتھ کھڑا ہوا..

"اور ہاں آپی کو بھی دے دینا۔۔"

www.novelsclubb.com

داور کی حرکت یاد کرتے وہ دونوں شرارت کرنے لگے۔۔۔جب کہ داور دو سیخ پا ہو گیا۔

سارے مہمان آ گئے۔۔۔بارات ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔

نوید نے کال کی ان لوگوں نے یہی کہا کہ راستے میں ہیں۔۔

"چلو یار کھانا لگ گیا ہے۔۔آپ لوگ کھالو

۔"

نوید نے ملازموں سے کہہ کر کھانا لگوا دیا۔۔

"یار کتنا اچھا سیلڈ ہے۔۔اور یہ چکن پکوڑے۔۔واہ___ "

دونوں بھائی ایک ساتھ بیٹھے اپنی پلیٹ میں اچھے خاصے چکن پکوڑے ڈال چکے تھے۔۔۔ساتھ ہی رشین سیلڈ کی پلیٹ بھی بھر چکے تھے۔۔۔

"یار اتنا مزہ آرہا ہے نا۔۔۔دل کر رہا ہے سارے ہی کھا جائیں۔۔"

صائم تو بڑے ہی مزے سے کھا رہا تھا۔۔

"ارے بڑے بھائی۔۔آپ بھی کھائیں نا۔۔۔"

اس نے ایک چکن پکوڑا اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا۔۔

"مجھے نہیں کھانا تم خود ہی کھاؤ_ء"داور تھوڑا ناراض لگ رہا تھا۔۔

"ارے بڑے بھائی میں نے رات کو خواب دیکھا تھا۔۔آج اپ کی نیا پار ہونے والی ہے۔۔۔دیکھیے تو سہی میرا خواب کیسے سچا ہوتا ہے۔۔"

خواب کی بات سن کر نین کا دل دھڑکا۔۔۔خواب تو سچ ہو جاتے ہیں۔۔

"یا اللہ!!!___میرا خواب سچا نہ ہو۔۔۔یہ خواب کبھی بھی پورا نہ ہو۔۔"

وہ دل سے دعا کرنے لگی۔۔۔مصطفی نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی۔۔

"مت ڈرو کچھ نہیں ہوتا۔"

سب لوگ کھانا کھا چکے تھے...لیکن بارات ابھی تک نہیں ائی تھی..

"ارے نوید بھائی کیا ہم لوگوں کو صرف دعوت کھلانے کے لیے بلایا تھا آپ نے ؟؟___بارات تو ابھی تک آئی نہیں۔۔۔"

نوید کا ایک رشتہ دار بلند آواز میں اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔نوید سر جھکا گیا۔۔

بیٹی کا باپ تھا کیا کہتا۔۔۔وہ خود پریشان ہو رہا تھا۔۔۔

"ارے بھائی آجاتی ہے۔۔۔وہ لوگ راستے میں ہی ہیں۔۔۔"

وہ اپنی شرمندگی کم کرتے ہوں لوگوں کو سمجھانے لگا

اظہر اس کے پاس گیا۔۔

"کیا بات ہے سب ٹھیک ہے نا؟؟"___اسے ایک سائیڈ پر لاتا وہ پوچھنے لگا۔۔مصطفی بھی اس کی طرف چلا گیا۔۔۔

ہال میں چے مگوئیاں ہونے لگیں۔۔۔۔بارات ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔ادھر دلہن ڈریسنگ روم میں بیٹھی الگ پریشان ہو رہی تھی۔۔

باہر طرح طرح کی باتیں ہو رہی تھیں۔۔۔تبھی نوید کا موبائل بجا۔۔

دولہے کے باپ کی کال تھی۔۔۔اس نے جھٹ سے کال اٹھائی۔۔

"ہاں بھائی کیا ہوا؟؟"____ابھی تک ائے نہیں آپ لوگ؟_"

آگے جو اطلاع دی گئی۔۔۔وہ نوید کی کمر توڑ گئی۔۔۔۔دولے نے بھاگ کر شادی کرلی۔۔۔وہ لوگ تو گھر سے نکلے ہی نہیں تھے۔۔۔۔بس ان لوگوں کو تسلی دے

رہے تھے۔۔۔نوید ں تو زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

اظہر اور مصطفی نے اسے اٹھایا۔۔

"یار کیا ہوا کچھ بتاؤ تو سہی؟؟___کس کی کال تھی؟؟_"

"میں لٹ گیا____میں برباد ہو گیا____میری تو عزت نیلام ہو گئی___اظہر لڑکے نے بھاگ پر شادی کر لی۔۔۔۔بارات نہیں آ رہی ۔۔۔لوگ میری بیٹی کو باتیں سنائیں تھے وہ تو جیتے جی مر جائے گی۔۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔؟"

وہ روتے ہوئے اظہر سے کہنے لگا۔۔۔مصطفی کی نظر اپنے سنجیدہ سے بیٹے داور پر گئی۔۔۔نین بھی تو آج کل داور کے رشتے کے لیے جلدی مچائے ہوئے تھی۔۔۔ اور ادھر نوید کی بیٹی کی زندگی کا سوال تھا۔۔۔مصطفی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"تمہاری بیٹی کی شادی ہو گی...میرے بیٹے سے کرو گے؟؟؟_"نوید نے اپنا جھکا

سر اٹھایا۔۔۔اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔کیا مصطفی اپنے بیٹے کی شادی کروائے گا۔۔۔

"اپنی بیٹی سے میرے داور سے شادی کرواؤ گے؟؟؟___اپنے بیٹے کے کردار کی میں گواہی دیتا ہوں...بولو..."

"مجھے منظور ہے___"وہ جھٹ سے ہاں کر گیا۔۔۔

مصطفی نین کے پاس گیا۔۔

"نین ادھر آؤ میری بات سنو۔۔۔،وہ اسے پکڑ کر سائیڈ پر لے گیا۔۔۔۔

"کیا ہوا مصطفی خیر تو ہے؟؟"_

"خیر نہیں ہے..لڑکے نے آگے شادی کر لی ہے...بارات نہیں آ رہی..میں نے زبان دے دی ہے داور کی شادی نویرہ سے ہو گی۔۔۔۔تم کیا کہتی ہو؟؟؟"_

"بات کسی کی عزت پر آ گئی ہے مصطفی۔۔۔مجھے منظور ہے۔۔"

مصطفی خوش ہوا اس کی بیوی اس کے ساتھ تھی

www.novelsclubb.com

نکاح خواں کو بلا لیا گیا

"نکاح پڑھو داور۔۔۔وہ تو حیران رہ گیا۔۔۔وہ یہاں پر شادی دیکھنے آیا تھا۔۔۔اور یہاں اس کی اپنی شادی ہو رہی تھی۔۔۔

"کوئی سوال نہیں____گھر جا کر سب بتا دوں گا... چلو نکاح کرو.."

"داور مصطفی والد مصطفی کمال آپ کا نکاح نویرا نوید ولد نوید احمد کے ساتھ 50 ہزار روپیہ حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے...."

"کیا اپ کو قبول ہے؟؟_"

یہ داور مصطفی کی زندگی کا واحد فیصلہ تھا جو اس کے باپ نے لیا تھا۔۔۔

لڑکی کو نہیں جانتا تھا۔۔۔لیکن اپنے باپ کا سر جھکا نہیں سکتا تھا۔۔

"قبول ہے___"

"کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"

"قبول ہے_"

"کیا اپ کو قبول ہے___؟"

"قبول ہے___"

لڑکی کیسی تھی۔۔کیسا مزاج تھا اس کا۔۔۔۔اسے کچھ بھی نہیں پتا تھا۔۔۔لیکن وہ نکاح پڑھ چکا تھا۔

ڈریسنگ روم میں لڑکیوں نے جا کر نویرا کو بتایا۔۔

"ارے تمہیں پتہ ہے تمہاری شادی جس سے ہو رہی ہے...وہ تو بڑا ہی خوبصورت ہے....اور جوان بھی ہے.....پہلے والا تو کتنی بڑی عمر کا تھا....یہ تو بالکل بچہ لگتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نویرا بالکل سنجیدہ بیٹھی تھی۔۔۔پل میں کیا سے کیا ہو گیا۔۔۔وہ پہلے بھی شادی کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

بڑی عمر کے مرد سے شادی کرنے کے لیے اس کا دل مان نہیں رہا تھا۔۔۔

اس نے کتنی دعائیں کی تھی۔۔۔۔لیکن جب اسے پتہ چلا کہ بارات نہیں آ رہی

اپنے باپ کا سوچ کر اس کا دل دھڑکا تھا۔۔نوید نکاح خواں کے ساتھ ڈریسنگ روم میں آیا۔۔

باقی لڑکیاں باہر چلی گئیں۔۔۔نویرا نے اپنا دوپٹہ نیچے کیا۔۔

"نویرا نوید ولد نوید احمد۔۔۔آپ کا نکاح داور مصطفی ولد مصطفی کمال کے ساتھ 50 ہزار روپیہ حق میں ہے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔۔۔۔

"کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟_"

وہ کیا کہتی اسے تو اپنے شوہر کا نام بھی ابھی پتہ چل رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں وہ کیسا ہو گا۔۔۔

"قبول ہے___"

"کیا آپ کو قبول ہے____"

ایک انجان شخص کے ساتھ اسے باندھ دیا گیا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی قبول ہے____"

"کیا اپ کو قبول ہے___"

"قبول ہے_"

اور آج پھر باپ کا سر بلند کرنے کے لیے ایک بیٹی نے اپنی خوشیوں کا گلا دبا دیا۔

"تمہارا بہت بہت شکریہ مصطفی_____میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر یاد رکھوں گا۔۔۔۔۔تم نے میری بیٹی کی زندگی برباد ہونے سے بچالی۔۔۔۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے مصطفی کا شکریہ ادا کرتا اس کے گلے لگ گیا۔۔۔

"چلو اب بہت دیر ہو گئی ہے____میرے خیال میں رخصتی کر دینی چاہیے___"

"ہاں ہاں چلو___"

نویرا کی ماں اس کی دوستوں کے ساتھ اسے باہر لے آئی۔۔۔۔۔اور پہلے ہی جا کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

"بیٹا اپنی طرف سے اس رشتے کو دل سے قبول کرنا_____اس گھر کو اپنا گھر

سمجھنا____ لیکن یہ مت بھولنا کہ تمہارے باپ کا گھر ہے_____ تمہیں جب بھی اس گھر میں آنا ہو_____ اس گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہیں____ میں نہیں کہوں گا کہ مر کر ہی اس دہلیز کو پار کرنا_____ لیکن ان لوگوں کی عزت کرنا___ جن لوگوں نے آج تمہاری عزت رکھی ہے___"

اسے سمجھاتے میں اپنی دعاؤں میں اسے رخصت کر دیا۔۔

نہ دولہن نے دولہے کو دیکھا۔۔۔اور نہ ہی دولے نے دلہن کو

یہ انوکھی شادی تھی۔۔۔جہاں دولہا گیا تو مہمان بن کر تھا۔۔۔لیکن واپسی دلہن کے ساتھ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

داور آج بہت دکھی تھا ایسی حادثاتی شادی پر۔۔۔پتہ نہیں اس کی بیوی کیسے ہو گی۔

؟؟

صائم دائم اسے اپنے کمرے میں لے کر چلے گئے۔۔۔جبکہ نین نویرا کو ساتھ والے

کمرے میں لے گئی۔۔۔جو کہ انہوں نے داور کے لیے ہی تیار کروایا تھا۔۔

"ارے آجاؤ بیٹا...اب یہ تمہارا ہی گھر ہے تو شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بیٹھو۔۔"

..حورب اور نور نے اسے بیڈ پر بٹھایا

اس کا لہنگا سیٹ کیا۔۔

ارے تم تو بہت ہی پیاری ہو۔۔۔میں بڑی خوش قسمت ہوں۔۔جو اتنی خوبصورت بھابیاں مجھے مل رہی ہیں۔۔۔"حورب اس کے گلے لگتی بولی۔۔

نویرا خاموش تھی۔۔۔اسے ڈر لگ رہا تھا پتہ نہیں اس کا شوہر کیسا ہو گا.

کیا وہ ایسی حادثاتی شادی کو دل سے قبول کرے گا؟؟یا روایتی مردوں کی طرح اس کی عزتیں نفس کو تار تار کر دے گا۔۔۔

وہ تینوں کافی باتیں کرتی رہیں۔۔۔لیکن نویرا کا دھیان ہی نہیں تھا۔۔

ارے بیٹا کیا ہوا اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو؟؟فکر نہ کرو ہمارے گھر میں کوئی بھی

روایتی رشتہ نہیں رکھا جاتا۔۔۔تم تھک گئی ہو گی آرام کرو۔۔ہم لوگ کھانا بھجواتے ہیں۔۔۔آجاؤ لڑکیو۔۔۔

وہ تینوں اسے بٹھاتی باہر چلی گئیں۔۔۔نومیرا نے نظر گھما کر پورے کمرے کو دیکھا۔۔۔کوئی سجاوٹ نہیں تھی۔۔۔بالکل سادہ کمرہ تھا

لیکن نویرا کو کمرے کی فکر نہیں۔۔بلکہ اپنی آنے والی زندگی کی فکر تھی۔

واہ بھائی واہ کمال نہیں ہو گیا۔۔۔ارے لوگ شادیاں کھانے جاتے ہیں۔۔اور آپ تو سالم "کی سالم دلہن ہی نگل گئے ہو۔۔

صائم جب سے کمرے میں آیا تھا اس کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔داور نے کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینکا۔۔جسے وہ بڑی مہارت سے کیچ کر گیا۔۔

ارے بڑے بھائی اب ایسے روٹی والے کھیل کھیلنا بند کر دیں۔میں کوئی بچہ تھوڑی ہوں۔۔۔

کشن گود میں رکھتا وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔دائم بھی اس کے ساتھ بیٹھتا کندھے

پر بازو رکھ گیا۔۔

ویسے بھائی سنا ہے دلہن بہت کالی ہے۔۔ بالکل بھی خوبصورت نہیں ہے۔۔

داور کے چہرے کے زاویے بدلنے لگے۔۔ صائم نے دائم کو آنکھ ماری۔۔

ارے آپ کو پتہ ہے اس کے ایک دوست کہہ رہی تھی۔۔ کہ بچپن میں پینسل کی نوک " لگنے کی وجہ سے دلہن ایک انکھ سے کافی ہو گئی تھی۔۔۔۔

آپ کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔۔۔ دلہن ایک آنکھ سے دیکھتی ہے۔اب آدھا دولہا ہی نظر آئے گا

اسے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داور کی پیشانی پر پسینہ آنے لگا۔۔۔

ارے ہاں ایک اور چیز۔۔۔ " دائم تھوڑا بلند آواز میں بولا۔۔۔ دونوں نے داور کے پیچھے سے "

ایک دوسرے کے ہاتھوں کو پکڑ رکھا تھا۔۔۔

اب کیا ہے؟؟"داور بھی پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔"

سنا ہے سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے اس کے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔

لنگڑا کر چلتی ہے۔۔آپ تو جلدی جلدی گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔میں نے دیکھا تھا

کیسے اسے سہارا"دیکھ کر لا رہے تھے۔۔۔

دفع ہو جاؤ تم دونوں... میں جا رہا ہوں.."داور اب زیادہ باتیں سننا نہیں چاہتا تھا

... تبھی وہاں..سے واک آؤٹ کر گیا

صائم نے دائم کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

ارے چھوٹے کیا کمال کا ستایا ہے بھائی کو۔۔اب دیکھنا مزہ آئے گا"۔دائم صائم

کے "گلے لگ گیا۔۔

ویسے مجھے نہیں لگتا کہ ابھی ہماری شادی کا کوئی بھی سین آئے گا۔۔۔وہ اس کے

کان"

میں سرگوشی کرتے بولا۔۔۔

کوئی بات نہیں ہم تھوڑا انتظار کر لیں گے۔۔۔ ہم کون سا بوڑھے ہو رہے ہیں

"*****

داور اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا۔ جو اج اسے دیا گیا تھا۔۔۔

نین بھی اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

میری بات غور سے سنو... بچی ہے۔ تھوڑے صدمے میں ہے۔۔ تو بالکل بھی بد تمیزی مت "کرنا۔۔ ویسے تو مجھے تم پر پورا یقین ہے۔۔۔۔ لیکن آرام سے بات کرنا۔۔۔۔

"یہ لو یہ انگوٹھی سے پہنا دینا۔

سب کچھ اتنا جلد بازی میں ہوا تھا کہ کوئی چیز خرید نہیں سکے۔۔۔ داور نے انگوٹھی لے کر اپنی

جیب میں ڈال لی۔۔۔ اب جاؤ وہ اندر چلا گیا۔۔۔

اس نے احتیاط سے دروازہ بند گیا۔۔۔

پھر اس کی طرح مڑا۔۔۔اسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔اگر صائم اور دائم کی باتیں سچ ہو گئی۔۔۔

اور وہ سچ میں ویسی ہوئی تو کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟؟

وہ ڈرتے ڈرتے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا.اس کے قدم اس کا ساتھ ہی نہیں دے رہے

تھے

پھر ہمت کر کے وہ اس کے برابر جا بیٹھا۔۔۔نویرا نے گھونگٹ لے رکھا تھا۔۔۔جو کہ نین نے

اسے کروایا تھا۔۔

داور نے ڈرتے ڈرتے اس کا گونگٹ اٹھایا۔۔اسے دیکھتے ہی داور کو جھٹکا لگا۔وہ تھوڑا پیچھے ہٹا۔۔

آپ یہاں پر؟؟؟"وہ اسے پہچانتے ہی پوچھنے لگا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نویرا نے سر اٹھاتے سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھا۔۔۔

ارے داور آپ؟؟ یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟؟"۔"

"میرا کمرہ ہے تو میں ہی آؤں گا نا۔۔۔ لیکن آپ؟؟"

وہ عجیب کشمکش کا شکار تھا۔

ظاہر سی بات ہے میں دولہن ہوں تو اسی کمرے میں ہوں گی نا۔۔۔"وہ منہ بناتے

اسے

بتانے لگی۔۔۔داور اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔ من

آپ کی شادی ہو رہی تھی۔۔۔مجھے کیوں نہیں بتایا آپ نے؟؟اس کی طرف

گردن موڑتا

پوچھنے لگا

--نویرا نے ناراضگی سے منہ بنایا۔۔

آپ نے پوچھا تھا مجھ سے؟؟ نمبر تک نہیں دیا اپنا۔۔امی لوگوں نے شادی کا بولا تو

مجبورا" مجھے ہاں کرنی پڑی"

اپنی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لگاتے وہ اس کے برابر بیٹھتی اسے بتانے لگی۔۔۔

ویسے عجیب ہے نا یہاں پر میری مام میرا رشتہ دیکھ رہی تھی۔۔۔اور میں شادی کرنے سے "انکاری تھا۔۔

اور ادھر آپ کی شادی ہو رہی تھی اور قسمت دیکھیں کہ ہم دونوں کی ہی شادی ہو گئی۔۔۔

وہ دونوں ہنسنے لگے۔۔۔

وہ کہتے ہیں نا جو انسان کے قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔۔وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلا" جائے اسے مل کر ہی رہتا ہے۔۔

داور مسکرایا۔۔

...سچ کہہ رہی تھی...اس نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکال کر اسے پہنائی"

جلد بازی میں یہی ملی ہے... لیکن میرے خیال میں اب اس تحفے کی ضرورت نہیں

ہے ہم" دونوں کو نویرہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔وہ صحیح تو کہہ رہا تھا

ان دونوں کے لیے یہ رشتہ کسی تحفے سے کم نہیں تھا۔۔

نویرہ اس کی سینیٹر تھی۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کو بے حد پسند کرتے تھے۔۔۔

لیکن کسی کی بھی ہمت نہیں تھی کہ اظہار کر سکیں۔۔

وہ اس سے ایک کلاس آگے تھی۔۔پھر اچانک ہی وہ چھوڑ گئی۔۔۔

داور تو اس سے شادی کی بابت بات کرنے والا تھا۔۔۔لیکن اس کے جانے کی خبر

سن کر

اسے بہت دکھ ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس لیے تو وہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور آج وہ اس کے سامنے اس کی بیوی بن

کر بیٹھی تھی۔۔

ویسے داور وہ جو تمہاری کلاس میں ایک موٹو پڑتی تھی اس کا کیا بنا؟؟

اسکی کلاس میں ایک موٹی سی لڑکی پڑھتی تھی۔۔۔جس کا داور کرش تھا وہ ہر وقت

داور کے پیچھے پیچھے رہتی تھی۔۔اسے یاد کرتے داور ہنسنے لگا۔۔۔

ارے اس کا کیا بننا ہے اسے اپنے جیسا ایک موٹو پسند آ گیا۔۔۔دونوں کی شادی ہو گئی۔۔"آج کل گھومنے کے لیے ناران کاغان گئے ہوئے ہیں۔۔۔ویسے آپ مجھ سے تھوڑا تمیز سے مخاطب ہوں۔۔۔میں آپ کا شوہر ہوں۔۔

وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی.

داور اس پر رعب جھاڑ رہا تھا۔۔۔ناراضگی. سرخ ہو گئی۔۔۔سے اس کے گال پھول گئے۔۔۔چھوٹی سی ناک

داور نے اس کی ناک کھینچی۔۔

"ارے مذاق کر رہا ہوں۔۔۔ہم جیسے چاہیں ایک دوسرے کو بلا سکتے۔۔۔کھانا کھایا؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"

پیٹ پر ہاتھ رکھتے اسے بتانے لگی۔۔۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔داور اٹھ کر دروازے

تک گیا۔۔۔

"لو داور تم دونوں کا کھانا۔۔۔"

نور نے اسے کھانا پکڑایا--داور نے کھانا لیا اور جا کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"مجھے خود بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ چلیں کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"

وہ دونوں کھانا کھانے لگے

انجانے میں داور نے جس کے ملنے کی اتنی دعائیں کی تھی۔۔۔

وہ اسے مل گئی۔۔آج تاور مصطفی خود کو دنیا کا خوش نصیب انسان تصور کر رہا تھا..

******

مصطفی اور نین باہر لان میں بیٹھے تھے۔۔۔ نین نے مصطفی کے کندھے پر سر لگایا

ہوا تھا۔۔۔

بیگم دیکھو نا آج دو چاند نکلے ہیں۔۔ایک آسمان پر اور ایک میرے ساتھ بیٹھا ہے۔۔

دونوں نے ہی میری زندگی کو روشن کر دیا ہے۔۔۔

وہ شاعرانہ انداز میں بولا۔۔ نین نے اپنا سر ہلایا۔۔

میں آج بہت خوش ہوں مصطفی۔۔۔ہم نے اپنے ایک اور بچے کا فرض ادا کر دیا اب

"کوئی یہ نہیں کہے گا کہ سوتیلی مائیں بری ہوتی ہیں۔۔وہ ظالم ہوتی ہیں۔

مصطفی اس کے لبوں پر انگلی رکھ گیا۔۔

خبردار ایسی باتیں مت کرنا۔۔۔میرے بچوں کے ذہن میں ایسی باتیں نہیں

ہیں۔۔اگر تم "ایسا کہو گی۔۔۔تو ان کے ذہن پر برا اثر پڑے گا۔۔

وہ بڑے بزرگوں کی طرح اسے سمجھانے لگا۔۔

اوا چھا آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وہ اب بچے نہیں رہے۔۔بچوں کے

باپ"""بن گئے ہیں۔۔

مصطفی اس کی بات پر ہنسنے لگا۔۔۔

ویسے کل کی بات ہے نا۔۔جب تم اس گھر میں آئی تھی۔۔میں نے کہاں سوچا تھا کہ وہ""معصوم تھی تارا میری زندگی کا اہم حصہ بن جائے گی۔۔۔

مصطفی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ویسے سچ کہوں تو حبہ کے بعد میں نے شادی کے بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔لیکن" یہ بھی سچ ہے کہ میرے بچوں کو لے کر تمہاری محبت مجھے تمہارے بارے میں سوچنے پر؟ کر گئی۔۔۔۔

لیکن پھر بھی میں نے تمہارے بارے میں کبھی غلط نہیں سوچا.

وہ تو تم خود بڑی بد تمیز تھی جو منہ پھاڑ کر اپنا رشتہ لے آئی۔۔۔

اچھا" نین نے مصطفی کے کندھے پر مارا۔۔"

ہاں ہاں بالکل۔۔آپ تو بڑے ہی معصوم. تھے۔۔۔اگر میں نا آتی تو یقینا صائم اور دائم کسی""اور کے بچے ہوتے۔۔۔

مصطفی نے منہ بنایا۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔ایسی افلاتون اولاد صرف مصطفی کمال کی ہی ہو سکتی ہے۔۔اور کسی "کی نہیں۔۔

وہ صائم کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

کتنا تیز تھا۔۔وہ ہر وقت اس کی ناک میں دم کیے رکھتا تھا۔۔اور دائم کتنا سمجھدار تھا۔۔۔ ہر معاملے میں سوچ وبچار کرتا تھا۔۔کہنے کو دونوں جڑواں تھے۔۔لیکن ایک دوسرے سے یکساں مختلف۔۔

چلیں مجھے بہت نیند آئی ہے۔۔سونے چلتے ہیں۔۔۔صبح اٹھ کر بہو کی خاطر داری بھی تو""" کرنی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

نین اٹھ کھڑی ہوئی۔مصطفی نے اپنا ہاتھ اس کی طرح بڑھایا۔۔وہ بہت سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

"ارے بوڑھا ہو گیا ہوں۔۔اٹھنے میں مدد کرو میری۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔۔

اتنے بھی بوڑھے نہیں ہوئے۔۔میرے لیے آپ آج بھی وہ 31 سالہ مصطفی کمال "ہیں۔۔۔جنھوں نے تارا کو نین اپنایا تھا۔۔

چلیں آجائیں مجھے بہت نیند آئی ہے.

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگی-- مصطفی اٹھ کھڑا ہوا۔۔دونوں خوشی خوشی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

اچھا دیکھے ویسے نین اگر تم غائب نہ ہوتی نا۔۔سچ کہہ رہا ہوں یہ صائم دائم جیسے 10 ,12 پلیس تو ہو ہی جانے تھے ہمارے۔۔۔"اس کے برابر چلتے وہ شرارت سے بولا۔۔۔نین سے اگنور کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

وہ ہنستا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا۔۔

میاں بیوی کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے۔۔نوک جو مزہ سے بھرپور ہوتی رہنی چاہیے انسان بعد میں بوڑھا ہوتا ہے۔۔۔رشتے پہلے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔۔۔

اور اس رشتوں کو کبھی بھی بوڑھا نہیں ہونے دینا چاہیے۔۔۔

یہی چیز مصطفی اور نین کے بیچ میں تھی۔وہ آج بھی پہلے کی طرح ہی نوک جھوک کرتے تھے۔

******

آج داور نے یونیورسٹی سے چھٹی لی تھی۔۔ صبح کے سات بج رہے تھے۔۔

یہ پہلی بار تھا جب داور کو اٹھایا نہیں گیا تھا۔۔۔ورنہ مصطفی کمال کے سارے بیٹے صبح صبح ایکسرسائز کے لیے اٹھائے جاتے تھے۔

باقی لوگ بھی جلدی اٹھنے کے عادی تھے۔۔۔اسے اپنے بازو میں درد محسوس ہوا۔۔۔

گردن موڑ کر دیکھا۔۔نومیرا اس کے کندھے پر سر رکھ کر سو رہی تھی۔۔وہ تیکھے نقوش والی لڑکی۔۔داور مصطفی کی:

زندگی تھی۔۔

عمر میں وہ اس سے چار سال پڑی تھی۔۔ لیکن داور اسی سے انتہا محبت کرتا تھا۔۔۔

داور نے اس کے چہرے سے بال ہٹا کر کان کے پیچھے کیے۔

اٹھ جائیں صبح ہو گئی ہے۔۔۔ابھی ڈیڈ نے غصہ ہونا شروع کر دینا ہے۔۔ جلدی سے فریش ہو جایئے۔۔ ہمیں ناشتہ کرنے جانا ہے۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے داور نے اسے اٹھایا۔۔ وہ کسلمندی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔۔

مجھے بہت نیند آ رہی ہے داور۔۔۔"اس نے مسکین سی شکل بناتے کہا۔۔"

دن میں سو جایئے گا۔۔ کوئی نہیں روکے گا۔ لیکن ابھی ہم نے ناشتہ کرنے جانا ہے۔۔۔

وہ اسے سمجھانے لگا۔۔ وہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔ وہ دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے

سوچ رہا تھا۔۔۔

کیا معجزے بھی ہوتے ہیں۔۔۔وہ بھی اس دور میں.

"، یااللہ تیرا شکر ہے آپ نے میری زندگی مجھے لوٹادی۔۔"

وہ فریش ہو کر باہر آئی۔۔گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔۔

کیا کرتی ہیں۔۔بالوں کو تو سکھالیں۔۔۔"

"وہ مجھے تولیہ نہیں ملا۔۔"

وہ پریشانی سے اسے بتانے لگے۔۔

اوہاں یہ کمرہ تو کچھ مہینے پہلے ہی نین نہیں خالی کروا کے اس کے لیے تیار کروایا تھا۔

۔''اسے خود بھی نہیں پتہ تھا سامان کہاں پر ہو گا۔۔

رکیے میں دیکھتا ہوں۔۔"

اس نے اٹھ کر الماری کھولی۔۔سب سے نیچے تولیے پڑے تھے۔۔

ارے یہ لیں۔۔جلدی سے اپنے بال خشک کر لیں

اس نے تولیہ اپنے بالوں پر لپیٹ لیا۔۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔تب تک آپ تیار ہو جائیں۔۔"

اپنے کپڑے نکالتا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

وہ دونوں تیار ہو کر نیچے گئے۔۔۔باقی لوگ کھانے کی میز پر پہلے ہی پہنچ چکے تھے

۔۔

آج ایک اور کرسی کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔۔۔کیونکہ مصطفی کمال کے گھر میں ایک فرد کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔

ارے تم لوگ آج رہنے دیتے۔۔میں تم لوگوں کا کھانا اوپر لا رہی تھی۔۔"

نین اور دونوں کو دیکھ کر کہنے لگی۔

۔۔11 ارے نہیں مام۔۔۔گھر والوں کے ساتھ کھانے کا الگ ہی مزہ ہے۔۔"

داور نے نویرہ" کے لیے کرسی کھینچی۔۔وہ بیٹھ گئی۔۔

مصطفی اس کی حرکات و سکنات کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

...کل تو وہ شادی کے لیے تیار ہی نہیں تھا...اور آج کیسے بیوی کے ناز اٹھا رہا تھا

مصطفی نے بامشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔

بالاج نے نور کو کہنی ماری۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا دال میں کچھ کالا ہے۔۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے

"بولا۔۔نور اسے گھورنے لگی۔

چپ کرو...ہر وقت یہ بولتے رہتے ہو۔۔"

"لو بیٹا ناشتہ کرو۔۔۔یہ تم دونوں کے لیے ہی بنایا ہے میں نے۔۔"

نین نے کھانے کی ٹرے ان کے سامنے رکھی۔۔اتنا زبردست ناشتہ دیکھ کر صائم

کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے۔

یہ سارا کھانا وہ دونوں کھائیں گے۔۔۔اور صائم مصطفی سادہ کھانا کھائے گا۔۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ مصطفی کی طرف جھکا۔۔ہاتھ کے اشارے سے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔

مصطفی نے اپنا کان اس کے قریب کیا۔

کرنل صاحب میری شادی کر دیں۔۔۔مجھے بھی ایسا زبردست ناشتہ کرنا ہے۔۔"

مصطفی پیچھے ہٹتا سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

چپ چاپ ناشتہ کرو۔۔۔اکیڈمی سے کال آئی ہے۔۔ن تمہیں واپس بلایا جا رہا ہے

۔۔

وہ دانت پیستے پست آواز میں بولا۔۔صائم کے تو سارے سپنے ہی چکنا چور ہو گئے۔

وہ بے دلی سے ناشتہ کرنے لگا۔۔لیکن اس کے ہاتھ پیر پھر بھی سکون میں نہیں

تھے۔۔

www.novelsclubb.com

کبھی اس کو تنگ کر رہا تھا تو کبھی اس کو۔سب ہی اس کی حرکتوں سے پریشان تھے

۔۔

صائم اور دائم نے کمرے میں موجود داور کی ہر چیز پر قبضہ جما لیا تھا۔۔۔

اسے دینے سے صاف انکار کر دیا۔۔آج صبح ہی تو انہیں پتہ چلا کہ داور بھی ڈھیر

سارے ناولز

رکھے ہوئے تھا۔

"ویسے بھابھی آپ کو ایک بات پتہ ہے۔۔۔"

اس کے شیطانی دماغ میں ہلچل ہونے لگی۔۔۔ تبھی نویرا کو مخاطب کر گیا۔۔۔وہ

پوری توجہ سے اس کے بعد سننے لگی۔۔۔

داور کو شک پڑا۔۔ضرور صائم کی پٹاری سے سانپ نکلنے والا تھا۔۔

تم چپ چاپ: ناشتہ کرو اپنا۔۔۔ہر وقت بولتے رہتے ہو۔۔"داور اسے ڈانٹنے لگا

لیکن جس پر "اثر ہو جائے وہ صائم مصطفی تھوڑی ہو سکتا ہے۔۔

اس نے اپنی بات جاری رکھی۔۔

ہمارے جو بھائی ہیں ناولز پڑھتے ہیں۔۔اور وہ بھی میاں بیوی کی لڑائی والے۔۔

جس میں "میاں بیوی کو زبردست تھپڑ مارتا ہے.

اپنی طرف سے کہانی بناتا وہ نویرا کو بتانے لگا۔۔جب کہ وہاں موجود سب لوگوں پر

اس بات کا انکشاف ہوا۔

کیا یہ سچ کہہ رہا ہے تم ڈائجسٹ پڑھتے ہو؟؟"

نین سنجیدگی سے داور سے پوچھنے لگی۔۔۔وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

نہیں مام ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"داور تو صاف نکرہ گیا

ارے کیوں نہیں ایسا۔۔۔ایسا ہی ہے۔۔میں دکھاتا ہوں نا۔۔"دائم نے جیکٹ کی اندرونی"

زپ کھولتے ایک ڈائجسٹ نکال کر کھانے کی میز پر رکھا۔۔

ارے واہ اس میں تو اقرا صغیر احمد کی کہانی ہے۔۔"صائم جلدی سے اٹھاتا اٹھاتا کھول کر دیکھنے

لگا۔۔

اس اس کی اتنی زیادہ قسطیں ہو گئی ہیں۔۔۔میں نے پڑھا کیوں نہیں؟؟"تیری زلف"..کے سر ہونے تک۔"۔۔ہائے میری پسندیدہ کہانی ہے۔کیا بنا ہو گا

کھانا چھوڑ کر وہ قسط کے آخری صفوں پر پہنچ گیا۔۔

بس صرف اتنا سا۔۔یہ نوفل اتنا مغرور کیوں ہے۔۔۔اور یہ اس کی کزن آخر نوفل سے "کس چیز کا بدلہ لے رہی ہے؟؟دیکھو نا پہلے کتنی. انا پہلے کتنی معصوم تھی۔۔ اب کیسے نوفل کو "پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

ڈائجسٹ بند کرتا ہے وہ دائم کو دیکھ کر تبصرہ کرنے لگا۔۔

مصطفی نے اس کا کان مروڑا۔۔۔پھر اس کے آگے سے ڈائجسٹ اٹھالیا۔۔خبر دار جو آئندہ ایسی عجیب و غریب چیزیں پڑھیں تو اب چپ چاپ ناشتہ کرو۔۔"

سب نے جلدی جلدی ناشتہ کیا۔۔۔نویرا کو اس کے ماں باپ لے گئے۔۔

پیچھے سے صائم اور دائم نے داور سے اگلوا ہی لیا کہ وہ اس کی کرش تھی۔۔۔پھر دونوں بھائیوں نے اس کا خوب ریکارڈ لگایا۔۔

******

آج کل مصطفی کو کام بہت زیادہ تھا۔۔اسی لیے ان دونوں کے ولیمے کی دعوت کو

کچھ وقت کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔۔۔

جوائن کر لی دونوں میاں بیوی مانو یرانے دوبارہ یونیورسٹی جوان بیوی مل کر

یونیورسٹی. جانے لگے۔۔۔دائم۔۔۔

کو داور نے ہری جھنڈے دکھادی۔۔دائم بیچارہ اپنی بائیک پر الگ سے یونیورسٹی

جاتا۔۔۔

کیونکہ اس کا بھائی اب گھر والا ہو چکا تھا۔۔

نہیں صائم۔۔تم نہیں جاؤ گے... تم چھوڑ دو یہ نوکری۔۔میں تمہاری شادی کروا

دیتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

نین کے دل میں ابھی بھی وہی ڈر بیٹھا تھا۔۔۔وہ کسی صورت بھی صائم کو واپس

جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

دیکھو نین ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔۔اور میرا بیٹا کوئی ڈرپوک نہیں ہے۔۔۔یہ

جائے گا اور "اپنی ڈیوٹی دے کر ہی واپس آئے گا۔۔۔تو فکر نہ کرو۔۔سب اچھا

ہو گا۔۔۔

مصطفی اسے سمجھانے لگا۔۔۔ نین کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔

بڑی مشکل سے وہ اسے راضی کرنے میں کامیاب ہوا۔۔ صائم پھر سے اپنی ڈیوٹی پر واپس چلا گیا تین اس کے جانے سے بہت اداس ہو گئی

******

آج نین اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنے پرانے کالونی والوں سے ملنے حیدر آباد آئی ہوئی تھی۔۔۔

جیسے ہی کالونی میں گاڑیاں داخل ہوئیں بچے دوڑ کر اس پاس جمع ہونے لگے۔۔۔

کچھ لوگوں نے اندر بیٹھے نین کو دیکھ لیا۔۔۔ وہ دوڑ کر اپنے گھروں میں گئے۔۔

انہیں اطلاع دی۔۔۔

خواتین گھروں سے باہر نکلتی جمع ہونے لگیں۔ نین اپنے گھر کے سامنے گاڑی سے باہر نکلی۔

انہوں نے اپنی گاڑیاں کالونی کے گراؤنڈ میں کھڑی کر دیں.

سب لوگ ہی وہاں پر موجود تھے سوائے صائم کے۔۔۔

نین میری بچی۔۔کیا حال ہے تمہارا؟؟"خالہ رشیدہ نے اسے گلے لگاتے آج اس کے نام"

سے اسے پکارا۔۔۔۔باقی عورتیں نیا نام سن کر پریشان ہوئیں.

ارے خالہ رشیدہ---اس کا نام نیلم ہے۔۔آپ مجھول گئی ہیں۔۔"ایک عورت انہیں یاد"دلانے لگی۔۔

نہیں اس کا نام نین ہے۔۔نین تارا۔۔"خالہ رشیدہ نے نین کا پورا نام ان لوگوں کو بتایا۔۔

ارے نیلم کیا حال ہے؟؟؟کہاں چلی گئی تھی تم؟؟پتہ ہے بچوں نے کتنی"مشکلات دیکھیں تمہارے پیچھے۔ہے۔۔

خالہ حمیدہ اس کے گلے لگتی۔۔اس سے گلہ کرنے لگی۔۔۔نین سب سے مل رہی

تھی ان کے گلے سن رہی تھی۔۔۔

ارے دائم میرے بچے۔۔صائم کہاں ہے۔۔اسے نہیں لائے تم لوگ؟؟؟"خالہ حمیدہ"دائم سے ملنے لگی۔۔۔

دائم بھی ان سے مل کر بہت خوش ہوا۔۔

"، نہیں وہ آرمی میں ہے نا۔۔اس لیے نہیں آسکا۔۔۔"

اب وہ لوگ ان کے ساتھ باقی سب کو دیکھ کر حیران ہوئے

"۔۔"ارے نین یہ اتنے سارے لوگ کون ہیں؟؟؟؟

وہ مصطفی کی طرف اشارہ کرتے پوچھنے لگے۔۔

یہ میرے شوہر ہیں مصطفی...اور یہ میرے بچے ہیں..یہ میری بہوئیں ہیں..."

نین کے "بتانے پر وہ لوگ منہ کھولے ان سب کو دیکھنے لگے۔

پھر ان سب سے ملے۔۔

مریم کے گھر اب دو سال کی گڑیا تھی۔۔۔۔وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش

تھی۔۔۔

مراد اب دو بیویوں میں پس گھر رہ گیا تھا۔۔کرن نے اس کو تیر کی طرح سیدھا کر دیا تھا۔۔۔

لیکن اس کی دوسری بیوی کو طلاق نہیں دلوائی تھی۔۔۔دونوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا

وہ سب لوگ ہنس کھیل رہے تھے۔۔۔ تبھی بھیڑ کو چیرتا ایک شخص نین کے سامنے کھڑا ہوا۔۔کبیر کو دیکھ کر سب لوگ غصہ ہوئے۔۔۔وہ اسے مارنا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

لیکن نین نے منع کر دیا۔۔

نہیں کبیر نے جو بھی کیا غصے میں کیا... کبیر بھائی میں یہ گھر آپ کو بیچنے کو تیار ہوں

“

نین نے اسے معاف کرتے گھر بیچنے کا فیصلہ کر لیا۔۔کبیر ہاتھ جوڑتا اس کے

قدموں میں بیٹھ گیا۔۔

ارے کیا کر رہے ہیں۔۔۔آپ لوگوں کا احسان ہے کہ برے وقت میں میرے ساتھ"

کھڑے رہے

"مجھ بے سہارا کو سہارا دیا۔۔آپ سب کا شکریہ۔۔جنہوں نے میرے بچوں کا دھیان رکھا۔۔

کبیر نے گھر لینے سے انکار کر دیا۔۔۔وہ لوگ ایک دن حیدر آباد میں ہی رہے۔۔۔

پوری کالونی نے ان کی دعوت کی۔۔۔

مومنہ کا چھوٹا بھائی عالیان اسے جوائن کر چکا تھا۔۔جو کہ اب تین سال کا تھا۔۔

جبکہ مومن کی بہن پاکیزہ بھی کسی سے کم نہیں تھی۔۔

داور بھی باپ کے عہدے پر فائض ہو چکا تھا۔اس کی تین سالہ خوبصورت سی بیٹی نوال تھی۔۔

اس بیچ اگر کوئی جھڑے تھے۔۔تو وہ تھے صائم اور دائم جن کی ان پانچ سالوں میں شادی

نہیں ہوئی تھی۔۔۔

آج بھی آفریدی ہاؤس میں مصطفی کی غصے بھری آواز گونج رہی تھی۔۔۔

یااللہ ایسا گناہ کر دیا تھا میں نے جو ایسی آزمائشیں دے دیں مجھے۔۔؟؟"۔ مصطفی کا اشارہ اپنی پانچ سالہ نواسی اور پانچ سالہ پوتے کی طرف تھا۔۔۔

کیوں کرنل صاحب۔۔ہم نے کونسا اپنی چارپائی کے نیچے کانٹے لگا دیے ہیں۔؟؟۔

ارے "آپ تو زمرجیسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔اور ہمیں آپ نے فارس جیسا دو نمبر آدمی بنا دیا ہے۔۔

صائم نے اپنی کیپ اتارتے مصطفی کو خوب تنگ کیا۔۔جو اپنی ریٹائرمنٹ کو انجوائے نہ کرنے پر دکھی تھا۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ ذلیل انسان--میرا بی پی صرف تمہاری وجہ سے بڑھتا ہے۔۔۔"مصطفی

نے اپنی "چپل اتار کر جو نشانہ لگایا تو سیدھا جا کر صائم کی کمر میں لگا۔۔

اوہ مار دیا ظالم کرنل۔۔۔ماما ٹھیک کہہ رہی تھیں آپ سچ میں ڈینجرس مین تھے۔۔

"صائم آگ "لگاتا نکل گیا۔۔۔۔۔

مصطفی گھور کر نین کو دیکھنے لگا.. نین کندھے اچکاتے اس کے سامنے بیٹھی سویٹر بنتی رہی۔۔

دادو دیکھیں نا مومن بھائی ہمیں تنگ کرتے ہیں...انہوں نے میری ڈرائنگ کی کاپی خراب "کر دی"--

پاکیزہ نے آکر مصطفی کو مومن کی شکایت لگائی۔۔۔اس سے پہلے کہ مصطفی اس پر غصہ کرتا--۔مومن کے چیخنے کی آوازیں آنے لگیں

مصطفی نے مڑ کر دیکھا۔مومنہ نے دونوں ہاتھوں سے مومن کے بالوں کو جکڑا ہوا تھا۔۔وہ اسے جھٹکے دے کر اسے گھما رہی تھی۔۔۔

تم مجھے بندر یا کہو گے...میں تمہارے سارے بال نوچ ڈالوں گی...تمہاری ہمت

کیسے ہوئی "مجھے بندریا کہنے کی...؟؟میرا بھائی تمہیں چھچھوندر لگتا ہے.... تم کیا ہو لڑکیوں کے "کپڑے پہنتے ہو ناچتے ہو تم

اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے گال لال کر گئی۔۔۔

مومن کے رونے کی آواز سن کر دونوں کے ماں باپ دوڑ کر آئے۔۔۔

دونوں نے مار پیٹ کر ایک دوسرے کا حال خراب کر ڈالا.

ارے چھوڑو کیوں لڑ رہے ہو۔"حورب نے مومنہ کو پکڑا۔۔جبکہ نور نے اپنے بیٹے کو۔۔"

امی یہ لڑکی مجھے نظر آئی نا..تو میں اس کے بال کاٹ ڈالوں گا۔۔"

مومن نور کو کہنے لگا۔۔

مما اب اگر آپ نے اسے پاستہ بنا کر کھلایا نا تو میں اسے گنجا کر دوں گی۔۔۔ہم ان کے ''گھر میں نہیں آئیں گے۔۔چلیں ہم گھر چلتے ہیں۔۔۔

اپنے چھوٹے بھائی کا ہاتھ پکڑتی وہ حورب کو زبردستی اپنے پورشن لے کر چلی

گئی۔۔۔

مصطفی اپنے بیٹوں کو کیا کہتا۔۔یہاں تو اس کی اگلی نسل سوا سیر سے بھی اوپر تھی۔۔۔ان بچوں کا کیا بنے گا۔۔وہ تو اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔

ویسے مصطفی مجھے لگتا ہے جتنی ان دونوں کی لڑائی ہے نا آگے چل کر میاں بیوی کے عہدے پر فائض ہوں گے دونوں۔۔۔"

کرتی اینی مصطفی کو مخاطب کرتی ! نین مص اپنی بات مکمل کر گئی۔ مصطفی بھی سوچ میں پڑ گیا۔۔۔جبکہ نور ہستی ہوئی کچن میں چلی گئی۔۔

جی نے دادو.. میں اس چڑیل سے بالکل بھی شادی نہیں کروں گا۔۔میں تو نوال سے ہی """شادی کروں گا۔۔۔

اس نے صوفے پر کھیلتی نوال کے ساتھ بیٹھتے کہا۔۔

ارے ہٹ یہاں سے۔۔نا ہنجار کہیں کا۔۔۔میری پوتی تم جیسے نالائق کے لیے تھوڑی بنی" ہے۔۔"مصطفی نے اٹھ کر نوال کو اپنی گود میں بٹھالیا.

مومن ناراض ہوتا اپنے کمرے میں چلا گیا

*****

دائم نے آج ایک فوڈ فیکٹری پر چھاپہ مارا۔۔۔جس کے بارے میں کافی دنوں سے اسے شکایت مل رہی تھی۔۔کہ یہاں پر مضر صحت چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔۔

موقع پر پہنچ کر انہوں نے تمام چیزوں کو ضبط کر لیا۔۔۔

اس فیکٹری کو سیل کر دیا۔۔وہ اپنے افس میں بیٹھا کچھ فائلز چیک کر رہا تھا۔۔۔

جب بھی ایک لڑکی تن فن کرتی اس کے آفس میں پہنچی۔۔وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ میں تمیز نہیں ہے؟؟یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے آفس میں آنے کا؟؟؟

۔۔"

اوہ ہیلو۔۔۔مجھے تمیز سکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ایک منٹ میں تمہیں تمہاری "سیٹ سے اٹھوا سکتی: سکتی ہوں۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری یعنی میشا

حیدری کی فیکٹری سیل کروانے کی؟؟؟

دونوں ہاتھ میز پر مارتے وہ اس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

دائم اٹھ کھڑا ہوا۔۔

میں جس پوسٹ پر ہوں نا وہ مجھے انصاف سکھاتی ہے...لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل "کر...دولت جمع کر کے کیا کر لیں گی مس میشا۔کیا سونے کی قبر بنوانی ہے آپ نے؟؟

وہ اس کی طرف جھکتا پوچھنے لگا۔

جو مرضی کروں لیکن میری فیکٹری سیل کروانے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟؟؟"

میشا غصے "سے دھاڑی

شٹ اپ..میرے سامنے اپنی آواز کم رکھیں۔آپ کے باپ کا نوکر نہیں ہوں میں۔۔۔اور"اب جائیں میرے آفس سے۔۔۔۔خبردار جو آئندہ بغیر اجازت میرے آفس میں قدم بھی رکھا تو۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی دائم مصطفی۔۔۔اگر تمہاری زندگی کو تہس نہس نہ کر دیا ۔۔تو میرا"""نام بھی میشا حیدری نہیں۔

وہ اسے وارننگ دیتی نکل گئی۔۔

آپ کا نام میشا حیدری ہے یا تماشہ حیدری مجھے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔میں اپنا کام کر رہا ہوں

وہ اسے اگنور کرتا پھر سے اپنا کام کرنے لگا۔۔

****

صائم ندیم کے ساتھ چشمے سے پانی بھرنے گیا تھا۔۔۔ندیم پانی کی کین اٹھا کر نکل گیا۔۔۔

صائم چشمے سے بہتا پانی دیکھ کر وہیں رک گیا۔۔ کتنی سرور بھری آواز تھی۔۔جب پانی پتھروں پر گرتا تھا۔۔ تبھی دو ہاتھ اس کی کمر پر لگے۔۔اور آن کی آن وہ چشمے میں جا گرا۔۔۔

وہ اس افتادہ کے لیے تیار نہیں تھا۔۔ ٹھنڈے پانی میں گرتے ہی کپکپی طاری ہو گئی۔۔۔

۔وہ انجانے میں ہی سہی اسے سبق دے گئی تھی

شکریہ جنگلی چوہیا.. مجھے ایک نیا سبق دینے کے لیے اپنے پیروں سے بوٹ اتارتا وہ دوبارہ اپنے "کیمپ کی طرف لوٹ گیا۔

****

آج ایک تقریب میں مصطفی کو انوائٹ کیا گیا تھا۔۔۔

اسکی بہادری اور جرات کے پیش نظر اسے شیلڈ اور میڈل پہنایا گیا۔۔۔آخر میں مصطفی کو سپیچ کے لیے بلایا گیا۔۔

السلام علیکم!!!_____ عزیزان وطن_____ الفاظ کم ہیں باتیں بہت زیادہ ہیں

۔اور "وقت ہے کہ تیزی پکڑے ہوئے ہیں

ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔۔۔۔لوگوں کے سامنے اپنے زخم کھول کر نہیں رکھنے

چاہئیں"۔۔۔اپنے اللہ پر یقین رکھیں۔۔۔۔یقیناوہ جتنی مشکلات دیتا ہے۔۔۔۔

اس سے دہرا اجر ہے

-----اپنا قیمتی وقت دینے کے لیے شکریہ

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔مصطفی اپنے گھر والوں کے ساتھ نین کا ہاتھ

تھامتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

اس کا خاندان مکمل ہو چکا تھا۔۔۔مشکل کے بعد آسانی آگئی تھی۔۔۔۔وہ سب

خوش تھے۔۔۔۔پر کیا کوئی آزمائش ان کا انتظار کر رہی تھی؟؟؟"یہ تو آنے والا

وقت ہی بتائے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ختم شد